وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط
وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ○

کتاب مستطاب

شرح زبدۃ الحقایق

المعروف بہ

شرح تمہیدات

عارف ربانی قاضی عین القضات ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز

از افادات

امام العارفین قدوۃ الواصلین شہباز بلند پرواز لامکان غواص بحر لامتناہی
عشق و عرفان قطب الاقطاب فرد الاحباب جعفر ثانی حضرت خواجہ

صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی

رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ

بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ام اے سی ای

ناظم دوظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات ہر کار عالی

در معین پریس واقع بازار عیسیٰ میاں حیدرآباد دکن طبع شد

بسلسلۂ برکات عہد عثمانی ادامہ اللہ تبارک وتعالیٰ

از کتب خانۂ روضتین گلبرگہ شریف شایع شد

رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ

پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

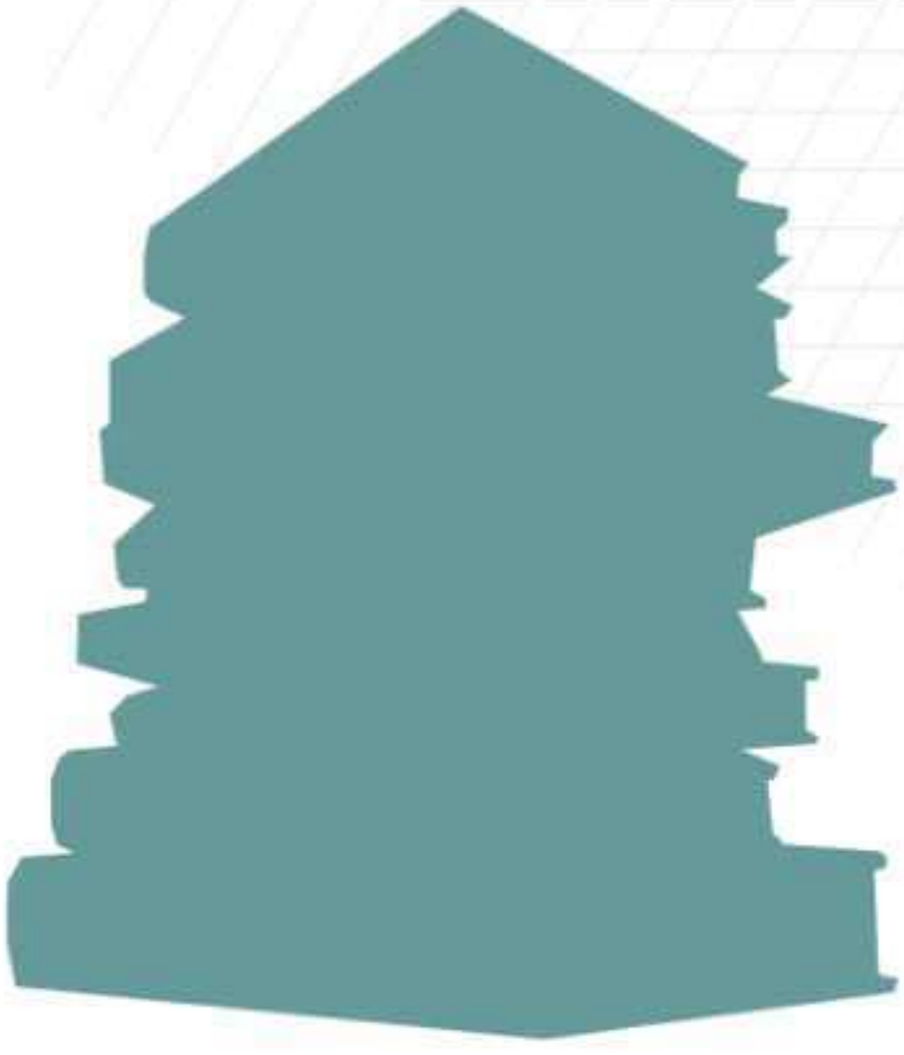

Marfat.com

128202

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جل من لیس غیرہ شیئا　　وحدہ لاشریک لہ ابدا

قال قل لا الٰہ الا ھو　　غیر حق نیست در جہان یک مو

حال ما لا الٰہ الا اللہ　　قال ما لا الٰہ الا اللہ

ذکر ما لا الٰہ الا اللہ　　فکر ما لا الٰہ الا اللہ

۱- الحمد للہ الواحد الازلی الابدی الذی لا الٰہ غیرہ ولا موجوداً سواہ تعالیٰ جدہٗ جل ثناءہٗ وعم نوالہٗ۔ والصلوٰۃ والسلام الازلی الابدی السرمدی علی التعین الاول والنور الاقدم والمظہر الاتم سید الانبیاء والمرسلین نور قلوب الواصلین المقربین ملاذ الاولیاء العارفین کہف العشاق الواطئین شفیع المذنبین سیدنا احمد المجتبیٰ محمد المصطفیٰ وعلی الہ وعترتہ الطیبین الطاہرین وازواجہ امہات المومنین وخلفاءہٗ الراشدین الہادین المہدیین واصحابہ اجمعین۔

۲- حضرت قدوۃ الاولیاء الکاملین ارشد وقائق وبحر باقی قاضی عین القضاۃ ہمدانی قدس اللہ سرہ کی علوم معارف وحقایق میں نہایت بلند پایہ کتاب مسمی بہ زبدۃ الحقائق صوفیائے کرام میں ہمیشہ نہایت مقبول رہتی آئی ہے۔ اپنے طرز کی یہ پہلی کتاب ہے جو تصنیف کیگئی ہے اس کی بلند پایہ گی اور اولیا واکابر صوفیہ میں اس کی مقبولیت کا اندازہ کرنے کے لئے صرف یہی کافی ہے کہ اوس کی شرح حضرت قطب الوقت قدوۃ الواصلین الکاملین خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ لکھی ہے یہ کتاب چونکہ دس تمہیدوں میں مرتب کی گئی ہے اس لئے تمہیدات عین القضات ہمدانی کے نام سے مشہور ہے کتب خانہ رونقین گلبرگہ شریف کی جانب سے یہ شرح حامل المتن طبع کرائی گئی اور شایع کی جارہی ہے۔ حضرت خواجہ بندہ نواز کی شرح

Marfat.com

حال المتن نہیں ہے۔ بلکہ اصل کتاب کے صرف تین چار الفاظ "قولہ" کے بعد لکھ دئے ہیں۔ اور شرح شروع کر دی ہے۔ اس لئے مطالعہ کرنے والوں کے سامنے جب تک اصل کتاب تمہیدات نہو محض شرح سے مطالب کو پوری طرح سمجھ نہیں سکتے۔ اس لئے ضرورتاً شرح کے ساتھ اصل کتاب کا پورا متن بھی طبع کرا دیا گیا۔ ہر صفحہ میں اوپر واضح قلم سے متن کی عبارت لکھی گئی ہے اور نیچے کسی قدر باریک قلم سے شرح کی۔ شرح کے جتنے قلمی نسخے میرے پاس موجود تھے ان میں تمہید دہم کی ایک طویل عبارت کی شرح مرقوم نہیں ہے۔ معلوم نہ ہو سکا کہ ایا حضرت مخدوم بندہ نواز نے ہی اوس کی شرح تحریر نہیں کی یا اون کی املا سے جو شرح لکھی گئی تھی اوس کی نقل کرتے وقت کاتب کی غلطی اور سہل انگاری سے متن کی اس طویل عبارت کی شرح نقل کرنے سے رہ گئی اور بعد کے کاتب اسی طرح نقل در نقل کرتے آئے اور یہی زیادہ قرین قیاس ہے کتاب میں متن کی اس عبارت کا شریک کرنا ضروری تھا اس لئے شریک کر دیگئی۔ اور صفحہ ۴۰۲ سے ۴۱۵ تک مسلسل طبع کرا دی گئی۔ حضرات مطالعہ کنندگان کی آسانی کے لئے ہر تمہید کی شرح میں لفظ "قولہ" پر ابتدا سے آخر تک مسلسل نمبر دیدے گئے ہیں۔ اور وہی نمبر متن کی عبارت میں بھی مسلسل یکے بعد دیگرے دیدے گئے تاکہ کتاب کو پڑھتے وقت شرح کی متن سے مطابقت آسانی سے ہو سکے۔ حضرت خواجہ صاحب نے چند مقام پر متن کی بعد کی عبارت کی شرح پہلے لکھی ہے اور قبل کی عبارت کی شرح اوس کے بعد۔ نمبروں کا سلسلہ شرح میں مسلسل رکھا گیا ہے۔ اس لئے متن میں ایسے مقامات پر اول کا نمبر بعد کی عبارت پر اور بعد کا نمبر سابق کی عبارت پر آیا ہے۔ حضرات مطالعہ کنندگان اس کا لحاظ رکھیں۔

۳۔ حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ کی رحلت ۸۲۵ھ میں ہوئی۔ اس سانحہ کو اب ۵۳۶ سال ہو چکے۔ خداوند تبارک و تعالیٰ جل و علا نے اپنی علم و مشیت ازلی میں اون کی تصانیف کی اشاعت کو عہد مبارک عثمانی کے لئے مختص فرما دیا تھا کہ تقریباً گزشتہ دس سال سے ان کی طباعت و اشاعت کا سلسلہ جاری ہے اور بیس کتابیں شایع ہو چکی ہیں اور یہ بیش بہا کتابیں تلف اور مفقود ہونے سے بچ گئیں۔ ان کتابوں میں بعض کا صرف ایک ہی نسخہ دنیا میں باقی رہ گیا تھا۔ حق سبحانہ تبارک و تعالیٰ اس عہد مبارک اور اس کے برکات کو دائماً قایم رکھے۔

Marfat.com

۴۔ پانچویں اور چھٹیں صدی ہجری میں اسلام عروج و اقبال کے دائرۂ نصف النہار تک پہنچ گیا تھا۔ سرحد چین سے مراقش اور اندلس اور بحر اوقیانوس تک ساری زمین اسلام کے زیر نگین تھی۔ بڑی بڑی زبردست اور قاہرہ سلطنتیں قایم تھیں۔ علوم و فنون بھی انتہائے درجۂ کمال کو پہنچ گئے تھے ہر قسم کے علوم منقول و معقول سے ساری اسلامی دنیا بھری ہوئی تھی۔ اور غیر اسلامی ممالک بھی ان کے دریائے فیض سے سیراب ہو رہے تھے۔ علما فضلا محققین و ائمہ کبار کثیر تعداد میں ہر ملک اور ہر خطہ میں موجود تھے۔ اور اپنے دریائے فیض سے تشنگان علم کو سیراب کرتے رہتے تھے۔ صوفیائے کرام و اکابر طریقت اور اولیائے عظام کی بھی کمی نہیں تھی ہر خطہ ان بزرگوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور معرفت و عرفان الٰہی کے چشمے اور دریا اُبل رہے تھے۔ اسی مردم خیز زمانہ میں حضرت **قاضی عین القضات ہمدانی** کی ولادت نشو و نما اور رحلت ہوی۔ انھوں نے گو عمر کم پائی لیکن تمامی علوم منقول و معقول اور فقہ و تصوف اور معرفت الٰہی میں اپنے زمانہ کے بڑے بڑے علما اور اولیا کے صف اول میں کھڑے ہوے اور ان کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔ ایسے مردم خیز زمانہ میں باوجود کم عمری کے ان کی مقبولیت اور ان کے ہر جہتی کمال اتم کو نہایت واضح طور پر ظاہر کرتی ہے۔ بڑے بڑے اکابر ان کی صفت و ثنا میں رطب اللسان رہے ہیں۔ امام تفسیر و حدیث و تاریخ حضرت عبد اللہ یافعی قطب مکہ قدس سرہ نے مراۃ الجنان میں جہاں ان کا تذکرہ کیا ہے ان کے نام کو اس طرح لکھا ہے:۔

عین القضات ابو المعالی محمد الہمدانی الفقیہہ العلامۃ الادیب واحد من یضرب بہ المثل فی الذکاء والبراعۃ النجیب ....." حضرت مخدوم الملک شرف الدین احمد یحییٰ منیری قدس اللہ سرہ نے اپنی تصنیفات و مکتوبات میں قاضی صاحب کا ذکر عظمت و محبت کے ساتھ کیا ہے۔ اور جا بجا ان کے کلام سے اقتباس فرمایا ہے اور بقول ایک بزرگ کے "در کلمات خود او را بسیار ستودہ است" ایک جگہ ان کو "آن عاشق فانی قاضی عین القضات ہمدانی" لکھا ہے۔ دوسری جگہ "مست الست یزدانی قاضی عین القضات ہمدانی" کے الفاظ سے تحریر فرمایا ہے۔ اپنے ملفوظات مسمی بہ معدن المعانی میں ایک جگہ فرمایا ہے "اگرچہ ہر کسے در علم و

Marfat.com

معرفت چیزے چیزے نوشتہ اند فاما چناں کہ عین القضات نوشتہ است بر قانون و مقتضائے تمہیدات اصول دین کم کسے نوشتہ است و مشکلات بسیار از ان حل میشود" مولانا جامی علیہ الرحمہ نے نفحات الانس میں لکھا ہے "فضائل کمالات صوری و معنوی وے از مصنفات وے ظاہر است چہ عربی و چہ فارسی۔ آں قدر کشف حقائق کہ وے کردہ است کم کسے کردہ و از وے خوارق عادات چوں احیا و اماتت بظہور آمدہ است ....."

۵۔ اکثر اکابر صوفیہ کے عمر کا ابتدائی زمانہ چونکہ دنیا اور خلایق سے بالکل علیحدہ ہو کر مجاہدہ اور ریاضت شاقہ میں صرف ہوا کرتا تھا اس لئے بجز معدودے چند بزرگوں کے ان کے زندگی کے حالات اون کے ہم عصروں کو بھی بہت کم معلوم ہو سکے لامحالہ تذکروں کی کتابوں میں بھی بہت کم لکھے گئے۔ قاضی صاحب کے سوانح حیات بھی بہت کم منقول ہیں۔ زبدۃ الحقائق میں انھوں نے چند اہم واقعات جستہ جستہ لکھے ہیں۔ بہرحال تذکروں کی کتابوں مثلاً نفحات الانس مولانا جامی رحم اور مرات الاسرار مولانا عبدالرحمن چشتی رحم اور زبدۃ الحقائق سے جو حالات مل سکے ہیں قلمبند کرتا ہوں۔

۶۔ قاضی صاحب کا نام مبارک اور ابنیت **عبداللہ بن محمد میانجی کنیت ابوالفضائل** اور لقب **عین القضات ہمدانی** ہے اور **قاضی عین القضات ہمدانی** کے نسبت سے وہ مشہور ہیں۔ حضرت خواجہ بندہ نواز نے فرط محبت سے ان کو عموماً قاضی لکھا ہے۔ ہمدان اور تبریز کے درمیان میانج ایک قصبہ ہے وہاں پیدا ہوئے اس لئے میانجی کہے جاتے ہیں۔ مبداء فیاض سے انہیں نہایت غیر معمولی اور فوق العادت ذہن و ذکا اور حافظہ دیا گیا تھا تقریباً پانچ سال کی عمر میں انھوں نے کلام اللہ شریف حفظ کیا اور گیارہ بارہ سال کی عمر میں تمام علوم منقول و معقول کی تحصیل سے فارغ ہو گئے۔ ان کے والد ماجد ہمدان کے قاضی تھے اس لئے ہمدان میں سکونت اختیار کی اور "ہمدانی" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ والد کی نیابت میں قضاوت اور فصل خصومات کی خدمت بھی ہمدان میں چند نے انجام دی۔ زبدۃ الحقائق میں انھوں نے لکھا ہے کہ جب تمام علوم درسیہ کو میں حاصل کر چکا تو امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کا

Marfat.com

مطالعہ شروع کیا۔ اور چار سال اس میں صرف کئے اور جب ان کتابوں پر عبور کر چکا تو خیال کیا کہ "مقصود خود واصل شدم و نزدیک بود کہ از بین طلسم (یعنی طلب علوم باطن و طلب حق) باز ایستم و بآنچہ حاصل کردہ بودم از علوم اقتصار نمایم و مدت یک سال درین ماندم" کہ ناگاہ حضرت سلطان الطریقت احمد غزالی علیہ الرحمہ ہمدان تشریف لائے۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور صرف بیس روز کی خدمت میں "بر من چیزے ظاہر شد کہ از من غیر خود ہیچ باقی نگذاشت الا ماشاء اللہ" حضرت احمد غزالی سے مرید ہوئے اور چند سال ان کی صحبت میں رہ کر کمالات باطنی کی تکمیل کی۔ حضرت محمد بن عمویہ اور حضرت خواجہ مودود چشتی کی صحبت میں بھی رہے۔ اور فیوضات باطنی سے مستفید ہوئے خواجہ مودود چشتی کا "شیخ ما مودود" کے الفاظ سے ذکر کیا ہے۔ ان تین بزرگوں کے علاوہ اور بھی دوسرے بزرگوں کی اور امام محمد غزالی کی صحبت اٹھائی۔ زبدۃ الحقائق (صفحہ ۳۸۳) میں لکھتے ہیں۔

"اے دوست مدتہا بود کہ نہ تن از علمائے راسخ معلوم بودند امشب کہ شب آدینہ کہ ایام کتابت (یعنی کتابت این کتاب) بود یکے را معلوم من کردند و آں امام محمد غزالی بود ما احمد را میدانستم محمد را نمی دانستم محمد نیز ازاں ما است"۔

۷۔ امام عبداللہ یافعی نے قاضی صاحب کی شہادت (اس دردناک سانحہ کی تفصیل بعد میں بیان کی جائیگی) کا سال ۵۲۵ھ لکھا ہے لیکن ولادت کا سال کہیں منقول نہیں ہے اس سبب کا اتفاق ہے کہ شہادت کے وقت وہ جوان تھے۔ اور ان کی زیادہ عمر نہیں ہونے پائی تھی بعضوں نے ان کی عمر صرف پچیس سال لکھی ہے امام محمد غزالی سے جب ان کی ملاقات ہوئی ہے اس وقت ان کی عمر بیس سال سے یقیناً کم نہیں ہوگی امام غزالی کی رحلت ۵۰۵ھ میں ہوئی۔ اس لئے قاضی صاحب کی ولادت ۴۸۵ھ اور ۴۹۰ھ کے درمیان واقع ہوئی ہوگی۔ اور شہادت کے وقت ان کی عمر چالیس سال یا اس سے کچھ کم ہوگی۔ بہرحال وہ اس وقت اگر نوجوان نہیں تو جوان ضرور تھے

۸۔ زبدۃ الحقائق کو قاضی صاحب نے رحلت سے دو چار سال ہی قبل ختم کیا ہوگا۔ حقایق و معارف کے بیان میں فارسی زبان میں غالباً یہ پہلی کتاب تھی جو تصنیف ہوئی۔ اور اکابر صوفیہ میں

Marfat.com

فوراً مقبول ہوگئی لیکن بمقتضائے فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ بعض بہت بلند پایہ بزرگوں نے اس کے بعض مضامین سے اتفاق نہیں کیا اور خامیوں کو قاضی صاحب کے حداثت سن پر محمول کیا ہے۔ مؤلف کتاب سراج العارفین نے حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہٗ کا قول نقل کیا ہے "عین القضات قاضی بچہ ہمدان بود در دفور علم او چہ تواں گفت علم ہنوز نقش شود فانا در بست سالگی درویشی از کجا شود۔ در مکتوبات او کہ از سر حال نوشتہ است لطائف بسیار است و عین القضات عارف بود فانا چوں کودک بود وقت مستی او ہنوز بمحل فنا نہ رسیدہ بود" حضرت خواجہ بندہ نواز رحؒ نے بھی اس کتاب بدۃ الحقایق کی شرح میں چند مقامات پر قاضی صاحب کے اقوال پر شدت سے اعتراض کیا ہے کہیں کہیں اس طرح کے سخت جملے لکھ دئے ہیں لیکن اُن کی بزرگی اور کمالات کے ہمیشہ معترف رہے۔ شرح تمہیدات کو دعا پر ختم کیا ہے اور فرمایا ہے "اگر عیاذ باللہ خطائے سہوے از ما رفت آنرا ببخش بروح قاضی"۔ ساتویں صدی ہجری کی ابتدا میں یہ کتاب ہندستان پہنچی اور صوفیوں میں بہت جلد مقبول ہوگئی لیکن اکابر صوفیہ نے اوس میں چند جگہ ایسے مضامین دیکھے جن سے وہ اتفاق نہ کرسکے اور ان کو قاضی صاحب کے حداثت سن اور غلبۂ حال پر محمول کیا۔ اور ضرورت محسوس کی کہ ایسے مضامین کی توضیح کرکے ان کی خامیوں کو ظاہر کردیا جائے۔ اس کام کو خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ نے انجام دیا۔ اور زبدۃ الحقایق المعروف بتمہیدات کی نہایت مکمل اور نہایت محققانہ شرح لکھی۔

جس پایہ کا مصنف و تلمیذ اوسی پایہ کا تصنیف ہوتی ہے۔ اس شرح کی علمی پایگاہ کا اندازہ

Marfat.com

اسی سے کر لیا جا سکتا ہے کہ وہ ان کی تصنیف ہے تمہیدات نہایت نامضر کتاب ہے شرح
میں حضرت خواجہ بندہ نواز نے نہایت خوبی سے مشکلات کو حل فرما دیا ہے لیکن بمقتضائے خیر الکلام
ما قلّ ودلّ اختصار کا بہت خیال رکھا ہے اور معانیہائے کثیرہ کو بہت تھوڑے الفاظ میں ادا فرمایا ہے
اور جس قدر ممکن ہو سکا تکرار سے احتراز فرمایا ہے۔ حضرت خواجہ صاحب نے ہر جگہ یہ بھی ملحوظ رکھا ہے کہ
یہ کتاب حقایق و معارف میں ہے۔ ان باتوں کے علاوہ ان کی تحریر کا طرز بھی خاص ہے اس لئے گو یہ
شرح ہے لیکن بادی النظر میں متن کی طرح غامض اور دشوار ہو گئی ہے۔ بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں
ہماری درخواست ہے کہ جب اس کا مطالعہ کریں تو بہت غور و خوض سے کریں اور اگر کہیں مفہوم صاف نہ
معلوم ہو تو جلدی کر کے کتابت و طباعت کی غلطیوں پر محمول نہ فرمائیں۔

۹۔ حدیث نبوی ہے (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) تکلموا الناس علی قدر عقولھم
اس حدیث کا شمار اون میں ہے جن کو محدثین جوامع الکلم کہتے ہیں یعنی الفاظ بہت کم لیکن معانی
بیان کرنے کے لئے دفتر بھی کافی نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ کوئی بات اگر کسی کے فہم سے بالاتر ہو اس سے
کہنا محض لاحاصل ہی نہیں بلکہ بسا اوقات (خصوصاً مذہبی مسائل میں) باعث فتنہ و فساد ہو سکتا ہے
اس لئے عموماً بزرگوں نے بہت احتیاط سے کام لیا ہے اور معارف و حقایق و اسرار الٰہیہ کو صاف
صاف برملا بیان کرنے سے بہت احتراز کیا ہے۔ صحاح میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ اونہوں نے فرمایا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مجھے دو علم ملے ایک وہ جس کو
تم سب کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ دوسرا وہ ہے اگر اوس علم سے کچھ تمہارے سامنے بیان کروں
تو تم ہمارا بلعوم (گلا) کاٹ ڈالو گے۔ حضرت امام ہمام زین العابدین علیہ وعلی آبائہ الصلوٰۃ والسلام
سے بھی اسی قسم کی روایت ہے اونہوں نے فرمایا کہ مجھے ایک علم دیا گیا ہے اگر اوس سے کچھ بیان
کروں تو تم لوگ مجھے قتل کر دو گے۔ علوم معارف و حقایق و اسرار الٰہیہ جو کشف و الہام سے اولیا کو
حاصل ہوتے ہیں عوام تو درکنار علمائے ظاہر کے فہم سے بھی بہت بلند و بالاتر ہیں اور ان کی ظاہر بین
نظر وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔ علمائے ربانی اور اولیائے کاملین نے عوام کے سامنے ان حقایق کو

Marfat.com

بیان کرنے کی سخت ممانعت کی ہے۔ حضرت مخدوم الملک شرف الدین احمد یحییٰ منیری قدس سرہٗ نے اپنے مکتوبات میں خلیفہ خاص حضرت مظفر شمس رح بلخی کو جنھیں "امام مظفر" کے الفاظ سے یاد فرمایا کرتے تھے بارہا یہ دو شعر لکھے ہیں

قطعہ

زنہار زمگو تو برسر جمع — گر عاشق صادقی ز اسرار

دیدی کہ بسکر عشق رمزے — حلاج رح بگفت و رفت بر دار

لیکن بعض اکابر پر جذبہ اور عشق الٰہی کا غلبہ بعض وقتوں میں اس شدت سے ہوتا تھا کہ عنان اختیار ان کے ہاتھوں سے چھوٹ جاتا تھا اور مغلوب الحال ہوکر اس قسم کی باتیں بیان کر دیتے یا لکھ دیا کرتے تھے فقہائے محققین اور علمائے ربانیین کا لباس پہن کر اون کی وضع و قطع کی نقالی کرنے والے ناقص العلم ظاہر بین۔ کور باطن جہل مرکب ریاکبر سخوت غرور خود بینی خود پرستی اور حسد سے مملو۔ دنیا پرست۔ جاہ طلب۔ امرا و سلاطین کے تقرب کے بجان و دل خواہان و جویاں کافر گر مسلم کش بے دینوں کی جماعت اسلام میں پہلی ہی صدی کے اواخر میں پیدا ہوگئی تھی اور ہر زمانہ میں پیدا ہوتی چلی آئی ہے اور یہ جماعت علمائے ربانی ائمہ دین اکابر طریقت اور اولیائے کرام کی ہر زمانہ میں دشمن رہی ہے۔ ان بے دینوں میں بجز اون کے جن کے سلاطین وقت معتقد تھے۔ اور اس جماعت کے افراد اس لئے خوف زدہ رہتے تھے ایک بھی ایسا نہیں ہے جو ان کور باطن دشمنان دین کے کفر کے فتوی سے بچا ہو عشق الٰہی کی شدت سے مغلوب الحال ہوکر جب کبھی کسی عارف کی زبان یا قلم سے اسرار الٰہیہ میں سے کوئی بات نکل جاتی یا اون سے کوئی کرامت ظاہر ہو جاتی اس جماعت میں شدید ہیجان پیدا ہو جاتا اور اوس مرفوع القلم پر فوراً کفر کا فتوی دیدیا جاتا اور اگر دسترس ہوتا تو نہایت بیرحمی بیدردی اور درندگی سے قتل کرا دیا جاتا۔ تاریخ اور تذکروں کی کتابوں میں ایسے صدہا واقعات منقول ہیں حسین رح بن منصور حلاج علیہ الرحمہ کا واقعہ آج تک زبان زد خلائق ہے جس درندگی سے وہ قتل کرائے گئے تاریخ عالم میں اس کی نظیر شاید ہی مل سکیگی۔

Marfat.com

ابن الندیم نے کتاب الفہرست میں اور علامہ ابن اثیر جزری نے تاریخ کامل میں اس واقعہ کو تفصیل سے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حسین منصور حلاج بسا اوقات مغلوب الحال رہا کرتے تھے اور نہایت بے باکی سے معارف و حقایق کی باتیں بیان کرتے اور نہایت بے تکلفی سے کرامتیں ظاہر کرتے رہتے تھے بہت کثرت سے خلایق انکی معتقد تھی مگر "علما" کی جماعت سخت دشمن ہوگئی خلیفہ مقتدر باللہ عباسی کا حاجب نصر نامی اون کا معتقد تھا لیکن خلیفہ کا وزیر حامد مولویوں کے زیر اثر اون کا شدید دشمن ہوگیا تھا۔ حامد نے خلیفہ سے حسین منصور کے خلاف کہا اور درخواست کی وہ اس کے حوالہ کردے جائیں لیکن نصر حاجب نے سفارش کی اور روکا آخر وزیر کو غلبہ ہوا اور خلیفہ نے حکم دیدیا کہ حسین منصور گرفتار کرکے حامد کے حوالہ کردئے جائیں۔ حامد نے ابو عمر و ابو جعفر بن بہلول اور چند دوسرے فضلا کو (جو درحقیقت پاکباز اور دیندار اور خدا ترس عالم تھے) بلایا اور ان سے حسین منصور کے کفر کے فتوی کی درخواست کی ان بزرگوں نے صاف انکار کردیا۔ حامد اپنے ارادہ سے باز نہ آیا جب موجبات کفر میں سے کوئی بات ثابت نہ ہوسکی تو ان پر افترا کرکے جھوٹے الزام لگائے گئے۔ اپنی برات میں انھوں نے جتنے بیان دئے کسی پر توجہ نہیں کی گئی۔ اور قاضی صاحب نے اون پر "حلال الدم" کا فتوی دے ہی دیا۔ اور اس فتوی پر دوسرے بہت سے مولویوں کی دستخط کرائی گئی۔ اور فتوی خلیفہ کے سامنے پیش کرکے قتل کا حکم لے لیا گیا۔ قتل اس طرح کرائے گئے کہ پہلے پانسو کوڑے مارے گئے نہ مرے تو پانسو کوڑے اور مارے گئے۔ پھر ایک پاؤں اور ہاتھ پھر دوسرا پاؤں اور ہاتھ کاٹا گیا وہ اس قدر سخت جان تھے کہ اب بھی نہ مرے تو سر کاٹا گیا۔ اون کے قاتلین کا غیظ و غضب اب بھی کم نہ ہوا اور ان کی نعش جلادی گئی اور خاک دجلہ میں ڈالدی گئی۔ سر نیزہ گیا تھا وہ نیزہ پر رکھا گیا پہلے بغداد کے گلی کوچوں میں پھرایا گیا پھر خراسان بھیجا گیا۔ اور وہاں جس جس جگہ ان کے اغزہ اقربا اور معتقدین تھے۔ وہاں کے گلی کوچوں میں نیزہ پر اس کی تشہیر کی گئی۔ یہ واقعہ بغداد کا تھا۔ ایک واقعہ ہندوستان کا بھی سن لیجئے۔ احمد بہاری قصبہ بہار کے اورعز کا کوئی کاکو کے (جو بہار سے چند میل پر ایک قریہ ہے) دو مغلوب الحال بزرگ تھے

Marfat.com

حضرت مخدوم الملک شرف الدین احمد یحییٰ منیری علیہ الرحمہ کے دوستوں میں تھے اور اون سے استفادہ کیا کرتے تھے۔ بہار سے یہ دونوں دہلی گئے اور چند سال وہاں رہے۔ دونوں مجذوب صفت اور مغلوب الحال رہا کرتے تھے۔ یہ زمانہ فیروز تغلق کی بادشاہی کا تھا۔ اور حضرت خواجہ بندہ نواز ہنوز دہلی میں تھے۔ ان دونوں سے اون کی ملاقات تھی۔ ایک کتاب میں ایک موقع پر اونھوں نے لکھا ہے کہ "احمد بہاری را دیدم کہ تا دوازدہ سال ہیچ نہ خوردہ" غلبۂ حال اور عالم سکر و بے اختیاری میں دونوں کی زبان سے ایسے کلمات نکل جاتے تھے جن سے مولویوں میں ہیجان پیدا ہو جاتا تھا آخر دونوں کے کفر و قتل کا فتویٰ ہوا۔ فیروز تغلق سمجھدار درویش دوست اور درویشوں کی حالت سے باخبر بادشاہ تھا لیکن مولویوں کی قوت اس قدر غالب تھی کہ کچھ نہ کر سکا۔ اور نہایت بیرحمی سے دونوں قتل کر دے گئے۔ یہ خبر جب بہار پہنچی اور حضرت شرف الدین احمد یحییٰ منیری نے سنا اُنہیں نہایت رنج ہوا اور فرمایا کہ دہلی میں ایک بھی ایسا نہ تھا جو دیوانگی کے عذر پر ان کی برات کرتا تعجب ہے کہ جس شہر میں ایسے لوگ قتل کئے جائیں وہ آباد رہے۔ ویسا ہی ہوا فیروز تغلق مر گیا اور ملک میں اختلال پیدا ہو گیا اور چند ہی سال بعد تیمور نے آکر دہلی کی تمام آبادی کو فنا کر دیا۔

۱۰۔ قاضی عین القضات بھی اپنے پیشرو حسین منصور حلاج کی طرح حقایق کے بیان کرنے میں نہایت بے تکلف اور بے خوف تھے۔ زبدۃ الحقایق (تمہیدات) میں بھی ایسی بہت باتیں لکھدی ہیں اور جا بجا یہ بھی فرماتے گئے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ لوگ مجھے ایک دن قتل کر دیں گے لیکن مجھے اس کی مطلق پروا نہیں ہے بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ وہ دن جلد آئے تاکہ پردۂ ناسوتی اٹھ جائے اور شہادت کی موت کے ساتھ میں معشوق و مطلوب حقیقی سے مل جاؤں۔ تمہید نہم میں ایک جگہ (صفحہ ۳۵۰) میں لکھا ہے "من خود این قتل بدعا میخواہم و ہنوز دور است گہے باشد مَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ"۔ تمہید دہم (صفحہ ۴۰۹) میں لکھا ہے "اگرچہ خونم بخواہند ریختن اما دریغ ندارم آخر نشنیدہ کہ نشر الناس من اکل واحد ہ ارجو اکہ ازاد بار خود بر ہم ہنوز دور است" یعنی گو میں جانتا ہوں کہ میں قتل کر دیا جاؤں گا۔ پھر بھی جو اسرار الٰہیہ مجھ پر کشف ہوتے ہیں

Marfat.com

ہیں دوسروں پر ظاہر کرنیا کرتا ہوں کہ وہ بھی مستفید ہوں۔ اس لئے کہ حدیث ہے کہ وہ برا آدمی ہے جو تنہا خوری کرے۔

۱۱۔ حسین منصور حلاج کی طرح قاضی صاحب کرامات کے اظہار میں بھی نہایت بے باک تھے ان کے صاحب کشف وکرامت ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے مولانا جامی نے نفحات الانس میں لکھا ہے "آنروے خوارق عادات چون احیا واماتت بظہور آمدہ است"۔ علوم اور حقایق دینیہ سے بے خبر اور بے عقیدہ اور یورپ کے علوم رسمیہ اور خیالات وعقائد سے خیرہ چشم اور معتزلی الخیال ومعتزلی العقیدہ لوگوں کو معجزہ اور کرامت کے نام سے ہیجان پیدا ہوجاتا ہے لیکن وہ مسلمان جس کو قرآن اور حدیث پر بلا تاویلات رکیکہ وتاویلات باطلہ ایمان ہے انبیا کے معجزات اور اولیا کے کرامات پر شک کرہی نہیں سکتا۔ اہل سنت کی عقائد کی مستند کتابوں میں صاف بیان کیا گیا ہے۔ "کرامات الاولیا حق" قرآن پاک اور احادیث نبویہ میں نہ صرف انبیا کے معجزات بیان کئے گئے ہیں بلکہ اولیا کی کرامات کے بھی تذکرے موجود ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف رضؓ بن برخیا کا بلقیس ع کے تخت کو اون کے پاس سے بیت المقدس میں حضرت سلیمان کے پاس چشم زدن میں حاضر کردینے کا واقعہ صراحت سے سورہ نمل میں منقول ہے۔ حدیث کی کتابوں میں صحابہ سے بہت سی کرامتیں منقول ہیں یا ساریۃ الجبل الجبل کی روایت صحاح میں صراحت سے موجود ہے۔ حضرت ساریہ رضؓ صحابی عراق وشام کے درمیان مسلمانوں کی فوج کے ساتھ جہاد کررہے تھے ایک روز مصروف کارزار تھے اون کے عقب میں ایک پہاڑی تھی کافر موقع پاکر ونکی نظر بچاکر عقب کی جانب سے اوس پر چڑھ گئے اور مسلمانوں پر پشت کی جانب سے حملہ کرنا چاہا۔ قریب تھا مسلمانوں کو شکست ہوجائے۔ حضرت ساریہ اس سے بے خبر تھے۔ وہ جمعہ کا دن تھا۔ اور اس وقت حضرت امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کا خطبہ مسجد نبوی میں دے رہے تھے کہ یکایک یہ حالت ان پر کشف ہوئی اور اس کو دیکھا اور اس جانب رخ کرکے بہ آواز بلند پکارا یا ساریۃ الجبل الجبل۔ حضرت ساریہ نے یہ آواز سنی اور پہچانا کہ خلیفہ کی آواز ہے۔ پلٹ کر دیکھا اور حقیقت حال سے واقف ہوکر خطرہ رفع کردیا۔ تم غور کرو حضرت عمر رضؓ نے مدینہ منورہ سے اس کو دیکھا اور وہاں سے حضرت ساریہ کو

Marfat.com

پکارا انہوں نے ہزار بارہ سو میل کے فاصلہ پر خلیفہ کی آواز سنی اور متنبہ ہوئے صحابہ کی متعدد کرامتیں حدیث اور سیر کی کتابوں میں منقول ہیں۔ حضرت مولانا روم علیہ الرحمہ نے بہت صحیح فرمایا۔ **بیت**

اولیا را ہست قدرت از الٰہ — تیر جستہ باز گرداند ز راہ

۱۲۔ اولیاء کبار جس طرح کتاب اسرار الٰہیہ کے پابند رہے ہیں اوسی طرح کرامات کے اظہار سے بھی احتراز کیا ہے۔ قاضی صاحب مغلوب الحال رہا کرتے تھے اور بڑی بڑی کرامتوں کے اظہار میں بھی بے تکلف تھے زبدۃ الحقایق (تمہید نہم صفحہ ۳۴۹) میں ایک کرامت کا ذکر کیا ہے۔ اپنے مخاطب مرید کو لکھتے ہیں۔

"دانم کہ شنیدہ باشی این حکایت کہ من و پدرم وجماعتے از آئمہ شہر حاضر بودند در خانہ مقدم صوفی پس مارقص میکردیم ابو سعید ترمذی بیتے میگفت پدرم در نگریست پس گفت کہ خواجہ احمد غزالی را دیدم باما رقص میکرد و لباس او چنیں و چنیں بود و نشان میداد شیخ ابو سعید گفت نمی یارم گفت کہ مرگم آرزو میکند گفتم بمیر ابو سعید در ساعت بیہوش شد و بمرد مفتی وقت دانی کہ خود کہ باشد گفت چرا زندہ را مردہ میکنی مردہ را نیز زندہ کن گفتم مردہ کیست گفت فقیہ محمود گفتم خداوندا فقیہ محمود را زندہ کنی در ساعت زندہ شد

کامل الدولہ نوشتہ بود کہ شہر میگوید علی القضاۃ وعوامی زنائی میکند بقتل من فتوی دادند" "وعلما" اپنے کامل الدولہ کے شہر سے نہ چوکے اور کفر و قتل کا فتوی دیدیا لیکن حاکم وقت کامل الدولہ کے (جو قاضی صاحب کے معتقد تھے) بدولت اوس وقت انکی جان بچ گئی۔ اس قسم کا دوسرا واقعہ قاضی صاحب کی موت کا باعث ہوا۔ مرات الاسرار میں حضرت عبدالرحمن چشتی نے اس کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ہمدان کے حاکم کا ایک خدمت گار جو اوس کو نہایت محبوب تھا بیمار ہوگیا۔ دو روز دم سے نہایت بیتاب ہوا اور شہر کے جمیع علمائے عصر کو بلا کر کہا کہ تم کہا کرتے ہو کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل انبیائے بنی اسرائیل مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے تم علماء خود کو اون کا وارث کہتے ہو پس میرے اس خدمتگار کو زندہ کرو اور اگر نہیں کرسکتے تو "بگوئید کہ این حدیث دروغ است" یہ لوگ نہایت حیران پریشان قاضی عین القضات کے پاس آئے اور نہایت عجز و الحاح سے کہا کہ "وارث علم انبیا فی الحقیقت شمائید دریں باب توجہ نمائید والا تخلل در دین محمدی صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم پدید می آید"

Marfat.com

قاضی صاحب نے جواب دیا کہ فقرا کے نزدیک یہ چیزیں مشکل نہیں ہیں لیکن "بعد از وقوع ایں واقعہ بشما ہمہ بجہت قتل من فتوی خواہید داد" ان لوگوں نے بہت عجز و الحاح سے عرض کیا کہ معاذ اللہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے "پس عین القضات از سر وجد برخاست و نزدیک ایں میت برفت حالے عجیب بروے اظہار شد و بزبانش بے اختیار گذشت کہ قم باذنی در ساعت محبوب خلیفہ زندہ شد شور در عالم افتاد و علماے ظاہر بین بشدت پیش آمدند کہ عیسیٰ علیہ السلام قم باذن اللہ گفت و مردہ را زندہ میکرد شما چرا قم باذنی گفتید دعوی الوہیت ثابت می شود پس ہمہ بہ اتفاق برائے کشتن عین القضات فتوی نوشتند اور اس فتوی پر عمل اس طرح کیا گیا کہ ایک بوریا لائی گئی قاضی صاحب اوس میں لپیٹ کر مضبوط باندھ دئے گئے اس پر روغن نفط (مٹی کا تیل) خوب ڈالا گیا۔ اور زندہ جلا دئے گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً مصرعہ

چنیں بود انجام عشق اے پسر

عشق ازیں بسیار کرد دست دہند
سبحہ را زنار کرد دست دہند

اس سانحہ کی پیشین گوئی قاضی صاحب نے ایک رباعی میں پہلے ہی کر دی تھی۔

رباعی

ما مرگ شہید از خدا خواستہ ایم — از حق دو سہ چیز کم بہا خواستہ ایم
گر یار چنان کند کہ ما خواستہ ایم — آتش و نفط و بوریا خواستہ ایم

Marfat.com

مولانا عبدالرحمٰن چشتی نے لکھا ہے کہ جب قاضی صاحب کو ملا چکے جس جگہ اونہیں جلایا تھا وہاں ایک سرمہر حقہ (ڈبیا) برآمد ہوا جب اوس کو کھولا اوس میں یہی رباعی ایک کاغذ پہ لکھی ہوئی ملی۔

۱۳۔ زبدۃ الحقایق (تمہیدات) کے قلمی نسخے جو مجھے ملے حسب ذیل تھے۔

(۱) میرا نسخہ نوشتہ سنہ احد عالمگیری (۱۰۶۶) (۲) میرے پاس کا دوسرا نسخہ بلا تاریخ مگر سنہ ۱۱ اور سنہ ۱۲ کے درمیان کا (۳) نواب معشوق یار جنگ بہادر کا کتب خانہ رضویہ میں داخل کیا ہوا نسخہ بلا تاریخ مگر غالباً سنہ ۱۱ سے کچھ بعد کا لکھا ہوا۔ (۴) کتب خانہ رضویہ کا ایک نسخہ اور ایک نسخہ مولوی محمد سلیمان صاحب کا۔ یہ دونوں نسخے نمبر ۳ کی نقل ہیں اور چند سال ہی پیشتر کے نقل کئے ہوئے ہیں کتبخانہ آصفیہ میں ایک نسخہ سنہ ۱۱ سے کچھ بعد کا لکھا ہوا ہے اور تین نسخے حال کے نقل کئے ہوئے ہیں۔ جدید الخط نسخوں سے کوئی مدد نہیں مل سکتی تھی۔ بقیہ تین نسخے یعنی ۱ و ۲ و ۳ کو باہم مقابلہ کرکے جس قدر ممکن ہوا تصحیح کی گئی تصحیح میں بہت دشواری اس لئے پیش آئی کہ جابجا تحریریں مختلف تھیں اور حضرت خواجہ بندہ نواز کے پیش نظر جو نسخہ تھا اوس میں بھی بہت مقامات میں ان نسخوں سے الفاظ کی مطابقت نہیں ہوتی تھی تمہیدات کے نسخوں میں دیباچہ کی عبارت بھی ایک دوسرے سے مختلف تھی اور حضرت بندہ نواز نے جس دیباچہ کی شرح لکھی ہے وہ صرف کتبخانہ آصفیہ کے نسخہ میں ملا اور اوس سے نقل کرکے کتاب میں شریک کیا گیا شرح تمہیدات کے تین نسخے مل سکے۔ (۱) ایک میرا نسخہ جو سنہ ۱۰۰۰ سے چند سال قبل کا لکھا ہوا ہے (۲) دوسرا نواب معشوق یار جنگ بہادر کا کتبخانہ رضویہ میں داخل کیا ہوا جو سنہ ۱۰۴۸ کا لکھا ہوا ہے (۳) میسر النسخہ حضرت مولنا علاء الدین جنیدی سجادہ نشین خانقاہ و روضہ حضرت سراج الدین جنیدی قدس اللہ سرہ کا جو سنہ ۱۱۰۰ کے چند سال بعد کا لکھا ہوا ہے۔ (۴) چوتھا جدید الخط نسخہ مولانا محمد سلیمان صاحب کا جو نسخہ نمبر ۲ کی نقل ہے متن اور شرح کے باہم مقابلہ سے نہایت محنت اور مشقت کے بعد جس قدر تصحیح ممکن ہو سکی کی گئی۔ اور کتاب طبع کرا دی گئی۔ والحمد للہ علی ذالک۔

۱۴۔ شرح تمہیدات کے مذکورہ بالا زیر مقابلہ و مطالعہ تینوں نسخوں کے ختم پر ایک دعا لکھی ہوئی ہے۔ قطعی طور پر معلوم نہیں ہو سکا کہ حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ نے لکھی یا اون کے بعد کسی دوسرے بزرگ نے اس کا اضافہ کیا اور بعد کے نسخوں میں نقل ہوتی چلی آئی۔ بہرحال چونکہ تینوں نسخوں میں لکھی ہوئی تھی۔ اس لئے طبع کر دیگئی۔

۱۵۔ اس کتاب کے متعلق کاتبوں اور مطابع دونوں نے بہت لاپروائی اور بدعہدی ظاہر کی۔ کتابت کرتے کرتے کاتب بغیر اطلاع دئے یکایک کام چھوڑ دیتے۔ دوسرے کاتب کی تلاش میں وقت بہت ضایع ہوتا۔ اور دقت پیش آتی یہی حال

Marfat.com

مطابع کار ہا مختصر یہ کہ اس کتاب کی کاپی نویسی یکے بعد دیگرے سات کاتبوں نے کی اور یکے بعد دیگرے اس کے اجزا چار مطابع میں طبع ہوے۔ طباعت کی تفصیل یہ ہے:۔ (۱) عہد فریں پریس از صفحہ ۱ تا صفحہ ۱۴۴ (۲) نظام دکن پریس از صفحہ ۱۶۱ تا ۱۶۸ (۳) مانک پرجھور پریس از صفحہ ۱۴۵ تا ۱۶۰ اور از صفحہ ۱۶۹ تا صفحہ ۳۱۲ (۴) معین پریس از صفحہ ۳۱۳ تا آخر کتاب یعنی تا صفحہ ۴۷۲ اور مقدمہ اور ٹائٹل۔ ٹائٹل کو چونکہ معین پریس نے طبع کیا ہے اس لئے اس مطبع کا نام اس پر طبع ہوا۔ میں اپنے دوست **سید جلال یداللّٰہی صاحب** کا ممنون اور شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اس کتاب کی کاپیوں اور پروفوں کے مقابلہ اور تصحیح میں مجھے مدد دی اور آخر ثلث حصہ کی کتابت وطباعت میں بہت توجہ مبذول کی۔ حضرت خواجہ صاحب کی ذات پاک سے اونہیں خاص عقیدت ہے اور ان کی تصانیف کی طباعت میں خالصاً مخلصاً لوجہ اللہ وہ ابتدا سے میری امداد کرتے آرہے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

۱۵۔ حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی طباعت کے اخراجات جاگیرات روضتین کی رقم سے مہیا کئے جاتے رہے ہیں۔ **نواب غوث یار جنگ بہادر** سابق صوبہ دار نے میری تحریک پر یہ سلسلہ شروع کیا۔ اور ان کے بعد کے صوبہ دار صاحبوں نے اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ شرح **تمہیدات** کی طباعت کے اخراجات کا انتظام **نواب محمد امیر علی خاں صاحب** نے کردیا تھا۔ مگر اون کا تبادلہ ہوگیا۔ اور مجھے رقم نہ مل سکی اون کے جانشین **راجہ رائے برکت رائے صاحب** نے خاص دلچسپی لی اور رقم فراہم کرکے میرے پاس بھیجدی۔ مولانا حافظ قاری **محمد حامد صدیقی** صاحب پروفیسر عربی دوبینیات گلبرگہ کالج ورکن کمیٹی کتب خانہ روضتین کو بھی خداوند تبارک وتعالیٰ جزاے خیر دے کہ اونہوں نے بھی بہت دلچسپی اور توجہ ظاہر فرمائی۔ اب یہ کتاب طبع ہوکر **کتب خانہ روضتین گلبرگہ شریف** سے بہ زمانہ صوبہ داری میرے عزیز دوست **نواب عبدالحمید خانصاحب** شایع کی جارہی ہے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

خاکسار

سید عطا حسین غفراللہ لہ

۹ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ

Marfat.com

فہرست تمہیدات کتاب مستطاب شرح زبدۃ الحقایق

تمہید	مضمون	صفحہ
۱	۲	۳
تمہید اصل اوّل	دربیان بصارت وبصیرت	۲
تمہید اصل ثانی ۲	درطالب ومطلوب	۴۱
تمہید اصل ثالث ۳	دربیان خلق این جہاں	۸۳
تمہید اصل رابع ۴	درمعرفت نفس	۱۱۲
تمہید اصل خامس ۵	دربیان علم وعرفان	۱۲۷
تمہید اصل سادس ۶	عشق	۱۷۵
تمہید اصل سابع ۷	دربیان روح	۲۳۶
تمہید اصل ثامن ۸	دربیان قرآن	۲۶۶
تمہید اصل تاسع ۹	دربیان کفر	۲۹۹
تمہید اصل عاشر ۱۰	ھو مشتمل علی الغرض والمقصود وبیانہ فی ھذہ التماھید۔	۳۵۳

Marfat.com

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط
وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ

شرح زبدۃ الحقایق

المعروف بہ

شرح تمہیدات

عارف ربانی قاضی عین القضاۃ ہمدانی
قدس اللہ سرہ العزیز

از افادات

امام العارفین قدوۃ الواصلین شہباز بلند پرواز لامکان
غواص بحر لامتناہی عشق و عرفان قطب الاقطاب
فرد الاحباب جعفر ثانی حضرت خواجہ
صدرالدین ابوالفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی
رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً

طبع عہد آفریں برنی پریس

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

128202

سپاس بحد وثنائے بعید مر حضرت آن خدائے راکہ در بیدائے الوہیت او دیدۂ عقل حیران است وآن واجب الوجودیکہ فیض فضلش بر جملہ مخلوقات فراوان است وآن فردیکہ تعین موجودات وابداع موضوعات بر وحدانیت او برہان است وآن منزہیکہ خالی از مشابہت اعراض ومناسبت اعراض ومکان است وآن جاکہ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ صفت اوست وآن صانعیکہ اطباق سماوات مزین از وست وآن بادشاہیکہ استحقاق عبادات واطاعت وخضوع جز او را ثابت نہ وآن دائمیکہ دلیل دوامش کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ است وآن مقدریکہ دلیل تقدیرش یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ شد وآن محمودیکہ حمد جز او را ثابت نیست کہ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَةِ وآن خداوندیکہ اعتماد سالکان وصادقان متعبدان بفضل اوست کہ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واللہ الموفق وعلیہ الاعتماد۔ آن خداوندیکہ اعتماد صالحان وصدیقان متعبدان بفضل اوست۔ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ۔

قولہ آن محمودیکہ حمد جز او را نیست کہ لہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ۔ الاولی برائے آن کہ حمد جز او را نیست لہ الحمد فی الاولی والاخرۃ۔ الاولی استثنا دآورد معنی آیت این است حمد ستودن خاصۂ خدائے است در دنیا وآخرت یعنی جز او را نیست۔ ورالحمد لام برائے اختصاص است۔ خاصۃ الشئ لا توجد فی غیرہ۔

Marfat.com

وتعبد کفار وعبدۃ الاصنام کہ وَعَدَ اللّٰہُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْکُفَّارَ نَارَ جَھَنَّمَ جل جلالہ وعم نوالہ۔ وصلوۃ بے غایات وتحیات بے نہایات بر روضہ مطہر ومرقد معطر وروح منور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورضوان بسیار ومغفرت بے شمار بر آل و اصحاب واتباع او باد رضوان اللہ علیہم اجمعین وسلم کثیر اکثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین۔

آنکہ کتاب تصنیف کردم بہ دہ تمہید نام این کتاب نہ بلدۃ الحقایق نہادہ ام از برائے عارفاں واصحاب ایقان تا درین کتاب تامل شافی کنند وتفکر صافی نمایند وتذکرہ ایشان راحاصل آید انشاء اللہ تعالٰے۔ وبہ نستعین وعلیہ نتوکل۔

تمہید اصل اوّل در بیان بصارت وبصیرت

بدان کہ درحق صورت بینان وظاہر جویاں با مصطفٰے علیہ السلام خطاب این آمد کہ تَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ای عزیز می گویم بدانکہ مگر این آیت از قران نخواندہ ویا ندیدہ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ محمد انور می خوانند و

قولہ وتعبد کفار بایستے کہ بمقابلہ فضل او گفتے بقہر او نیست تا وللکفار نار جہنم درست شنید واگر نہ ضایع افتد۔

تمہید اصل اوّل

قولہ تَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ معنی این آیت محمد ترا می بینند وحال این است کہ حق دیدن نمی بینند حق دیدن آن ست کہ آنچہ اوست اورا بدانند

قولہ یا ندیدہ ویا نخواندہ سخنے زیادتے است۔

قولہ قَدْ جَآءَكُمْ قاضی فرمود محمد را می بینند وبحقیقت نمی دانند ونمی بینند باثبات این مدعا این آیتے آورد قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ودیگر می خواہد قاضی علیہ الرحمہ کتاب را ومحمد را در یک لباس بیک صورت باز آورد۔

Marfat.com

قرآن کہ کلام خدائے است نوری خوانند کہ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَالنُّوْرِ الَّذِیْ اَنْزَلْنَا مَعَہٗ
تو از قرآن حروف و سیاہی بینی بر کاغذ سپید پس کاغذ و نادہ سطرہا نور نیستند پس القرآن
کلام اللہ غیر مخلوق کدامست قومے از محمد علیہ السلام صورتے و تنے و شخصے میدانید
و بشر و بشریتے بہ بندگان ظاہری نمودند کہ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ تا ایشان درین مقام
گفتند قَالُوْا مَالِ ھٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ اما جان
او را بحقیقت باہل بصیرت نمودند و بجان و دل و قالب حقیقت
او را بدیدند و قومے گفتند۔ اَللّٰھُمَّ اجعلنا من امۃ محمدؐ
و قومے گفتند اللھم ارزقنا شفاعۃ محمدؐ و اگر درین حالت و درین
ولایت او را البشریت خوانند و یا او را البشر جویند کافر شوند بر خوان

قولہ فَاٰمِنُوْا بِالنُّوْرِ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَہٗ او را نور خواند و کتاب را ہم نور خواند و ہمہ را
پسروی آن کتاب فرمود و پسروی کتاب پسروی محمد کرد پس ہمہ را بہ یکے صورت و بیکے لباس
بیروں آورد۔ محمد نور۔ کتاب نور۔ و آن کہ متبع محمد بود او ہ نور۔ پس نور در نور باشد۔ تو گوش دار ذہن را
صاف کردہ بگمار سخن لطیف و نازکتر می رود و آن کہ می گویم می دانی چہ می گوید قرآن از خدا آمد
محمد از خدا آمد بداں وضع کہ قرآن آمد ہم بداں وصف محمد آمد یکے را می گوئی غیر مخلوق آن مہرہ
بُرجِ این مہرہ بداں کہ شکلے تمثیلے است پس تو مردے عارفی دل را پیشتر برا کنوں بداں کہ
چناں کہ از قرآن کاغذے و سیاہی و حروفے دیدی و آن قرآن نیست ورائے آن قرآنے است
و این نشان آن است و ہمچنیں است محمد علیہ السلام را دستے و پائے و تنے و آن محمد نیست
ورائے آن محمد است و آن عین رحمٰن است۔ این گفتار ما را قاضی علیہ الرحمہ خود تطبیق داد۔
دیگر خلجانے در دل و جان می کند کہ محمد را فرمان شد قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ بدیں چگونہ درست شیند
کہ اَلْبَشَرُ یَھْدُوْنَنَا فَکَفَرُوْا اگر آنکہ مفسراں گفتہ اند کہ بطریق انکار است قاضی درین دعویٰ
شہود بر عکس شنود و اثبات توحید را اعزازے میکند اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ تحقق وحدت را سحرے بیان آوردہ

Marfat.com

ایں آیت فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ یَّھْدُوْنَنَا فکفروا تبازی نیز بیان کرد کہ اِلٰی نَسَمَتُ کَاحَدِکُمْ وحقیقت قرآن کہ صفت مقدس است کہ مقرون ومنوط دلہائے انبیاء و

محمدؐ را فرمودند نہ او محمدؐ است آنکہ شما می دانید او در ورائے وراء است و محمدؐ گفت اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ خود را با ما تسویہ داد و ما با محمدؐ یکے باشیم تحقق وحدت بحق این است چنانکہ مطلوب قوم است و بر نقطۂ اعتدال درست ترشتہ است فافہم واغتنم ۔ گفتہ موسیٰ علیہ السلام اللھم اجعلنی من امۃ محمدؐ مگر موجب آن بود کہ نظرش بر ورائے وراء افتاد تمنائے آن کرد از غیب الغیب بجان جانِ او ندا دادند کہ این مقام مخصوص بمحمدؐ و امتان اوست بضرورت گوید اللھم اجعلنی من امۃ محمدؐ ۔ ۴ قولہ اَبَشَرٌ یَّھْدُوْنَنَا فکفروا این قدری باید دانست کہ کفر از روئے لغت ستر باشد بازِرّاع ہم ازین جا کافر خوانند زیرا چہ او ساترِ بذر است ۔ صوفیان محقق و محققان بحقیقت ہر جا کہ در قرآن و در احادیث و در کلام ایشان کسے را کافر نامند نہ بدین معنی کہ او شرعاً کافر است انکار نبی کرد یا خدائے را دو گفت باید انچہ علماء مر دمانرا کافر خوانند بدین معنی گویند کہ بر ایشان ستر حقیقت است بر ایشان حقیقت کشف نیست ساتر کافر گوئی ایشان اند کہ در طلب آن نہ اند ولکن الحق بوضوحہ ظاہر ۔

۶ قولہ لست کاحدکم دو معنی احتمال می برد یکے لست کاحدکم ہمچو شما نیستم یعنے من نہ ام کہ خود را خود نشناختہ ام بہ حقیقت خویش مطلع نہ ام چنانکہ شما ۔ دوم من میدانم کہ ہر یکے را ظاہرے با ملنے ہست من بشرم و با من بشریتے ہست و از خدائے نورم و روشن و منورم بحقیقت این میدانم و بر این مطلع ام ۔ ۷ قولہ وحقیقت قرآن کلام نفسی وست تعالیٰ و این از صفات قرآن است این را غیر گفتن صواب نہ باشد چون محب کلام محبوب را بغیر واسطہ استماع کند اکنون روح وراحت او باشد و حیات جان او باشد یا نہ پس حیات آن باستماع آن کلام باشد

۸ باذِر از بذر است بذر تخم را گویند و باذِر پاشندۂ تخم در زمین ۔ ع ح

Marfat.com

اولیا است کہ حیات این فرقہ بدان آمدکہ در کتاب صورت نیست وہم در کتاب می طلب
کہ بیا بی مابین الدفتین کلام اللہ ہر دو طرف گرفتہ است اما طالبان قرآن را
در کتاب بدیشان نمود کہ ان للقرآن ظہراً و بطناً ولبطنہ بطنا الی تسعۃ
ابطنٍ گفت ہر آیتے را از قرآن ظاہریست و باطنے و پس از ظاہر باطنے تا بہ بطن بشود

' این کلام نفسی در اوراق و سطور کتاب نیست وہم دریں صورت است این ہمہ
درین است چند معنی دارد یکے آن کہ اگر این کلام نفسی را بجوئی و معنی بخواہی کہ دانی ہمدرین حروف
وہمدریں سطور و ہمدرین کاغذ بیابی۔ و دیگر این کلام اللہ بدان شرطیکہ باید خواند بخوانی ہمیں کلام را
از او تعالیٰ بغیر واسطۂ کسے بشنوی۔ دیگر اگر او خواہد تعالیٰ ترا کلام خود بشنواند بنوع دیگر مگر
آنکہ ہمبرین صورت حرفے و صوتے اما تو این چنیں شنوی او این چنیں نہ گوید او بغیر حرف و بغیر
صوت بغیر مخرج سیگوید۔ یکے مثلے دیگر برآمد برین دقیقہ چون مطلع شدی کلام او جز ہمیں
نشنوی کلام دیگر را تو از وچہ دانی۔ اے عزیز تو بہ تحقیق دانی اگر وقتے این کلام گفتۂ بدانی واگر نہ
قابل اطلاع نۂ۔ و دیگر کلام او حرف و صوت نیست و غیر حرف و صوت نہ این مذہب محققے است۔
امام سید جعفر صادق رضی اللہ عنہ ہمبرین می رود فعلی ہذا این سخن درست اید کہ آن کلام در کتاب
تو نیست وہم در کتاب می طلب۔ قولہ مابین الدفتین کلام اللہ ہر دو طرف گرفتہ است۔
احتمال دو معنی دارد و بالا قاضی این سخن فرمود کہ در کتاب نیست وہم در کتاب می طلب
برائے این کہ ہم در کتاب است این سخن استشہاد آورد کہ مابین الدفتین کلام اللہ و
طلب دریافت ہمیداں معنی کہ بالا گفتہ ام و معنی دوم کہ مابین الدفتین احتمال دارد ما انافیہ
باشد و یحتمل کہ خبریہ بود قاضی ہر دو ما را در عمل میدارد و باعتبار مختلف می گوید اگر ما را ما انافیہ
داری بدان معنی آید کہ در کتاب نیست و اگر خبر گوئی بر آنچہ گفتیم برین معنی ہر دو طرف لمحہ دارد
و اگرچہ بالا درست است۔ سبحان اللہ زہے بیان قاضی کجا این سخن کہ قرآن کلام نفسی است

Marfat.com

دانم کہ تفسیرہائے ظاہر را کہ مدرک شود و تفسیرہائے باطن را کہ دانست و کہ رسید جائے

دیگر گفت انزل القرآن علی سبعۃ احرف کلھا شافٍ وکاف رباعی

قرآن کہ بلفظ و معنی آن بے بدل است ❊ بر ہفت حروفش این نزول ازل است
امر است و دگر نہی و پس آنگہ رجا است ❊ پس وعد و وعید و قصص و پس مثل است

عروس جمال قرآن چون خود را باہل قرآن نماید ہفت صورتش بینند و ہمہ صورتہا باشفائے تمام بود مگر ازین جا کہ اہل القرآن اہل اللہ خاصہ چون مقری بکتاب وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ رسید یعنی اسرار قرآن بر سد جمال پرتو قرآن او را چنان از وجود محو کند و کلام نفسی موجب حیات اہل بصیرت ست محمد علیہ السلام صورت بشریت

یعنی تاکیست این دم می فرماید ان للقرآن ظھرا و بطنا و این ظہر و بطن اختلاف تفاسیر را بیان می کند تفسیرہائے ظاہر را اکنون قاضی دیوانہ است لایکون للمجانین اسلوب و قوانین۔ قولہ تفسیرہائے باطن۔ قاضی در نظارۂ شہود باطنی کہ از قرآن و از تلاوت آن دیرا اطلاع آن حقایق آن تجلی رو نماید و بثبوت تجلی پیش آید بیانے کردہ است و آں را بہ لطیف ترین بیانہا بیان می کند قدس اللہ جانہائے طالبان فدائے آن بیان باد گفت ان للقرآن ظھرا و بطنا و لبطنہ بطنا الی تسعۃ ابطن تجلیات قرآن را نہایتے و غایتے نیست ہر حرفے صورتے دارد یعلم اللہ تا چند صورت است ہر حرفے را کذلک کلمات او را تراکیب و صورت ہر یکے را و ہر نقطۂ را اکنوں ہر بطنے را بطنے است و آن بطون را نہایتے نیست الا غایت فہم طالب را الی تسعۃ گفتہ است و در ہر صورت اطلاع بر معنی و تفسیرے فہمے و علمے باشد اہل القرآن اہل اللہ خاصۃً برین کتابت کرد کہ اطلاع یا بد آن کہ از اہل قرآن باشد و از اہل قرآن کہ باشد آن کہ کلام نفسی را او از حروف و اصوات خارج نہ بیند و خالہ ہمان اہل قرآن اند خاصۃ الشئ لا توجد فی غیرہٖ ایشاں اجزاء خدا نیابی۔

Marfat.com

که نه قرآن ماند نه قاری و نه کتاب بلکه همه مستقر[۱۰] بود و همه مکتوب اما مقصود آن ست که جز این بشریت بشریتے دیگر و جز این حقیقت حقیقتے دیگر جز این معنی معنے دیگر و جز این جهان جهان دیگر

نظم

مارا بجز این جهان جهانے دگر است ❊ جز دوزخ و فردوس مکانے دگر است
آزاده و نسب زنده بجانے دگر است ❊ وان گوهر پاکیزه زکانے دگر است
قلاشی و رندیست سرمایهٔ عشق ❊ قرائی و زاهدی جهانے دگر است
مارا گویند که این نشانے دگر است ❊ زیرا که جز این زبانزبانے دگر است

اما این ایت وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ[۱۱] بیان و شرح این همه کرده است

قوله همه مستقر[۱۰] بود و همه مکتوب باشد مجموع یعنی آن که ما در کتابت آوردیم و قاضی بعبارت دیگر بیان آورد.

قوله وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ[۱۱] قاضی در کلام ماضی فرمود که کسے هم بظاهر ماند و کسے هم بظاهر و باطن رسید و آنکه بحقیقت و بصیرت خویش محمدؐ را دید هرآئینه او نور الله دانست مقام او و مقام امتان او و ورای دید هرآئینه گفت اللهم اجعلنی من امت محمد و آن که محمدؐ را به بشر و بشریت دید بضرورت گفت اَبَشَرٌ یَهْدُوْنَنَا فَکَفَرُوْا - هر یکے مقامے معلومے مخصوصے - آن که کار نظر او بظاهر همه محمد همه کرده است البته به باطن او رسیدنی نیست و آنکه او را به باطن اطلاع داده است او هرگز از ان پس اقتادنی نیست وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ هر یکرا نصیب هر یکے بر اندازهٔ او که او تعین کرده است هماں قدر است لا یزید و لا ینقص نظر هر که بظاهر است او از ان ظاهر البته نگذرد و اگر گذرد بقدره و حصته. غایت ما فی الباب اعتقادے کند که ورائے این همه شخص جهانے است این شخص را از ان غافل همه فضلے نتواں نهاد و آن که به باطن رسید و باطن را الی تسعة ابطن دما این را عنایت از کثرت کردیم تا هر یکے را بقدرے و قسمتے که نصیب اوست دهند علی هذا و ظاهر و باطن همه فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ

Marfat.com

وَاللّٰہ فَضَّلَ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فی الرِّزْق عذر این ہمہ خواستہ است تِلْکَ الرُّسُلُ[۱۲] فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ[۱۳] عذر پدید کردہ است وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ظاہر شدہ است این ہمہ چیست وچہ معنی دارد یعنی وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ[۱۴] اِلَّا اللّٰہُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ این تاویل کہ خدا داند وراسخ در علم کدام وراسخ در علم چہ باشد برخوان بَلْ ھُوَ اٰیَاتٌ[۱۵] بَیِّنَاتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ این صدر کجا طلبند

درست آید۔ عجب کسے از بس عرفاں غرق دریا است دیگر جزروئے حیران نہ بیند دیگرے را وجود آن چیز دراں چیز در خطرہ نیاید۔ ارے یکے را بینی در روزی اگر گرسنگی میرود دو دیگر از سرسیری۔ قولہ[۱۲] تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ موسیٰ را تفضیل بردے کہ باو این کلام بود وعیسےؑ را تفضیل بروکہ بواسطۂ آن کہ او بے پدر آمدہ محمدؐ را تفضیل بر ہمہ کہ ازین ہمہ مقامات گزشتہ است واگر گوئی محمدؐ را پدرے بود جائے دیگر می گوید مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ واین ابوت را برآن نبوت بنہ وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ عبارت از اہلاک عیسےؑ واثبات محمدؐ ہمیں قیاس بر قولہ[۱۳] فَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ این ہمہ چیست وفوق چہ معنی دارد۔ در بیان تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ گفتیم قاضی مِنْ قَبْلُ فرمود فَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ برتر بر خداوند علمے عالمے ازو بیشتر ہست لفظ فوق اشارت بدان دارد بیشتر از کجا فہم شود کہ صیغہ علیم فعیل است برائے مبالغت را است کہ ملازمت ومداومت نماید۔ قولہ[۱۴] وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ ندانند تاویل بشابہ مگر خداوندان کہ در علم استوارند یعنی بعلم حق وحق حقیقت رسیدہ اند برین معنی کہ والراسخون عطف است ابتدائے کلام نیست وبر اللہ وقف نیست قاضی بدان اشارت گفت کہ آن تاویل خدا واند کہ راسخ در علم کدام باشد برخوان۔ قولہ[۱۵] بَلْ ھُوَ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ بلکہ قرآن ایاتیست ظاہر معنے پیدا است مراد او ثابت وبشتمل است در سینۂ کسانیکہ از خدا علم باللہ یافتہ اند ومتشابہات در علم عالم باللہ وراسخ در علم ایات بینات باشد

Marfat.com

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ [16] این نور خدا از کجا جویند
اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ گمراہ راہ نمائی این ہمہ شدہ است و گمراہ
را راہ تمامتر این ہمہ شدہ است و از برائے این گفت مصطفٰے صلعم ان من العلم
کھیئۃ المکنون لا یعلمہ [17] الا العلما باللہ فاذا نطقوا بہ لم ینکرہ الا اھل الغرۃ [18]
باللہ علمہا [19] ہر سہ قسم اند قسم اول علم بنی آدم و قسم دویم علم فرشتگان و قسم سیوم
علم مخلوقات و موجودات اند اما علم چہارم علم خداست عز و جل کہ علم مکنون و مخزون
می خوانند گفت این علم خدائے مکنون را جز خدائے عالم بخدا کس ندانند اما ندانم کہ ہرگز دانستہ

قولہ [16] آن نور خدا از کجا طلبند یعنی منبع و مصدر و مورد او چیست خدا گفت بہ تحقیق آن علم ما ثابت
مر کسے را است کہ او را قلبے منورے مصقلے متجلائے مکشوفے است قلب گفتہ است فکرہ در موضع
اثبات اختصاص تقاضا کند و قلب گفتہ یعنے قلب مکشوف معظم پس تنوین برائے تعظیم بود۔
قولہ [17] لا یعلم الا العلماء باللہ یا لا گفت کہ علم مخصوص بہ چنیں دلے است و علم در آن دل پس
دل غلاف علم آمد کھیئۃ المکنون درست روئے نمود۔ قولہ [18] اھل الغرات باللہ تو مے اند
کہ بوہم و گمان خویش چنین دانند خدائے را چنانکہ بایستے شناخت ہمچنان شناختہ ایم و لعمری انہ
ظن فاسد و متاع کاسد بیہات فیہات لما توعدون۔ قولہ [19] علمہا بر سہ قسم است
این کلام دو معنی احتمال دارد۔ علم بنی آدم و فرشتگان و سار موجودات
یعنے علم بحقیقت انسان و بحقیقت فرشتہ و موجودات دیگر و آن چہ
ایشان اند و مرجع و منبع ایشان۔ دوم علمے کہ آناسی دارند و علمے کہ ہر
وجودے دارد ہر شے دارد قاضی ابتدا آنہ گفت چہار بحث علم بود گذشت
بعد ازان گفت اما چہارم امتیاز کرد برائے اظہار شرف عزت آن علم را شاید برائے
آن کہ آن علم باین علوم ہیچ نسبتے ندارد۔

Marfat.com

کہ علم خدائے چیست و عالم بخدائے کیست ! اطلبوا العلم[۲۰] ولو کان بالصین.
ترا بچین و ماچین باید رفت آنگاہ علماء امتے کانبیاء بنی اسرائیل بیابی برکدام
راہ باید رفت برراہ عمل۔ عمل تن نمی لویم عمل[۲۱] دل می گویم و معلوم می کنم کہ گفتہ است
من عمل بما علم ورثہ[۲۲] اللہ علم ما لم یعلم و ریفنا[۲۳] اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ

قولہ اطلبوا العلم[۲۰] عزت علم و عالم آن علم جز بعد مقاسات شدائد و مجاہدات شاقہ کسے را
دست ندادہ است مگر آن کہ برین کار بپائے استوار ایستادہ است از سیرے و
سلوکے با این ہمہ کہ منزل دور و دراز است نہ ایستادہ است تا نزول در مقعد صدق
کردہ است۔ قولہ عمل[۲۱] دل قاضی می گوید عمل تن نمی گوید عمل تن تلاوت و نماز و روزہ و
زکوٰۃ و حج و غیر آن و عمل دل محاضرہ و مراقبہ و مشاہدہ و معاینہ و تخلیہ و تجلیہ منازلات و
و مواردات باشرائط تقلیل غذا بلکہ ترک چند روز تقلیل نوم الا بقسمۃ و حصۃ
آب بیشتر کم از طعام صحبت بکلی انقطاع ذہن را مہر زدہ جز بضرورت حاجت ماسہ نگوید آن
عمل دل را اگر برین نمط ملازمت کند یحتمل کہ بدان خاصہ دولت رسد۔ قولہ ورثۃ[۲۲] اللہ
یعنی علمے خاصہ از ان باری تعالیٰ و آن علم خاصہ جز علم ذات و صفات نیست فورثۃ اللہ گفتہ
و وارثان را از موروث عنہ آنچہ رسد ہمہ از خاصہ او باشد اگر نظر بحقیقت افتد علم غیر ذات و
صفات را علم مجازی نامند چنانکہ اتفاق محققان است۔ قولہ ریفنا[۲۳] اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ
صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ شرح صدر بچند معنی اعتبار یافتہ است یکے ہماں کہ از رسول اللہ مرویست
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باختلاف الروایات فلا حاجۃ الی ذکرہا الشہر تہا دیگر کسے را
در خواب ہم ماشد و خواب ایشان بیداری ایشاں است میان خواب و بیداری تفاوت
نیست و دیگر میان خواب و بیداری ہم می باشد کہ این را صوفیاں واقعہ نامند دیگر مروی
باہمہ ہوش خویش بیند کسانے آیند شق صدر او کنند چنانکہ مروی است ہموں صورت ببیند

Marfat.com

درین حدیث کہ امرنا ان نکلم الناس علیٰ قدر عقولھم پندے تمام است
آمادرین ورقہا بعضے سخنان گفتہ شد کہ نہ مقصود آن عزیز است بلکہ بعضے دیگر از محبان باشند کہ

بہ تمامہ باو ے مرتب شود باز بخود بیند ہیچ ازان مردم باو ے نہ اما دل منشرح
ن مقصود منبسط عارف بتجلی منفتول ۔ دیگر دے باشد در اصل خلقت چنانکہ آفریدہ است کہ او بہ اہتمام تمام خود
ہمہ جدد جہد خود جز بخدا متوجہ متعلق نباشد بجز خطرۂ حق در دیش خود او نیز منشرح الصدر باشد تحیل کسے این را بالاترین
انواع گیرد و رسول اللہ را بہمہ انواع بودہ است ۔ قولہ کلموا الناس علی قدر عقولھم قاضی درین
کلام کہ کلام کلموا الناس علی قدر عقولھم معنیٔ و بیانے فرمود بقدر فہم و عقل خود یعنے با ہر یکے سخن بر اندازۂ
فہم عقل او گوید ۔ با طالب سخن از طلب باشد با متوسط معتقد و معتصد سخن ہم ازین جنس بود با عارفان
سخن از معارف و حقایق ۔ با ہر یکے یک مقصد سخن یک کلام نتواں گفت و این معنی علی العموم
اکثر مردم گفتہ اند اما اینجا سخن می گویم تو ہم خود اصغائے درستے کن معنی کلموا الناس علی قدر عقولھم
سخن با مردان بر اندازۂ عقل ایشان چہ باشد یعنے سخنے بر طریقہ فہم او گو و بر بیانے گو کہ بفہم سامع
نزدیک باشد او بداند و فہم کند ۔ مثلاً کافرے را دعوت بہ اسلام کنی مقدمات عقلی از
منطق و اصول کلام و ریاضی و طبیعی و الٰہی چہ سود مند آید کہ سخن بر اندازۂ فہم او گو تا او فہم کند کہ
بت پرستی پر غلط است و خدا پرستی بر صواب ضرورۃً بیانے کن و حکایتے گو کہ بفہم او نزدیک
باشد قال اللہ و قال الرسول و معقولات اینجا سود مند نیاید ۔ علی کرم اللہ وجہہ با دہریہ مناظرہ
می کرد قطع مناظرہ بدین کلمہ شد فرمود انکار انچہ تو می گوئی حق است و انچہ من می گویم باطل است
این معتقدی تو مرا چہ زیان دارد اما این معتقدے کہ من می گویم اگر حق آن ست تو کجائی دہریہ معجم شد
ملزم گشت ۔ مرد دانشمند را خواہی دعوت بحقایق و معارف کنی نخست از احوال مقامات انتہائے
صوفیاں گوئی در ساعت انکار کند ترا تکفیر کند بخندد بخیز بروے عبارتے کن کہ بطوع و رغبت
اطاعت تو کند و درین رہ قدم استوار نہد ۔ در معنی سخن قاضی پندے تمام است برین ترجمہ باشد

Marfat.com

در وقت[۲۵] سخن نبشتن حاضر نباشند ایشان[۲۶] را نیز نصیبے باشد تا نہ پنداری کہ ہمہ مقصود تو ئی زیرا کہ ہر کہ چیزے بشنود کہ نہ مقام او بود و نہ در قدر فہم وے باشد ادراک وے احتمال نکند تو اے عزیز پنداری کہ قرآن مجید خطاب است با یک گروہ یا با صد ہزار طائفہ بلکہ ہر آیتے و ہر حروف خطاب است با شخصے دیگر و مقصود[۲۷] شخصے دیگر بلکہ عالمے دیگر و آنچہ درین ورقہا نبشتہ شد ہر سطرے مقامے و حالتے دیگر است و از ہر کلمہ مقصود و مرادے دیگر و با ہر طالبے خطابے دیگر کہ آنچہ با زید[۲۸] گفتہ شود نہ آن باشد کہ با عمر گفتہ شود و آن چہ خالد بیند بکر اصلا نہ بیند و تو پنداری کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ابو جہل شنید تا مقصود او بود و از قرآن قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ شنید و نصیبش ازین بود اما الحمد للہ نصیب محمدؐ بود و محمدؐ شنید و اگر باور[۲۹] نمی کنی از عمر خطاب رضؓ بشنو کہ گفت مصطفٰے علیہ السلام با ابو بکر رضؓ سخن گفتے کہ گاہ گفتے کہ شنیدم و دانستم و گاہ گفتے کہ شنیدم و ندانستم چہ گوئی کہ از عمر دریغ میداشت

کہ نمی توانم تا با ہر کسے سخن بطریقے کہ آن در فہم من در آید بگویم بضرورت گرد آوردہ می نویسم چہ می گوئی تو گفتی ہر کسے بقدر فہم او پس بدین چگونہ راست آید با کافرے سخن گویم آنگہ چہ گویم آنچہ مفہوم و معلوم اوست مفہوم و معلوم او کفر و بت پرستی است پس ہر چہ بقدر ہر کدام باشد بگویم پس این معنی چگونہ راست آید۔ **قولہ** در[۲۵] وقت نوشتن حاضر نباشد یعنی مخاطب نباشد موجود نبود۔ **قولہ** ایشان[۲۶] را نیز نصیبے باشد تا نہ پنداری کہ مقصود تو ئی درین عبارت یا نیز او را دور کنند یا پس مقصود را ہم زیادہ کنند۔ **قولہ** و مقصود[۲۷] شخصے دیگر کلی نیست شاید ہمیں مقصود باشد منحصر کہ اینجا جز فہم او نرسد و شاید سخنے باشد کہ بقدر فہم خویش نصیبہ گیرند۔ **قولہ** و آنچہ با زید[۲۸] گفتہ شود نہ آن باشد کہ با عمر و بالا سخن برین رفت کہ یک سخن گویند در ہر حرفے و آیتے و خطابے و مقصودے دیگر و ہر یکے از و بقدر فہم خویش نصیبہ گیرد و اینجا این چنیں آمد کہ با زید چیزے دیگر و با عمر و چیزے دیگر۔ **قولہ** اگر باور[۲۹] نمی داری یعنی آنچہ با زید گفتہ شود نہ آن باشد کہ با عمر و گویند۔

Marfat.com

لے حاشا دکلا از و دریغ نمی داشت لیکن[۳۰] فرزند طفل را کہ رضیع بود از برہ بریان وحلوائے شکر نگاہ دارند کہ او را معدہ احتمال نکند تا رسیدہ روزگار شود انگاہ ماکولات ومشروبات ہر چہ خورد مضر او نشود عبد اللہ ابن عباسؓ[۳۱] می گوید اگر این آیت را تفسیر کنم اِنَّ رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ تفسیر بگویم لرجمونی بالحجارۃ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم مرا سنگسار کنند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گوید اگر این آیت را شرح کنم اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لتکفرنی یعنی خلق مرا کافر خوانند عبد اللہ بن عباس[۳۲] می گوید شبی با علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بودم تا روزے شرح بائے بسم اللہ می کرد فرایت نفسی عندہ کالجرۃ عند البحر العظیم خود را نزد وے چناں دیدم کہ سبوے نزد دریائے عظیم

قولہ[۳۰] لیکن فرزند طفل قاضی رحمہ اللہ بالا فرمود سخن گویند کہ از حرفے و آیتے بقدر حوصلۂ خویش ہزار در ہزار نفع گیرند از برۂ بریان جوانے و از شیر کودکے اینجا دریغ داشتن نیست بلکہ عائدہ نہادہ اند کہ در آن دایۂ غذائے ہر یکے موجود ہست ہر یکے بقدر فہم خویش و بقدر حوصلۂ خویش غذائے خویش خواہد گرفت اما این کہ بازید سخنے گویند کہ عمرہا ہیچ فہم نہ کند و نرسد این چیزے دیگر است این فہمے علیحدہ است فخاطب محتاج آن نیست کہ او را صریح کند کشادہ کند بگویند بنمایند تا بہ فہمش رسد کنایت غایت مجاز اعماز اینجا مجال ندارد۔ قولہ[۳۱] عبد اللہ بن عباسؓ معنی تفسیر ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ قاضی می گوید صحابہ رضی اللہ عنہم سنگسار کنند یعنی این سخن بدان نازکی است کہ صحابہ نمی رسند و دیگران خود چہ حساب اند و ہمچنیں ابو ہریرہؓ می گوید اگر تفسیر یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ بیان کنم مرا صحابہ بکفر نسبت کنند۔ قولہ[۳۲] عبد اللہ بن عباسؓ گوید شبے با علیؓ ابن ابی طالب چنین گویند نماز خفتن با مرتضیٰ از مسجد بیرون آمد عبد اللہ ابن عباسؓ التماس تفسیر فاتحہ کرد علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ او را بر خود آورد شستہ از تفسیر نقطۂ بائے بسم اللہ آغاز کرد صبح دمید تمام نشد ابن عباسؓ گفت فوجدت نفسی عندہ کالجرۃ عند البحر العظیم یعنی خود را نزد یک او ہمچناں دیدم چنانکہ سبوے پیش دریائے

Marfat.com

از دریا چہ برتواں گرفت[۳۳] تا ساکن دریا شوی در شب افروزد در دست نگیری ہر چہ یابی قدرے وحدے دارد ملاح[۳۴] از دریا چہ حد وصف کند وچہ برگیرد زیرا کہ ہر چہ برگیرد باز بریزد کہ مقام[۳۵] در بحر وارد اما بر از بحر چہ خبر دارد۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ہر چہ آموختہ[۳۶] خلق باشد بر و بری بود و ہر چہ آموختہ خدائے تعالیٰ باشد کہ الرَّحْمٰنُ[۳۷] عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ بحر و بحری

قولہ از دریا چہ برتواں گرفت[۳۳] چوں علی مرتضیٰ برمثال دریا باشد و ابن عباس سبوئے سبو از دریا چہ گیرد پرشد تمام گشت ہر چہ یابی قدرے وحدے دارد ہمیں معنی دارد۔

قولہ ملاح[۳۴] از دریا چہ حد وصف کند قاضی شروع در آں کرد کہ ملاح را نیز نسبت این قدرت کہ از دریا ممتازے مختارے برگیرد بفہم و اختیار خود مسکین او غرق است جائے تفرقہ و تمیز و جائے برگرفتن دگرد آوردن رفتہ۔ تا بر بود دریائی چوں بری شود و از دریا بری چہ برگیرد کہ بر شود۔

قولہ مقام[۳۵] در بر دارد۔ تا مقام در بحر است از بر بد و راست و چوں در بر است از بحر بد و راست و بحر از خود چیزے نہ او ہر چہ کند کو کند بدار دفرود بر د غطے حطے کند با او کسے را چہ معارضہ قاضی ہمیں معنی تطبیق داد کہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ نہ از بحر بہ بر توان رفت و نہ از بر بہ بحر نہ بر و بری را از بحر و بحری آگہ نہ بحر و بحری را از بر و بری آگہ۔ قولہ[۳۶] ہر چہ آموختہ خدا باشد قاضی اظہار عنایت کرد فرمود ہر چہ آموختہ خدا باشد ہر آئینہ آں عالم باشد کہ او را بحر نامند و عالم باللہ بود ہر آئینہ او را عالم باللہ گویند و بحری بود و عالم ربانی خوانند دیگر ہر کہ آموختہ خدا باشد ہر کہ کسے را چیزے آموزد بہ حقیقت آموختن آنست آں چہ خاصۂ اوست آں آموزد اللہ سبحانہ و تعالیٰ خاصۂ ذات و صفات آموزد یگانگی بیگانگی برود ہر آئینہ معلّم حق عین بحر شود چوں عین بحر شود ؟ بحری ہم باشد غوک و ماہی ہم بحری است بحری اما بصورت مشخصہ نام دیگر یافتہ۔

قولہ[۳۷] اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ قاضی عنایت بحر بیروں داد و گفت از ان بحر بحری علم اللہ و ذات الرب و انچہ بدو نسبت دارد مراد است وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ بر ان تطبیق دارد۔

Marfat.com

باشد و بحر نہایت ندارد وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ[۳۷] وچہ می شنوی ای
عزیز شمہ ازین حدیث کہ المومن مرات المومن کہ بدان جا لایق است بشنو کہ ہر کہ چیزے
نداند و خواہد کہ بداند او را دو راہ است اوّل آن کہ با دل خود رجوع کند[۳۹] بتفکر و تدبر
باشد کہ واسطۂ دل خود بدست آرد و مصطفےٰ[۴۰] ازین جا گفت استفت قلبك وان
افتوك فافعل والا فاتركْ گفت ہر چہ پیش آید باید کہ محک و مفتی صدق آن دل باشد
اگر دل فتوی میدہد امر خدائے باشد میکن و اگر نہ دہد ترک کن و اعراض[۴۱] پیش بگیر کہ
حدیث ان للملك لمة وان للشيطان لمة ہر چہ دل قبول کند و فتوی دہد خدائی
باشد و ہر چہ رد کند شیطانی بود و نصیب دو لمم در ہمہ چیزہا است از اہل کفر و اسلام
و کار ما و شما ازانست کہ مفتی ما نفس امارہ است کہ اِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ[۴۲] ہر کرا مفتی دلست او متقی و سعید است

قولہ[۳۸] اے عزیز چہ می شنوی قاضی ما مذکرے است از عالم تحقیق بعالم تذکیر افتاد فرمود درین حدیث
المومن مرات المومن این سخن دو احتمال دارد ہر یکے آئینہ دیگرے است پس ہر یکے در دیگرے
خود را می بینند و او را می بیند و دو نظر آمدیکے بدل باز گردد و ہر چہ دل فرماید آن کند این خطاب
استفت قلبك برین چنیں کسے است این چنیں دلے ہر چہ فرماید آن فرمان خدا باشد
برآن رفتن ضرورت است و این دل آن دل بود کہ نفس امارہ مزاحم او نباشد کہ نفس امارہ فرمان آن
دل امتثال پذیرد حاصل معنی قاضی این است۔ قولہ[۳۹] تدبر و تفکر سخن گفتہ می آید این جا تفکر و تدبر نمی باید
این جا دلے ملہمے باید تا ہر چہ او فرماید ہمان فرمان خدا باشد۔ قولہ[۴۰] وان افتوك فافتوك جائے
دیگر چنین دیدم وان افتاك فافت بہ قولہ اعراض[۴۱] پیش گیر بجائے اعراض اغماض شاید گفت
قولہ متقی و سعید است قاضی رحمہ اللہ می فرماید نیکبخت جز اہل دل نباشد و ما در اے او ہمہ
در معرض شقاوت اند حاصل کلام قاضی جملہ ہمین است نفس امارہ بالسوء چہ باشد۔
ہر چہ دل را متعلق و پریشان دارد ہمان نفس امارہ است۔

Marfat.com

وہر کرا مغتی نفس است او خاسر و شقی است و اگر شخصے این اہلیت استعداد ندارد کہ بواسطۂ آن دل خود را بداند از دل کسے دیگر پرسد کہ این اہلیت یافتہ باشد فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ تا دل آن غیر آئینہ تو باشد اے دوست دلہا منقسم است بر دو قسم قسمے خود در مقابلۂ قلم اللہ است بر دل نبشتہ شدہ و یمین اللہ کاتب باشد پس ہر چہ نداند باخود رجوع کند بدین سبب بداند قسم دوم ہنوز نا رسیدہ باشد و خام کو در مقابلہ قلم اللہ نبود و چوں از یکے کہ دلش آئینہ و لوح قلم اللہ باشد

قولہ از دل کسے دیگر بپرسد این ہمہ گفتہ اند نفس و دل در روح و سر و خفی یک تن اند اما بہ صفتے بہ نامے دیگر می خوانند و آنکہ محققان ہر یکے را تجلی گویند می تواند بود شئے واحد بحسب کمال کہ او راست با نواع صور و اشکال متجلی می شود از دل دیگر بپرسد این بیان دوم را ہست قولہ دلہا منقسم است قسمے بر مقابلۂ قلم اللہ است یعنے یک دل آن است کہ خداوند سبحانہ بید قدرت خود بغیر واسطۂ ملکے و کسے حقیقت ایمان و نسبت آن در وے محقق و منقش کردہ است آن دل ہر چیزے کہ پیش آن دل آید آن را بیند۔ و بدانکہ سخنے است می باید گفت و آن سخن پیشتر بسیار جا کار آید۔ اہل کشف را دو دل است یک دل قلم اللہ در و کتابتے کردہ است و آن کتابت بہ ید آن شخص بود کہ ید اللہ تصور کن حالہ کشف ہر چہ مکشوف او بود بر تختۂ دل نوشتہ چنانکہ تو دانستہ کہ در خط و کتابت خطا و غلط را مساغ بود این جا ہمچنان بود۔ دلے دیگر کہ صاحبش بہ صیقل تصفیہ کردہ است نقشے و صورتے دران میان نبودہ شفاف صاف عکس پذیر است ہر چہ مقابلۂ آن دل آید عکس آن در وے ظاہر گردد و این عزیز را غلطے و خطائے نیفتد زیرا چہ در عکوسات غلطی و خطائے نیست ہر چہ مقابل افتد ہماں بر آید دیگرے نہ۔ این ہر دو دل اہل دل و اہل عیاں و اہل تحقیق است۔ و دوم ہمان دل است کہ آن را دو دلہ گویند نارسیدہ ہیچ صورت کارے ندیدہ و تدبیر او استفسار و استکشاف باشد با اہل دل یحتمل کہ بروے کشف کنند۔

Marfat.com

بپرسد و معلوم کند آن را از آن جا بداند کہ خدا ے را در آئینۂ جان پیر دیدن
چہ بود پیر در جان مرید خود را بیند! ما مرید در جان پیر خدا را بیند و

دل اول را کہ لوح محفوظ نامند یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ این جا مستقیم
شود ہمیں ان نسبتے کہ گفتہ ام در کتاب غلطی و خطائے باشد و دوم را نسبت بعلم نفسی کنند واللہ الکتاب
و از آنجا گویند بدین معنی کہ لوح محفوظ نسخۂ اوست۔ **قولہ** این جا بداند کہ خدا را در آئینہ جان پیر دیدن
چہ بود قاضی رحمہ اللہ دلہا را دو قسم کردہ رسیدہ نارسیدہ۔ نارسیدہ را گفت پرسشے و استفسارے
کند تا بر آن مطلع گردد ہم اینجا نسبت آمد کہ مرید را باید کہ متوجہ بدل پیر شود و در آئینۂ جان پیر خدا را بیند
دل پیر بر مثابۂ آبے صافے و آئینۂ شفافے عکوسات قدوسی و سبوحی بر دل او لایح و لامع عکس
آن در وظاہر گشتہ چون این دل مرید بمقابل دل آن پیر شیند چون عکس عکس بر دلش آید مثال
دیوارے مقابلہ آبے صافے باشد عکس آفتاب بر آب بر آید و عکس عکس بر دیوار نماید خہ خہ زہے
کار مرد ہنوز صفائے دجلائے نکردہ دلش بر مثال دیوار تاریکے بیکارے مقابلۂ دلے شد کہ او
منور و مصفا است از ان صفا نور این کدر و تاریک منظلم نصیبے تمام گرفت عجائب تا کہ سبکے
بے سنگے را بینی کہ ہم اینجا فریاد بر آورد کہ انا الحق و سبحانی **قولہ** پیر در جان مرید خود را بیند
اما مرید در جان پیر خدا را بیند۔ ہر دو مقابلۂ دل پیر و دل مرید۔ مرید در دل پیر خدائے را
می بیند و پیر مکشوفات عکوسات قدوسی و سبوحی در روے و دل مرید متوجہ منتظر او عکس خود را
در مرید بیند پیر در جان مرید خود را بیند و مرید در جان پیر خدا را بیند سخنے است بگویم چون پیر
درین ورطہ ایستاد کہ سمعہ سمعہ و بصرہ بصرہ و یدہ یدہ بدین معنی او را نخاد شد یگانگی پیش افتاد
پس چون این متحد محقق خود را در دل مرید بیند ہمان باشد کہ مرید خدا را در دل پیر بیند۔
فہم کن فہم کن ازین جا مگذر اعتقاد دے کہ بر سخن قاضی کردہ ایم یک سخن ہمین است او ہر چہ میگوید
بحسب عیان و کشف خود گوید و رہ کشف جز این نیست کہ انچہ این اقرب و اعلی است۔

Marfat.com

مثال[۴۴] این ہمہ کہ گفتیم اینست کہ جماعتے بیماران برخیزند ونزد یک طبیب شوند علاج خود بجویند طبیب بدست ہریکے نسخۂ برخلاف یکدیگر دہد وباز محراری دیگر علّت خود باہمان طبیب گوید طبیب بجز ان نسخۂ حرارت باو دہد تا تسکین امراض حاصل آید واگر کسے گوید این از جہل طبیب است غلط گفتہ باشد وجاہل این گویندۂ باشد کہ این اختلاف نسخہا کہ افتاد از اختلاف علل افتاد پس علتہا گوناں گوں است نسخہ ہمہ علتہا بیک علّت باز دادن سخت جہل وخطا باشد آنہا کہ دانند دانند کہ چہ گفتہ می شود وخود دانند اکنوں علت دین واسلام در قالب یک رنگ باشد نبی الاسلام علی خمس اشہد ان لا الہ الا اللہ خود نسخہا معیّن دادہ است کہ پنج نسخہ است و معنی کہ علاج ودعائے جملہ مومنان است ودوائے این پنج ظاہر است اما[۴۵] کار باطن ورزش قلب ضبطے واندازۂ ندارد لاجرم بصر دارد وے پیرے باید کہ طبیب حاذق باشد کہ مرید

قولہ مثال[۴۴] این ہمہ کہ گفتیم آنست این مثال طبیب ومریض ومرض مریض واختلاف امراض وادویہ بامقابل بالانسبتے ندارد امامی خواہد کہ بگوید کہ ہمہ مریدان را بر پیران یک رہ نیست طرق مختلف است وپیراں برآں مطلع وعارف از ہریکے را طریقے وتوجہے فرمایند اگر مرد مرطوبی است طبیب اورا دارو ے حارّہ گوید کہ موافق مزاج او باشد کہ انما الادویۃ بالاضداد واگر حار المزاج باشد اورا دارو ے سرد فرماید مردم را در فرمایش او اختلاف نماید ودانند مگر طبیب حاذق نیست اما امراض مختلف وادویہ برحساب آن ہر آئینہ ہریکے را فرمایشے دیگر بود وہمہ چوں بمقصود رسند بدانچہ مطلب ایشان است ہمہ یکرنگ ویک سنگ باشند وہمہ را یک آہنگ ویک سنگ بود۔ قاضی علیہ الرحمہ ہمبریں تطبیق داد وگفت کہ نبی الاسلام علی خمس ہرچند کہ پنج اند اما ہر پنج یک رنگ دارند بمآل ہمہ یکجا باز گردند۔ قولہ[۴۵] اما کار باطن ورزش قلب ضبطے ندارد آن پنج نسخہ کہ قاضی فرمود بکار باطن ورزش قلب بکار نیاید مگر آن کہ شقیقۃ مجاہدت اگر خدائے قبول فرماید شاملہ

آن را مصالحت کند و از ہر دردے مختلف را درمانے مختلف فرماید و آنہا کہ ترک علاج و طبیب کردہ اند خود آن بہتر باشد کہ در علّت فروشوند زیرا کہ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰہُ فِیْھِمْ خَیْرًا لَاَسْمَعَھُمْ پس چون بمتابعت طبیب حاذق در راہ روند باید باجماع مشایخ قدس اللہ ارواحہم طلب چنین فریضہ باشد و ازینجا گفتہ اند من لا شیخ لہ لا دین لہ و مرید را

اگر عمل باطن درویشان ایشان را رہبر بود بمحلے رساند و کار باطن ضبطے و حصرے ندارد اگر خدائے را انتہائے بودے عمل باطن را پایاں بودے این دل متقلب در تقلبات دارد او را و کار او را اپنا ہے نہ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ لا یتجلی فی صورۃ مرتین کار را ضبط و اندازہ گذشت و آنکہ قاضی می فرماید لاجرم بہر وارد ے پیرے باید امرے متعسر است برائے ہر چیزے را پیرا از کجا یابند نفسے نمی گذرد و رگے نمی جنبد بغیر صادرے و وارد ے فعلی ہذا میان دو چیز یکے باید کلی بدست مرید دہد ہر بار کہ وارد ے صادرے می آید باں مقابلہ می کند و آن کلی است

ن بمران کہ جملہ جزئیات را محیط ہمہ آن کلی ہر وارد ے کہ بیاید خیر و شر آن بدان مطلع شود باز ماندان از آن و ترقی از ان معلوم کند یا آن کہ بر جزوی و بعضی او مطلع باشی البتہ از مرقد و مضجع او و مجلس او جدا نہ۔

قولہ و آنہا کہ ترک علاج طبیب کردہ اند دو قسم اند یکے آنست کہ بمرادات دل رسیدہ و بدرد و بلاے خود گرفتار ماندہ و ہر چہ آید آید پس انداختہ بکیے۔ کار مستغرق است و دوم راہ روی نمی داند در یافت مرشد و ہادی نشدہ این ہر دو را ہمان بہتر کہ بدرد خویش در سازند این مرد درد مند و آن واصل ارجمند نفسے باشد کہ ہر دو را در یک مقعد عقود شود او ہم نالد گر از درد و این ہم نگرید مگر از درد۔ **قولہ** وَلَوْ عَلِمَ اللّٰہُ فِیْھِمْ خَیْرًا لَاَسْمَعَھُمْ اگر در علم خدا بودے کہ ایشان مخلوق برائے خیر اند ایشان را آن چہ حق بودے بشنوانیدے۔ باجماع مشائخ است کہ ادراک مرشد و دریافت ہادی فریضہ است کسے بے این راہ نرفتہ است و نرود و ہمین درست است کہ لا دین لمن لا شیخ لہ آن کہ استاد نیافت رہ دین ندانست۔

Marfat.com

راہ بر فریضہ باشد و شیخ را نیز فریضہ بود خلافت[۵۱] قبول کردن و تربیت مرید کردن فرض
راہ بود اگر تمامتر[۵۲] خواہی از خدائے تعالیٰ بشنو کہ گفت وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ
الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ در بیان خلافت باطن جائے
دیگر گفت لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ابیات
کسی را کہ از نہان دل جبر نتوان کرد و از احوال دل خویش خبر نتوان کرد۔ این عالم شرع را
زیر نتوان کرد کانسانی را از خود بدر نتوان کرد مجوبان را بدین نظر نتوان کرد خویش بکوئے او ن خود ز خود
گذر نتوان کرد۔ ذریعا فضل بشریت بر دلہا است و بند غفلت بر فکرہا است۔ یعنی
أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا این باشد چون فتوح[۵۳] فتح و نصرت خدا در آید کہ

قولہ[۵۱] خلافت قبول کردن یعنی چنانکہ طلب بر طالب تا وجدان مطلوب فریضہ است ہمچنان مرشد را تربیت طالب بر حسب استعداد او فریضہ است۔ خلافت قبول کردن ناچہ بود ے یعنی چنانچہ حق سبحانہ بندہ را ہدایت و تربیت میکند شیخ خلیفہ ایست و خلافتے کہ او یافتہ است ہمین یافتہ است کہ از پس ہدایت خدا تربیت او کند۔ **قولہ** اگر تمامتر[۵۲] خواہی یعنی اگر خواہی تمامتر و ظاہرتر خواہی بدانی و بشنوی از کلام اللہ بشنو هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ ہموا ست کسے کہ شمارا از پس یکدیگرے بیافرید وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ و بلند کرد بعضے را بر بعضے و درجہا بخشید پس ہر یکے را پس دیگرے او آوردہ یکے را او برگزید بدین کہ او فایق باشد و آنکہ او در دون است او برفعت و علو ن برگزیدہ بینی چگونہ میرسد مگر آنکہ رفیع بدان رسد کہ رفتہ است و دولت و رفعت یافتہ این را آن راہ بنماید ن نگر کہ آن و بدان درجہ رساند پس شیخ لابدی باشد و طالب را طلب ضروری و اگر نہ او بر نقصان ماند و این مرد عقیم بود صفت خدا در وے نباشد۔ **قولہ** چون[۵۳] فتوح و نصرت بخست فرمود قفل بر دلہا است و غل بر گردنہا است یعنی ہم از سبب این دو ہم بشریت است کہ از و محروم اند چون فتوح و نصرت خدائے تعالیٰ ادراک بندہ کند آیات باری و علامات وحدانیت و یگانگی او را ادراک کند میگوید سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا

Marfat.com

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۵۴ این نقش از دل بردارد کہ سَنُرِيهِمْ ۵۵ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَ
فِي أَنْفُسِهِمْ بدید آید ونبات وَاللّٰهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ۵۶ حاصل شود. از خود بدر آید
ملکوت وملک بہ بندد ومالک ملک شود وكَذٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ ۵۷ از خود بدر آید مہتر عیسیٰ ازین واقعہ چنین خبر داد
لا يدخل ملكوت السموات من لم يولد مرتين
گفت بملکوت نرسد ہر کہ دو بار نزاید یعنی ہر کہ

---

۵۵ یعنی نمائیم آیات خویش ایشان را در کنارہائے جہان و در انفس ایشان چون قفل بشریت
بر دور دے دل صاف شود خدائے تعالیٰ را در خویش وجملہ اشیاء نظارہ کند۔ **قولہ** ۵۴ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ
قاضی بہر نہج تلقین آورد نہ بر طریق استشہاد إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ طریق شرط انداخت وسَنُرِيهِمْ
طریقہ جزا۔ **قولہ** ۵۵ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا آیات لانہایت دلیل بر وحدانیت وفردانیت کند ودلیل
بر وجود صانع ودلیل بر تشبیہہ وتنزیہہ وانچہ بدینہا باشد آن را آیات لانہایت شمرند وآن کہ
ہر یکے صورتے دارد قہری ولطفی واین صور در علم غیب کہ بر من وتو مستتر است ہمہ شاہد وموجود
از مثال ایشان است کہ درین جہان ظاہر شد باطلاع شدن بر ظواہر آیات اطلاع شود وبر بواطن
ایشاں ودیگر ہر یکے از آیات اگر از عارفان پرسی ایشان تشکلے وتمثلے نامند وہر تشکلے بر صفتے وبر معنی
اشارت می کند واثبات می نماید خہ خہ خر یعنی کوکہ اشارات تمثلات وتشکلات را ہم تواند کرد۔
قولہ ۵۶ وَاللّٰهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا دل بر مثال زمینے است کہ در وے نباتات روید چون از
دل قفل بشریت خاست دل صفا ونور پذیرفت راست ودرست وقابل گشت باران فیض ہائے
مدد نمود ہر آینہ اثمار وحدت وتوحید واشجار وحدت واذہار فردانیت از ہر طرفے واز ہر جہتے روئے
نماید **قولہ** ۵۸ أَزْ خود بدر آمدن شرط کار این است بے این چیزے در پیش نیست اما وقتے بیتے گفتہ بودم
از گرداب این حیرت درین چیزے اشارتے رفتہ است ؎

128202

Marfat.com

از شکم مادر بدر آید این جہاں ہیچ بیند و ہر کہ از خود بدر آید آن جہان ہیچ بیند

سہ مرا گوئی بیا بر من و لے بگذار خود خود را ❊ اطاعت را نہم گردن ولے شرطے محالے ہست

خود را خود چگونہ گذارند و از خود بدر چون شوند درین مجموعہ گفتار ما انشاء اللہ ترا مفہوم شود کہ مراد این چیست۔

قولہ ہر کہ از شکم (مادر) بدر آید این سخن بدو معنی است یکے صورتے است درین کار کہ نہادہ اند شخصے را بیارند کہ او طالب مرشد است یکے او را در شکم کشد دیگرے بیاید دایہ شود بنشیند او را از شکم او اخراج کند در بر دیگرے دہد کہ این دایہ و این شیر خواہد او این را ولادت دنیا و ولادت ظاہری گویند۔ دوم ربطہ در آرندی خواہند شخصے را دران ربط در آرند و از طرفے بطرفے بیرون کشند آن را کہ ربط نام نہادہ اند تنے است درازے قیاس سہ و نیم گز او را ازان منفذے تنگے دارد این مرد را زان منفذ بیرون کشند چنانکہ از آہن تار می کشند برین صفت او را بیرون آرند این را ولادت ثانیہ خوانند این کار میانِ ارواح خلاصہ است و این تربیت میان مردان غیب است ہر کہ درین تربیت ایشان بودہ باشد و این کار پیش او کردہ باشند او داند پس این حال جمالے از ملکوت و جبروت و از لاہوت و آفاق و اطراف ہیچ بروئے مستتر نماند۔ نوع دیگر ولادت صوری آنکہ مردم ہر یکے احساس می کند مادرے کہ بچہ می زاید۔ و ولادت معنوی بچند معنی باشد مرد حکیم صوفی متعلق عالم بعلم سلوک گوید کہ بریاضت و مجاہدہ و بہ مقاسات مشاق و تہذیب اخلاق کند از حد افراط و تفریط بحد اعتدال آرد بحیثیتے کہ مزاجے بہ صفتے نہ شود نفس مہذب گردد و دل مصقل عکس پذیر و حق نما گردد این ولادت دوم باشد و این را ولادت معنوی خوانند۔ دیگر ولادت اولی و این ولادت ثانیہ کہ گفتیم ہمہ در یک مہد زیند و این ولادت را صوری نامند کہ ہمہ صورت است با ہمہ کشوفات و تجلیات دہند بہم بود بعد آن کہ ازین ہمہ بدر آید از خود بیخود شود و در خود با خود باشد جہانے ظاہر گردد کہ آن جا اسمے دوسمے و صفاتے و وفائے و ذکائے و نہائے و ارضیٔ و سمائے نشان دہند ولادت معنوی محققان این را نامند گرد ع نفسک و تعال این معنی باشد۔

Marfat.com

ابدًا[59] انهم في الدنيا وقلوبهم في الاخرة این معنی باشد آیت یَعْلَمُ[60] السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وآیت اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کتاب[61] وقت او شود ومن[62] عرف نفسه فقد عرف ربه او را بروے نماید از یَوْمَ[63] تُبَدَّلُ الْاَرْضُ

قوله[59] ابدا انهم فی الدنیا وقلوبهم فی الاخرة بچند معنی احتمال دارد تنهاے ایشان در دنیا به اکلے وبشربے وبه بشریت دیگر مشغول می باشد ودلہاے ایشان بکار حق وحضور حق وشہود حق مستغرق اند ابدا انهم فی الدنیا تنہاے ایشان در دنیا می نمایند وایشان در دنیا نه اند که ایشان را دنیا وآخرت یکے شده است وقلوبهم فی الاخرت دل رئیس اعضا سلطانِ ولایت هر طرفے که او میل کرد رعایا بضرورت در تبع او رفته اند۔ ومعنی دیگر همه جهان تشکل وتمثل است ابدان تمثل بدن اند وبدن را از بَدُن گرفته اند وبدانت فربهی را گویند بَدُنَ الرجل اے صَلُبَ وقوی بسبب ثقل ایشان بود ایشان را بدن نام کرد ورنه عین نور است وقتے گفته بودم بیت

معشوقهٔ من ز نسل آدم نیست	حور است پری ست یا خود آن هم نیست
روح القدس است روحِ روح است	نورے متمثل است مجسم نیست
در وصف چگونگی وچونی	جز نقطهٔ سِرِ اسم اعظم نیست

شنیده که جبرئیل بر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بصورت دحیهٔ کلبی ظاهر شدے وجبرئیل را تن دحیهٔ کلبی نبود اما چنان می نمودے قوله[60] یَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ همان است ملکوت السموٰت والارض۔ ملکوت کل شیء باطنه وسر عبارت هم ازان است قوله[61] کتاب وقت او باشد واین علم بروے چنان بود چنانکه کتوبے بدست کسے بود هر چه خواهد که معلوم کند در آن کتاب نوشته بود آن بیند وآن را اند یک نفسے ویک ساعتے از مطالعه آن خالی نباشد قوله[62] من عرف نفسه فقد عرف ربه او را رو نماید نفس تو با تو وسر در نفس مستور بر آن سِرِ تو مطلع هر آئینه آن چیز نقد وقت او گردد۔ قوله[63] یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ عبارت از چیست

Marfat.com

درگذشتہ بود بغیر الارض رسیدہ باشد[۶۴] ای قلبی ارہ بی بیند ابیت[۶۵] عند ربی یطعمنی ویسقینی بچشد فَاَوْحٰی[۶۶] اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی بشنواے عزیز خواہی کہ جمال این اسرار بر تو جلوہ کند۔

تصفیہ وتزکیہ کہ من قبل بیان کردیم ہمان تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ است بصفتے مذموم بود آن صفت مذموم ممدوح گشت باہمان صفت مذموم بہ تصفیہ و تعدیل ممدوح شد با این ہمہ رفت بجاے او حمیدہ آمد بر دو معنی یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ درست شیند۔ **قولہ من عرف نفسہ فقد عرف** ربہ ہر کہ نفس خود را دانست کہ تشکل اوست خداے خود را دانست کہ این تشکل از کارہاے اوست عرف ربہ گفت عرف اللہ نگفت یعنی از کسیکہ تربیت گرفتی و بہ چیزے کہ تربیت گرفتی تربیت بحقیقت باو رہی میگردد بہ شکل آن چیز بر آن کس۔ **قولہ**[۶۴] ای قلبی ارہ بی یعنی مصطفےؐ بدل دید و گفت ارای قلبی ربی دیدن دل چہ باشد یا عبارت از اعتقاد کنند یا آنکہ حواس ہمہ بیکار باشند چنانکہ خفتہ را و آن کہ خفتہ نبود مشاہدہ شود نمودارے بود آن را دیدن دل گویند و آنکہ خدائے را در خواب دید خدائے را در نویش دیدن ہمیں است کہ مردند ہوں و مذہوب را در آن ذہول بخود کشہودے ہست و رویتے ہست نہ آنچنان چیزے است کہ قابل باشد کہ دہم چیزے دیگر رود محقق و مثبت کہ عین الفضات عبارت ازان کند مجال تہمتے و مساغ شبہتے نیست چشم از قبیل حواس است و در حس غلطہا ست و ازان حالتے کہ ما عنایت کردیم ان جا غلط و خطا روا نیست **قولہ ابیت**[۶۵] عند ربی یطعمنی از عبارت قاضی معلوم چنین می شود کشفے شہودے عینے و عیانے ملزوم و ملحوظ آن ملحوظ را و چشیدن او بتمام و کمال او این عبارت کرد کہ یطعمنی و یسقینی و این را طعام و سقی نام نہادہ اند زیرا کہ این معنی آن صوری را سدے مسدے باشد بلکہ کار بجاے میرسد کہ مستغنا شود و این بسیاران را شدہ است پس مراد قاضی ازین معنی حسی نیست و اگر ما حسی گوییم آن حسی ازین معنی جدا نباشد میان دو سطر است کہ حکایت تشکل گذاشتہ است۔ **قولہ**[۶۶] فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی از بقاے بعد فناے وصحو بعد سکرے است

Marfat.com

از عادت[۶۸] پرستی دست بدار کہ عادت[۶۸] پرستی بت پرستی بود نہ بینی کہ قدح[۶۹] این جماعت چگونہ می کنند۔ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓی اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ

فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی بعد قرب حقیقی و اتحاد رسمی حکایتے دراز در میان رود و دیگرے بر آن مطلع نباشد و ہر چہ بہ تمنائے یکدیگر بود در میان نہند فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی۔ این ہمہ کہ گفتیم کلمۂ ما ازین ایمائے تمامتر گفتہ است اِلٰی عبدہٖ گفت حبیب نگفت اشارت بدان کرد کہ بعد ہمہ فنا بہمہ ثبوت بقائے عبودیت در میان است حرف اتحاد برخوانیم نکتۂ وحدت را تحقیق کنیم و کار عبودیت بہر چہ مبالغت تر تا آنکہ توانیم بسر بریم **قولہ**[۶۷] **انہ عادت پرستی** دست بدار عادت پرستی چہ باشد مثلاً اگر بت پرستے بچہ است بران عادت گرفتہ است و آن خوے شد و ازان بدر شود آنگہ کارے در روے روزگارے پیش آید ہمبدیں قیاس بر ہر چہ تو قرار گرفتۂ و چیزے دانستۂ و از مولانائے مذکر شنیدۂ و از معلم محلہ کہ تعلیم می کند و عوام الناس را امام شدہ است ہمبریں قیاس مفسر و محدث و فقیہ و مفتی و مجتہد ہمہ را با ہمہ کہ ایشان اند در زاویہ و خلوت خانۂ فراموشی حبس کن و ہمہ را از خود بدر کن بیرون آے کارے بسر شود۔ اے دوست حکایت عشقبازے سرفرازے با سرو قدے گلعذارے شنیدۂ کہ آن دیوانہ چہ یافت و از چہا خاست ہمبریں قیاس طلب حق را تصور کن۔ **قولہ**[۶۸] **کہ عادت پرستی** بت پرستی باشد زیرا چہ ہر چہ ترا از مقصود باز دارد آن بتِ تو باشد پس عادت پرستی کہ ترا از خدا باز می دارد بت پرستی بود۔ **قولہ**[۶۹] **در قدح**۔ مذمت این قوم این است کہ ایشان را خود فہمی و ذکائے تمیزے نیست ہر چہ آبائے ایشان کردہ اند و انچہ بودہ اند ایشان ہم بغیر تمیزے و تحقیقے ہماں کردہ اند و ہماں می کنند عادت پرستان بدین مانند کہ ایشان از خدا باز ماندہ و عادت پرست از مقصود خود باز ماندہ است چون باشد مردے با وقرے و وقارے یئے رئیسے سرورے با آبروئے با ذکرے و ناموے عاشق یکے پریشانے اگر از رسم عادت خویش بیروں نمی آید ہوا و نصیحت نمی شود بمقصود خود نمی رسد فافہم و اغتنم اینجا متوہمے را وہم زند کہ قوم اباحتیان ازین شرب شربے دارند لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم این تحقیق عبودیت است و آن تذلیل ربوبیت۔

Marfat.com

وہر چہ شنیدہ از مخلوقات فراموش کن کہ بئیس مطیۃ الرجل زعموا و ہر چہ شنیدہ ناشنیدہ گیر کہ النملم لایدخل الجنۃ و چہ بنماید نادیدہ گیر ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا و ہر چہ بر تو مشکل شود جز بزبان دل سوال مکن و صبر کن تا برسی ولو انہم صبروا حتی تخرج الیہم لکان خیرا لہم

قولہ بئیس مطیۃ الرجل زعموا مثلے است در عرف شخصے کہ بر چیزے اعتماد کند و آن معتمد او لایق اعتماد نبود او را گویند بئیس مطیۃ الرجل زعموا بتقریر و تطبیق بگفتار قاضی کہ ما گفتیم درست تر می آید حاجت بگفتار نباشد مخلوقات را گمانے برند مگر در اعداد اندیا در حسابے و اعتسابے اند این متاع کاسد و این خیال فاسد

آن بئیس مطیۃ الرجل زعموا۔ قولہ ہر چہ بشنود ناشنودہ گیر شنیدہ را در مخزن حافظہ کردار را درائے از درے در آر بدرے بدر آر از گوشہ در آید بگوشہ رود و اگر نہ باخود باز گردانی در پے آن شوی تمام باشی تمام آنکہ باز آرد و از جائے بجائے سخن بر د این چنیں کسے در بہشت آرام و قرار ہرگز جائے نگیرد و اگر شنیدہ را ناشنیدہ نہ انگارد در خزانۂ خیال او صورت مسموع در متخیلہ جمع می شود و در حضور تو چہ مزاحمت کرنی باشد

ن ہر چہ شنیدہ ناشنیدہ گیر

ن یاد

قولہ ہر چہ بنماید گوش را ہم بر بند چشم را ہم بر بند شنیدہ را شنیدہ و دیدہ را نادیدہ گیر نہ در بند مسموع باش نہ در بند مرئی از ہر دو ترا می باید گذشت و اگر در راہ سلوک چیزہا پیش می آید مثلاً طوالع و لوامع و ہو تعنی دیدنی و شنیدنی و دانستنی اگر آن دیدہ را نادیدہ نکند و آن شنیدہ ناشنیدہ نکند در قید آن ماند و برائے چیزیکہ قدم در سلوک نہادہ از ان محروم گردد۔ قولہ جز بزبان دل سوال مکن سوال بزبان دل چہ باشد تعلق تو با توجہ تام برائے ادراک مقصود ہمہ وقت دل منتظر آن مقصود باشد بطلب و رعایت اسباب وجدان این سوال بدل باشد دیگر قلب را سمعے و بصرے است کہ بدان بصر می بیند و بدان سمع می شنود این شنیدنی غائب است و دیدنی غائب است یعنی اگر ترا آن دل دادہ شدہ کہ او ہمہ سمع و بصرے دارد سوال ہمہ بزبان آن دل کن و آن را کہ این سوال است مقصود او ہم بانتظار خود بجهت آید برائے آنرا این آیت تلقین داد ولو انہم صبروا حتی تخرج الیہم لکان خیرا لہم ہر کہ بزبان دل سوال کند با توجہ دل انتظام دارد مقصود بدام خود آید و دیگر کاروں و سمع و بصر دل این نوع را

ن ہر چہ شنیدہ ناشنیدہ گیر

ن یاد

Marfat.com

نصیحت مہتر خضر قبول کن فَلَا تَسْاَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَکَ مِنْهُ ذِکْرًا چون وقت بود خود نماید سَاُرِیْکُمْ اٰیَاتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ و می طلب کہ زود یابی لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا چون بروی بررسی و بینی و هرگز تا نه روی نرسی و نه بینی اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَکُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ بِهَا

هم گویند چنان که ذکر خفی چیزے آرزوئے متمکنے متوطنے در دل دارد بحسب آن همه روز و همه وقت هم بدل طلبے می کند و آرزوے میبرد و درد مندی با خود گرفته است اکنون تا کارش بکجا رسد این نوع را هم سوال زبان دل گویند. و اگر صبر را کارے دراز بیند دلش بدان سرشار است اینجا جائے صبر نیست قطع ان تصبر کند بزبان ظاهر از پیر پرسد و بفراغت وقت خویش مشغول شود. **قولہ نصیحت خضر قبول کن** قاضی می گوید کہ نصیحت خضر قبول کن مابایستے این چنین گوید انچه خضر با تو نصیحت کرد آن را بر پا دار موسیٰ قبول کرد ولیک بسر نبرد. و دیگر گویند احداث دو احداث است یکے آن چیز او را گفتند دوم آن چیز او را نمودند قصهٔ موسیٰ و خضر حاجت نیست زیرا چه هر متعلمے مذکرے میداند ما مقصود اینجا اینست کہ آنچه ترا پیش آید و آنچه خواهی به بینی و بدانی آنرا بدل پرسی بدل قصد آن کن تا بکنج او برسی. **قولہ چون وقت بود خود نماید** دل صاف شود و بتوجه با مقصود محاذات آید بضرورت بخواهد یا نخواهد عکس او درین دل پیدا شود هر آئینه این سخن درست آید کہ چون وقت شود خود نماید **سَاُرِیْکُمْ اٰیَاتِیْ** همین مرتبت است آیات را گفته ام دفع استعجال بیان شده است تا آنکه صاف نشود شفاف عکس پذیر نبود درین حالت استعجال شود کہ او بیاید چون برسد خود بیاید **فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ** این چنین نمی شاید. **قولہ و می طلب** این برائے آن میگوید کہ مراد ازین جز این نیست کہ انکار از کار ما زبان خموش کن و بیکار شو ساکن و ساکت کردمی گوید کار بواجبی کن و طلب بحق طلب برجا میدار دست و پائے میزن و استواری باش و بدانکه چیزے بغیر اذن آن خود پیدا نخواهد شد و برائے آنرا تا اذن قریب تر شود الزام و اجتهاد زیاده ترکن. **قولہ** ازان راه روی برسی قاضی میفرماید بیکار بودن درین نیست عمل و مقاتله و جهد مجاهده شرط راه است **قولہ اَوَ لَمْ یَسِیْرُوْا** در زمین دل سیر و سلوک نمی کند پس نه بیند و شمار را تجربه نشود آنکه از حقیقت دل غفلت رفت عاقبتش بجز انجامد بے مقصود چون دل سیر کند در حقایق و معارف انواع اسرار و خفایا بروے کشف شود حاصل آمد سیر باید کرد تا بجائے رسد

Marfat.com

اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا امراست بسیر وسفرہا گردش وسفر کنی عجائب جہاں بینی درہر منزلے وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً و درہر منزلے ترا پندے دہند و پندگیری وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ این ہمہ آیتہا جز بمثل توانی مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ترا بجائے رساند کہ سدہا وکوہا چون پشم رنگین شود وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ - اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ترا نمایند بدانی کہ این ہمہ در تن آدمی کدام صفتہاست

قولہ اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً تجلیات وکشوفات را نہایتے نیست ارض اللہ آن وسعت ندارد کہ سایرے وسالکے ادعا و ادراک کند واحاطت را وہم تواند کرد۔ قولہ درہر منزلے ترا پندے دہند چون درہر منزل نظارۂ مخصوص اطلاع خاصے کشف سرّے شود ہر آئینہ درہر منزلے پندے باشد و درہر یک چیزے یابد ہر یکے گوئی ترا پندے می دہند کہ پیشتر نہ ایستی کہ دیگر دیگر خواہی دید۔ قولہ جز بمثل ندانی یعنی باخود صفتے ندانی باخود این ہمہ را مثل بدانی بالنسبۃ الی الحقیقۃ بہشت گفتم کہ درو باغے چنین وقصرے چنین وشرابے وآبے چنین وحوراعین وچنیں اگر ضرب مثل کنی برائے آن است کہ این ہمہ بالفعل درآن مقصود موجود بینی ویکبارہ ہمہ محفوظ گردی پس مثل او چہ باشد او در حکایت و بیان نیست او از وہم وگمان بیرون است او در کتابت وخط وقلم ونقشے درنیاید الا آنکہ ضرب مثلے کند او وجدان وعرفان او بدین ماند۔ قولہ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ دلیل بر تحقیق کند وے برزوادہ نکند۔ قولہ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ چون مرد بہ تحقیق رسد جملہ صور موجودات و اشکال ایشان معلوم ومکشوف او شود ہمہ آفات ومحن وبلیات را در خود بیند وکذلک تجلیات وکشوفات و مبرات وحسنات یاجوج ماجوج ابلیس تلبیس وانچہ مانند این است وانچہ مبائن ومضاد آن است ہمہ در خود بیند وہمہ ہوا را یاجوج وماجوج نام نہ خواہ ابلیس وتلبیس گو اینہا ہم بالفعل در تو موجود اند اما سخنے در ظہور وکون است خدا حکایتے می کند واز وجود یاجوج وماجوج کہ آن مفسدات ومخربات این عالم اند کذلک ہمبریں مثال در تو صفاتے آفریدہ است کہ ایشان یاجوج وماجوج خواند پیش ازان کہ ایشان بیایند

ت جز صفتے ان کردہ است

Marfat.com

پس[۸۳] دجال نفس امارہ را دریابی اعدی[۸۴] عدوک نفسک التی بین جنبیک بدانی پس جذبة[۸۵] من جذبات الحق در آید وترا بمیراند وفانی شوی من[۸۶] اراد ان ینظر الی میت یمشی علی وجه الارض فلینظر الی ابن ابی قحافة پس زندہ شوی او من[۸۷] کان میتاً فاحییناہ وچون باقی شدی ترا گویند کہ چگونہ باید کرد

والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا

ایشان تا خراب می کنند صفاتیکہ ہیچ یاجوج وماجوج اند ایشاں کہ باشند از خدائے چنانکہ

د۔ سد خلق باشد یاجوج وماجوج شد خلق باشند۔ **قولہ** پس[۸۳] دجال چہ کند خیر را شر نماید وشر را خیر دجال نفس تو ہمیں کند ہوسے وآرزوئے دارد چناں پیش تو می نماید کہ ہیچ ازاں بہتر نباشد۔ **قولہ** اعدی[۸۴] عدوک ازیں نفس ایں گمان نبری کہ چیزے خارج است باتو کہ آں نہ عین ونہ غیر تو ہماں توئی تو نفس تست۔ **قولہ** جذبة[۸۵] من جذبات اللہ جذبہ عبارت از چیست فہم آں حقیقت شود کہ توئی تو باتو جزو ہم تو نیست بحقیقت اوست تعالیٰ ؎ تو او نشوی ولیکن ار جہد کنی ۔ ؎ جائے رسی کز تو توئی بر خیزد

میراندن ہمیں معنی کہ فانی کند نہ موت طبعی کہ خود دانستہ۔ **قولہ** ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ ہمیں فنا وہمیں مرگ بیان کرد مرگے است اعتباری وحیاتے است اعتباری بحقیقت وجود او تعالیٰ باعتبارے گفت الی میت دوم اعتباری یمشی علی وجه الارض قاضی ہم بدیں دو اعتبار یکے گفت بمیراند فانی شود دوم گفت تا زندہ شوی۔ **قولہ** اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا۔ میتاً ہم بدیں اعتبار محقق شد قاضی می گوید کہ ایں حیات ابدی است ہر آئینہ ہر وجودیکہ بود حیات وممات او اعتباری شد بحقیقت یک وجود ثبوت یافت طریان فنا بر تو چہ نسبت باقی ابدی جاودانہ باشد۔ **قولہ** وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا قاضی بعد اثبات فنا و اتحاد وعدم حقیقی لمحہ طرف صحو کرد یعنے چوں ایں دولت دست داد کہ تو از خود مردی وبدو زندہ شدی باید کہ بقائے بعد فنائے صحو بعد سکرے جمع بعد تفرقہ بلکہ جمع الجمع بعد جمع مثبت ومحقق باشد ازاں حکایت خبر کند وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ازیں جاہدوا معلوم شد یکے آں کہ ہر کہ بدیں دولت

Marfat.com

آنگاہ[۸۹] ترا در بوتۂ قہر نہند و ہر زمان گویند وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ تا آتش عشق ترا سوختہ نگرداند چون سوختہ شدی آنگہ نور باشی نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ[۹۰] وجود نور تو باطل است نور او حق است و چون حقیقت نور او تا ختن آرد نور تو مضمحل و باطل شود و باطل گردد و ہمہ نور وے باشی گذ لِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ[۹۱] الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيُذْهَبُ جُفَآءً وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ

رسیدہ است البتہ رہ رسیدنش آن بود کہ او مقاسات شاق مجاہدات شاق بر نفس خود نہادہ و دل را تصفیہ و تجلیہ کردہ پس آن بدین دولت رسید دوم ہر کہ اینجا رسد کارش ہمہ بود مجاہدہ در خدا کند عزیز نگفتہ است لَنَا گفتہ فِيْنَا در کار او ہم با او در او ہر چند کہ مکاسب بیشتر مواہب بیشتر بجان و سر من اگر چشیدہ بدانی کہ من چہ می گویم ہان وہاں کار ہا است اینجا۔ قولہ آنگاہ[۸۹] ترا در بوتۂ قہر نہند۔ تجلیات بر تو عین وسمین است قہری و لطفی جمالی و جلالی یکے را اشارت کرد در رمزے و تلویحے انہ دوم کرد گفت آنگاہ ترا در بوتۂ قہر نہند و ہر زمان گویند جَاهِدُوا فِي اللّٰهِ کہ حق مجاہدہ آن است کہ مقاومت با تجلی قہر توان کرد۔ اے دوست آئی دانی تا کار بجائے کشد کہ این مربیہ آتش تجلی قہر و جلال سوختہ و نیست و گم گشتہ و فا کستر گردہ چنانکہ پروانہ در آتش چراغ چو می سوزد عین شمع شود نور در نور باشد این ہم سوختہ از ین ہم نورے خمارست شمع ہم نورے بود پس نور در نور شد قولہ وجود[۹۰] نور تو باطل است فیض از عالم اطلاق و اجمال قسمے دارد کہ آن قسمت در حصر نیاید اما قسمت دارد این نور نیست شود این نور باطل باشد و نور مستقیم و مطلق نور حق تعالیٰ است۔ قولہ وَيَضْرِبُ[۹۱] اللّٰهُ معنی این سخن در مثال ما تقدم گفتہ ام ہمان پروانہ سوختہ با نور یکے شد نور در نور خواہد من می فرمود فی قولہ تعالیٰ من قایل اَلَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا تکلم بہ کلمہ الذین کرد چنانکہ در فہم معانی بیان است کہ تعظیم شان او و تفخیم امر او باشد آن نیکبختان و آن نیکمردان و آن یاران کہ مجاہدہا کنند برائے ما کنند آن در حق ما کنند ہر آئینہ بہ تحقیق ما بدایت خویش راہ ہائے خویش ایشان را نمائیم فِيْنَا گفت

Marfat.com

پس اگر ہیچ۹۲ نشان نتواں دادن این بود فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ای خود می گوید کہ کار چہ نسبت۹۳
وچوں باشد کار را باش اگر سر کارے داری وگرنہ بخود مشغول باش مگر از ذوالنون مصری نشنیدہ
کہ چہ گفت ان قدرت علیٰ بذل الروح فتعال والا فلا تشتغل بترهات
الصوفية اگر برگ آن داری کہ اوّل قدم جان در بازی برساز باش واگر نتوانی ترہات مجاز و
تکلیفات صوفیانہ ترا چہ سود کند کہ خواجہ ابو علی سرخسی این بیتہا را سخت، وارد ولایق گفتہ است

لَسْنَا وَلَاجَلْنَا نگفت برائے شدت اتصال وتحقیق امتزاج را است سُبُلَنَا گفت
سبیلی و سبیلنا نگفت راہ بر مخاطب کہ چنین عظیمے رہ برکشائیم وچنیں عظیمے رہ بتو نمائیم کہ آن ازان
ما است سُبُلَنَا جمع گفت یعنی انواع تجلیات واجناس کشوفات از ہر نوع واز ہر جنس بروے کشف کنیم
او را بدین رسانیم۔ اکنوں سُبُلَنَا گفت اضافت کرد اضافت دلیل بر تخصیص بر درہ خاصۂ حق چہ باشد
ہمانچہ بدو مختص است وآن نباشد تا آن انوار ازل وابد ناختن نیارد بدین نور مقید واین را نیست
نابود و مضمحل گرداند آنگاہ این آفتاب از مطلع عنایت برآید اسرار کونین روشن شود۔ **قولہ** واگر ہیچ۹۲ نشان
داشتن نتواں قاضی مطالبت دلیل می کند فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ مستدل ومحتج قاضی است **قولہ**۹۳ خود
می گوید کہ ازین کار این مراد آید یعنی حاصل وعاقبت ومقصود پیش آن می گریم وکار را می باش اگر سر آن داری
کار عمل وجہد واجتہا د مراد می دارد قاضی چون در دریائے بیان افتاد ازین غوطہا بسیار خورد از گوشہ بگوشہ
از کنجے بکنجے واز گرداے بگرداے بگردد مقصود قاضی اشارت بدین کرد ہر چہ گفتیم بہ یکبار نمی شود وما در وَالَّذِيْنَ
جَاهَدُوْا فِيْنَا ہمین بیان کردیم قاضی این شغل بدین باز آورد کہ این شغل برائے خدائے را چیست کہ بذل
روح خویش کنی وجان خود را در بازی این بازیچہ بچگان اہل طلب است این گوے بازی چوگان سرفرازی کار
ایشان است اگر این چنین توانی کردن کمترین این بازی جان بازی است بکلمات ایشان کہ مزخرف ومموّہ
میدانی ایشان گویند کہ ما در مجلس خاص ایم ما ہمنشین خدائیم سی سال است انچہ می فرمائیم خدا آن می کند۔ شیخ
نظام الدین شستہ سیزدہ بار سرش بجنبید بر وصف غنودن می گویند سیزدہ بار است کہ عرش می رویم ومی آئیم

Marfat.com

درین معنی در سفته است بیت

درآی[94] یار بکارم اگر مرا یاری ∴ وگرنه رو بسلامت که بر سر کاری

نه همچو تو مرا راه خویش گیر و برو ∴ ترا سلامت باد و مرا نگونساری

مرا بجانه خمار بر بد و بسپار   دگر مرا بغم روز نسپاری

ببند چند مرا ده برای مستی را   که سیر گشتم ازین زیرکی و هوشیاری

با تو گفتم اگر مخاطب تویی اما مقصود و فائده دیگرے و غایبی خواهند گرفت ازان بزرگ نشنیده که گفت سی[95] سال[96] است که ما با خدای سخن می گوییم و خلق می پندارند

اکنون علمائے ظاہر و زاہدان متعبد و صالحان کنج نشین کہ مقصود جز فوز فوج نجات و درجات بہشت چیزے دیگر ندانستہ اند در خاطر ایشان این جنس چہ آید کہ وقتے در خطرہ در خاطرش نگذشتہ جز آنکہ ترہات۔ ذوالنون می گوید اگر توانی کمترین چیزہا بذل کردن کہ آن نشان طالبان است وخود هیچ بے بدل روح مستقیم بہت والا فلا تشتغل بترهات الصوفیه والا اگر این نتوانی کردن قبل جانبازی ہیچ درین کار در آویزی ترہات صوفیہ گوش منہ بدان مشغول مشو یعنی ازان احتراز کن کہ ترا برائے آن آفریدہ اند این عقیدہ بد و چیز مشو یا با لقاء من اللہ و یا تیلے را نصیحت توم۔ **قولہ** درآئے[94] یار بکارم اگر مرا یاری تا ختم ابیات شیخ ابوعلی سرخسی [illegible] رعنا و رعنی کار من کا رسیت کہ تو ہم آن کار نداری آنکار این ست ورنہ خمار روند تو مرا ہمیدان بسیاری من این اختیار کردم اگر اینچنین تر اسلامت است آنگہ تو بدان کہ نگونسارم لے کاش کہ این نگونساری مزید تر باشد تر از زیرکی و ہشیاری و دین و بہا انداختہ بہر ہمہ دانی مراستان کہ تا من ازین بلا برہم۔ **قولہ** با خدا[95] سے می گویم۔ نگفتہ اہل کتاب ہمی خواہیم پریشانے است عجب کارے است ما را و یاد عیبی و یادگی او ما را اگر در باید آورد برکتوب [illegible] می گوید مخاطب تو ئی و مقصود فائدہ دیگرے خواہد گرفت [illegible] تطبیق میآید کہ سی سال است کہ با خدا سخن می گویم و خلق می دانند کہ با خلق می گوید **قولہ** سی[96] سال است کہ با خدا سخن گویم این سخن جنید است اے عزیز آنکہ این حالت عیان شد او نفسا شفقنا سخن جز با خدائے نمی گوید

Marfat.com

که با ایشان می گویم ای عزیز معذور دار قاضی[۹۷] فضول همدانی از کجا و این سخنهای اسرار از کجا گوینده[۹۸] نمی داند که چه می گوید و شنونده چه داند که چه می شنود و بسیار رسالها به روزگار دراز بقاضی امام[۹۹] سعد الدین بغدادی و خواجه امام کامل الدولة والدین و خواجه عز الدین و امام ضیاء الدین نبشتم که مجلدات بود اما این ساعت مدتے شد که عزم نبشتن نمی داشتم و تقصیر می بود و می افتاد و چنان قصد که در ایام ماضی بود اکنون نمی بود از بهر آن که مدتے باشد که دل این شیفته از زبان شنیدے که زبان قایل بودے و دل مستمع دران وقت قصد و عزم نبشتن

سخن او جز با خدا نمی شنود از من نه حال و ماضی و استقبال را بر یک گره بر بسته است میگوید

لن تشود بیت امروز پری و دی و فردا ❊ هر چهار یکے بود تو فردا آ

پس تعین مدت چه معنی دارد ابتدا کشف این حال را مدتے نهاده پس آنکه آن پیش نهاده دانست تا بوده ام با خدائے بوده ام و با خدا گفته ام و از خدائے می شنوم - **قوله** قاضی[۹۷] همدانی فضول از کجا و این سخنهائے اسرار از کجا یعنی یقین این کار من نیست بمن نسبت ندارد ازین رو که من منم مرا اینجا چه مجال نطق اما من از خود بدرم دیگرے سخن گوید و نماید که من بنیابت او میان باشم - **قوله** گوینده[۹۸] بما نمیداند یعنی من از خود رفته ام زبان حال شاهد و ناطق ما است شنونده چه داند که چه می شنود شنونده را میان این دو صفت یکے است اگر همچو قاضی است او نیز نمی داند که چه می شنود چنانکه قاضی نمی داند که چه می گوید و اگر ازین دائره خارج است خود اجنبی است او را ازین فهم چه نصیب - **قوله** قاضی سعد الدین[۹۹] فلان و بهمان امام و خواجه که بنشته است که برایشان رسایل و مکتوب نبشتم آن را عبارت ازین می کند که زبان گفتے دل شنودے یعنے سخن مستدل مجتهدے و تفکر بیرون آورده از ان بزبان حکایت توان کرد آن عبارت ازین شد که زبان بگوید دل شنود اگرچه هر چه زبان گوید اوّل دل شنود آنگه گوید اما به اعتبارے این هم می تواں گفت و آں که دل می گوید و زبان می شنود یعنی هر چه بر آئینهٔ دل لایح شده و مرورا ازان شعورے شود اگر حکایت اوّل هر آئینه ازان کند دل از زبان بشنود گوید - سخن می گویم تو بگوش هوش بشنو همیں چشم است که چشم دل می شود همیں زبان است که زبان دل میگردد درخت در اوّل آب و هند برگے که بر سر درخت باشد تازگی پذیرد -

Marfat.com

بسیار[۱۰۰] می افتاد اکنون مدتے باشد که زبانم از دل می شنود و دل قایل است و زبان مستمع و این بیچاره را اوقات و حالات بوالعجب روئے می نماید و این حالت پس از مدتہا و وقتہا می باشد اما سید[۱۰۱] عالم صلوات اللہ علیہ را ہر لحظہ و ہر لمحہ خود ہر دو حالت که گفته شد بودے وَمَا يَنطِقُ[۱۰۲] عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ خبر ده این معنی است چون[۱۰۳] خواستے که زبانش از دل بشنود گفتے ارحنی یا بلال ما را از خودی خود ساعتے با حقیقت ده و چون خواستے که دل مستمع زبان باشد گفتے کلمینی یا حمیرا یا عایشه مرا از حقیقت ساعتے با خود ده و مرا با خود آر تا خلق[۱۰۴] عالم فائده یابند تا دے این عبارت فرمود که۔

---

[۱۰۰] قوله بسیار می افتاد ہر آئینہ گفتار است چون ره گفتار کشاد مجلدات مستغرق شد و ہنوز کم نه گردد ہمانکہ گفته اند اسکات حیوان که ناطق است محال است قوله [۱۰۱] سید را یعنی سید انبیا علیہ السلام را ہر دو بودے یعنی گہے زبان گفتے دل شنیدے و گہے دل گفتے زبان شنیدے ہمیدان حق که گفتیم۔ قوله [۱۰۲] وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ نطق از ہوا نشنیدے یعنی از دل شنید و گفتے و چون دل شنید زبان ہمان گفتے پس از زبان ہم شنیدے چو گفتم که ہمین زبان زبانِ دل می شود و ہمین چشم چشم دل اے عزیز وَمَا يَنطِقُ نازک سخنے است وقتے می باشد که کسے را از ایشان در پیشتر می طلبد و ما عقیده داریم که مَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ برین قیاس جملہ نطق او بازا تحقیق کن جملہ کارہا جز این نیست اِنَّهُ يَمْحُوْ عَنْهُ نفسه و قایم عنده ربه۔ قوله [۱۰۳] چون خواستے آزمایش زبانش از دل شنود سبحان اللہ ما در آن بیانیم که یک نفسے او از و باز نمانده بے او نبوده قاضی علیہ الرحمه را حکایت از انکشافے و استتارے میگوید چون خواستے زبانش از دل شنود گفتے ارحنی یا بلال عجب کارے بالاں گوید زبان از دل شنود دگر از بن بلال مراد با دل و قتا بے باشد این خطاب با او است آیدکه اے دل مرا بخود خوش دار یعنی مرغ مرا بن بدم آن در دو بکشفے و جلاے که تو ہستی رو نمائی اما گفتن دل با زبان باشد و آنکہ گفت کلمینی یا حمیرا از بن میلر نفس مراد با شد چون خواست که در عالم بشریت از حقیقت که ہمین کشف و جلا بود بیاید و در پرده بشریت بینید و لذت این جمع گیرد می گوید کلمینی یا حمیرا۔ قوله [۱۰۴] تا جہانیان فائده یابند یعنی ہر چند دانا جزائے تن و ہر خود را امتنان حقیقت محفوظ نمی شود من یا شما را باشد و انبیا را نباشد

بعثت[105] لاتمم مکارم الاخلاق این خود رفت مقصود اینست که آنچه آن عزیز مرا ن: آن است
سوالها پرسید من[106] در جواب آن دستوری بانهاد و حقیقت خود بردم و حقیقتم و نهادم دستوری
بدل برد و دلم دستوری با جان مصطفی علیه السلام برد و روح مصطفی از حق تعالی دستوری یافت و
دلم از جانم دستوری یافت و حقیقت نهادم از دلم دستوری یافت و زبانم از
حقیقت نهادم دستوری یافت پس هرچه در مکتوب از دل من شنیده باشی از روح
مصطفی شنیده باشی و هرچه از روح مصطفی شنیده باشی از خدا شنیده باشی وَمَا يَنطِقُ[107]
عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ بیان کرد اگر کسی که فرمان برداری می کند رسول
خدای تعالی را پس تحقیق فرمان برداری می کند خدای تعالی را مگر بیان[108] دیگر شنو

قوله بعثت[105] لاتمم بوصفت اتمام مکارم اخلاق کرده است خود بذاته کما حقه اتمام مکارم در نفس
خویش کرد و آن نمونه برای متبعان شد. قوله من[106] بجواب آن دستور نهادم و حقیقت خود بردم از ین حقیقت
همان نهاد حقیقت مراد است یعنی آنچه اوست اوست نه حقیقت حق حق حقیقت نه آنست که از کسی پرسد و کسی بداند
خود بخود است تعالی و آنکه قاضی می فرماید که نهاد حقیقتم دستوری بادل و دل بردانی آخره در ترتیب وجود شهود را بیان داد کر اسمانی
اسرار در صحراها در ترتیب کار این است نخست از خود با دل است و از دل با جان است و از جان با روح مصطفی و از روح
مصطفی بحضرت تعالی و لیکن چون مرد عارف بحقیقت رسید و حق را بحقه شناخت صورت این است ن: صورت او است
که این از دو برسید او از دو او از دو او از دو بلکه هرچه گوید از خود گوید با خود گوید او محتاج درین جهان و در آن جهان
هیچ کس نباشد. قوله وَمَا يَنطِقُ[107] عَنِ الْهَوَىٰ دوبار باز گردانید برای تطبیق آن سخن را که آنچه مصطفی
می گوید علیه السلام از خدای تعالی می گوید پس گفتار من از خدای باشد. قوله بیان[108] دیگر مَن يُطِعِ الرَّسُولَ
و إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ یعنی بیان بالاتر از آن که بالا گفته بودم که او از دو او از دو از آن سخن را بیشتر
بود چنانکه من بالا گفته بودم مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ همان معنی باشد که من بالا بیان کرده ام ن: برد
درین مقام و درین جا رسول الله از خدای تعالی پرسد که هرچه او گوید همه گفتار خدا بود از آنچه این جا هو عنایت کرد

Marfat.com

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا
يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ہمین معنی دارد يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ
الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ منبع این ہمہ شدہ است ای عزیز
لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۔

محمد از خود رفتہ باقی ازلی و ابدی با خود ماندہ ہر کہ اطاعت محمد کند اطاعت خدا کردہ باشد و ہر کہ بیعت با محمد کردہ بیعت با خدا کردہ باشد و ہمچنین شیخ خود ہر چہ شیخ فرماید خدا فرمودہ باشد و ہر چہ شیخ کند خدا کردہ باشد۔ درین آیت اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰہَ نظارہ می کن کہ اِنَّمَا با توجہ می بازد و کدام غمزہ می سازد و چہ جراحتہا و خرابیہا است کہ بر دل شکستگان و دور افتادگان می کند۔ قولہ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ منبع این ہمہ شدہ است۔ یعنی وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ معنوی و مجازی ہر دو بیان است و شامل ہر دو طریق است یکی آنکہ [illegible] مقصود رسیدن [illegible] نہاد حقیقت من از دل پرسید الی آخرہ و دوم اشارت بر مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ کہ جائے برسد احتیاج پرسیدن نماند ہر چہ کند خود کند زیرا چہ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ صریحا پرسیدنیست و جواب یافتن است۔ و دیگر فرمان شد قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ ای من شانہ و عظمتہ و کبریائہ و جلالہ فرمان آمد کہ بگو مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ یعنی امری عظیم و شانی عجیب دارد و از عظمت و عزت و کبریای من است چنانکہ گفتہ اند تعلق الروح من [illegible] بجلال الجمال پس درک منحصر باشد ازانکہ دلال عظمت [illegible] عظمت شد اکنون او ہر چہ خواہد آید [illegible] ازین ہیچ کس خبر نشد گفتہ اند الروح امر من امر اللّٰہ تعالی [illegible] یا روح الروح ازین روح امر اعظم مراد است [illegible] را در بساط میدان عظمت و جلالت فرزین شدہ [illegible] باش کہ چہ میگویم فہم ہر کس بہ چنین نمی رود۔

Marfat.com

اذنے و گستاخیے دادہ است بسخن گفتن و واقعہ نمودن پیران با مریدان وکلا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ گفت ما قصہ انبیا و رسل بر تو می خوانیم و مقصود از ان ہمہ آرام و آسایش دلِ تو میخواہم چوں حال چنین آمد

قولہ اذنے و گستاخیے دادہ است قاضی رحمہ اللہ باشارت لطیف این عبارت دقیق در میان نہاد یعنی این اسرار و این کلمات کہ گفتم و می گویم نہ ازان است کہ در مضیق تحریر آید و یا در زاویۂ تقریر گنجد فعلی ہذا گفتن زیادہ باشد و نشاید گفتن بلکہ ممنوع بود اما قول اللہ سبحانہ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ بدین گستاخی اجازتے فرمودہ است چون این چنین کند مرید را اجازت باشد کہ با پیر گوید و از پیر پرسد۔

قولہ وکلا بیان تکلم قاضی این فرمود کہ این مقصود ازین است کہ تشبث و تشبث دل مرید از پرسیدن مرید و جواب راندن پیر باشد و تطبیق آیت کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت کہ نُثَبِّتُ فُؤَادَكَ این آمد رسول علیہ السلام را خدائے تعالیٰ بجائے شیخ است و رسول اللہ مرید این می پرسد و او بیان می کند این را چیزے پیش میآید کہ آن چیز باید پرسید پیش ازان کہ او می پرسد او خود می گوید تعالیٰ نکو سخن است این اما رسول اللہ را اگر ابتدا و انتہا عنایت کنی درست آید و اگر نہ او را مرید گوئی ہنوز یعنی طالب باشد و محتاج است ہنوز بانتہائے کار نرسیدہ و احتیاج از بیان ہنوز نخواستہ ثبات دل نیافتہ است چندان مستحسن نباشد قاضی بدین تطبیق آورد و قصہ این آیت برین جملہ است کہ رسول اللہ حبیب اللہ بود و محب و از محبوب و محب خود توقف و انتظارے ہست چون محب بصورت زجرے و قہرے و طعنے و شتمے پیش آید محب و محبوب گویند شرط کار این بود میان دوستان چنین شاید بعد ازان باوے می گویند کہ رسم کار چنین رفتہ است بلکہ میان محب و محبوب یکدیگر طعنہ و شتمے و صلحے باشد و یکدیگر گویند محبت یاری یکدیگر ہمیں طعنہ است نازیکے با دیگرے بود گوید رسم کار بدین رفتہ است پیغامبراں دیگر ہمیں رفتہ تو ہم دوستی با تو ہم ہماں می کنم شنیدہ کہ میان ایشان ہر دو بیگانگی افتد کہ ہر یکے بنام دیگرے لعنت فرستد و این ہم از کمال دوستی باشد وَنَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ این تحقیق کردہ۔

Marfat.com

که گفتم من نیز[۱۱۲] چنانکه آید گویم و انچه دهند من نیز از آن زبده برخوان کتابت نهم و ترتیب[۱۱۳] نگاه نتوان داشت که سالک رونده اگر متلون بود در تلوین بماند متوقف شود و ساکن گردد ن ماند
و سخن گفتن حجاب راه او رشود امّا اگر سخن گوید و اگر نه باخطر باشد اما ترتیب نظم و عبارت در گفتنی
زیباتر تواند آوردن این هنوز نصیب خاص باشد من عرف[۱۱۴] الله کل لسانه همین معنی دارد
این سخن[۱۱۵] هنوز نصیب اهل تحقیق و حکمت باشد امّا خاص الخاص و راه رسیده خود آن باشد و نباشد

قوله چنان که آید[۱۱۲] چنانکه خدای تعالیٰ با مصطفٰی علیه السّلام گفت ما هم می گویم با تو انچه بدان تثبت دل تو باشد

قوله اما ترتیب[۱۱۳] نتوان نگاهداشت قاضی انتفاع ترتیب را تلون موجب داشت متلون را یکے حالت
نه وقتے زیاده وقتے کم در شب چهاردهم همه لیالی بیض تمام و کمال نورے و صفایے نماید که در شب
بست و ششم و بست و هفتم نیست اکنون این تلون دارد یک صفت نه سخن او هر آئینه بے ترتیب بود او را
سخن گفتن زبان وقت او باشد هنوز مرد نه ایستاده هر روزے در زیادتی و کمی است بعد ازان که زبان
سخن کشاید نه آنکه همه ران ماند اما متمکن مثال آفتاب که در ضیا و جلاے او زیادتی و کمی نیست و در جرم
وجود او کذلک آنکه برین مثال است او سخن گوید و ترتیب نگاهدارد شاید و از و ترتیب نگاهداشتن
آید و آنکه قاضی گوید که آن نیز بر خطر است مثال خطرش بدین ماند هوائے متغیر شود و مغیم گردد و آفتاب بصورت
خویش و بجلال عظمت خویش ننماند و اگر ازان سوا خذ و بطش قوی شود سبب آنکه او تجاوز کند مثالش
کشفے بود تاریکی طاری شود او بذاته متجلی و منور است ـ قوله من عرف[۱۱۴] الله کل لسانه قاضی گفتارے
مخصوص بقوم خواص منحصر کرد من عرف الله کل لسانه برین تطبیق نهاد و حدیث بدین دلیل کرد که عارف
واصل را بے حاصل شمرند از هر چه او سخن گوید زبانش بکام او باز گردد از انچه معروفهٔ او در گفتار و کردار اوست
چه می گوئی آنرا که ابتدائے و انتهائے و بسطے و جهتے و صورتے و هیئتے مثالے و امثالے مساغ ندارد و مقال بچه
نسبت رود یا بد اما قاضی این عنایت کرد که اگر گویند که فهم بعبارتے لطیف و طریق بهتر انچنان گویند که قوم
یکدیگر شناسند و بیگانه را آنجا آشنا نباشد ـ قوله این سخن[۱۱۵] بتحقیق و حکمت باشد ـ حاصل این سخن

ن بقوم خواص بلکه احض خواص منحصر

Marfat.com

که او را با خود نه‌دهند و اگر بدهند روزگار[116] خود در حساب گذارند و خود باز بجائے نماند که آگاه
از آن وصف کند مقام بے نہایت دارد اگر دستوری یابد از خدائے با اہل این سخن ہائے
چند از بہر اقتدا و ابتدائے مریدان گوید و ترتیب[117] نگاه نتوان داشتن اما اصل سخن سخت
قوی و بر جائے باشد اما ہر کس خود فہم نکند زیرا که در کسوتے و عبارتے دیگر باشد که عیان آن
در علم ہر کس نیاید درین مقام عشق[118] ہم حضرت الله طال لسانه بود که چون[119] خود را غایت
بینیم گوییم مرا خود اختیار نباشد و آن چه بوقت اختیار دهند خود نبشته شود

ہسم ... از دو سطرے که این ہم نویسانیدیم باز گشت درین مجموع بیان قاضی چنیز
... مشتیہ ... گفتار و آن کردار اہل تلوین باشد دوم خواص که ایشان در مقام جمع اند سیوم اخص
خواص ایشان در مقام جمع الجمع اند آن که او برائے تربیت مریدان اقتدار را گوید و در جمع الجمع است آنکه
او اجازت یابد و آن یابد او در جمع است و آنکه با تربیت از دست او فرو نهشته است او متلون است
... این شرح ... باید که أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ صفت
... قوله روزگار[116] بحساب گذارند ہر آئینه چو او در جمع است این جمعیت خویش را
می گذارد ... انقضائے حساب کار ضروری است و گرنه ہمی شود از بدرود و از دریا ده گردد
قوله ترتیب[117] ... نگاه ... این چنین نماید ... این چنین باشد تا آنکه قاضی فرمود اصل سخن
... نتوان داشتن ... که این امر ... است و یا مشکل است و یا کسے نگاه نداشته
است ... ترتیب ... آنکه ... در میان کلام او که ہر سخن جسته و رسیده میرود
قوله عشق[118] ... حضرت الله طال لسانه ... طال لسانه در بیان ربوبیت با
... لسانه در بیان ... از وجه عبارت توان کرد اما ربوبیت لا یتناهی است
... طال لسانه باشد اما قاضی در بیان تفرقه نهاده است او ہم آن می رود که
... قوله چون[119] خود را غایب بینیم آنچه گوییم ما را خود اختیار نباشد

Marfat.com

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ یعنی علیٰ امر عباحرہ۔ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ۔

تمہید اصل الثانی در طالب و مطلوب

بدان اے عزیز برگوار کہ اوّل چیزے کہ از مرد طالب و مہم ترین مقصود از مرید صادق طلب است و ارادت یعنی کہ طلب حق و حقیقت کند وجود و پیوستہ در راہ طلب می باشد

درین سخن احتمال دارد کہ چہ می گوید و لے اختیار نیست و یا نہ گفتار است و نہ اختیار گفتار و آنچہ بوقت اختیار دہند نبشتہ شود و این نبشتن اختیاری است و آن نبشتن غیر اختیاری میان ہر دو تو مرد درویشی و صوفیی اندیشہ کن کہ چہ بہتر و چہ بالا تر غایت سخن گوید نماید کہ او می گوید و نہ آنست کہ او می گوید شانش بدین ماند دیدہ باشی چہرہ بازان را برائے چہرہ بازی آوازے کند و سخن میگوید نظارگیان نادان گمان برند کہ گوینده آن صورت است و آنکہ اختیار در حقیقت مرجع ہر دو یکی می شود اما نسبت حضور تفرقہ است و اگر نہ ہر کہ حاضر شد غایب شد و ہر کہ غایت شد حاضر شد عینیہ ما تلازم کلی است **قولہ** وَاللّٰہُ غَالِبٌ خدائے تعالیٰ بر کارہائے بندگان خویش قادر و متصرف است یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ و ہر چہ خواہد و ہر چہ در مشیت او باشد کند بحکمے او را ارادت باشد آنرا امضا کند یعنی ہموست کہ غایب می کند و ہموست کہ باز می آرد بوقت بید ہد۔

تمہید اصل دوم

این دوم تمہید آمد معلوم نشد کہ آن اصل کدام بود و تمہید چہ باشد قاضی تمہید طریقہ فصلے بایگفتہ است آنکہ در بعضے نسخہ دیدہ ام در ہر تمہیدے اصلے می گرید نہ بشنیدم تا نگوئی کہ کاتب را چہ شدہ بود این چنین سخن در کتاب خود نبشت

قولہ اوّل چیزے قاضی در عبارت خویش و طلب عنایت کرد یک طلب کہ بہ تکلف و تصنع بود ہر چند کہ در بدایت امر طالبان و مرید محبان نسبت با او طالب این درد و این سوز است خود را بستہ برین می بیند و می خواہد و اعتقاد این شود چنانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت اهتدیتم علی اللہ بنجوم الکاذبین فان الصادق مقطعۃ وسعۃ ہم بدین چیزے اشارت می کند۔ بایت

اول نکند گر نہ بولت ❊ خود را بستہ زراف و بنہ

Marfat.com

تا مطلوب روے باو نماید کہ چوں مطلوب نقاب عزت از روے جمال خود برگیرد و بر فقیر غریب
برقع طلعت بے علت بکشاید ہمگی ہمراز اچناں بنارت دہد کہ آن مرد طالب چنداں نماید کہ او تمیز
نہ مطلوب کند کہ طالب است یا نہ بل مطلوب بے او را قبول کند من طلب شیئًا وجد وجد این حالت
باشد اما اے عزیز طالباں از روے صورت بدو قسم آمدند طالباں و مطلوباں طالب آن باشد
کہ وے حقیقت را جوینده بود تا بیابد و مطلوب آن باشد کہ حقیقت ویرا جوید تا بدان انس یابد
انبیا جملگی از سالکان طالب خدا بودند سر ایشان ابراہیم خلیل و موسی کلیم صلوات اللہ علیہما بودند

- و این کار است دقیقے گفتہ بودم ۔ بیت

عربده بے دردہی خواست کرد ❊ عربده ہم کار بہ پیکار زیست

آن طلب بجاے کشد کہ طلب بحق حقیقت خویش رو نماید قرص آفتاب کہ در پردۂ سحاب بود باو عنایت
ازلی بر آں زد و عروس خورشید جمال خویش بر آمد و بکمال خود رو بنمود ہر آئینہ گفتہ اند من طلب شیئًا و
جد وجد ۔ و این گفتار ہم محقق است الطلب والوجدان توامان بدین تقدیر شد نجد را
مضمحل کن این را بصورت اثبات آر بوصف تاکید موکد کن و تحقیق گرداں و بگو من طلب شیئًا وجد
وجد و ثنائی گوید بیت

ہمہ چیز را تا بجوئی نیابی ❊ جز آن دوست کاو را نیابی بجوئی

قولہ اے عزیز طالباں از روے صورت بدو قسم آمدند یکے طالبے است کہ او طالب حق است
دوم آنست کہ حقیقت طالب اوست یعنے کسے را حقیقت طالب است عبارت ازیں باشد کہ یکے
را خدا خواہد طالب خویش گرداند ایں طالب را مطلوب نامند کہ طلب او مطلوب خدا است ۔

قولہ تا بدان انس یابد یعنے خدا می خواہد کہ طالب من شود حقیقت کشف گردد و این بداں انس یابد
طالب خدا بودہ اند یعنے ایشان طالباں اند کہ طلب ایشان خواست خدا است تا حقیقت بر ایشان کشف
شود و خدا را و ایشاں را یکدیگر انس باشد ۔

Marfat.com

نعت ایشاں بشنو وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَکَلَّمَهٗ رَبُّهٗ یعنی آمد بما موسیٰ
این طالب باشد وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا یعنی ابراہیم را دوست گرفت در اصل دوست
نبودہ باشد آن کس کہ بدوستش گیرند چنان نباشد کہ خود در اصل دوست بودہ باشد این طلب را
فقر گویند اولش الفقر فخری بود باصطلاحے دیگر فنا خوانند انتہائے طلب او آن بود کہ دیگر فنا خوانند

قولہ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا موسیٰ را طلبیدن آمد لِمِیْقَاتِنَا دلیل بر آن کرد ابراہیم صلوٰۃ اللہ علیہ
دوست خدا است خدا او را بدوستی گرفتہ او مستحق دوستی بود و لائق آن بود کہ دوست خدا باشد خدا دوست گرفت۔ قاضی لفظ
جَآءَ وَاتَّخَذَ را دلیل بر آن نہاد یعنی آمد او را بنیاد و دوست نبود لیکن دوست گرفتہ است غایتے
قاضی می کند سخن آنست کہ ما تحقیق کردیم از یک لفظ کلام مرتب محقق نشود در کمال بعد آمدن موسیٰ علیہ السلام و گرفتن
ابراہیم علیہ السلام را بخلت یا کسے کہ او را بدو نزدیک بود در اصل دوست بودہ است تفرقہ نماند اما اگر ابتدا حکایت
میکنی چیزے دیگر است انما الشئی یعتبر بخاتمتہ۔ قولہ فقر خوانند یعنی آن طلب از طرف تو نیست
از آن طرف آمدہ است فقر خوانند زیرا چہ غنا از آن طرف دادن از آن طرف اخذ و احتیاج۔ ازین طرف
الفقر فخری ہم ازین گفت این احتیاج من کہ سبب شد بر اے ادراک کمال مرا تا دوست غنا و استغنا بخشد و این
را باصطلاح دیگر فنا خوانند و اگر نظر بہ نہایتی شود فقر و غنا یکے شود ہم ازین جا می گوید اہل اصطلاح فنا گویند قومے از
صوفیہ صفت ایشان ہیچ کارے از دو روی آورند او را فانی الصفت نامند و آن فنائے کہ قوم گویند
ہم در بیان قاضی انشاء اللہ تعالیٰ بردن خواہد فنا و صاحب تعرف و عوارف ہمیدین فنا قایل اند ــــ
قولہ وانتہائے او آن باشد کہ او دائم الفقر ھو اللّٰہ یعنی چون این شخص فانی الصفت شد از صفت
فنا ترقی کرد ذات خود را بعین صفات فانی یافت او در بیان نماند فقر تمام شد فقر صفت بود او باقی شد
ذاتہ از میان فانی شد باقی ماند یک ذات تعالیٰ و تقدس ھو اللّٰہ درست آید یعنی این لفظ از روے
غربت چون فقر تمام رسد تجاوز خدائے را نماند پس خدا است چنانکہ گویند اذا تم طرق البحر ھو البحر ہمین کہ در غربت
این تمام شد او آمد مردماں درین عربت بسیار گفت و شنید کنند من عند انفہم ہر چہ خوش آید کنند کسے را تفویق

Marfat.com

اذا تم الفقر فهو الله نقد وقت او شود اما گروہے از مطلوباں و پیشوائے ایشان مصطفیٰ آمد و امت او بتبعیت او کہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ محمد اصل وجود ایشان بود و دیگر تبع موسیٰ راگفتند جَآءَ آمد مصطفیٰ راگفتند اَلسُّرٰى او را بیاوردیم آوردہ چوں آمدہ نباشد آمدہ چون آوردہ نباشد انبیا بناہا و صفات خدائے تعالیٰ سوگند خورند اما خدائے بجان و سر و موے و روے او سوگند خورد لعمرك والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ موسیٰ راگفتند اَنْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ بکوہ نگر مصطفیٰ را گفتند ما بتو نگرانیم و تو نیز ہمگی نگران باش اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ

کسے را تکفیر اذا تم الفقر یعنی از دو چیزے نماند یعنی تمام شد چوں نیستی تمام شد ہیچ چیزے نماند کہ شخص بوجودات باجمعہا دور شد فهو الله جز خدا دیگر نہ ماند ضمیر فهو عاید بر معنی مدلول اذا تم الفقر بود بعد اتمام شئے بدو شئے است اتمام فقر شد فهو الله نمود۔ قولہ اذا تم الفقر فهو الله فنائے و بقائے در تے است اذا تم الفقر فهو فناء النفس عن وجوده و شخصه منحصر فهو الله وهو بقاء الرب بالبقاء بل ببقاء الله فهو الله۔ قولہ اما گروہے یعنی آنانکہ خود تعالیٰ بغیر موجب محبے و محبوبے برگزیدہ است سر ایشان محمد است بر تبع او پس روان او پسرو باہمہ پسرو ہست اما این می گوید کہ آن چہ پیش او را است در تبعیت او پسروان او را نیز ہمان است شنیدہ باشی کہ متعلمان گویند رب شئی یثبت ضمناً لا یثبت قصداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم ازین قبیل است قاضی میگوید موسیٰ آمد و محمد را بردند علی ہذا آمدن کار طلب باشد و بردن ہمہ مطلوب۔ قولہ اصل وجود ایشاں بہ او بود و دیگراں تبع یُحِبُّهُمْ مقدم داشت یُحِبُّونَهُ موخر پس اجتباء اختیار ایشان از حق آمد ابتدا بلا سبب و علت دوم وصف یُحِبُّونَهُ پس این قدر بدانی کہ شخص فرد کہ بوصف محبوبی و محبی بود تو بداں و مرد است و مرد مرد این نعمت جز بخاصۂ ذات نبی ما نیست واللہ اعلم تا میان متابعان او کرا نصیب شود۔ قولہ انبیا بنام حق تعالیٰ انبیا اگر بمصلحتے سوگند خورند بصفات و ذات باری سوگند خورند و محمد علیہ السلام بصفت و ذات او باری سوگند خورد حق تعالیٰ فرمود وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى والضحیٰ سوگند بروے محمد و اللیل سوگند بہ موے گیسوے محمد لعمرك بجان و سر تو اے محمد عزت من کہ محبوب سوگند بمحب خود میخورد تا آنکہ این محب محبوب شده بود اما چنانکہ او تعالیٰ سوگند بروے و جان و سر محمد میخورد محمد نیز سوگند بصفات و ذات او میخورد و بسیا ہما میگوید و الذی نفس محمد بیده۔ قولہ موسیٰ راگفتند بسوے کوہ بین محمد راگفتند

Marfat.com

جماعتے است اورا بیان کرد من تقرب الی شبرًا تقربت الیه ذراعا ومن تقرب الیّ ذراعا تقربت الیه باعًا ومن اتانی یمشی اتیته هرولة تا اگر یک کشش طالب را بود شش مطلوب را بود آما از آن جا که حقیقت است آن طالب خود مطلوب بود که مرد طالب نه کفر دارد و نه

بطریق لطافت و مجاملتے و به رغبتے و استمالے اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ ازین التفات کرد گفت کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ تحفه دیگر درین گفته مَدَّ الظِّلَّ نظاره شو این خطاب با محمدؐ با موسیٰ این که بسوے کوه بین اگر کوه برقرار ماند ترا امید دیدار ما بود یعنی تو با توئی تو قابل دید و دیدار ما نیست اما محمد از خانه وجود بدر شده است در صحراے وحدت فانی الذات والصفت گشته است اورا چه گویند انظر الی الجبل اورا همین گویند ره تمام شد اکنون همین ماند که من و تو ما بتو نگرانیم قاضی این سخن از کجا آورد از سیاق آیت معلوم نیست مگر از آیت دیگر گوید که حالت او برین جمله است جائے با او می گوید وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا حاصل این آیتین که با تو نگرانیم و تو با نگران باش۔ **قوله** جماعت است اورا بیان کرد حالت ایشان گفت و لطفے که در باب ایشان است آنرا بیان کرد فرمود که من تقرب الی شبرًا تقربت الیه ذراعًا یعنی اگر از تو یک کشش باشد در طرف ما از سوے ما سوے تو ده چند آن بود زیرا که کشش تو حادث و فانی است و ارادهٔ تو که از صفت تقرب میخواهیم ازلی است ما خواسته ایم که قدم تقرب در ره ما نهی آنگاه برین توفیق یافتی از ان عنایت این کرد که به دستے با ما نزدیک شوی) ما به یک گز با تو نزدیکیم و درین کلام معنی دیگر هم می خیزد من تقرب استعانے طریقه انکار گذاشت که او به یک بیتے توانست نزدیک شد با ما که ما بدو از دو قریب تریم ازان عنایت شبرًا و ذراعًا **بیت**

گر در ره عاشقی قدم راست نهی ❊ معشوقه به اوّل قدمت پیش آید

در تمام قدسی محقق مفهوم شد که هر چه هست از ماست و با ماست **قوله** آما ازین جا که حقیقت است آن طالب خود مطلوب بود که مرد طالب نه کفر دارد و نه دو معنی احتمال دارد چون طالب موفق بطلب شد بحقیقت مطلوب بود آنگاه طالب گشت و دیگر طالب که سرانجام مطلوب شود پس طالب بحقیقت مطلوب باشد چون مآل و مرجع هم بدان است۔ دیگر در حقیقت جز فرد حقیقی موجود نیست پس هر آئینه مطلوب طالب و طالب مطلوب باشد۔

Marfat.com

اسلام اگر بجویندش نجوید و اگر آگاهش نکنند آگاه نشود و با طائفه مطلوبان هر لحظه خطا

اینست الاطال[۱۵] شوق الابرار الی لقائی و انی الی لقائهم لاشد شوقاً

شوق[۱۶] او از حضور رویت باشد نه از غیبت هجران و اشواقا الی لقاء اخولنی

گواه این[۱۷] ست انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن جواب[۱۸] گویا این همه شده است با صفا

ف اول معنی قدسی است

قوله الاطال[۱۵] شوق الابرار الی لقائی یعنی این قدسی معنی قدس اول است اگر تحقیق شوق ا
نبودے هیچ طالبے قدم شوق خواست طلب در ره سلوک نزدے ۔ قوله شوق[۱۶] از حضور باشد کلمه
برائے حضور و غیبت مشوق نیست یکے با دیگری خواهد یکے گردد تا از وے حظے و لذتے و نصیبے گیرد بقدر
نصیبه و این بحضور و غیبت هم باشد ۔ قوله گواه این[۱۷] ست صور و اشکال قدمے را که بنسبت کلیه و بعض
در حضرت ازلیه با وے داشته اند آن هم در محضره او اند اتصال معنوی با وئے از لاً و ابداً دارند هنو
موجود بالقوه بود اند بالفعل نیامده آرزو میبرد کے بود که این باطن با ظاهر یکے گردد و این ظاهر
باطن یکے جا جمع شود این تکثر و تعدد برخیزد و درین میان ما هم حضور بیابیم شد و هم بعد و هجران از شوق

ن جواب ده گویا این همه

اگر اعتبار بعد و هجر کنی می توانی و اگر حضور و شهود اعتبار کنی هم می توان ۔ قوله جواب[۱۸] ده شده است
یعنی اگر رعایت حضور کنی هم اجد بمعنی وجد میکند و اگر بگوئی وجدان نفس است آرے
بعد دوی تقاضا کند پس جواب ده هم باشد حتی انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن نفس رحمن چه میگوئی
صفتے از صفات الله باشد که آن را عنایت از رحمت و رافت کند و صفت بر مذهب قاضی غیر ذات نباشد
چنانکه در زبده هم گفته است فعلی هذا معنی این حدیث که از قبل یمن وجدانے حقیقی است اما تین من قبل
الیمن شاید یمین الله را هم از ان جهت احساسے کرده بود و اگر نه یمین و یسار ۔ یسار یمین فقط قیل
کالتا ید ید یمین ۔ معنی دیگر گفته اند کل جمیل یمن جمال الله چون جمال رحمن را از قبل یمن احس
کردانی اجد نفس الرحمن من قبل الیمن گفت ۔ حدیث شنیده را یت ربی لیلة العز
فی احسن صورت فهم کن چه می گویم و دیگر اینجا مردمان چنین هم گویند که اویس رضہ نفس یمن بود ے

Marfat.com

ن مقام را بقا خوانند [19] وسکنت [20] اللهم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی [21]
مرة المساکین علم این سخن آمده است وازین طائفه بعبارتے خبر داده ان الله عباد
یتهم [22] فی عافیة ویمیتهم فی عافیة ویحشرهم یوم القیمة فی عافیه ویدخلهم
جنة فی عافیة دانی که این عافیت کدام عافیت است آن عافیت است که در شب قدر

مطلوب را بوے طالب سیلے و رغبتے باشد چوں اویس قرنی مستغنی موارد و مواہب
انی است ہر آئینہ درست شنید انی لاجد نفس الرحمٰن من قبل الیمن ۔ مرشد طالب مسترشد است
ان چه در وے نشان مقصودی یابد **قوله** بقا [19] خوانند با وجود وجدان ظہور وطلوع آفتاب طلب بآن
زبه آن طلب شوق و غلبه تمام نباشد مگر بقاے بود فناے او بدو باقی شد و او واصل شد باوے یکے گشت
دآن که باوے یکے شد ہمه را بایکے در یکے دید باین ہمه شوقے از سر و طلبے بے افراط و این جز درین مقام
باشد اینجا ہمچنیں گویند که اوست که خود را خود می جوید ۔ **قوله** و مسکنت [20] مسکنت بدو معنی است یکے
ضع سکون دوم بیچارگی و واماندگی چنانکه میان مردم مصطلح است واگر سخن بطرف بقا باری بریں مسکنت
ی مسکن مقرر قرار بوده باشد واگر بطرف بیچارگی و مسکینی رعایت کنی مرد از خود فانی شد از انِ او باو چیزے نماند
از میان رفته دیگرے بجاے او شده ہر آئینہ چه کند از و جز مسکینی و مسکنت و بیچارگی نیاید **قوله** واحشرنی [21]
زمرة المساکین در کتب سلوک نبشته است اگر گفتے مسکیناں را در گروه من برانگیزی مسکینان را شرفے
عارف و فضلے فاضل بودے خصوصاً فرموده مرا در گروه مسکیناں برانگیز ۔ اکنوں سرے است با ایشاں متحد
ست اگر گوید مرا در گروه ایشان و ایشان را در گروه من برانگیز یک معنی باشد ۔ **قوله** یحییهم فی عافیة [22]
پندعافیت که در حدیث رفت خلوصے و صفائی است که ازلاً و ابداً با آن آمده است تا داشت باخود
اشت و در برخود داشت او در داشتن و بر آوردن ہم بریں صفت است و آنکه قاضی گفت که در شب قدر
تماس کرد اسالک العفو والعافیة عنایت این معنی شد که مرا از من بمن بگیر مرا از من بمن نگذار
نی من بمن بخش تو مرا بخود دیگے کن و ہموارہ و ہمچنین دار و اگر اسالک مراد سوال بہر متبعان بود ہم وجہے

Marfat.com

خواستے در دعا اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ ۲۳ اما اے عزیز شرطہائے طالب
بسیار است در راہ خدا کہ جملہ خود مجمل گفتہ اند ۲۴ اما یکے مفصل است و مفصل آنست کہ جملہ
مذاہب ہفتاد و دو کہ معروف اند اول در راہ سلوک در دیدہ او یکے بود و یکے نماید اگر فرق
داند یا کند فارق و فرق کنندہ باشد نہ طالب این فرق ہنوز طالب را حجاب راہ بود کہ
مقصود از مذاہب آنست کہ باشد کہ آن مذہب اختیار کند کہ او را بمقصود رساند
و ہیچ مذہب در ابتدائے حالت بہتر از ترک عادت ۲۵ نداند چنانچہ از جملہ ایشان یکے گفتہ است

توجیہ و بیانے صحیح است۔ گوئی خود از خود با خود می گوید و خود از خود با خود میخواہد عفو
و عافیت ایشان را در ایں مقام کہ بیان افتاد ۲۳ قولہ بدان اے عزیز شرطہائے طالبان بسیار
است قاضی علیہ الرحمہ سخن قبل طالبی و مطلوبی گفت ازیں سخن مناسب طلب قاضی بیان دیگر کہ در طلب و
شرط طلب بیان کردہ است ۲۴ قولہ مجمل گفتہ اند مجمل آن است کہ الاعراض عما سوی اللہ والاقبال الی اللہ
ہمیں تجلیہ است و ہمیں تخلیہ اما قاضی خواست کہ درین محل شرطے کلی لابدی است نزدیک
قاضی آن را بیان کند گفت طالب را ہفتاد و دو گونہ ملت یکے بود و یکے نماید چہ باشد یکے بود یعنی یکے
را میان ایں مذاہب تشخیص و تعین کردہ و آن مقصود و مطلوب کلی دانست کہ ہمہ روز و ہمہ شب
در اثبات آن بود در رفع غیر آن کوشیدہ ترا از ہمہ می باید گذشت ترا مقصود خود را پیشہ خود می باید
ساخت ہر چہ ترا بمطلب رساندہ رہ تو ہمان است و شرع تو ہمان ما را بحقیقت محقق شد کہ مسلک ما
بر تبع سنت مصطفیٰ ﷺ است و آنچہ شرع مصطفیٰ ﷺ است بخدا رساند بالضرورت اختیار ما ہمان و اگر
طالب را فرضے محال کنم کہ ایں چنیں بودے کہ جز بدین رہ رہے است کہ بدان رسیدہ و اگرچہ بدان
راہ زخ است در حق او اختیار طالب ہمان بودے۔ قولہ ۲۵ ترک عادت نداند سخن مجمل است
یعنی تفاصیل از آنست بر کلی و شرعے و غیر آن عاداتے داشت ترک آن عادت بباید اگر عادت
بر صوم گرفتہ است روزے افطار ہم کند و اگر بر افطار گرفتہ روزے صائم ہم شود و اگر عادت بر سخن بسیار است

Marfat.com

بالقادسیۃ[۲۶] فسئۃ ماان یرون العار عارا

لامسلم ولا مجوس ولا یھود ولا نصارا

چون بآخر طلب رسد خود ہیچ مذہب جز مطلوب ندارد و حسین منصور را پرسیدند که بر کدام مذہبی گفت انا علی ما ذھب رجل گفت من بر مذہب خدایم زیرا که ہر که بر مذہبے

البتہ مختصر گرداند دیگر اگر عادت بر وجاہت و عزت گرفتہ است البتہ بشکند خنہ خنہ مرد بخ محفہ از خانہ بیرون نیاید و یک دو چاکرے و خادماں ہم برابر بیایند تا ہات و ہوت برجا دارند این مرد را طلب در سر افتاد رعایت سنت را فوطہ در تہ کن خرقہ در بر پوش کوچہ و بازار شہر می گرد تا ذل و احقر نمائی و اگر نفس تو بر ادبار و کوچہ گردی و یاوہ ماندن الفت گرفتہ است طالب شوی تعزز کن نفس چنانکہ در جاہ ذوقے دارد در خست ہم لذت دارد اگر مرا استوار نمی داری بر و از مدبران پرس و دیگر اگر خوے تو بر مذہب حنفی شدہ است و در مذہب شافعی پیر کارے فرماید که آن کار مذہب امام دوم است تو ترک عادت ہمان اختیار کن که آنجا رہ بہ مقصود میبرد چنانکہ سماع و ذکر و تجلی للعباد۔ ن تخلی

قولہ بالقادسیۃ[۲۶] فسئۃ ماان یرون العار عارا

لا المسلم ولا المجوس ولا الیھود ولا النصاریٰ الی اخرہ

یعنی کار بدین مبالغہ است که اگر طالب را بے وجدان مطلوب از عادت پرسی دین برہے و رسمے دینے دیگر باید آمدن که آنجا بیقین داند که این مقصود آنجا خواہم یافت عجبے نیست که از دین گردد۔ در مجاز حکایت امین الدین و عطار و ترسا بچہ شنیدہ باشی دو دوجوانان که با خود عزم عشقے خصم کردند که اگر در بہشت ہم یکجا و اگر در دوزخ ہم یک جا۔ قولہ حسین[۲۷] منصور را پرسیدند که بر کدام مذہبی گفت انا علی مذھب الحق این سخن چند احتمال دارد یعنی در ہر مذہب که خدائے را یابند من ہم ن رہا

برآن مذہب انا علی مذھب الحق یعنی مذہب من حقے و ثابتے و مستقیم است و ربی بہمہ تن تعلق می یابد که من بر مذہبے ام که بود و تربیت من ازاں است۔ دیگر انا علی مذہب الحق و مذہب حق

Marfat.com

ن اما مختلط بود آن مذہب پیروے باشد مختلف باشد مخلص و بزرگان طریقت را پیر خود خدا باشد

ن باشد پس بر مذہب خدا باشند مخلص باشند نہ مختلط از اختلاط توقف است و اخلاص ترقی و

اخلاص خود در دل طالب شرط است من اخلص للّٰہ اربعین صباحًا ظہرت له ینابیع الحکمۃ

کل مذاہب است مقید بہ قید نہ ام چنانکہ او بہ صفت اطلاق است من نیز ہم بر صف اویم انا علی مذہب

الحق تو بر مذہب حقم یعنے بر مذہبے کہ او بر دمن ہم در آن رہ روم و ہر چہ او کند من ہماں کنم دیگر من ملہم

من ماذون ام ہر چہ مرا او فرماید من ہمان کنم ۔ قولہ این مذہب پیر او باشد این مذہب سلوک

یا نہ بہ اضافت یعنی آن رہ کہ او بخرامید در پیر او باشد چنانکہ پیر پیشوا است آن مذہب رہ بر دپیشوائے

او باشد الحق این مذہب پیر نمودہ است ہادی و مرشد پیر است چوں رہ نمونی کرد او را بدان مذہب

سپرد ایں مذہب بدین اعتبار پیر او باشد سنّیاں گویند کہ ہدایت من اللّٰہ عبارت ازیں است کہ زمانًا فزمانًا

ساعۃً فساعۃً باری عزوعلا بندہ را با خود کردہ و افعال و اقوال او آفریدہ کہ ہم چناں رہ راست

می روند تا بغرض پیوندند معتزلی گوید کہ ہدایت نمودن رہ اوست پس چنانکہ یکے را بر سر رہے ایستادہ کنند

بگویند کہ این رہ راست بر و این رفتن او از جہت او بود رسیدن او از جہت او ۔ قولہ مخلص باشد

نگوئی مخلص اوست کہ وہم خطرۂ غیر در خاطر او نباشد این کار طالب است و اگر مطلوبے را عنایت کنی

گوئی وہم خطرہ وجود غیر در دلش نبود قولہ اختلاط توقف است و اخلاص ترقی ہر آئینہ رونده را

خارے در پا خلد لا بد از تیزی روش بماند و اگر میلے در غیبتے طرف نجاتے و بہشتے و جاہے و ارادتے آنچہ

پائے بند مردم است کہ بشریت بدان در بند میدارد و واقف می گردد از انچہ پائے رفتن کند شد

قولہ من اخلص للّٰہ اربعین صباحًا این حدیث جز برائے اثبات اخلاص نباشد و برائے ظہور ینابیع

را تعبدے باخلاص شرط است اربعین صباحًا چہ معنی دارد دلیل بر دوام و ثبوت است ہر کارے کہ در

چہل روز کند دلیل بر استقامت آن کار باشد معنی این حدیث ہر کہ عمر او بہ اخلاص و تعبد رود

نیابیع حکمت از دل او بر زبان او جاری گردد للّٰہ گفتہ است معنی این باشد یعنے ریائے و نفاقے

Marfat.com

من قلبہ علی لسانہ وازمذہبہا دوراست ایشان از خود نیز دور باشند ۔ رباعی

آنکس کہ ہزار عالم از رنگ نگاشت ٭ رنگ من وتو کجا خرد اے نا داشت

این رنگ ہمہ ہوس بود یا پنداشت ٭ او بے رنگست رنگ او باید داشت

اگر مذہب مرد را بخدا نرساند اسلام است واگر ہیچ آگاہی ندہند طالب را نیز دوئی

از کفر بتر باشد اسلام نزد روندگان آن ست کہ مرد را بخدا نے رساند وکفر آن باشد کہ

طالب را منع یا تقصیرے پدید آید کہ از مطلوب باز دارد وطالب را با ہندۂ مذہب کار است

درمیان نیست تصفیہ وتزکیہ مطلوب است چنانکہ حکما گفتہ اند برائے ادراک دید و دولت دیدار

رسیدن بہ لقائے خداوند تعالیٰ فی قلبہ علیٰ لسانہ دلیل برین کند کہ حکم او مخزون ومکنون است پردہ برو نہادہ

آن چنانکہ دل خود از ان غافل است پس آنکہ تعبد با اخلاص کند آن پردہ از روئے دل بخیزد ینابیع حکمت

از چشمۂ دلش فوارہ زند ہر آئینہ از راہ زبان جاری گردد ۔ **قولہ** او از مذہب دور است سبحانہ وتعالیٰ

خالق مذاہب وجمیع مذاہب مخلوق او وخلوت او بے مباشرت وملاقات فعلی ہذا او از مذہب دور باشد

وآن کہ از ان او گردد با او یکے بود ونیز از جملہ مذاہب بیرون باشد یعنے واضع ہمہ مذاہب او باشد ومطلع بر سر

ہر یکے اگرچہ روش پیرے و مذہب امامے اختیار کردہ ومسلک او ہمان است اما او عارف وعالم بہ وجود

وگفتم خود او واضع است **قولہ** اسلام است بحقیقت این است کہ موصل بحق اسلام است اگر فرض محالے

کنیم کہ این چنین نبودے کہ اسلام جز نجاتے و رجاتے نیست وجہان وعرفان در مسلک کفر است ۔ و

آن طالب بدبخت واو مسکین روز بدگرفتہ بر سر شش جز این نبودے کہ ہماں مذہب اختیار او شدے ۔

قولہ کفر آن باشد اکنون کفرے واسلامے تصور کن بحسب طالب وکفر و اسلام ہمان است کہ

مسلمان بر آن مطلع اند اما تفاوت روندگان و طالبان کفرے واسلامے عنایت کند ہر چہ ایشان را

بخدا رساند ازا ایمان واسلام نامند وہر چہ مانع وصول حق بود آنرا کفر خوانند ۔ کفر از روئے لغت

ستر باشد باذر را ودزارع را لغوی کافر خوانند از آنجا کہ بذر بستر می کنند بدین سبب ہر چہ ایشان را از

Marfat.com

نہ با مذہب ۔ رباعی

آتش بزنم[۳۴] بسوزم این مذہب و کیش ٭ عشقت بنہم بجائے مذہب و پیش
تا کے دارم نہاں عشق در دل ریش ٭ مقصود رہے تو ئی نہ دین است نہ کیش

چہ دانی کہ چہ می گویم طالب باید خدا را در جہت و در دنیا و در آخرت نطلبد و در بہشت نجوید راہ طالب خود اندر دل اوست[۳۶] راہ باید کہ در اندرون خود طلب کند۔ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ[۳۷] اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ[۳۸] ہمہ موجودات طالب دل روندہ است کہ ہیچ راہ بخدا نیست بہتر از راہ دل کہ القلب بیت اللہ ہمیں معنی دارد ۔ رباعی

اے آنکہ ہمیشہ در جہاں می پوئی ٭ این سعی ترا چہ سود دارد گوئی
چیزے کہ تو جویائے نشان اوئی ٭ با تست ہمیں تو جائے دیگر جوئی

اصل او سلامتی است خدائے باز دارد ایشاں آن کار را کفر خوانند و اسلام اصل مسلمانی است تا آنکہ رسول اللہ علیہ السلام فرمود اَسْلِمْ تَسْلَمْ و سلامتی آن بود کہ با خدا رسی و بر مکان او و خزائن او مطلع گردی بریں معنی لغوی ہر چہ بخدا رساند اسلام نامند قولہ[۳۵] آتش بزنم بسوزم مقصود ازیں دین و کیش اطلاع و تجلی اسرار جمال و جلال اوست پس مقصود دین و کیش نیست مقصود اوست قولہ[۳۶] راہ در خود جوید او را در نہ شناختہ از ہمہ در ہمہ یابد و آن یافت دست ندہد تا رہ خود را بحق شناختن نا شناختہ باشد در ہمہ رہے بدو ہست اما آن رہ یافتن بواسطۂ رفتن این رہ ۔ خدا را در بہشت بینند پس ہر آئینہ ہم در بہشت جویند و اما در بہشت در آیند آنگہ بینند و در بہشت در نیابند تا اکتساب خود نکنند و معرفت خود نشناختہ باشند پس سر ہمہ راہ ہا و معرفت ہر روش شناخت خود شود۔ قولہ[۳۷] وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اگر ربط بالا دہی درست مرتب قرار یابد و اگر فرو در ربط دہی یعنی ہمہ موجودات در انفس شما موجود است ۔ قولہ[۳۸] ہیچ راہے بخدا بہتر از راہ دل نیست گو کہ بہتر از رہ دل نیست بگو جز رہ دل رہ دیگر نیست القلب بیت اللہ بدین معنی است کہ معرفت او متعلق بدو جہت او در و حضور او بدو و تقرب او بدو

Marfat.com

داود پیغمبر گفت الٰہی ترا کجا طلب کنم و تو کجا باشی جواب آمد اَنَا عِنْدَ[۳۹] مُنْکَسِرَۃِ قُلُوْبِھِمْ لِاَجْلِیْ از بہر آنست[۴۰] ہر کہ چیزے را دوست دارد دو ذکر آن بسیار کند من احب شیئًا فاکثر ذکرہ انا جلیس من ذکرنی ہمین معنی دارد لایسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن اسمان با او چہ معرفت دارد کہ حائل او باشد زمین با او چہ قربت دارد کہ موضع او بود او ہم مونس اوست و ہم محب اوست و ہم موضع سر اوست

قریب

و دیدا و بدو و شنید و با و چنانکہ کسے درون خانہ است و خانہ مشتمل او حقایق و معارف ندا در دل و دل محیط بدیشان و عرش اللہ ہمیدین معنی بلکہ لطیفۂ دیگر است و رحمۃ دیگر افتد کہ گفتہ اند رہ دل رفتن چہ باشد یعنی ہر چہ جوئی ہم در دل جو ۔ قولہ[۳۶] انا عند منکسرۃ قلوبھم لاجلی دو معنی دارد یعنی شکستہ دلانند بہر من شکستہ دلانند بنا بر من اگر بہر من، باشد یعنی ہر جا کہ شکستگی خاصے کہ بدوستی و محبتے باشد و اگر بنا بر من باشد یعنی ہر جا کہ شکستہ است شکستہ بر من است و آن کہ بہر او شکستہ اند ہم درین شکستگی بدخول ف۔ من لی داخل اند و یک معنی دیگر ہم احتمال دارد شکستگان برائے من و بہر من در برائے تفرقہ نازکے است برائے من نی از کردۂ دیدار من از کردۂ وصال من اما بہر من یعنی بحضوری بدوستی خاصے و شہودے انچہ میان محب و محبوب رود از محبوب معاملتے با محب رود و شکستہ می گردد شان این را کرشمہ و ناز می گویند و غمزہ حکایت کند ۔ قولہ[۴۰] از بہر آن ست چون این محقق شد کہ رہ دوست ہم در دل نست و مذعنہ طلب ہم از تو خیزد و ترا با خود کار بود در این یا داود طلب او ہم از تو سر زند ذکر بسیار بصفورت آید ست بصفورت ہر کہ ہست خود را خود دوست تر دارد اگر او ف۔ در دل تو و تو دوست او این درست آید ف۔ اگر ذکر او فاجلیس من ذکرنی ہم نشین است کہ در میان این دو ہمنشیں دوئی نیست قولہ[۴۱] لایسعنی ارضی ولا سمائی اگر سما را بر احدیت و ارض را بقدرت گیرند او را عرفانے و محبتے خدا نیست و اگر گویم العالم انسان کبیر و الانسان عالم صغیر و باعتبار الانسان عالم کبیر و العالم

Marfat.com

قلب المومن عرش الله تعالیٰ[۴۲] ہر کہ طواف[۴۳] قلب کرد مقصود یافت و ہر کہ راہ دل[۴۴] غلط کرد چنان دور افتاد کہ ہرگز خود را باز نیابد شبے در ابتدائے حال ابو یزید گفت الٰہی رہ بتو چگونہ است گفت[۴۵] ارفع عن الطریق فقد وصلت تو از راہ برخاستی رسیدی چون[۴۶] بمطلوب رسید طالب نیز حجاب راہ او بود و ترکش واجب باشد باعی

انسان صغیر علی ہذا میان ایشان تلازمے کلی است پس ہر چہ انسان دانست ہمہ را بو نسبت دہد و ہمہ را با ہمہ نسبت فعلی ہذا ہمہ دانستند بطفیل انسان۔ **قولہ**[۴۲] **عرش اللہ** میان بیت اللہ و عرش اللہ قلب المومن۔ بیت اللہ قلب خواص باشد و قلب المومن عرش اللہ قلب اخص خواص باشد عرش دلیل بر عظمت و عزت و انکشاف ظہور و جلا کند و بیت دلیل بر احاطت و استتار و بینہما فرق فارق و بون بین۔ **قولہ**[۴۳] **ہر کہ** طواف دل کند۔ یعنی تزکیہ و تصفیۂ دل و اصلاح کار او بصفتے و تربیتے خاصے چوں این چنین شود دل صاف گردد و راست باشد کجی نشیبی و فرازی در وے نہ جلائے درستی یابد کہ احساس مورچہ در آئینہ نشود کار بدین کشد کہ ہیچ در پیش آن دل نماند چہ باشد یعنی معکس ہمہ وجودات گردد موجد موجودات است تعالیٰ با ہمہ اشیا است بدان تعلق کہ آن اشیا با او دارند و بدان صفتے کہ تجلی او بآن اشیا است عکس او در چنین دلے پیدا آید و ذلک ہو الدولۃ العظیمۃ الکبریٰ۔ **قولہ**[۴۴] **راہ دل گم کرد** یعنی رہ تصفیہ دل نیافت و طریقۂ تزکیہ ندانست و از مرشدے محقق نگرفت و بر آن کار استقامت نکرد اگرچہ بسیار نماز گذارد و روزہ دارد و تصدق کند و تلاوت ہم چنین است نصیبۂ نیست بسیار در مجلس خود چون این محل آید این بیت بخوانم ؎

ترسم نرسی بکعبۂ اے اعرابی ❊ این رہ کہ تو می روی بہ ترکستان است

قولہ[۴۵] **انت ارفع من الطریق** اے من الطریق الذی استمتت السلوک فیہ و اخذت عادۃ و کسبًا و علیک بسلوک فی طریق القلب رفع عن الطریق نمی گوید کار بگذار کارے کن و آن را چیزے پندار و این قدر میدان اگر بمقصود رسید ہمیں صورت است تلاوت و صوم و صلوۃ ہمہ تصفیات قلب اند ما بالشرط الاستعمال بشرط فقد وصلت یعنی اذا ارتفعت عن الطریق المعتادۃ و اخذت فی السلوک مسلک القلب فقد وصلت قرب الوصال و العرفان باللہ۔ **قولہ**[۴۶]

Marfat.com

گفتم ملکا ترا کجا جویم من ❊ وز طلعت تو وصف کجا جویم من

گفتا کہ مرا مجوے بر عرش و بہشت ❊ نزدل خود جو کہ نزد اویم من

باش تا از خود بدر آئی بدانی کہ راہ دل رفتن چہ بود وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً زینہار تا نہ پنداری کہ قاضی می گوید کہ کفر نیک است و اسلام چنان نیست کہ مدح[۴۷] کفر می کند و قدح اسلام ہر چہ مرد را بخدا می رساند اسلام است و ہر چہ مرد را از راہ خدا باز دارد کفر است و حقیقت آنست کہ مرد سالک را نہ کفر باز دارد نہ اسلام کہ کفر و اسلام ہر دو حالت است کہ از ان لابد ست مادام کہ با خود باشی کفر است کہ چون[۴۸] از خودی خود خلاص یافتی کفر و ایمان نیز اگر ترا

چون مطلوب رسد اے مرد محب اے مسکین مبتلا وقتے ذوق درد ہجران گرفتہ وقتے لذت طرد و خذلان یافتہ تا عجب نفتد وقت خویش این بیت بخوانی ۔ **بیت**

ہجران خواہم صنما وصل نخواہم ❊ من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر

این عاشق ملتذ بلذت درد و طلب است و لذت سوز و سوختگی گرفتہ است طلب این حجاب راہ اوست چنان کہ ابو یزید گوید **اھل المحبت محجوبون بحبتھم** این جا تصۂ شیطان یاد آمدہ بود اما در خاطر گذاشت مردے پر وسوسہ صورت تلبیس پیش آرند لعنت بر ایشان گفتہ خذلہم اللہ بنقد ایشان سپردیم و بکار خود مشغول شدیم ۔ **قولہ مدح**[۴۹] کفر می کند و قدح اسلام از کلام بالا ہیچ فہم نشد ازیں سخن کہ قاضی گفت بیان سخنان قاضی کہ ما کردیم از کجا این معنی فہم شود بارے باندیشیش ۔ گفتم ملکا میان بیان ما و میلانے کہ قاضی آورد آسمان و زمین باشد اما بکلام قاضی مناسبت قلب المومن عرش اللہ دار و محجب ۔ کارے او را نیابند جز بہ نزدیک ۔۔ دل ۔ تحفہ دگر چون دل بر و مطلع شد آن در ہر چہ نظر کند ہمو را بیند اندیشہ کن کہ چہ می گویم **قولہ چون**[۵۰] از خود خلاص یافتی چہ می گوئی بیخبر شدی دیوانہ گشتی اگر این چنین است خود فقیہہ می گوید بر این چنین کسے نہ دین است نہ کفر است و اگر این مراد داری از خود رفتن صوفیان عبارت ازین کنند کہ نظر مرد ساقط شود از قول و

Marfat.com

طلبند در نیابند ۔ رباعی

در بتکدہ گر خیال معشوقۂ ماست ❊ رفتن بطواف کعبہ از عقل خطاست
کعبہ کہ ازو بوے نداردکنش است ❊ با بوے وصال او کنش کعبۂ ماست

تا از خود پرستی فارغ نشوی خدا پرست نشوی و نتوانی بود تا بندہ نشوی

فعل وجود خود ہمہ نظر بفرد حقیقی بود احدے کہ ہمہ اعتبار و احدیت بود اکنوں اورا می گوئی کہ کفر و اسلام نیز او یکسان است بدان معنی باشد کفر من حیث ہو ہو و اسلام من حیث ہو ہو ہر دو حال ظاہری باشد بحقیقت نسبتے ندارد و حقیقت عبارت از ہو ہو است بارے نظارہ شو من فرد حقیقی بالا گفتہ ام۔

قولہ در بتکدہ گر خیال معشوقۂ ماست اگر در بتکدہ خیالے درستے است آنگہ چہ میگوی در کعبہ

نفرضے ہم باشد ہماں خیال در بتکدہ بارا حتے وانسے کہ در کعبہ است اما فرض لین است بر فرض اگر این چنین فرض کنیم کہ آنجا خیال باشد و آنجا نباشد کلام درست شیند یعنے مرتب شود ہمیں معنی گفتیم در دوم بیت محقق گردان و ہم مردماں را در خاطر زند گویند مراد شاعر این است اگر در بتکدہ نقدے یافت در کعبہ برلے چہ کار رود آرے ترا فہمے ہست کہ در کعبہ چہ تجلی بود در بتکدہ نقدے چہ و اگر در ہر دو یکے است ممنوع و اختلاف چہ باشد آن کہ وقتے تر دے آئینہ و پشت آئینہ دیدہ این مثال برائے بیان بندہ است۔

قولہ تا ازین بت پرستی یعنی تا کارے میکنی کہ نسبتے بہ بشریت و ہواے انسانیت دارد تو خدا پرست نہ تو خود پرست ہو پرستی اگر برائے نجات کارے میکنی یا برائے فوز مثوبات و برائے رعایت حقیقت ربوبیت و برائے دیدہ دیدار نقد او عقبیٰ این ہمہ برائے خود باشد و خود پرستی باشد تا آنکہ بدو سستی و بلدنت و محبت نہ رسی خدا پرست نہ باشی و آنکہ گوئی خود را درمیان نہ بینی آن کار دیگر است این کارے است از و بدو این کار انبیا و اخص اولیا است **قولہ** تا بندہ نشوی یعنے تا عبادت بحق عبودیت بجانیاری روے آزادی نہ بینی یعنی بذل مجہود نشود و موجود و مفقود گردد و تو بدو قائم مانی این پرستیدن عبارت از خود در فتن و او را پرستیدن است۔

Marfat.com

آزادی بیابی[۵۲] تا پشت[۵۳] بر ہر دو عالم نکنی با آدم[۵۴] و آدمیت نرسی و تا از خود نگریزی بخدا نے نرسی و اگر خود را در راہ خدائے تعالیٰ نیازی و فدائے او نکنی مقبول[۵۵] حضرت نگردی و تا ہمہ برہم نرنی و پشت بر ہمہ نکنی ہمہ نشوی[۵۶] و بجملہ راہ نیابی و تا فقیر[۵۷] نشوی غنی نباشی و تا فانی نشوی باقی نباشی۔ رباعی

تا ہر چہ[۵۸] علایق است برہم نزنی ❊ در دائرۂ محققان دم نزنی
تا آتش در عالم و آدم نزنی ❊ یک روز میان[۵۹] کم زنان کم نزنی

قولہ[۵۲] آزادی بیابی یعنی از قید بندگی بیرون آئی ہر چہ کنی بہ بندگی کنی و دوستی ہر چہ کنی بدو کنی و ہر چہ در محضر او کنی یعنی در مباشرت افعال خود باشی و مباشرت او را بنگری۔ قولہ[۵۳] تا پشت بر ہر دو عالم نکنی پشت دادن با عالم عبارت ازین است کہ توجہے کہ ترا با عالم است کہ ہمہ مقصود سوئے او شدہ است از او پشت دہی و اعراض کنی۔ قولہ[۵۴] با آدم و آدمیت نرسی آدم سر اعظم است تا آنکہ گوید خَلَقْتُ بِیَدَیَّ و گوید الانسان سری و منم انا سی ہمہ سر او۔ پس او مجموع اسرار باشد۔ آدمیت آن است کہ خلقت برائے آن چیز راست مقصود ازین نواید ہمان ست آن آدم و آدمیت آنگہ گشتی کہ وجودات کائنات ہیچ چیز خطرہ نہ کنی و توجہ بدو نیاری قولہ[۵۵] مقبول حضرت نشوی ہر آئینہ گفتہ ام نظم

عیاران را از خار باشد مفرش ❊ عیار نہ پائے ازین راہ بکش
تا در نزنی بہر چہ داری آتش ❊ ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش

قولہ[۵۶] ہمہ نشوی یعنی مطلع بر اسرار ہمہ نگردی و ہمہ را در خود نہ بینی و با ہمہ متحد نشوی قولہ[۵۷] تا فقیر نباشی میان فقر و غنا و فنا و بقا تلازم کلی است ہر کہ را افتقار با تدرشد غنا با تدرشد ہر کہ را بقا است او را فنا است ہر کرا فنا است او را بقا است بلکہ کما بقی فنی و کما فنی بقی و ہمین فنا بقا است و ہمین بقا فنا است فافہم و اغتنم انہ السر الاعظم قولہ[۵۸] تا ہر چہ علایق است برہم نزنی یعنی ہیچ تعلقے ترا پائے بند نباشد ؎ تعلقے

تا آتش در عالم و آدم نزنی ❊ در دائرۂ محققان دم نزنی ❊ قولہ[۵۹] میان کم زنان یعنی آنانکہ فانی اند تو بہ صفت

Marfat.com

اے عزیز[۶۱] آشنائی درون را اسبابے است و پختگی او را وقتے ہست چنانکہ پختگی میوہ را اسبابے ست آفت کہ آشنائے درون را چنان پدید آید بروزگار کہ پختگی در میوہ و سپیدی در موے سیاہ و طول[۶۲] و عرض در آدمی کہ بروزگار زیادت می شود و قوی میگردد و اما فراوانی و زیادتی بحس بصر و بچشم سر آنرا ادراک نتواں کرد الا بحس اندرون و بچشم دل و آن زیادتی خفی التدریج بود در ہر نفسے ترقی باشد چوں سپیدی در موے و پختگی در میوہ پدید آید و شیرینی در انگور اما بیک ساعت[۶۳] پیدا نشود بلکہ ہر ساعتے از نو افزونی و زیادتی پذیرد و اما پختگی کہ در میوہ پدید آید آن را اسبابیست خاک و آب و ہوا و تابش آفتاب و ماہتاب بباید و اختلاف لیل و نہار بباید ہمہ اسباب ظاہر است و اسبابے دیگر بباید چون زحل و مشتری و ستارگان آسمان و ثوابت ہفت آسمان بعضے از عالم ملکوت بباید چوں فرشتگان مثل ملک الربح

قولہ[۶۰] اے عزیز اسباب را رعایت کنند بدان ظفر و فائز باشند قولہ[۶۱] آشنائی درون چو خواہی کہ یابی درون آشنا باشی اسباب وارد تخلی و تقلیل و غیر آن و لے اختیار کردن و مشقتہا بر خود گرفتن و تحمل کردن باید اما این قدر است کہ مقابلہ بر یکے دل صاف می گردد و کدورتہا برمی خیزد پختگی عبارت ازین است یعنے چنانکہ با خلاف ہوا درخت بابار میگردد و قوی می شود و آنرا کہ اندک میوۂ او پخت میگردد۔ قولہ[۶۲] طول عمر و عرض انسان مانند اوست زیادت و نقصان ادراک نمیکند اما چوں بمقدارے باشد پدید آید قولہ[۶۳] پیدا نشود آرے آرے آنرا تصفیہ اندک اندک پیدا شود و حاسۂ بصر او را ک نمی کند اما پختگی میوہ و انگور و سپیدی موے سیاہ زیادت قاضی ما چندین بسیار گوئی کہ کردہ است چنانکہ برائے ہر شے فیضے و مددے چندین چیزے می باید و کذلک برائے تصفیۂ باطن چندین چیزے می باید تا چیزے شود و حضور شہود این را ملکوتی نام نہند کہ بنا برین کہ ملکوت کلِ شیئے باطنہ خلاصہ تمام نماز حضور است این ملکوتی شد و آن ملکی بود نیت

Marfat.com

فرشتۂ باد و فرشتۂ زمین و فرشتہ باران و فرشتۂ آسماں و معبود این ہمہ یکیست کہ اگر نہ او بودے ہمہ موجودات محو بودے و جملہ معدومات بتقدیر وجود موجود و جملہ موجودات بتقدیر عدم معدوم بودے ہمچناں کہ پختگی میوہ را اسبابیست بعضے ملکی و بعضے ملکوتی ہمچنین آشنائی درون را اسبابیست ہم ملکوتی و ہم ملکی ہرچہ بظاہر قالب تعلق دارد آں ملکی بود چون نماز و روزہ و خواندن قرآن و تسبیح و اذکار و آنچہ افعال قالب بود کہ ثواب بر آن حاصل شود و ہرچہ بباطن و دل تعلق دارد بعضے ملکوتی باشد چوں خضوع و خشوع و محبت و شوق و نیت صافی و صدق ہمچنین دل آدمی بروزگار آشنا گردد و این اسباب چنانکہ باید دست فراہم ندہد الا در صحبت پیرے پختہ کہ مزکی شیخ لہ الدین لہ باشد کہ پیران را صفت یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ باشد و صفت

صادق بغیر شائبۂ ملکوتی است و تلاوتے کہ شد ملکی است۔ **قولہ** دست فراہم ندہد این چیزہا میسر و لیکن میسر نیاید ہر کہ بے رہ پیرود بمقصد نرسد گفتہ اند مرغ را چینہ کودک را شیر شریعت را استاد باید طریقت را پیر و اگر کسے دست دہد با این چیز بیان این است کہ این جا جز پیر کسے مطلع نباشد ازیں ساحران پرس کہ از جادو کردن در تسخیرات و طلسمات خود اندک وصفے و اندک شرطے در وضع فوت شد تمام خراب گشت ہیچ اثر نہ کرد۔ **قولہ** من لہ شیخ لہ الدین لہ یعنی آں کہ خواہد کہ دین را بحق دین شناسد بے ارشاد پیرے نشود۔ **قولہ** صفت یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ باشد یعنے خدائے سبحانہ تعالیٰ زمام ہدست ایشان دادہ است۔ ہر کرا خدائے تعالیٰ ہدایت دہد ایشان او را راہ راست نمایند و آں کہ موصوف بصفت یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ گشتہ اند یعنے با او یکے شدہ اند ہر کرا خدائے تعالیٰ ہدایت خواہد ایشان نمودند و ہر کرا ایشاں ہدایت کنند خدائے تعالیٰ ہدایت کرد و ہرچہ بصفت ہدایت تجلی کرد ضلالت ہم بخود دور شد۔

Marfat.com

یُضِلُّ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ دور باشد وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ تربیت وآداب دادن ایشانست اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم احوال پیران ومریدانست کہ درنیاکہ این جمال خود را بخلق نمودندے تا خلق همہ از حقیقت آگاہ شدندے۔ رباعی

آنرا کہ دلیل رہ رخے چون نیست ۶۹ ؛ او برخطراست وخلق ازو آگہ نیست
از خود بخود آمدن رہ کوتہ نیست ؛ بیرون زسر دو زلف شاہد رہ نیست

قولہ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ ۔ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ہمان است وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ ہمان است قولہ اصحابی کہ متصف بصفت من اند بصحبت صحبت ایشان را است یعنی ہرکہ ایشان اقتدا کند رہ راست یابد کہ ہم بصفت من اند ہرکہ اقتدا کنی بمن اقتدا کردہ باشی۔ معنی حدیث این گمان نبری کہ ہرکہ از میان ایشان منحرف شد ودرہوائے افتاد اقتدا کنی رہ راست یابی حاشا وکلا ۔ قولہ آنرا کہ دلیل رہ رخے چون نیست ۶۹ مقصود ہر دو بیت در محل اعتبار راست آنرا کہ خدا وند سبحانہ وتعالیٰ رہبر نشد رفتن او درخطراست وخلق ازین سر آگاہ نیست ؎

آنرا کہ دلیل رہ رخے چون نیست ؛ او درخطراست وخلق ازو آگہ نیست
از خود بخود آمدن رہ کوتہ نیست ؛ بیرون زسر دو زلف شاہد رہ نیست

ویا او خود درخطراست از خطر او کسے آگہ نہ اینکہ مردم گویند از خود بیرون شو با خدائے تعالیٰ یکے گردد از خود بدر آمدن ایجوبہ کارے است ویقین است اگر این راہ را بہ درازی نسبت کنی شاید از ازل تا ابد تمام نشود وجمال رخ شاہد آن جمال نیست کہ بیک نظر او را احاطہ توان کرد تا بعمرے از وبکمال تمام برتوان خورد او آن درازی ندارد کہ کسے بپایاں رسیدہ باشد۔ احتمال دیگر بر وفق آن دوم بیت این معنی درست تر آید آنرا کہ خدائے تعالیٰ

Marfat.com

چہ دانی اے عزیز کہ این شاہد کدامست و زلف شاہد چیست خد و خال در کدام

بصفت ذات خود کہ جمال و جلال خود است کسے را بسوے خود رہ نمونی نکردہ یا او برین راہ نیافت او بمقصود نرسید و ہر چہ او را پیش افتاد ظنون و خیالات نیست و ورین بیت افتادہ است

"بیرون ز سر و زلف شاہد رہ نیست"

من ہم چنیں دانم مگر گوینده را چنین می باید گفت ؎

"بیرون ز خد و دو زلف شاہد رہ نیست"

زلف را بجز ظلمت و قہر و جلال نسبت نکنند رخ را بحسن و جمال برابر نہند و رہ دوست ہم بجمال و ہم بہ جلال و فرود قاضی بیانے خواہد کردن۔ ہمیں زلف و خال میگیرد زلف و خال یک نسبت دارند ہر دو را عبارت از حجاب کنند ہر دو را نسبت بقہر برند ہر دو را ازین و حسن گویند سبب امتزاج نقطۂ قہر بر صورت حسن و جمال ہر دو را یک اعتبار بہمہ حال۔ **قولہ** چہ دانی اے عزیز اکنوں گویم المعنی فی قلب الشاعر اما تا آنجا کہ احتمال اعتبار باشد ما را بیان لابدی است ذات واجب الوجود را شاہد عنایت کہ واجب الوجود و ایم الشہود است لا یستر عرش ولا سماء ولا ارض ولا ہواء وجودات را بجنب آن وجود تعالیٰ بحسب احاطت و اشتمال بر آن مانند پرکالۂ جامۂ خورد ترین پرکالہا در میان دریائے محیط نہ آنکہ این پرکالہ جمیع اجزائے وجود او دریا گرفتہ است زنہار تداخل و امتزاج گمان نبری من و تو ازین عالم ایم ہر قشلے کہ کنیم بیرون ازین عالم نباشد ترا گمان این ہر دو ہو تعالیٰ لا یتداخل و لا یمتزاج و لا یتصل و لا ینفصل ۔ دیگر در مقابل قاضی این قال خواہد شد از شاہد غایبی خواہد گفت تمثل و تشکل را اشارات خواہد نمود آن را باین بسیطے خواہد داد علی ہذا این شاہد ہماں شاہد قاضی باشد و زینتے و جمالے کہ آن شاہد داشت نباشد صوفی کہ چنیں شاہدے بہمہ حسن و جمال خود بجہت تش جلوہ کند اما اگر بہ ایستد نظر تیز کند الا دل لک و الثانی علیک پاید باشد چناں کہ این شاہد را رخ خالے و زلفے کہ لک واجب الوجود و ایم الشہود را جمالے و جلالے لطف و قہرے اینا

Marfat.com

مقام است مرد رونده را مقامها و معانیها است که چون آن را در عالم صورت و جسمانیت عرض خیال و مونس روزگا سیکنی جز در کسوت حروف و عبارت شاہد و پردهٔ خد و خال و زلف نمی تواں کرد و نمود و گر این بیتها نشنیدهٔ - رباعی

آن خال سیہ کہ بر رخ دلدارم ❊ مہریست زمشک بر شکر بندارم
گر شاہ حبش دہد بجان زنہارم ❊ نمن شکنم آن مہر شکر بردارم

اے عزیز چہ می شنوی خال سیاہ مہر محمد رسول اللہ است میداں کہ بر چہرهٔ لا الہ الا اللہ ختم زینتے شدہ است کہ خد شاہد ہرگز بے خال کمال ندارد و خد جمال لا الہ الا اللہ

از و آوردہ است بدو نشان می برد قاضی سیگوید تشکل کردہ است - بیت

آن کہ آمد بزم محبوباں و دست دوست ❊ گرچہ غلط کردہ است نیست غلط اوست

قاضی را ہم بدین سبب زندیق گفتند او مسلمان است کافر است از بحری - قولہ مرد مرشد رونده اسرار الوہیت و حکایت از تجلیات خواہی کہ در بیان آری جز استعارہ و تمثیل میسر نیست از شاعر شنیدهٔ در حسن معشوق تحیر چہ می کند از تحیر خویش رخ را بہ نسبت می کند قد را بسرو فلک را بمی حرکات و اعضای او کہ ملک مرد عارف گر از آن بیانے خواہد کند جز در کسوت حروف و عبارت نباشد اما شرط کار آن است کہ از حد تجاوز نہ کند نشنیدهٔ ان لکل ملک حمی و حمی اللہ محارمہ اکنون اگر کسے در حمی ملک در آید چہ سگوئی اکنوں این دیوانگی است اگر در حمی ملک در آید چوں کسے بود شایستهٔ چیست اینجا حظے و نصیبے است و قسمتے است چناں کہ از آتش نصیبہ بر گیری اگر در آتش در آئی بہ بینی خود چوں باشد ہیں مثال است بیت

نمن شکنم آن مہر و شکر بردارم ❊ بر خود گیرم ہر چہ شود گو شو گو شو

قولہ خال سیاہ مہر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میدان آمدن محمدؐ از قوت بفعل میدان چہ باشد یکہ در جہرہ بہ فراغ دلی بہ یکانگی درست راست آسودہ و آرامیدہ بود ہر چہ مقصود افتاد او را از ان رہ نیست صورت روے گردانیدہ مگر از ین ذات ہیں اقتضا کرد مہر محمد علیہ السلام بر چہرهٔ لا الہ الا اللہ

Marfat.com

بے خال کمال محمد رسول اللہ ہرگز کمال نداشتے و خود منور نبودے و صد ہزار جان (مقصود) عاشقان در سر آن خال شہید شدہ است میان این مرد مان و میان لقاء اللہ یک (شاہد: مرد سالک) حجاب دیگر ماندہ باشد چوں ازین حجاب درگذری جز جمال نقار اللہ یک حجاب دیگر نباشد و آن یک حجاب کدامست۔ مصرعہ

"بیرون ز سر دو زلف شاہد رہ نیست"

ختم و زینتے شدہ است اگر محمد علیہ السلام را از و بجد بیارند زینتے و جمالے ردے نماید خود شاہد بے خال کمالے (نیارند نہ نماید) ندارد و جمال بے جلال صفت ذوالجلال تمام ثبوت نیاید با این سپیدی نقطۂ سیاہے می بایست تا جمال باکمال رو نماید جمال الوہیت بہ نقطۂ محمدیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شد اگر او نبودے نبودے ہمان چہ گفتہ اند لولاک لما خلقت الافلاک اینجا بیانے کلمہ چند در کتاب آرند عشق در خلوت خانۂ (نہ بیانے کنند و کتابے) شہود بہ یک وجود آرمیدہ آسودہ بود ذوق نغمۂ کن او را در رقص آورد بر زمینخانۂ شہود رقص کنان دو دیدہ ہر دو رکہ می گشت صورتے دیگر می نمود ذوق دیگر چشیدہ و ہیئتے دیگر می بود بیشتر چہ شویم سخن قاضی (نہ گوئیم) می ماند۔ قولہ و خود متصور نبودے آرے عشقبازی است تا دوئی در میان نباشد لذتے و ذوقے نباشد قولہ بیرون ز سر دو زلف قاضی را در گفت "سر دو زلف" تاملے بایستے اگرچہ مراد کس ہمیں زلف است یعنے رہ ہمہ زلف است رہ دیگر نیست یعنی فریبیدن او ہمان رہ کہ بدو نسبت است گر بدو رسیدہم بدین رسید وقتے دیدہ ام شاہدے از طالب خود بروش گرم ترمی رفت از تعقیش جدش گرفت کشید لب بلب بنہاد بمراد رسید و جز این دگر رہے نبود ہر چہ ترا از راہ خدائے تعالیٰ باز دارد و آن ابلیس است باز ماندن و در اغوا افتادن تو کسل تو و ہمہ حرمان تو و اعتقاد تو بریں کہ کسے نیافت و نرسید این ہمہ تلبیس و آلت ابلیس و آلت ابلیس کہ قاضی عنایت کرد ہمیں شخصے و مشخصے خدائے تعالیٰ او را راندہ است با این سطرودی و مردودی است با این ہمہ طرد و لعنت روئے از و نہ گردانیدہ و اگر وقتے این صورت نمودہ است بگوشۂ چشم ہمان سونگران است۔ و دیگر عاشق را در رضائے معشوق و تجلی بر آن صفتے نظارہ کردہ است (نہ دگر است)

Marfat.com

این آن مقام است اے عزیز چہ دانی کہ شاہ حبش کدامست پردہ[۵۵] دار درگاہ الا للہ است کہ او را ابلیس خوانی کہ اغوا پیشہ گرفتہ است و لعنت[۵۶] غذائے وے آمدہ

در آمدن او و نمودن صورت قہر و عزت و جلالے و جمالے دارد نظارہ گر است در صورت خزانہ خیال خود در آن متجایید ان تصور کن جوانے امرد خوب صورت یکے کمر بستہ وجود درمیان یک کردہ و آستینہا بالا کشیدہ و نیزہ بدست گرفتہ بر اسپے اشہبے سوار قصد سینہ کردہ چہ جمال است آنجا کدام نظارہ است اگر دیدہ باشی یا در خیال آوردہ باشی دانی کہ من چہ می گویم آن بدبخت در جلال و قہر او را گرفتار یئے یافت بے آن گرفتار سوختن و لعنت اختیار کرد بر سر و دیدہ گرفت اگرچہ تنگ می آید می گرید و می نالد می زار دا تا اسیر در بند است چہ کند گرفتار است بدبختے ملعونے و مردودے دور افتادہ از ہمہ مرادہا باز ماندہ

باین ہمہ ہمی ساختہ قولہ پردہ[۵۷] دار او را دربان و پردہ وار می گوید یعنے رسم دربان است کہ دافع و مانع باشد آرے یک طرف رعایت درست است اما طرف دوم پردہ دار کار او این است کہ او خود محرم و غیر محرم را باز دارد و در کش بستہ نخواہد آن بدبخت غیر محرم را نمی گذارد و محرم را بس نمی آید و بہ محرمیت خویش عنایتے کہ با وے است او بزور خود رود و این او را مانع شدن نتواند اگرچہ قصد باز داشتن او ہم دارد و در رشتہ نظارہ کند و حسرت خورد و معذب در عذاب باشد۔ قولہ لعنت[۵۸] خدائے تعالیٰ غذائے او آمد چون غذائے او قہر است او مقہور است و لعنت و بعد ازین قہر اند ہر آئینہ ماہی از دریا قوت خورد و قہری از قہر غذا یا بد ہمہ در آتش غذا گیرد اینجا سخن مشکل است فعلی ہذا عذاب نماند آرے نماند اگر یار با یار پیوند و این شخص مرکب است ناری ہم ہست و ہوائی ہم ہست ارضی ہم مائی ہم ابلیس از آتش است ترکیبے کہ او یافتہ است و وجودیکہ او را درین جہانست از اشیائے مختلف فیض گرفتہ است او را با آتش عذاب کند وجودے و ترکیبے کہ او راست متالم و متاذی گردد و لیکن اشد التالم و اشد التاذی دو عذاب بر و سخت است بیک از جمال برنمی خورد و دوم لعنت تمام نمی یابد میدانی لا آلے ہو لآء و لا آلے ہو لآء چہ بلا ست۔

Marfat.com

فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝

قولہ فَبِعِزَّتِكَ سہ معنی دارد یا باء قسم است و یا باء سبب و یا باء مصاحبت است اگر باء سبب باشد معنی چنیں بود سبب عزتے و جلالے کہ تو داری ہمہ را بتحقیق من اغوا کنم از تو بدور دارم عزت و جلالت را پردہ دارم عزت و جلالت تو مجاب ہم آید طاعت است و معصیت است و در طاعت تجلی جمال اوست و در معصیت فیض قہر اوست بندگان را در معصیت اندازم بفیض قہر تو ایشان را عفو کنم فبعزتک علما را و سلحا را و زہاد را و عبادرا و مومنان را در دل القا کنم شما کدا امید کیا نید کسانید کہ او را بخواہید بریں بندگی خود ثابت باشید نجات طلبید شما را با خدائے تعالیٰ چہ کار ایشان بدین محروم و محجوب گردند گویند جواب سخن کجا و ما کجا او گفتہ معذرہ ہمینے باین حضرت چکار بیچارہ محروم شد بر علما نیز معقول کند کہ ہرگز کسے این حکم کند کہ فانی زلیے قدیم واجب را بیند اگر درین جہانش و اگر در انجہاں علما خالی ازین دو نہ اند اکنوں عزت او را سبب داشت برائے اغوائے بندگان او یک شیوہ دگر می باز در وندگاں را میگوید رسہ کہ تو پیش گرفتہ رہ دراز است رسی یا نرسی درین نقد است ذوق بکمال و تمام در وی اینک من عبادت چند ہزار سال در باختہ ام در زمرۂ عاشق صادق طالب نایستد اما او این دغدغہ کند و بریں آرد ما می گوئیم آری در دشئے عزیز است اما با ہمہ وجدان نار در دسوز و ہجران باقی است فافہم و اغتنم **بیت**

عجبے نیست کہ سرگشتہ بود طالب دوست ❊ عجب ایں بست کہ من و اصل سرگردانم

آہ ہمان سوزے و دردے کہ از اول کار بود بعزت او ہیچ ازان کم نشد بل یزداد فیزدادشم یزداد و بہ این واگر باقسم باشد خود ظاہر است میگوید سوگند بعزت تو کہ ہمہ را از تو بدور دارم و غیرت عشق این تقاضا کرد کہ جز معشوق را بشہودے و بوجودے ندیدہ و اگر ادہم ایں رود عاشق نماند این سوگند و این اغوا دلیل ازین بریں کرد کہ آن بدبخت عاشق سوختہ دردمند فراق زدہ و زار افتادہ با ہمہ طرد و خذلان ساختہ است موجب طرد و خذلان ساختہ است یا بے باکست یا عصیان و طغیان یا چیزیکہ میان عاشق و

Marfat.com

چہ گوئی شاہدے زلف زیبائے دارد و شاہدے خد و خال و زلف صورت نہ بندد و چون روندہ بدان مقام رسد او را دو حالت بود ۔

معشوق رود این ہمہ دلیل بر آن کند کہ آن بدبخت روزگارے و کاروبارے داشت ہماں عزت داند و سوگند ہم بعزت بخورد کہ دیگران را ہم بدان دائیم دور باش این درگاہ جز عزت و جلالت نیست الکبریاء ردائی این حرف درست ترنشستہ است اگر عزت درمیان نبود او خود بخود است واگر با مصاحبت اعتبار کنیم یعنی بندگان ترا باین ہمہ قربتے کہ با ایشانست و ایشان را با تو ہم با این مصاحبت ایشان را از تو بدور دارم وقت را مشوش کنم ذوق را از ایشان برم برخوردار از کوے تو نخواہند شد ای مرد عارف اگر چشیدہ یا یقین شنیدہ اگر نچشیدہ دانی و نکو فہم کن واگر نہ سخن نازک است ۔ **قولہ** چہ گوئی شاہد ربوبیت عبارت ہم از رد و قبول و از حسن و قبح مصلحت این وسبب این ربوبیت ہمین است این را در صورت ظاہر شخص جمال و حسن او و کمال او در چہ باشد روے مہوش خال سیاہے در رخش کمے چنین و قدے چنان کہ ال عبودیت جز بدین نسبت و کمال ربوبیت ہم بدان کہ بیان کردیم حسن بمعنوی و کمال معنوی اگر در صورت ظاہر بتمثل و تخیل حکایت کنی چہ گوئی سخن برے و ظریفے و چابکے و شوخے ہمبرین قیاس صفتے دیگر این معنی بدین صورت مبین و ظاہر گردد چنانکہ شاعرے گوید ؎

الوجہ مثل الصبح مبیض ٭ والخال مثل اللیل مسود
ہذا ازلما استجمعا حسنا ٭ والضد یظہر حسنہ الضد

این قدر باید دانست کہ این جا ملازمت کلی نسبت اگر خوبروے را خال نبود بر رخ نقصانے ہم باشد و اگر خال را علاحدہ تصور کنی انگہ چہ می گوئی در نظر چگونہ نماید گوئی نقطۂ سیاہے کہ جز مظلم و معانش نبود اما در اجتماع ایشان مزید حسن باشد و تجربہ ہم بدین است اما تحقیق سخن این است کہ ابلیس ہم تلبیس ست کارے است کہ درمیان رود دل داند من دانم و دل کہ کدام گنجینہ است کہ این جا

Marfat.com

دو نور فرا پیش آید کہ عبارت از ان یکے خال و یکے زلف و یکے نور مصطفیٰ ﷺ است
و دیگر نور ابلیس و تا ابد باین دو مقام کار است ای عزیز این جا ترا معلوم شود
کہ نشان پیر راہ رفتہ آن باشد کہ جملہ افعال و اقوال مرید از ابتدا تا انتہا
داند و معلوم وے باشد زیرا کہ پیرے کہ ہنوز بلوغ نیافتہ باشد و تمام نرسیدہ

کمون ست بشنو چشم اکحل و ابروے بہم کشیدہ کژ بین درستے پس انگہ این روے چہ محتاج آن خال است اگر بر صفحۂ رخسار نقطۂ خال مزاحمتے کند زیادتی نبود مزید حسن شود تا آن کہ مشاعران این سو رغبت پیشتر نمودہ اند حکما گفتہ تمام الحسن طول الشعر حسن موجود شدہ است اما اتمام او بر این است قصہ آنست ہم پس دراز است بسیار آن گرفتار آن حلقۂ اند و اسیر اند انداگم گشتہ اند البتہ نتوانستند کہ ازین کمند بر کشند۔ **قولہ دو نور فرا پیش آید** عجائب حالے است قاضی ظلمت را نور میخواند زلف و خال سیاہ نسبت بظلمت و گمراہی دارد با جلا و صفا و روشنائی و رہ راست چہ نسبت؟ اما مقصود قاضی این است این راہ یکے زلف و دوم خال یکے نور محمد علیہ السلام دوم نور ابلیس چنانکہ ابلیس را اتباع او و اقتدا بدو ہم چو او بود نہ از راہ دور افتادن است و از مقصود دور افتادن است و حرمان در حرمان است کذلک محمد ﷺ و محمدیت حجاب است علیہ السلام از احادیث شنیدۂ میمے بمیان آمد حجاب معنے است رفتنی نیست۔ با این ہر دو نور تا ابد کار است اہل ضلال و حرمان و خذلان را دو پیروئی کسے اگرچہ اور ملکے باشد یا سگے باشد و پیروئی محمد ﷺ و اتباع او ہمہ را بقید او بودن و ماندن از احدیت دور افتادہ است ازلا و ابداً اما ازین ہر دو چارہ نیست **قولہ** ترا این جا معلوم شود چو بر سر محمد علیہ السلام اطلاع شد کہ این محیط ہمہ طالبان و رسیدگان است اول و آخر مرید بداند و اگر نداند ارشاد چہ کند علم بکلیات احوال مرید لا بد لیست اما جزئیات در حد انحصار داخل نیست تا آنکہ فلسفی در علم باری ہم نہایت جزئیات را سخن گوید

Marfat.com

او تیز ہنوز طالب[۸۱] و مرید باشد پیری را نشاید مرید[۸۲] ے جان پیر دیدہ باشد و پیر آئینۂ مرید است کہ در وے خدا را بیند و مرید آئینۂ پیر است کہ در جان او خود را بیند ہمہ پیر آن[۸۳] را تمنائے ارادت مرید است ۔ در ینغا ای عزیز ہر کہ بر راہ[۸۴] طریق پیر رود و مرید باشد مر پیر را و ہر کہ بر طریق ارادت و مراد خود رود مرید مراد خود باشد مرید[۸۵] ی پیر پرستی باشد و زنار داشتن در راہ خدا و رسول او

---

۱ مستملک قولہ مرید[۸۱] طالب باشد عزیزے کہ مستملک این مقام نشدہ بر و کارش در صعد و خطر باشد بیشک پیری را نشاید

قولہ مرید[۸۲] جان پیر دیدن باشد یعنی جان پیر جان مرید باشد و او طالب جان جان است پیر را بیند جان پیر را بیند جان جان را دیدہ باشد تا آنکہ میگوید پیر آئینۂ مرید است و خدا را بیند و پیر در مرید خود را بیند چون این پیر مرید را مراد باشد و مراد او معرفت خدا و تجلی حق بود آن با پیر در پیر دید پیر در آئینۂ مرید جز آن کہ خود را بیند پیر طالب مرادے و آن یک مراد پس او را در او می بیند او در او خود را می بیند قولہ پیران[۸۲] را تمنائے ارادت مریدان بود این سخن را احتمال دارد یکے ہر پیرے کہ ہست تمنا بر ذوق ارادت و ابتدائے طلب را اگر وقتے روے طلب دیدہ باشی بدانی ازین عاشقان مجاز پرس کہ آغاز عشق عاشق را چہ ذوق و از منتہی پرس کہ اگر وقتے انتظارے واندوہے در روے بسر بردہ است کہ این حالت پیران کہ مریدان را تمنا برند معنی دیگر چون آنچنین آمد کہ مرید آئینۂ پیر شد بحسب ہر آئینۂ آن یک رو جمال دیگر می نماید و این پیر مرید آن خواہد و مستر شدان بسیار طلبد تا تنوع مرایا و تکثر تجلیات پیش آمد معنی دیگر ہر پیرے کہ ہست آرزو دارد زمان و زمان استیناف کار شود تا زمانے ہجران کشد ساعتے بدولت وصلت رساند علی ہذا تردد و اختلاف ذوقے دارد عاشقان گفتہ اند ؎

ہجران خواہم صنما وصل نخواہم ✤ من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر

زیرا چہ وصلے کہ بعد از فراق باشد لذتش بکمال بود و فراقے کہ بعد از وصال شود در زبر در افزاید اندوہ و احتراق را نہایت نباشد و ہر دو صفت لازمۂ حال خود طلبد قولہ ہر کہ بر راہ[۸۴] پیر بود یعنے مرید او را گویند کہ بر فرمایش پیر در قول و فعل او باشد و اگر در میان ہوائے از طرف خود بیند او خود مراد باشد مرید نبود قاضی چون اول ذکر مرید کرد آنجا شرط او بیان کرد قولہ مرید[۸۵] ی پیر پرستی باشد

Marfat.com

مرید را در راہ ارادت این باشد اما مرید را از بہا است یکے ادب[۸۶] آنست کہ از پیر معصومی و طاعت نجوید چنان کہ دانستے و دیگر آن کہ او را بصورت و عبارت طلب نکند و او را بچشم پیر نہ بیند کہ آنگاہ قالب مجرد بیند از پوست[۸۷] و گوشت بلکہ بچشم حقیقت و علم و معرفت او بیند بچشم

چون پیر را درین مرتبہ بنہاد کہ در آئینۂ جان او خدا را بیند پیر پرستی ضرورت آمد زنار بندی لابد گلو گیر شود ای عزیز اینجا پائے بندے گرانے است جہلے این جا اسیر ماندہ است اما بجان و سر تو این پیش آید اما گذشتن لابد است قولہ[۸۶] یکے این باشد کہ از پیر معصومی و طاعت بسیار نجوید البتہ فہم مردم برین است کہ پیر آن کسے بود کہ حرکتے از حرکات ناشایستہ از و در وجود نیاید او ہمہ شب و ہمہ روز مستغرق بکار خدائے تعالیٰ بود نماز و روزہ و تلاوت و کلامے و علمے و اگر برین صفت مردماں احساس نکنند شش چیزے درستے در دہائے آن محروم ماندگاں بگذرد و بران از دولت ارشاد او محروم شود قاضی برائے آن مقدم میگوید کہ نخواہم از پیر عصمت طلبی کہ پیر غرق دریائے الوہیت است ہم او را بخود گرفتہ وھو تعالیٰ یفعل الخیر والشر فلعلہ ینظر من الشیخ شیئ مما لیست الی ھذا الامر پس ترا نشاید کہ بدین نظر گمانے کنی و خیال بد بری چگویم با تو اگر این چنین شود اگر پیر در مشہدے غائب را شہید بیند و آن شاہد بامرے دعوت کند ھل تیسر لہ ان یسبو عنہ بلا جرم بر پیر خود را مقابلہ کن و او را در پلۂ خود منہ او صورتے دیگر پذیرفتہ و تو از مقعدے دیگر مولانا محی الدین ابن عربی حکایتے در رسالۂ آداب پیر و مرید آوردہ مرا فراموش نمی آید کہ این حکایت آرم اما تو آنجا مطالعہ کن اینجا این قدر اندیشہ باید کرد و معنی فہم باید کہ خضر علیہ السلام کودکے را گرفت و کشت کشتن قبیح است در جملۂ ادیان خضر علیہ السلام را اطاعت رب بود کہ او مامور بدین گشتہ بود ہمبرین عارف دیگر را قیاس کن چنین کارے ازو بر اید از کبیرہ بکبیرہ تفاوتے نیست قولہ[۸۷] از گوشت پیر را این نظر کمن از گوشتے نہ او گوشتے

Marfat.com

دل[۸۵] چہ گوئی بوجہل و بولہب و عتبہ مصطفٰے را ظاہر میدیدند بچشم سر ہمچناں کہ ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم میدیدند اما دیدۂ دل نداشتند تا قرآن بیان نادیدن ایشان کرد وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ آنچہ حقیقت مصطفٰے بود نتوانستند دید مقصود آن ست کہ از پیر حقیقت و معنی باز باید طلبیدن و بستن نہ

و پوستے و لحمے و عظمے و دمے است او ما لا ل بنور احدیت است وقتے چند بیت بدین معنی گفتہ بودم ابیات حضرت قبلی سہ

من رفتہ ام ز خویش درون و برون شدہ ام ٭ از من مرا طلب تو کمن من کنون نہ ام
چون لحم و دم شدہ است مرا عشق تو بدانکہ ٭ من مغز و استخوان و دگر پوست و خون نہ ام
با دوست چوں یکے شدہ ام حیرتیت وصل و ہجر ٭ ہستم ہمان چہ بودم زاں کم فزون نہ ام
کس پرسد از محمد چونی چگونۂ ٭ ہیچوں چگو نہ گوید چونم چگونہ ام

برائے خدائے تعالٰے را این سخن بشنو سخن ما را در مقابلۂ دل خود نہ بحسب خویش آنرا ہمی بدان مردے ہستند کہ از من و تو از خودی خود بدر شدہ اند ایشان این جا راہ برند ومع ذلك واللہ عزیز علیم قولہ[۸۸] چہ گوئی بوجہل یعنے پیر را این چنین حیوانیت با خود تسویہ مدہ او را امتیاز کن و خصوصیتے کہ آن خاصۂ اوست دیگرے را با وے در ان ثابت اشتراکے نیست و آن چیز را در بسیار محل یابند کہ مردم آن را در ان جویند لعزت المطلوب وحسن المحل پس معصومی مطلب و پیر را بدان نظر مبین کہ

ف است — در عین حیوانیت است و در وصف تجلی اوست و کشف حقیقی است یعرفہ اہلہ این قدر تقلید گیر

ف درین تقلید — تا دو ملت تحقیق روے ننماید پس تو نیز با مردم ہمیں سخن گوے و مردماں را ہم تقلید آری پیر

ف شرے — الٰہی شدہ است و تو بشر و تا تو بشری این بشری را با الٰہی قیاس مبر در آن بشری کہ او با تو مشترک است ہم در آن بشری او را بشئی نیفتد و حاصل حاضر است قولہ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ الی بشریت و صورت المتجانسۃ بصورہم ولا یبصرون حقیقتہ وما ہو ہو ۔

Marfat.com

قالب وصورت زیرا کہ مرید آن باشد کہ در مشاہدۂ پیر صد ہزار[۹۰] فائدہ بیند ادب
دیگر آنست کہ احوال[۹۱] جملہ با پیر بگوید تا پیر او را روز بروز ساعت بساعت تربیت
می کند و او را از خطرہا و روشہائے مختلف آگاہ کند نحن نقص[۹۲] علیک احسن
القصص ازین کلمہ نشان دارد از بہر آن کہ راہیست بخدا و نشان دہ راہ ن دلہا
دارد و آن چہ بہ پیر تعلق دارد آن باشد کہ بیاموزد و راہ نماید بخدا او آن چہ

قولہ صد[۹۰] ہزار فائدہ یا بد سخن عامیانہ می گوید پس آن کہ گوئی کہ در جان پیر خدائے را بیند
فائدہ یا بد چہ معنی دارد اگر مرد شناسندہ شد بچشم بینا بیند گشت پیر را مثال سبوئے فرض کن کہ
پر آب بود آنکہ او رہ یافتہ است از ورائے سبو رطوبت و لطافت آب را احساس می کند
ہم بدین قدر کہ نظر بظاہر کرد البتہ شیئی مائی از باطن مشاہدہ شد گفتہ اند الاسرۃ تلوح بما
فی السریرۃ صورت مشہد و مظہر و معکس اوست اکنوں چہ می گوئی بران ہیکلے کہ موارد انوار قدسی
و سبوحی است بظاہر آن قالب گوئی رنگ و اثرے باقی ماند یا نہ فافہم واغتنم پس بدان کہ پیران
چہ اند و ترا از پیران چہ و اگر فتن است۔ قولہ احوال[۹۱] جملہ با پیر گوید آرے گوید و گفتن ضرورت باشد
خصوصاً مبتدی و متوسط اما منتہی اگر گوید کتاب با کتاب بے مقابلہ کند تا صحت درست یا بد و اگر سقم مائی بود دفعہ شد
و مقابلہ اصلے دوم آن شستہ شود و متوسط را باید کہ ہر واقعۂ دیدنی کہ دیدہ باشد کہ آن نسبت بہ پیر دارد
از منبع پیر و معدن پیر آمدہ است بدو بگوید و اما اگر دیدنی است کہ از ورا و ورا است گفتن بر پیر مصلحت نیست تا در دلش
چہ آید گفتہ اند غیرتہا در کار راست تر اگمان رود متوسط بود او را ورا رسید منتہی شد متوسط را میگویم کہ رود باز آید و حالت
تلوں صفت ذات اوست منتہی ہمیدان ممکن است اما مبتدی را چارہ نیست آنچہ پیش آید البتہ پیش پیر گوید اندنا دیدہ راہ است
و ناشناختہ و نا رفتہ واقعہائے دیدن خویش بر حسب فہم خود و با خود و خیال نبرد کہ موجب حرمان او
شود۔ مولانا نصیر الدین سالارپوری شطے با خود از علم حدیث از خدمت ایشان شنودم مرد مشغول و با مجاہدہ در ریاضت
بسیار بود طالب صادق اما پیرے بر سر نہ با من می گفت خواست کہ امشب شیطان مرا حرکت دہد

Marfat.com

بمرید تعلق دارد آن باشد کہ واقعہ جز پیر کس را نہ گوید و زیادہ و نقصان نگذارد واقعہ یوسف صدیق اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْہِ یٰٓاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا واقعہ گفتن مرید آن بست بر پیران پس یعقوب گفت یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاکَ عَلٰٓی اِخْوَتِکَ اوّل وصیت کہ پیر مریدان را کند آنست کہ گوید اے مرید واقعہ خود با کسے گوے ہر چہ فرا پیش مرید آید باید کہ آن را احتمال کند و آن را خود از راہ مصلحت در راہ مرید

ن می پیچم و می گیرم — می بینم نور سے خنکے نرمے بر مثال محلوجے پیش من است و با دستہا در آمدہ است اورا می بینم و می گویم و خنکی آن را حتہا بدستہاے من می رسد و از صورت لا آلہ الا انا برمی آید با خود گفتم لا حول ولا قوۃ الا باللہ، مرا می خواہد شیطان بدبخت در وسوسہ بیند از دمن بخود باز آمدم خواستم تا این سخن بگویم کہ این او نیست مقدمہ چیزے ہست ہمانکہ عبرت مردان در کار است با خود گفتم مرید پیر من نیست من بہر چہ با این میگویم مقصود مبتدی را چارہ نیست کہ ہر چہ پیش آید با پیر گفتن قولہ ۹۲ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ بر رسول اللہ علیہ السلام قص قصص می شود و مقصود تنبیہ تثبیت دل رسول اللہ علیہ السلام تجربہ و تفکر حکایت گفتن بر پیر ضرورت باشد زیرا چہ خداوند بر رسول علیہ السلام قصہ می کرد او تعالیٰ بجاے پیر است و رسول بجاے مرید او تعالیٰ مطلع بر اسرار ضمائر و ہر چہ رسول اللہ را مشکلے پیش آمد قص قصص قصہ بر مناسب حال آن می کرد حل مشکل او شد قولہ ۹۳ واقعہ یوسف علیہ السلام ازین جا معلوم شد کہ یوسف علیہ السلام بمنزلہ مرید بود و یعقوب بجاے پیر یوسف علیہ السلام واقعہ خود بر وگفت و تعبیر کرد و صیتش فرمود کہ بر کسے نہ گوئی یعنی آنست کہ مرید ان با پیران حکایت کنند و پیر تعبیر می فرماید و منع حدیث می کند قولہ ۹۴ پس ہر چہ فرا پیش مرید آید یعنی اگر چیزے

ن خود را بدان ندہد بسکبار نگردد — پیش آمد کہ آن موجب توقع و تسلط او شود بدان احتمال کند جملہ را با بدان ندہد بسکبار نگردد و آنکہ منعے و زجرے مانع پیش آید آن را احتمال بکند با گفتن شرط بار نیست و البتہ آن ہمہ تصرفات پیر است چیزے دہد و برنا بود — و ازان باز آرد و مترد و متعلق دارد تا عجب پیش نیاید عجب عبارت از چیست چیزے بزبان بودہ و ناشدہ پندارد و بر آن خود را دزنے نہد بدین قدر را از مقصود باز ماند سبب این مصلحت بر در راہ روش او

Marfat.com

نہاوہ باشد تا مرید را عجبے در نیاید پس چون مرید از ہمہ فارغ گردد پیر را نشان بامرید آں باشد
کہ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ یعنی راہ مقصود مرید باے
نماید تا او را پیر نیز استادی در آموزد کہ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔ چون تخلق
باخلاق شیخ حاصل آید کارے بجائے رسد وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا
ادب دیگر آنست کہ مرید مبتدی حضور و غیبت ادب پیر نگاہ دارد در حضور او بصورت

کلوخے پیش دارد تا او وہمہ خود را بخود باز نشناسد و خود را خود داند **قولہ** يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ تعبیر گفت من
قبل این فرمود لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ بعد از ہمہ صیتہا بعد از ہمہ اطلاع این اسرار التما دیافتہ او را بخدمت کار وید حال او را بکار او وتمام
او را باز دید **قولہ** يَجْتَبِيْكَ اجتبا امر عام است اے اجتبا کان منہا المقصود ومنہا الشہود ومنہا الوجود
واطوار دیگر نمی گویم مقصود را می باشم وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ جزوے از ان کلیات است
قولہ تا او را پیر استادی آموزد استادی بیاموزد یا نیاموزد احوال او باو می گوید استادی وراء این ہمہ
چیزہاست یعنی خارج از مقصود کار مراد اوست چون تخلق باخلاق شیخ حاصل آید یوسف علیہ السلام مرید
یعقوب علیہ السلام چون پیر مریدرہ بجان برد با پیرے گشت پیر خود خود را در مرید دید ن گرفت
چناں کہ مرید در پیر خدائے تعالیٰ را می دید این جا سزد کہ مرید پیر را سجود آرد بدین معنی کہ او را عین خدا دید و
مقصود خود را بعیان در دے اقتدا این جا حرف باز گونہ نویسند و سطر باز گونہ خوانند۔ **بیت**

ابد این جا ازل بینی ازل این جا ابد یابی ٭ بیابی جملہ را باقی نہ بینی ہیچ را فانی

تمامی عبارت تخلقوا باخلاق اللّٰہ را تخلقوا باخلاق شیخ می آرد چنانکہ کسے این نائب مناب وآوردہ اوست
قولہ حضور و غیبت نگاہ دارد یعنی اگر حضور صورت پیر است با ادبے کہ شرط ظاہر باشد بر آن ادب بود
واگر از صورت پیر غیبت صوری پیش افتادہ است صورت او باشد یعنی ہمان ادبے کہ در حضور ظاہر بود ہمان ادب حضور در غیبت باشد با این تصور این
تصویرہا اثرہا دارد و کارہاے مریدان چنیں کردہ اند و ہمہ بدین پیراں شدہ اند الحق قاضی نیز از خواجگان

Marfat.com

مودت باشد و بغیبت بصورت مراقب باشد و پیر را همچنان حاظر داند که امام را در امامت اما مرید منتهی را غیبت و حضور یکسان باشد شنیده که آن روز که جان پاک مصطفیٰ عم را وعده در رسید تا پیش خدا برند عبد اللہ[98] بن زید انصاری را فرزندے بود نزدیک او رفت و از برون رفتن مصطفیٰ از این جهان خبر داد پدر را گفت نخواهم که بعد از مصطفیٰ عم این دیدۂ من کس را بیند دعا کرد و گفت اللّٰھم اعم عینی خداوندا چشم من کور گردان حق تعالیٰ دعاے وے اجابت کرد فعمیت عیناہ پس در ساعت کور شد معلوم[99] ست

قاضی اشارتے در رمزے می گوید یعنے مریدے که تقدم تمکن یافته است مرید بود منتهلے شده است غیبت حضور یکسان داند غیبت مردمان راست او همان ره در محضر است اگر خواهد باز ماندن نتواند۔ بیت

حسن رخ تو ملک دو عالم فرو گرفت ❊ بیچارۂ که از تو گریزد کجا رود

قوله عبد اللہ[98] زید انصاری شنیده که رسول علیہ السّلام وفات یافت بخواست که این چشم ظاهر که از صورت ظاهر او حظی میگرفت بدان چشم روے دیگرے نہ بیند خود را دعاے بد کرد و اللّٰھم اعم عینی حتی لا اری بعد حبیبک فعمیت عیناہ چشمهاش کور شد از این جا این باید که او از حضور و غیبت [illegible] داشت تا این خواست و دیگران نخواستند این عشق غلبہ است این صولت محبت است عاشق [illegible] از باطن معشوق و از حسن نہانی او کمالاتے که او دارد این را عشق و ابتلائے است و کذلک بصورت ظاهر او دیوانہ چشم او ست و دیوانۂ پیشانی او ست و مبتلاے ابروے او ست [illegible] صلی اللّٰہ علیہ [illegible] وسلم و ہمہ حرکات و سکنات محبوب عبد اللہ است این ظاهر از ان ظاهر حظے میگرفتہ اگر تو گیتی بدانی اما چه کنم این گفتار است ہمیں آید که ابو بکر و عمر و عثمان و علی بیشتر اند از عبد اللہ [illegible] قتا و لیکن از عبد اللہ پرس که این گفتار بآن مسکین چه بلا با دست نتوان گفتن [illegible] و ترا کے انجنان شود لا حول و لا قوۃ الا باللہ حکایت عاشقان است این جا از غلبۂ عشق

[illegible] بیان [illegible] قوله معلوم[99] است ہیہات ہیہات غیر معلوم است و آنکه گوئی که ایشان از سماع

Marfat.com

کہ عشق ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضوان اللہ علیہم با مصطفیٰ ﷺ ہزار چندان بیشتر بود
چرا این معنی بر خاطر ایشان نگذشت و ای عزیز عبداللہ زید قوت از ظاہر صورت سید عالم ﷺ
میخورد و می چشید چون غیب صورت آمد چشم را عمیت حاصل آمد و قوت و غذائے
ابوبکر و آن دیگر صحابہ از دل و جان مصطفیٰ بود ما صب اللہ فی صدر شیئا

فاضل انداما این عالم عالم عشق است چہ دانم تا سوے کدام دل لحظہ کند **قولہ** چون عشق ابوبکر عشق
دیوانگی جاے چوں و چرا نباشد **قولہ** عبداللہ زید آرے در پردہ می دید و آنچہ درون پردہ است
و آن کہ داخل پردہ است از درون خود بیرون پردہ می نمود او جاے و حسن جز آن پردہ نباشد ف فیض از درون
پس فقدان دو را فتاد و این پردہ در افتادہ باشد گہے نظارۂ این شعبدہ گری شدہ است
مرد شعبدہ جامہ گرد برگرد میگیرد و شعل بزرگ می افزود و دران چرخے کردہ و بداں صورتہا آن را ہم میدید
در پردہ نہادہ آن چرخ را می گرداند مردم در اے این جامہ شدہ صورتے زیبائے ملیح لطیف می بیند
و اگر مین او را انظارہ کند این ملاحت و جمال نباشد و این لذت و ذوق نبود قوت این ملاحت عبداللہ
زید را کور کرد اما فضل ابوبکر رضی اللہ عنہ گویند آرے و کذلک فضل عمر و عثمان و علی و ابوبکر را می گوید ما
صب اللہ فی صدری شیئا الا وصبتہ فی صدر ابی بکر ہر چہ مرا دادند البتہ نصیب ابوبکر کردند ہمہ دریچہا ہ بندید
مگر دریچۂ ابوبکر آن جز دریچۂ دل و راہ ملکوت نیست عمر را میگوید ان الحق لینطق علی لسان عمر و
می فرماید اقوا کم فی دین اللہ عمر ابن الخطاب و لہ یقال امام الحجۃ و العمر عثمان را فرمود
چون از کسے شرم ندارم کہ خداے تعالیٰ و فرشتگان از وے شرم دارند او را یجہز جیش العسرۃ گویند
علی را گویند انا مدینۃ العلم و علی بابہا و این دو یعنی در شہر در آید بر و ہر چہ از شہر بیرون آید
بر و در برون آید سخن نازکے است فہم کن و او را می گوید انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ و در با
او می گوید سباق الامم ثلثۃ منہم علی ابن ابی طالب او را می گوید انا و علی من نور واحد
قبل ان یخلق اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام باربعۃ آلاف

Marfat.com

الاوصیتہ فی صدر ابی بکرا ابوبکر را ہمچنین غذائے جان میداد اے عزیز مصطفےٰ ع آنروز
کہ از دنیا بیرون رفتن خواست اشارتے لطیف کرد و این معنی گفت الیوم سد واکل
خوخۃ الا خوخۃ ابی بکر گفت امروز روز نہا بستہ گردد مگر روزن ابوبکر و ابوبکر صفتان ہمچنان بمن

ف خواجہ اویس و بحقیقت میدید — کشادہ بود کشادہ باشد اویس قرنی رض چون مصطفےٰ ع را میدید ۱۰۲ بحقیقت صورت را بصورت
ننمود زیرا کہ مقصود از دیدن صورت معنی بود چون دیدن معنی حاصل باشد صورت حجاب آید

ہر یکے را آن مناسب است کہ از جد حسن متجاوز است نفس ایشان من و تو چہ گویم اہل دین بیک زبان این سخن گویند و
دانند اما سخن در عشق بازیست سلطان محمود با ہمہ عزت و عظمتے کہ داشت بار داده است بارجا را و شخصے کوہی ٹوکرہ
بر سر گرفتہ میاں بارجا و فریاد کناں میگردد و می گوید نمک بہائے گرفتند پیش سلطان بردند فرمودند این چہ شوخی و

ف مدر — گستاخی است کہ در حضرت سلاطین میکنی نمک فروش گفت قصہ مدار از نمک فروختن بہانہ است با
ایاز سر و کارے دارم سلطان فرمود کہ با این عزت و سلطنت کہ مرا است و با این ہمہ دستے کہ من دارم پائے
ہمت نمی توانم استوار ایستاد ترا بچہ حد جمال این خود نمائی است گفت این ہمہ کہ تو گفتی راہ وصال است

ف با ہمہ کہ — و آن چہ من دارم ساز درد و سوز است با کہ نیکے و اصل باشد ظاہر شخص دیگر و با طن او را عاشق دردمند و
مبتلا شخصے دیگر است قولہ بحقیقت ۱۰۲ میدید چہ باشد بحقیقت میدید یعنی این صور و اجسام دنیائے کہ
درمیان حجاب نبودند تا خود عارضند اویس ابن عامر قرنی رضی اللہ عنہ حجاب تجلی می کرد تا با
او محمد علیہ السلام بر صورت اتحاد نمودند تا خود معنی محمد نوری علیہ السلام مخزونے درست بود کہ محمد علیہ السلام صورت حجاب

ف دیگانگے — نبودہ اند تا خود معنی محمد علیہ السلام نورے و بیگانگی یافتہ بود چون این چنین بود
است احتیاج بران از میان کرانے کار برداشتہ است اما ترا میگویم
با این ہمہ ایصال حسی رویت صوری و ذوقے علاحدہ و راحتے دگر است اگر اویس را آن ندہند
کہ ابوبکر را و عمر را دادہ اند عجبے نباشد شمار کن ایشان افضل اصحاب اویس از تابعین است
است ۔

Marfat.com

عالمان نارسیدہ روزگار عذر ما در پیش نہند گویند ما در بود اما ام اصلی بود کہ عِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ ما در اصلی را چگونہ گذاشتی کہ آمدی کہ او خود ما در اصلی بود کہ چوں ما در را میبیند کہ صورت فرزند او باشد کہ محمدؐ است و ہم تبع آن باشد مگر آن نشنیدہ کہ مجنون را گفتند لیلے آمد گفت من خود لیلے ام و سرگریبان فرو برد یعنے کہ لیلےٰ[۱۱۵] با من ست و من با لیلےٰ[۱۱۴] اے دوست بدانکہ

قولہ اُمُّ الْكِتٰبِ[۱۱۳] یعنے در علم نفسی اوست یا آنکہ در لوح مرقوم است خواستۂ او نبود کہ اویس او را بیند این سخن با سخن علمائے نا بالغ تفاوتے ندارد در ام الکتاب خواست کہ اویس رسول علیہ السلام را نہ بیند ام صوری است سبب باز داشت او شدہ خواجہ ابو محمد حفصل فارمدی در مجالس خود نویسد اویس رضی اللہ عنہ چون ہر چند ابتلا و اشتیاق بر حسب فوران شوق و محبت خود داشت با رسول علیہ السلام امّا رعایت رضائے او را کہ او حفظ حقوق ما در را فریضہ داشت و ایمان خود ہر چند محب را فراق محبوب سخت ترین بلا ہا ست امّا برائے رضائے محبوب را خواست اختیار کند پارسائے گوید بیت

اگر مراد تو ہے دوست نامرادیٔ ما ست ❊ مراد خویش من از تو دگر نخواہم خواست

اریدُ وصالہا ویریدُ ہجری ❊ فاترکُ ما اریدُ لما یریدُ

قاضی را ماندن اویسؓ از دیدار رسول اللہ علیہ السلام بریں معنی فرمود کہ غذا و قوت از باطن رسول اللہ میگرفت فعلے ہذا از ظاہر را استغنا باشد بریں یکدو اعتبار ما گفتیم با وجود قوت باطن بود و قوت ظاہر ہم بصبر زدن بود قولہ ہٰذا[۱۱۶] سرگریبان کرد صورت خیال لیلےٰ در وجود خیال مجنون منقش شد کہ خیال با خیالے یکے گشت ہم ازین مقال سر بر کرد کہ من خود لیلےٰ ام سرگریبان بر تا آن خود خیال تو با خیال او یکے گردد خیال از میان برخیزد یکے بحقیقت خویش ثبوت یابد قطعہ گفتہ بودم بیت

خیالست این کسے را وصل یارا ست ❊ خیالی شو خیالش اصل کارا ست

خیال را ہم بخیال حقیقی تعلق دہ آنچنان بخیال رو وہاں حقیقت ماند قولہ لیلےٰ[۱۱۵] با من است مسکین با لیلےٰ[۱۱۴] رابطۂ عشق ہر دو یک محضر حاضر آورد لیلےٰ با مجنون است و مجنون با لیلےٰ، اندیشہ کن ہر چہ گفتہ می شود

Marfat.com

ہر کارے[۱۰۶] کہ پیر مریدرا فرماید خلعتے باشد الٰہی کہ بدو دہند و ہر جا کہ مرید باشد درحمایت آن خلعت باشد کہ فرمان پیر فرمان خدا است مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ہمیں تواند بود وَجَعَلْنَا اُمَّتُہٗ یَھْدُوْنَ بِاَمْرِنَا این ہمہ شدہ است و این شیفتہ را مدتے بود کہ حالے و رغبتے روے نمودہ کہ چند سال وچند اوقات نام[۱۰۷] خدائے تعالیٰ بزبان نتوانستم راندن تا بجمال[۱۰۸] نٓ وَالْقَلَمِ

قولہ[۱۰۶] ہر کارے کہ پیر کلمات قاضی ہم بریں مرتبط می شود کہ مرید در جان پیر خدا را می بیند ہم بران ست کہ ہر کارے کہ پیر مریدرا فرماید خدا فرماید خلعت الٰہی باشد مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ہر چہ رسول اللہ علیہ السلام فرماید پس اطاعت رسول اطاعت خدائے تعالیٰ باشد کذلک پیر و رسول باخدا یکے شدہ است میان شان صورت قاب قوسین رہ ذہاب گرفتہ است او ادنیٰ قرار جا گشتہ است ہر آئینہ اطاعت رسول اللہ اطاعت خدا بود پیر را ہم ہمچنین میدان این حدیث از رسول علیہ السلام مرویست من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن اطاعنی فقد اطاع اللّٰہ درین دو مرتبہ ہر سہ را اتحاد دادہ است اطاعت امیر من اطاعت من زیرا چہ او را من میگویم او با من یکے است و اطاعت او اطاعت خدا است زیرا چہ من از خدا میگویم و با خدا یکے ام پس آن امیر من با خدا یکے باشد اے دوست از زبان بندگی خواجہ شنیدہ ام و آن از ان اوحد کرمانیست قدس سرہٗ نظم

گفتم کہ ہمپیری تو یا پیر ÷ گفتا کہ دوئی ز راہ برگیر

چوں نیک بدیدم آن نکو بود ÷ من او پیر ہر سر او بود

قولہ[۱۰۷] نام خدائے را بزبان نتوانم راند بیانے چند موجب کار بجائے کشید مجال سخن نماند وقت این نام او تقاضا می کند کہ سخن بگویم در حضور نام یکے گفتن ترک ادب است و غیرت این تقاضا کند کہ زبانش بنام او نگشاید او عزیز است او عزیز است و جمیل او عظیم من کدام کسم کہ نام او بستانم من نام او گویم دیگران ہم ہمیں پیشہ گیرند من چوں توانم کہ نام بزبان دیگرے رود علیٰ ہذا موجب اطوار عاشقان بیشتر است آن چہ بنقد آمد بنشستم قولہ[۱۰۸] تا جمال نٓ وَالْقَلَمِ

Marfat.com

وَمَا يَسْطُرُونَ این بیچاره را بنواخت و قبول کرد و گفت بگو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

توچه[۱۱۱] توانی دانستن که این کدام مقام باشد در کدام حالت باشد گفتن و خواندن قرأت

حقیقی آن باشد که خدائے را بخدائے خوانی قدیم را بزبان محدث و آفریده خواندن قرأت

این بیچاره را بنواخت و قبول کرد قاضی علیه الرحمه نون وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ در صحرائے

کتابت نمی آرد که چه جمال و چه قبول و چه فرمایش بود اگر می نویسم این مستوره محذره در نظار که

ہر محرم[ف] و نامحرم می شود اما این قدر لابد است. که من نیز شرح به اشارتے کنم اهله یعرفه حق سبحانه تعالیٰ سوگند

بقلم و ما یسطرون خورد عزت[ف] و عظمت قلم را دادا ازین جا معلوم شد نبشتن و خواندن و گفتن

نزد اهل تحقیق عزتے و اعتبارے دارد و حجاب راه ایشان نیست چون بدین معنی اجازت شد ما نیز

بحسب وقت زبان گشودیم نُونْ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ جمال خویش را تجلی کرد و فنون نشان[ف] او

اوئی مشاهده شد و در اقلام بیان آمد محمد علیه السلام از قوت بفعل چه شد الواحد لا یصدر الا الواحد

چندین سخن گویند و یک معنی مراد اول ما خلق الله نوری اول ما خلق الله القلم اول ما خلق الله

الروح اول ما خلق الله العقل شئے واحد است بچندین نام او تسمیه شده است نور گفت

ازان چه نور ظاهر منظهر است آن شی واحد را ظاهر منظهر است عقل گفت او ممیز است او عارف است

روح گفت قوام اشیا بدوست قلم گفت هر چیز بدو مرقوم و هر چیز ازو معلوم است این جمال جو

قاضی تجلی کرد اکنون چه جمال است که رقم دارد تعلیم دارد و تنبیه میکند تحقیق میکند این صورت

بدین جمال تجلی کرد قاضی را اشارت کتابت و تنبیه بیان آمد در ریاکسے را این جا تجلی برین آرد[ف] کس را

درین تکثر بیند و در شطط یابد هر چند که یکے از یکے آمده و یکے در یکے جنبیده نباشد اما آمدنی و رفتنی

و یکے شدنی همت قاضی را این سو برد یکے را در یکے انداخت **قوله**[۱۰۹] بگو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ این احد در

احد بوده است فرمان آمد در تکثر محمد و محمدی علیه السلام پیش آمد گفت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تکثر در تکثر آمد

قوله[۱۱۱] چه توان دانستن که این در کدام مقام باشد متحیر شد پیش آن زبان کشاید عجب در آمدے

Marfat.com

حقیقی نبود از ان بزرگ نشنیدہ کہ گفت من[۱۱۱] عرف اللہ لایقول اللہ ومن قال اللہ ما عرف اللہ بکوش تا بدانی کہ چہ میگوید گفت ہر کہ خدائے را شناسد ہرگز نگوید اللہ و ہر کہ اللہ بگفت خدائے را نشناخت و شناسد چہ دانی کہ خدائے را بسخرا چگونہ تواں خواندن تا نقطہ نشوی[۱۱۲] اللہ گفت نباشی جملہ آن کہ پیر مرید را فرماید در اوارد یکے آنکہ گوید کہ پیوستہ[۱۱۳] می گوئی لا الہ الا اللہ چوں ازین مقام در گذرد گوید بگو

سخن در پیر و مرید بود و در صورت ظاہر و معنی باطن بود یکبارگی آغاز کرد کہ این شیفتہ را مدتے وقتے بود۔ الی آخرہ اگر گفتہ را عذر آن میخواہد نہ مراد خواست من است این ہا بگویم تا مدتے ازین گفتار ماندہ بودم چوں ہمہ را بزیر آوردم آنگہ چند سخنے گفتہ ام ربط دیگر با لا سخن بریں رفت کہ اویس رض و امثال او تعلق بحقیقت محمد علیہ السلام داشتند تا زبان ہرگز نہ پرداختند ہمہ اں می گوید این شیفتہ را ہم مدتے بود کہ پروائے سخن نداشت یعنی بحقیقت مستغرق بود بیان ظاہر را و صورت را تعلق نداشت تا آں کہ ہمہ بصورتے جمال خود نمود و ما را اشارتے برین فرمود قولہ[۱۱۱] اما ندانم چہ گفت من عرف اللہ در تتمت حقیقت کارے زیادت است و بے شبہ کہ ہم ہمچنیں است فائدہ می دارد بزرگے گفتہ است من عرف اللہ لا یقول اللہ باز این سخن را ترقی میکند کہ اگر کسے گوید چرا نباشد کہ از خدائے تعالیٰ بخدائے تعالیٰ بگوید سخن را قبول می فرماید اما می گوید ہر کسے را سیر نیست چہ دانی کہ خدائے تعالیٰ بخدائے تعالیٰ چگونہ تواں خواندن ان کہ گفت من عرف اللہ لا یقول اللہ بدین معنی گفت کہ در جمع است و آنکہ از خدائے تعالیٰ بخدا گوید او در جمع الجمع است قولہ[۱۱۲] تا نقطہ نشوی تا کارت بدان بگشاد گر بمن بدین نگروی کہ او تجزیہ و تقسیم پذیرد سمت و جہت نماند بدانی خدائے را بخدائے تعالیٰ گفتن چہ باشد قولہ[۱۱۳] پیوستہ گوئی داخل او را دنیست پیوستہ گفتن دوام دارد و او را دوام ذات دارد لا الہ الا اللہ قصہ درازے بود و تحویلات زواید را از لا بدر برد اللہ را اثبات کرد یعنی فنائے جملہ در لا کرد ہمیں معنی دارد رخت در خیمۂ الا اللہ نہد یعنے ہماں جا قرار گیرد چوں اللہ کہ اسم ذات است

Marfat.com

اللہ نفی و فنا جملہ در لا بگذارد و رخت اللہ چوں در خیمہ اللہ زند چوں نقطہ میان دو حرف ھو شود و مقام کہ در میان[۱۱۴] دو لا است واپس گذارد کہ این دو مقام دایرہ دو ولایت کہ مسکن و معاد جملہ سالکان راہ خدا است واپس گذاشتہ باشد او را فرماید تا پیوستہ گوید ھو ھو ھو درمیان این دو مقام اللہ[۱۱۵] فرماید گفتن چون از ہمہ اعراض باشد جز ہو دیگر ہیچ نشاید گفتن قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پس از این مقام توحید بود خواندن باید کہ در آن توحید یگانگی باشد

ف نقطہ حروف

مزداتے را و بحسب این تسمیہ کردہ اند و ہیچ معنی از صورت کسوت بیروں نیاید بحق و بحقیقت از و عنایت توان کرد از ھو ہم اسقاط او شود حرکتے کہ برھا بود زیر و زبر گردد و اگر دانی کہ حھا داشت خشک و صاف شد نقطۂ حرف ماند اکنون این ہا نقطہ حرف شود اکنوں بیان قاضی ببین کہ جائے این است کہ شرح کند۔ **قولہ** دوئی[۱۱۴] از میاں دو لا است لا الا کنی از میان دو لا ثبوت درست شود تو مرد متعلمی نفی در نفی اثبات تقاضا کند ثبوتے است کہ تصور وجود ندارد و بہمہ اعتبار ہم نفی کنی پس چہ شد نفی نفی شد اثبات بر ثبوت خویش ثابت ماند کہ سنخنے است این لا الہ نفی ما استحال وجودہ الا اللہ اثبات ما استحال عدم ہر دو را بیک دو رباش از ہمہ وجودات ذات او را منزہ و مبرا کردند نقطۂ کہ اشارت کردیم ہماں ثبوت لا است **قولہ**[۱۱۵] اللہ فرماید گفتن تجربہ است از مردماں دیگر کہ ذکر لا الہ حی گویند ہمارہ اگرچہ کار این بہ اللہ رسیدہ بود و این اللہ بھو بھو آمدہ است از لا اللہ عبارت از آمدن و ترقی از ان کلام نیست در سیر است از افعال بصفات و از صفات بذات و در ذات محو ہمہ چیز این جا گفتار نیست ہر چہ می شود می شود این جا او ہم گفتن لا الہ الا اللہ مشغول است ہمچناں نماز و صوم و تلاوت و ورد و دعائے و لیکن بجنیں مرد سالک بدوں کشفے و تجلی شود بحسب آن در گفتار ہماں گوید تا قال با حال برابر آید اگر ذاکرے من قبل آن کہ از گفتن لا الہ الا اللہ یعنی بہ اللہ و بھو بھو نرسیدہ است ہم ابتدائے الا اللہ و باللہ و یا ہو ہو می گوید شاید و عجب نیا شد بحسب گفتار او اگرچہ او آن شہود نیست برحمۃ اللہ و فضلہ او را ادراک کند۔

ف یعنے بعین باللہ

Marfat.com

ن ورنیا ای عزیز

ای عزیز گوئی تو مستمع[۱۱۶] این زمزمہا و مدرک این سخن ہا کہ خواہد بود کہ فراگیرد و ذوق این کرا چشانند و فہم این خلعت در کدام قالب بمطالعہ کنندہ پوشانند اما فراگیر این وردہا کہ این ضعیف بیچارہ بسیارے فتوح روحی دیدہ است ازین وردہا اگرچہ از کارہا و رادہائے خدائے خود ہمہ مرتبتے بلند دارد اما این از کار خصوصیتے دیگر دارد ابتدا کردہ شد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سیدنا محمد والہ اجمعین و در ہمہ اوقات این دعاے مجرب و مروی از ائمہ کبار است۔

اللھم انی ادعوک باسمک المکنون المخزون السلام المبارک المنزل القدوس المقدس المطہر المطاہر یاد ہر یاد یہور یاد یہار یا ازل یا ابد یا من لم یزل ولا یزال یا من لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد یا ہو یا ہو یا ہو یا لا الہ الا ہو یا من لا ہو الا ہو یا من لا یعلم ما ہو الا ہو یا من لا یعلم این ہو

و الظہور

قولہ تو مستمع[۱۱۶] آن رمزہا قاضی علیہ الرحمۃ اشارت بسالک مجذوب می کند عمرے در اذکار و اوراد گذرا سیدند پیش آن بار وضۃ من ریاض الجنۃ قرارگاہ ساخت تا اشارت می کند کہ او تجربہ کردہ است بنفس خویش پس قاضی اثرہا کہ در آن دعا دیدہ رحمۃ للعالمین و اشفاقاً للمسلمین در کتاب آوردہ وقتے پیش خواجہ می گفتم گوئی در خواب کسے دعا می گوید و آن مرا تمام یاد نماندہ است و در و بلفظ یاد یہور و دیہار و ہرا است و چیزے الفاظ سریانی ہم گفت آرے دعائے است کہ در تمہیدات عین القضات می گوید بخوانی آنرا درین دعا اثرہا دیدم مولانا سلیمان رودلی یارما می گفت پیش خواجہ می گفتم گوئی در خواب عرضہ داشتم کہ در تمہیدات دعائے است او دراں مبالغتے می کند کہ در او اثرہا بسیار است گفت بنویس بیار بردم بعد چند روزے فرمود مولانا درین دعا مزیدہا دیدم و من بعضے خاصۂ اصحاب خود را این دعا تلقین کردہ ام و آں ہمہ از قاضی یافتم۔

Marfat.com

الاھو یا من لا یعلم کیف ھو الا ھو یا کان یا کینان یا کَیْنُون یا بار یا
کائن قبل کل کون یا کائن بعد کل کون یا مکوّن لکل کون الٰھیا شرا
اذولی اصباوث ایل شدّای یا مجلی عظایم الامور سبحانک علی
حلمک بعد علمک سبحانک علی عفوک بعد قدرتک فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ اللّٰھم صل علی محمد و
علی آل محمد بعد دکل شیئ کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم
وبنا انک حمید مجید۔ دریغا ندانم ای عزیز کہ قدر این دعا دانی یا نہ
دریاب کہ این دعا بر صدر لوح محفوظ نبشتہ است وقاری این دعا جز محمد رسول اللہ
نیست دیگران طفیلی باشند خدائے تعالیٰ ما را از ثواب این دعا محروم نگرداند
بکرم خویش۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تمہید اصل ثالث در بیان خلق این جہان

بدان اے عزیز کہ خلق جہان بر سہ قسم آمدند و خدائے تعالیٰ ایجاد ایشان بر سہ گونہ
فطرت و خلقت آفرید قسم اول بصورت و شکل آدمی دارند اما از حقیقت و معانی
آدمی خالی باشند قرآن در حق این طایفہ خبر چنین میدہد اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ
بَلْ هُمْ اَضَلُّ چرا ایشین اند زیرا کہ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ این قوم را ذکر و
شرح کردن بسے مہم نیست ذکر ایشان در قرآن کہ کرد از برائے دوستان کہ
تا دوستان بدانند کہ با ایشان چہ کرامت کردہ است با مصطفیٰ گفتند ترا برائے

قولہ ثواب این دعا یعنے آثارے و اسرارے کہ درین دعا نہادہ است بر ما آشکارا است۔

Marfat.com

سلمان پارسی وصہیب رومی وابی بن کعب وبلال وہلال وسالم وابو ہریرہ وانس بن مالک وعبد اللہ مسعود رضوان اللہ علیہم فرستادیم نہ از برائے بوجہل وبولہب وعتبہ وشیبہ وعبد اللہ بن ابی سلول یا محمد ترا با ایشاں چہ کار ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل وجائے دیگر گفت فذرہم یخوضوا ویلعبوا حتی یلاقوا یومہم الذی یوعدون ای محمد با مدبران بگوے قل یا ایہا الکافرون شکل آدم شمارا وحقیقت آدم ما را شما در عالم حیوانی می باشید فارغ وما در عالم روحانی بے زحمت شما طلب ایشان مکنید کہ این خلعت نہ از برائے ایشاں نہادہ اند فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد وثمود وان کذبوک فقل لی عملی وللکم عملکم انتم بریئون مما اعمل وانا بری مما تعملون اگر خواست ما بودے جملہ در فطرت یکسان بودندے ولو شاء اللہ لجمعہم علی الہدیٰ فلا تکونن من الجاہلین ہمیں معنی دارد وجائے دیگر گفت ولو شاء ربک لآمن من فی الارض کلہم جمیعا افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مؤمنین ای محمد رسالت تو ایشان را دباغست نتواند کرد کہ کیمیا گری ارادت ایشان را از بوتہ نبوت تو محروم کردہ است ای محمد لیس لک من الامر شیء ولا یزالون مختلفین کہ متفادت آمدند در فطرت چہ شاید کردن کذلک خلقہم وتمت کلمۃ ربک ہمین معنی دارد تو ایشان را ہر پندے کہ دانی میدہ وانذر عشیرتک الاقربین اگر پندہی

تمہید اصل ثالث

قولہ ہمین معنی دارد یعنے کارے مختوم است قابل تحویل وتبدیل نیست۔

Marfat.com

ایشان را واگر ندهی که اهلیت نیابند واهل ایمان وحقیقت نشوند سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ
أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ زیراکه پردهٔ غفلت وجهل بر دیدهٔ دل ایشان
فروهشته است چون بیند وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ
وَقْرًا جای دیگر گفت وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ
لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا این حجاب دانی که چه حجاب بعد است
از قرب أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ خود همین گواهی می دهد آما قسم دویم هم صورت
وشکل آدم دارند وهم بحقیقت از آدم آمدند وحقیقت آدم دارند وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي
آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ
مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا تفضیلی که دارند نه از جهت زر وسیم دارند بلکه از جهت معنی دارند

قوله چه بیند این همه گفتار در باب کفار اما قاضی برای عابدان محرومان وآنکه طالب این کار
نیند صرف ایت می کند قوله حِجَابًا مَسْتُورًا این حاجب را بنظر ایشان ساتر است نه مستور است — در صفت حجاب
که از عالم ایشان بیرونست ایشان از ان حجاب غافل ومنکر عجب حجابی نیست وجود وبود وجود
وجود ایشان حجاب ایشان مستور است که از عالم ایشان مردی است پس ایشان راکه میدانند
که ما در چه حجابیم وهمچنین می نماید که این حجاب ازلاً وابداً برنخیزد تا نیک صاف ولطیف شود
ورا رحجاب جمال صورت معشوق بهمه حسن وملاحت خود جلوه کند ازین سو عاشق بهمه زیبائی
بیشتر نظاره شود باخود تو بگو حجاب اعتبار است خدای تعالی شعوری بخشد قوله بعد است از
قرب یعنی قرب از پس بعد است ادراک نمی شود — بیت

ازبعد مکن شکایت ای خسته جگر ٭ کز غایت قرب می نه بینی ما را

کسی را از پس که بعید است نتوان دید ودیگر را از پس که قریب است تا ادراک نتوان کرد اگر وارشد ونظر رافتم این جستجو
گردد قوله أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ هرچه ایشان را نداهی کن ره در تر می نماید ندا برای بعید است اگر خود

Marfat.com

کہ گوہر حقیقت ایشان در قیمت نیاید چنان کہ آدم را مزین کردند بروح قدسی
وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي کہ مسجود ملائک آمد و جان ہر یکے را از روح قدسی
مملوک کردند وَاَيَّدَنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ آن طائفہ اوّل در دنیا خود در دوزخ
بودند كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ
لَّمَحْجُوبُونَ امروز از معرفت در حجاب باشند فردا از حسرت رویت مشاہدۂ خدا

قریب بودندے ندانبودے آں قرب و بعد کہ گفتہ ام عبارت از چیست **قولہ** زر و سیم چہ عبارت
است کہ قاضی با چندان آزادیہا کہ دارد نام زر و سیم بزبان راندن عبارت ہا بسیار است برائے
این بیان قاضی را انچہ می گویا نندمی گوید مگر سیم و زر برائے مناسبت گوہر قیمیت بالا گرفتہ است
قولہ بروح قدسی یعنے تحفہ در آدم علیہ السلام و آدمیان نہادہ اند او بہائے دارد کہ قیمت
مقیمی نیاید واز جمیع اوزان بیرون است **قولہ** وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي نفخ است
درین بیان من روحی و نفخت می گوید خود نفخ کردم و دادم روح خویش را نفخ کردم این دلیل کرد کہ
از وجز اثرے بآدم علیہ السلام نیست و آن اثر با فیض کو دیا روح اعظم از فیض قسمتے گرفتہ است فیض او ہمہ
صفت او دارد اینجا اگر توحید گوئی درست است بلکہ وحدت ہم ازان او فرشتگاں را سجدہ
او فرمود یعنے اثر و فیض من است سجدۂ او سجدہ بمن است و ہر کہ او را سجدہ می کند الحق آن
سجدہ با اثر و فیض اوست ہو ورای کل ورا و تقیین جہت ہم برین دلیل کردہ است تسویہ کرد
بعد ازان نفخ کرد بعد ازان سجدہ فرمود تسویہ استحقاق نفخ شدہ بر نفخ استحقاق سجدہ او حکیم است وضع اشیا
مواضعہا کند عجب عیسی علیہ السلام صورت را نفخ کرد حیات داد خدائے تعالیٰ ہم صورت از گل ساخت و او را
نفخ حیات داد بین النفختین بسے نازکی بیان کردن آن سبک طبعان را گران نماید بجواب این خاکساران کہ خود را
ملوث کند **قولہ** مملوک کردہ اند آدم علیہ السلام را نفخ شد و درین عالم آدم علیہ السلام با آدم علیہ السلام آن فیض
ہمہ رسیدہ ہر جانے بہ اَيَّدَنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ متصف شد۔ **قولہ** در دوزخ بودند خدا را دو

Marfat.com

محروم باشند در ہر دو جہاں در دوزخ باشند طائفۂ دویم امروز باحقیقت و معرفت باشند و در قیامت بارویت و وصلت باشند در ہر دو جہاں در بہشت باشند اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ معتقد و مقام این طائفہ علیین باشد کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا عِلِّیُّوْنَ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ بقربت و معرفت رفعت علویانہ اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا خَلَقَهُمْ لِمَنَافِعِ النَّاسِ این گروہ باشند کہ خاصگان حضرت باشند مقام[12] شفاعت دارند وَلَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی[13]

دوزخ است دوزخ در دنیا ہر کہ بہوا و پریشانی مبتلا است در دوزخ افتادہ است و ہمین دوزخ نقد فردا ہم برین عذاب باشد مواجب او مواجب دوزخ آخرت باشد ہمین وجدان الم کہ تن را می شود و تمام و کمال ہم ازین رو سے سکین دوزخے درستے است اما عجائب این کہ دل ترا کور آفریدہ است احساس نمی کند در دنیا در دوزخ معنوی برد فردا در ہر دو ہمچنین بہ بہشت معرفت خدائے تعالیٰ برین وصف بوصفے کہ تو با وے ہم نشین و ہم از و ہمدم باشی و فردا آمنّا و صدقنا فی قرار و فراغ و تمتع و بستان و باغ و توحد و تفرد اینک بہشت قولہ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ اے فی نعیم القلب والوجدان والعرفان والارتحال باللہ الرحمٰن نمذارنی توحد و تفرد کما قلنا از روے صورت و معنی آن را نعت ایست سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی ترا بآن اعلیٰ خلقے شد نہ آن کہ تو در عکس باشی قولہ[12] مقام شفاعت دارند آرے ایشان آنند کہ معرفت بحقیقت دارند و متخلق باخلاق اویند و از اخلاق او رزق است و احیا است عفو است رحمت است ہر آئینہ منافع خلق باشند ابرار ایشان اند کہ بصفت و اعتدال بوند از تسویہ و اعتدال ہمہ جہان را نفع است قولہ[13] شفاعت دارند شفاعت بدان ماند کہ عکس آفتاب آب صاف افتد و عکس عکس بر جدار کہ محاذی اوست و چون محمد مثال آب متابعان محاذی او چو دیوار نخست محاذ او مقام شفاعت یافتند قولہ لَا یَشْفَعُوْنَ

Marfat.com

خلق از وجود ایشان بسیارے معرفت دنیوی واخروی بیابند و برگیرند قسم سیوم طائفہ را باشند بلُبّ دین رسیدہ باشند وبحقیقت یقین رسیدہ در حمایت غیرت الٰہی باشند اولیای تحت قبابی لا یعرفھم غیری تمامی ازین طایفہ حدیث کردن ممکن نبود زیرا کہ خود عبارت ازان قاصر آید وافہام خلق آن را احتمال نکنند وجز بہ پردہ ورمزے نتواں گفت ونصیب خلق از معرفت این طایفہ جز تشبیہ و تمثیلے نباشد۔ وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا

آرے ہرکرا پرتوے ازان نور شد قسمتے از شفاعت بدو رسید دینوی صفت و دنیاوی اخلاق و اعمال ایشان ہیند اتباع کنند بمقاصد ومعنی رسند ازین منفعت دنیا کدام بہتر باشد اخراوی انچہ در آخرت است وآن بواسطۂ اتباع ایشان در دنیا نقد باشد قولہ تشبیہ تمثیل نباشد یعنی بحقیقت ایشان برسند ہم پیشتر وے ظاہر ایشان گمان برند بر اعمال وافعال ایشان بدان دلیل کنند اما بحقیقت ایشان کما ھو ھو معلوم نشود وجز ایشاں رایگدیگر نباشد قولہ وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ تا آں کہ ترا نستے وشعورے بوجودما ے ہست بحقیقت آن ظن است بحقیقت آن خیولات آن صفت از عرفان حق مانع شود جز این شخص کہ او از وصل و اتصال فارغ آمدہ است ہمہ در ظنونند وابو القاسم جنید ہیہات نہیات جنید این جا معنی گفت وابن قاسم این جا جولانی کردہ است درین فارسی ما معنی ہر دو محقق شد انھم علی ظنون وخیولات این ھو وذلک الذات ہیہات نہیات ہر دو محقق شدہ است۔ قولہ اولیائی تحت قبابی لا یعرفھم غیری یعنے کما ھم ھم ودیگر آن کہ او تمام کمال ازان ماست او با ما یکے است اورا کسے جز ما نشناسد چنانکہ از خود غیرت داریم از وے نیز غیرت داریم او کیست کہ او بصور مختلف ظاہر شود تو چگونہ ادراک کنی چناں کہ اولیائی درمیان نہادہ اسامی درمیان کردہ تا یکے در ک آن نشود وکذلک اخص خواص او الکبریاء ردائی معنی او دانستہ متقبل در دیباچۂ تعرف وعوارف نبشتہ ام این جا نیز ہمیں معنی بہاست۔ است شرکے دیدم جوانے در نماز

Marfat.com

اے عزیز ما خود ہمہ در تشبیہ گرفتاریم و شبہ را لعنت می کنیم فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ
وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ شمہ در قرآن ذکر این طایفہ چنین کردہ اند کہ رِجَالٌ صَدَقُوا
مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ازان عہد چہ بیان توان کردن وچہ نشان تواں دادن
واگر گفتہ شود کہ نہم کند وجاے دیگر گفتہ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ
الْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ازہمہ

حسن جمالے زنارے در بروٹیکہ در پیشانے با من مقابلہ کردہ می آمد دو چشم داشتہ بر من
او جمالے دار و کہ چشم از نظارہ اش باز نمی ماند آمد نزدیک روی من خندید و مسخرگی کرد کہ
ہمہ ریاض جہان را شگفتگی وجمالے بخشید با من گفت صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ چگوئی این را کہ ظاہر شد کہ این
کیست عظیم پردہ ایست این شخص غیور معشوق بدین لباس ستر ماند قولہ فَسَتَذْكُرُونَ الایۃ
سرانجام شما یاد کنید بدانید کہ این سخن این است من میگویم تفویض کار بخدا کردہ ایم او بحست
مصالح عباد کہ ایشان را دران بقائے وبیشتر نورے وصفاے بہر چہ لایق باشد ایشاں را
آن کنند کار بحکم سپارند ہمہ را امید خیر باشد قولہ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ مدح طایفہ
کہ آنچہ با خدا عہد کردہ اند آن را بسر برند ہر چہ در ازل آوردہ بودند ہماں در ابد پیدا شد وثیقت
آن عہد ہمی معنی دارد قولہ کہ فہم کند آرے فہم کند در غایت دقت ولطافت است
اما رمزے واشارتے چارہ نیست ما چیزے گفتہ ایم اگر شرح کنیم اینچنیں باشد در اصل خلقت از
از اقتضاے وجود او در استعداد ایشان آن صفت بود کہ ان چہ از ازل باشد تا بابد ہم بصفت
متحد بیقین متحد باشد۔ قولہ اولی الالباب ۔ اولی الالباب ان مردم اند کہ از جملہ روندگان
ورسیدگاں بہ عبادت بیشتر باشند أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا
يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ
يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ نگر وصفت قایم را گفت

Marfat.com

چیزہا شرح توان کردن تا بلب رسند چون بلب رسند چہ شاید گفت واز لب جز
خاصیتے نتواں نمود در حق این طایفہ بر مثال مصطفٰے خطاب این آمد کہ سَلَامٌ عَلٰی
اِلْیَاسِیْنَ پس برادران سید باشند کہ نعت لولاک لما خلقت الکونین
دارند واگر وجود او واین طائفہ نبودے موجودات متصور و مبین نبودے
قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ چناں کہ رسول صلعم فرمود

قانت وحالت قنوت ایشان بیان کرد ساجدًا وقائمًا وموجب سلوک وعمل ایشان گفت
کہ طالبانند صادقانند پس آن واصلان را گفت یعلمون والذین لا یعلمون
بعد نبوت چندین درجات ومقامات بر سر ایشان آمدند ازان این قدر تواں گفت نازک
تر است زیبا تر است خاصیتہائے خوب دارد ولذیذ است بس بہی است علیٰ ہذا اما

آنچہ اوست ازان حکایت نشد ہم حکایت۔ **نظم**

روزے دو کہ اندریں جہانم زندہ ❊ شرمم باد اگر بے تو نانم زندہ
آن لحظہ شوم زندہ کہ پیشت میرم ❊ وآن دم میرم کہ بے تو نانم زندہ

از خاصۂ او شد اکنون این قدر باید دانست از ہر چہ حکایت میکنی جز از خاصۂ او حکایت
نیست الانسان حیوان ناطق ہر چند ناطق را جزو ذاتی خواہند گفت وضاحک را خاصہ جز
ذاتی بہتر ہم ازان آمد کہ خاصہ اوست غایت بچیزے فرق میان خاصہ وجز ذاتی بدہ میان این ناطق
وحیوان انسانیت کہ او انسان دیدہ است خلاصہ ہوست ماہیت انسان ہمو قوام انسان
ہم بہ واما اگر از وجود ظاہری بحس کنی ہمیں حیوان ناطق است **قولہ** اگر وجود او واین طایفہ نبودے
ہماں یکذات بندہ اما خداوند سبحانہ تعالیٰ آن ذات شریف را صفتے بخشید ہر چند کہ آن صورت از
جہاں انتقال کرد معنی او علی حالہ ماند آن قومے کہ نسبت بذات او دارند در صفات ونور وجلا این معنی بدان صورت متعلق
پس رسول علیہ السلام معنًا در دنیا باقی است بقائے او سبب قوام دنیا است اما اولیائے خدا باشند انصرام دنیا شدنی نیست **قولہ** قُلْ

Marfat.com

لیتنی[۲۳] لقیت اخوانی این گروہ باشند ارفا[۲۴] الاشیاء کما ھی ازین جاست
پایۂ کشف درمیان دارد و مصطفٰے علیہ السّلام ازین طائفہ خبر چنیں داد ان للّٰہ
عباداً قلوبھم انور من الشمس وفعلھم کفعل الانبیاء ولھم من اللّٰہ ھم
بمنزلۃ الشھداء گفت دل ایشان از آفتاب منور تر باشد چہ جائے
آفتاب باشد آما مثالے و تشبیہے کہ می نماید نور دل ایشان است کہ در ان عالم ف در عالم
آفتابے می نماید و آفتاب دنیا را نسبت بہ آفتاب دل ہم چنان کہ نور چراغ
درجنب آفتاب دنیا فعل ایشان فعل انبیا باشد و معجزہ نباشد اما کرامت[۲۵] دارند

اِنْ کُنْتُمْ اتباع محبوب از دوستی محبوب است اگر شما خدائے را عزوجل دوست
میدارید و س با خدائے تعالیٰ یکے جمع الجمع چوں این چنین دوست دارند خدائے تعالیٰ نیز شما را
دوست می دارد **قولہ**[۲۳] لیتنی لقیت پس آن ذلت شریف از جہان اختیار نحال کرد این تمنا
در خاطر او بود کہ قومے کہ با من یکے اند و لایق و ہم نشین من اند و با من فردا ہمنشین ایشان باشند
تمنا در دنیا کنند کاشکے امروز می بودند و مرا مونس و ہمدم و با من یکجا و یک قدم اگرچہ
باوے دیگراں ہستند اما چہ بلا گر ہمہ جہاں الیف و انیس تو باشند **قولہ**[۲۴] ارفا الاشیاء کما
ھی رو ے اخوان در آرزوے بردن لقائے ایشان بنا بر اتحاد جنسی امست و نوعیت
بلکہ صفت آن معنی ہم انیست کہ او را عنایت از حقایق اشیا کشف شد
ہمین باشد و دوستان را نماید چنانکہ ایشان را بدین با ایشان باشم ایشان را بدین کشف کرد و ہمہ از حقایق و صفاتی کہ ایشان را درین یابد
اشارتے بدین معنی شد کہ دوستی ایشان باعتبار معنی است کہ ہر چہ دوست دارند ہم بدان معنی دوست دارند کہ قائلی رسول اللّٰہ
علیہ السّلام را گفت خرم انور من بشمس خدا این می خواہد کہ با شمس چہ نسبت دارد و آدمی او معنوی این ف دارم
حقیقی و او اضافی **قولہ**[۲۵] اما اگر کرامت دارند چون ثابت کہ ذات ایشان با ذات انسانی نسبتے دارد اینجا کرامتے زاید
ہم آید و آن کہ کرامت را منکر شود او گفتہ است کہ ہر گز او و بزرگان او را خدائے تعالیٰ کرامتے نداد

Marfat.com

کہ مناسب معجزات باشد و درجۂ شہیدان[۲۶] دارند و شہید نباشند شہید را مقام
این ست کہ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ[۲۷] گر حدیث دیگر نہ شنیدہ کہ گفت[۲۸] اِنِّی
لاعرف اقواما منزلتهم بمنزلتی عند الله ماهم بانبیاء ولا شهداء
یغبطهم الانبیاء والشهداء لمکانتهم عند الله هم المتحابون[۲۹]
بروح الله تعالیٰ گفت جماعتے از امت من مرا معلوم کردند کہ منزلت ایشان
نزد خدائے تعالیٰ ہمچو منزلت من باشد پیغامبران و شہیدان نباشند بلکہ انبیاء
و شہیدان را رغبت و آرزوئے مقام منزلت ایشان باشد و از بہر خدا با یکدیگر

قولہ[۲۶] درجۂ شہیدان دارند یعنی آن درجہ دارند ایشان شاہد او شہود یا او شاہد ایشان مشہود۔

قولہ[۲۷] اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ آرے نمردند حیات ابدی و بقائے ازلی دارند اما فنائے
صورت ظاہری چناں کہ رسم او آمدہ است ہاں است الموجود لا یصیر معدوما بل
ینتقل من صورة الی صورة من هیئة الی هیئة من مادة الی مادة نورے کہ
با محمد علیہ السلام دادند آن نور باز نگردانیدند ہم در دنیا دوشتند اما بصورتے بہیئتے منتقل می شود۔
بلا حول ولا حال و بلا مباشرة و امتزاج از مشاہدۂ خالی نباشد چگونہ خالی باشند کہ ہم بدو انداگر
بخواہند خالی شدن ممکن نباشد قولہ[۲۸] انی لاعرف الحدیث رسول اللہ علیہ السلام می فرماید من
بتعرف خدائے تعالیٰ می شناسم باعیانہم انہم بمنزلتی ایشان نزدیک خدائے تعالیٰ در مرتبۂ
من اند یعنی چنانکہ من محبوبم ایشان نیز محبوب اند در رسول اللہ علیہ السلام مغبوط ہمہ انبیاء و شہداء
است ازان چہ او دارد کہ دیگراں را آن صفت و آن صورت نیست ہر آئینہ مغبوط باشد این مقصود را
طرح داد گفت آناں کہ بمنزلت من باشند ایشان مغبوط انبیاء و شہدا باشند و ایشاں شہدا و انبیا نہ اند
قولہ[۲۹] المتحابون سر جملہ کلمہ و فذلک این است کہ هم المتحابون فی الله ایشان دوستان خدائے تعالیٰ
اند حب ایشان در خدائے تعالیٰ مستقر و متوطن ازان جا رد کردنی نیست قاضی می گوید از بہر خدائے تعالیٰ

Marfat.com

دوستی کنند۔ ای عزیز اگر منزلت و مقام مصطفیٰ توان دانستن آنگاہ ممکن باشد کہ منزلت
این طائفہ مرجال صدق را دریابی و کجا ہرگز توانی دریافتن اینجا ترا در خاطر آید
کہ کار ولایت[۳۰] بہتر و عالی ترا از نبوت است اما اے عزیز در آن حضرت درجۂ
رسالت دیگر است و منقبت و قربت ولایت دیگر است اما رسالت را
سہ خاصیت است اوّل آن کہ بر چیزے قادر باشند کہ دیگرے نباشد
چون شق قمر و احیاے موتی و آب از انگشتان بدر آمدن و بہایم بایشان بنطق آمدن
و معجزات بسیار کہ خواندۂ۔ خاصیت دویم آنست کہ احوال آخرت جملہ را
بطریق مشاہدہ و معائنہ معلوم باشد چنانکہ بہشت و دوزخ و صراط و میزان و عذاب
قبر و صورت ملائکہ و جمعیت ارواح۔ خاصیت سیوم آنست کہ ہر چہ عموم
عالمیان را مقدور است در خواب از ادراک عالم غیب اما صریح و اما در خیال
در خیال او را در بیداری آن ادراک و دانستن حاصل باشد این از شہر

با یکدیگر دوستی کنند بیان ما جز آن نیست در گفتار خود کردیم آن کہ دوست خداے تعالیٰ باشد و
او را با یکدیگر دوستی کردن بچہ معنی دارد و گر از ان دوستی در دوستی یکدیگر چیزے دیگر در آید فعلے ہذا
مرجع ہمہ بکلام ما باشد قولہ مگر ولایت[۳۰] بہتر و عالی تر معنی چون مضبوط انبیا علیہ السلام باشند
و بمرتبۂ رسول اللہ علیہ السلام رسند پس فضل ولایت بر نبوت باشد کہ انبیا علیہ السلام
غبطہ می برند کہ در مقام محمد علیہ السلام اند می گوید ہر چہ قاضی در ولایت بیان فرمود بعینہٖ
در نقطۂ ولایت رسالت موجود تا اینہمہ را بکارے اختیار کردہ اند والعیاذ باللہ معتقد
دوست قریب دارد تفاوت سماع و غیر آن کہ آنجا اولیا بشطح وے ترقی کردہ حاشا کہ مرتبہ
باشد ولی را خصوصاً رسل اولوالعزم اما یعنی انبیا انبیا بودہ اند در سل رسل بودہ اند این جا
یعنی بیرون افتادگان در تفضیل اولیا سخن گفتہ اند اما تفضیلے کہ قاضی بیان می کند وجود این

Marfat.com

خاصیت انبیا و رسل است و اولیا را [۳] خاصیت است کہ آن را کرامات خوانند و فتوح و واقعہ اوّل حالت ایشان است و اگر ولی و صاحب سلوک درین [۳] خاصیت متوقف شود و ساکن ماند ہم آن باشد کہ از قربت

ف واگر

بیفتد و حجاب راہ او شود باید کہ ولی ازین خاصیتہا درگذرد از قربت تا بر اصلت چندان است کہ از عرش تا ثرے و ریغا ابراہیم و موسیٰ از رسل اولوالعزم بودند یکے از ایشان چرا گفت وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ و آن دیگر گفت اللھم اجعلني من امۃ محمد مگر از ان بزرگ نشنیدہ کہ گفت رسولان در زیر سایۂ عرش خدا باشند و خاصگان امت محمد در سایۂ لطف و قرب و مشاہدت خدائے باشند زیرا کہ مقام آدم بہشت آمد و مقام ادریس ہمچنان مقام موسیٰ [۳۱] کوہ طور و مقام عیسیٰ چہارم آسمان و مقام و وطن خواص فِي

تفضیل را شبہتے نیست اما از حقیقت این بیان قاضی غفلت می خورد و کلام محقق است ثَرَبَ یثبتُ ضمناً و لا یثبت قصداً پسر و ان محمد علیہ السلام با محمد علیہ السلام باشد ہر آئینہ از قسم او نصیبہ گیرند بزرگے شایستہ مرا بر خود مہماں طلبد بأوے چندیں باشند ہر آئینہ باوے ایشاں ہمہ دروں شوند و در اکثر اطعمہ و اشربہ مجلس و مکان بخورد و شراب و شاہد ہر چہ در آن مجلس است از نصیبہ خالی نباشد ازین جا تفضیل ایشان بر رسل و انبیا نیاید غبطۂ ایشان بحقیقت از رسول علیہ السلام باشد انیشان در طبع ایشان سرایند پیشہ دانند سلطان وقت خویش انداولیا را بایشان چہ تسویہ می شود تحقیق است اول ولایت بکمال شود بعد ازان بدایت نبوت باشد۔ **قولہ** مقام موسیٰ [۳۱] علیہ السلام کوہ طور آرے مقام موسیٰ علیہ السلام کوہ طور است اما چگونہ شخصے حجرۂ کوچکے فرود افتاد تاریکی دارد شاید کہ چراغ وقتے نمی سوزد و چندان دویباست مزاحم او باشند او ذران حجرہ اما در قاب قوسین

Marfat.com

مَعْقَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ آمد معلوم شد کہ این بزرگ چہ گفت یعنی
انبیاء و رسولان بیرون[۳۳] پردۂ الہیت باشند و گدایان[۳۲] است محمد درون پردۂ صمدیت
باشند ای عزیز نگر تا فضیل بن عیاض ازین جہت گفت کہ ما من نبی الا[۳۴] وله
نظیر فی امته گفت ہیچ پیغامبرے نباشد کہ چون خود ے دہم نظیرے در قوم
خویش ندارد و این نظیر پیغامبر در رسالت محالست اما اگر او را در رسالت باشد

است ہمیں راجولان میکند و بسر فرازی چوگان می بازد قوله[۳۲] اولیائی است درون پردۂ ن گدایان
صمدیت جل جلالہٗ باشند سخنے می گویم کہ درون صمدیت جل و علا کسے نیست اگر ازان صمدیت
جل و علا گوئی سبق فہم باشد از اوصاف صمدیت است کہ لا وجد ولا فقد ولا قرب ن فہمے
ولا بعد کلا بل ھو اللہ الواحد القھار پردۂ کہ صمدیت جل و علا کہ درون کہ بیرون
اما معرفت حقیقت صمدیت را عبارت این کرد کہ درون صمدیت جل و علا اند قوله[۳۳]
بیرون آن پردۂ الوہیت باشند صمدیت جلا و علا ہم از الوہیت است ولیکن الہیتے کہ
از جملہ جہات و اعتبارات و مقالات منزہ بودہ اند در الہیت خلاف بودن در
صمدیت جل و علا نیست اما بودن ز مفرازان سلوبست اورا بجائے میدارند و آن قدر کہ ن رمز
پیشتر برند قصد ہمہ است انبیا علیہ السلام بے شبہہ در الہیت اند کار ایشان در ن ہمو
الہیت است اثبات الہیت است اما بقدر تحقیق مقام صمدیت جل و علا و با اینہمہ ن بعد
قربت در سند آید شیند و کار رانی ملک کند و با این ہمہ کار رانی با ملکے یکے باشد
با ہمہ رموز او و خفایا را بر و مطلع آرے چون کسے با تباع محمد علیہ السلام بجائے پیوست کہ غایت ن خفایاے او
آن بیان نتوان کرد لابد تمنائے آن کند کہ سرما چکار آید اتباع نتواند کرد لابد تمنائے
آن کنند کہ سرما چکار آید اتباع او ما را بہتر قوله[۳۴] الاولہ نظیر فی امته سخنے گویم
این ولی متابع آن نبی ہست یا نہ و اگر ہست پس ولایت او ممتاز از رسالت او نیست

Marfat.com

یکے از امت او را ولایت باشد اگر او را علامت مشافہ باشد او را امارات[۳۵] مخاطبت
باشد اگر او را جبرئیل رسول باشد وے را یک جذبہ[۳۶] من جذبات الحق
تو از ہی عمل الثقلین باشد بگذار[۳۷] سلسلہ دیوانگان مجنبان ودع الشریعۃ

بلکہ تبع رسالت اوست اما این سخن باشد کہ بدانچہ نبی مخصوص است البتہ متابع او باشد
کہ ہم بدان تخصوص بود اما محتمل خدائے است و درین میان حکایت محبے و محبوبے و عاشقے و
معشوقے ہم ہست محتمل شہنشاہ را با غلام کودک در سر و پنہانی چیزے باشد کہ در فہم
و وہم کسے نگذشتہ است و نگذرد قربت از روے ذات ہر کہ مقرب می شود او را تواں گفت
و اما درجات و خفایا کہ دارد آن را نہایت کجاست تا ہر مقربے نزدیکے دیگر با ہر فردے
واحدے حکایتے و سخنے دیگر است اینک درویشاں البتہ یکدیگر سخن می گویند البتہ
می خواہد از دیگرے بشنود ہمیں غرض است اینجا نہایت ہاست کہ مطلع شود کہ رسید کہ نتواند
رسیدن قصہ برخ رضی اللہ عنہ و موسیٰ علیہ السلام شنیدہ اینجا مردمان برخ را بصورت ظاہر شرفے و
فضلے نہند اما ہماں کہ گفتم سرے و پنہانے باشد با او دخلے نبود **قولہ امارات**[۳۵] **مخاطبت**
باشد قاضی میان مخاطبہ و مشافہ ایں تفرقہ می نہد کہ لفظ مخاطب کہ تعین شخص بہ تسمیہ لقب او را گویند
فلان فلان چنین و چنین است و مشافہ از ان ساکن است و من نمیدانم مگر آن کہ در مشافہ شہود و در مخاطبہ
مشاہدہ یعنے اولیا در پردۂ نبوت کہ آن حجاب است اما حجابے لطیف صافے شفافے کہ ہر چہ
در ورائے آن باشد درست تر زیبا تر تمام تر نماید ہماں بیند کہ انبیا علیہ السلام در کشف و ظہور **قولہ جذبۃ**[۳۶]
من جذبات الحق بر و جبرئیل آید اما قاضی مامور محقق است نیکو میداند کہ جبرئیل تمثیلے بود کہ بر محمد علیہ السلام آمدے و
تمثل او با ہر کسے چگوید جذبۃ من جذبات الرحمٰن یعنی چہ می گوئی نبی را جذبہ وقتے نبود و نباشد نمی بود این کلمات
قدسی و حکایتے کہ بغیر انجیل و توریت گذشت جذبۃ من جذبات الرحمٰن نبودہ است اما قاضی مسلمانان
این می گوید کہ ایشان ہم نصیبہ از ان دارند و آن نسیب چیزے از مقاصد حقیقت است **قولہ بگذار**[۳۷] **سلسلہ**

Marfat.com

ولا تحرك سلاسل المجانين اے عزیز گوش دار این آیت[۲۸] را تا قرآن در شنا
الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَ
سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ این گروه فرقت سه گانه وطائفه گذشته را در این آیت
بجمع خود بیان کرده است آن را که نه کفر دارد و نه اسلام او را ظالم خوانند که همگی همت

دیوانگان مجنبان آرے راست می گوید قاضی ما دیوانه است چون جنون آمد قید شرع را باید گسست
در خدائے تعالیٰ باش و شریعت ترک وہ زنجیرے که در گلوئے شما فتاد مجنبان که دیوانگی زیادہ خواہد
هزیان بیشتر خواہد گفت اے مرد مستمع سخن مرا گوش دار بشنو که من چه گفته ام قوله ثُمَّ أَوْرَثْنَا
الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا این قدر باید دانست که در صحبت میراث و تحقق
آن صورت آورد تا صحبت سبب اثبات نیابد بندگان را با خداوند صحبت سبب نشود و آنچه
عبادت و توجه و حضور تمام و نسبت چه فیض قدسی نور مخزون باوے است بجلا و صفا بر خویش
بروے تجلی کند فیض هم از ان اوست با او یکے گردد و صحبت فیض هم درست نشیند پس آن مرد که
هم سبب و هم نسب دارد میراث کامل برد و این مرد باشد که از عباد مصطفیٰ بود و تفسیر آن
عباد بر شش قسم آید یکے ظالم دوم مقتصد سیوم سابق ظالم آن که بر نفس خویش سخت درستے نهاد تا آنچه
که این مسکین تحمل تواند کرد مگر بر نج بسیار بیش ظالم بر نفس خویش را باشد و بیشتر مقتصد اند که از شدت
سختی مجاہدہ صورت خلاصے و بسطے شدہ است چیزے از روح و ریحان آن عالم و بشمام جان
آمد بدان فرحان و خوشان ست سوے مجاہدہ هم گراید دسوے روح و ریحان هم گشاد تعالیٰ
می کند و ازان ذوقے و حظے می گیرد و سابق بالخیرات باذن او که از ثقل بشریت بدر شدہ است و
صفت روح و سبکروحی دل باوے ثبوت یافته است قرار گرفته است تعالیٰ و تقدس
نامند و هر یکے از دائرۂ اصطفا خارج نیست الا یکے مرکز است و بسے و هوائی است و بسے
است دیگر اما اصطفا محیط همه است قاضی فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ را با لا متعلق نمی گوید که همه گان را

Marfat.com

جز دنیا نباشد ومعبود او ہوائے او بود اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ[۳۹] معبود او ہوائے دنیا[۴۰] وجود اوست او می پندارد کہ بندہ خداست او محبان خود را بخود میخواند وَاللّٰهُ يَدْعُوا إِلٰى دَارِ السَّلَامِ[۴۱] و این مدبر ظالم در تمنائے آن کہ مرا نیز می خوانند و بر تمنا تکیہ زدہ و خدایا ایشان بزبان حال می گوید۔ **نظم**

باصطفا گزیدہ است و بندگان علی العموم والاطلاق بر سہ قسم اند کفرے و ایمانے کہ قاضی درمیان نہادہ است یک دو بارے گفتہ ام ہم طالب سالک در خطر مراجعت ہست از کفر طریقت وحقیقت درنگذشتہ است و بقرار و آرام خویش روے اسلام ندیدہ است بدین صفت قاضی می گوید کفر و اسلام چہ باشد و می گوید کہ تو چہ دانی کہ چہ باشد قولہ اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ[۳۹] قاضی ہوا پرست رابت پرست میخواند ہوا را الٰہ خواند بریں نسبت ہر سو کہ او را ہوا بردا و ہمان طرف می رود چنان کہ حق سبحانہ تعالیٰ بندہ را در کارے می دارد و از کارے باز می دارد معنی دیگر یعنے بجاے خدا ہوا پیش گرفتہ است پس ہمچناں آید کہ او با الٰہیت گرفت قاضی این آیت را کہ نحن بصددہ در آن ورطہ بیان کرد کہ صوفیاں کہ رہ روان اند ایشان مراد اند قولہ دنیا[۴۰] وجود اوست گفت ہر چہ در بند آنی بندگی آنی مقصود کہ معبود کہ ہر کہ از خوف دوزخ وطمع بہشت می پرستد او خدائے را نمی پرستد او دوزخ و بہشت را می پرستد کہ با خدا یکے شدہ باقی ہمہ بت پرستند۔ قولہ دار السلام[۴۱] دار السلام بہشت گفتہ اند دار السلام سرائے سلامتی آن باشد کہ وہم رجوع نماند آن روزے کہ آن باشد آن را دار السلام گوید اما قاضی دار السلام از سلام خدائے تعالیٰ مراد می دارد وزیرا چہ نامے از نامہاے خدائے تعالیٰ است برین صفت چہ معنی باشد بحسب فہم صوفیاں دار اللہ عبارت از شہود و تنوعات تجلیات او و اسرار صفات وذات او و ارا زبیت او سع باید۔

Marfat.com

من بر سر کوے آستین[۴۲] می جنبانم ❊ تو پنداری کہ من ترا می خوانم
نے نے غلطی کہ من ترا کے خوانم ❊ خود رسم من است آستیں جنبانم

وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ کافر را می خوانند مقتصد دریغا چہ فہم خواہی کرد کہ کفر میانہ
مرتبہ عبودیت است واوسط[۴۳] طریق حالت است زیرا کہ[۴۴] ہدایت جز نصفی
نیست باضافت باضلالت وضلالت ہمچنیں نیست با ہدایت یُضِلُّ مَنْ
یَشَاءُ وَیَهْدِی مَنْ یَشَاءُ شیخ ما یک روز نماز می کرد بوقت نیت گفت کافر شدم[۴۵]

قولہ آستین جنبانم آستین جنبانیدن ہرچند عادت اوست اما طبعی و اقتضائی را باطن
کہ جنباند اکنوں مصلحتے باید او را کہ نظر بر آن افتد و مرا می خواند از ان باشد کہ بعلامت اما
شناختہ است جنبانیدن آستین او را مخاطرہ کردہ روے سوے او کردہ وین حالت
چہ کند کہ گمان مند نشود قولہ[۴۳] اوسط طریق گفتم چوں توسط نہ ابتدا و نہ انتہا لا توسط طریق با
بیت۔ ایمان تا کفر و کفر ایمان نشود ❊ یک بندۂ حق بحق مسلمان نشود
ایمانے داشت بحسب آن ایمان بدان محل رسید نظرش بیشتر افتاد آن ایمان
عین کفر نمود فهلم جرًّا الی ان ینتهی الی الاحد الفرد الصمد قولہ[۴۴] زیرا کہ
ہدایت جز نصفی نیست باضلالت یعنی از یکذات دو چیز آید از یک ذات یکے زاید و از دوم
آید اضلالے و ہدایتے و لطفے و قہرے و جمالے و جلالے یضل را نسبت بقہر برد ہدایت
را لطف قولہ[۴۵] کافر شدم او بندے در پاے میداند و از اجمال بہ تفصیل می آید و از اطلاق
بہ تقیید در غلبۂ وقت این سخن بر زبان رفت کافر شدم زنار بستم اللہ اکبر در صحرا
اگر نماز گذارند سترہ در پیش دارند کہ صحرا دلیل بر اطلاق می کرد قاضی ذکر مقتصدان طرح کردہ
اکتفا کرد بذکر مقتصد دو طرف دارد و درمیان آں ہر دو طرف بیان مبتدیان میشود و اگر این جا
گویند کہ قاضی درمیان عوام مومنان و خواص و اخص خواص ہم وجہے جنبے باشد و ایشان طرف نظرے ہست

Marfat.com

وزنار برخود بستم اللہ اکبر چون[۴۸] از نماز فارغ شد باخود گفت اے محمد ہنوز تو
بمیانۂ عبودیت نرسیدۂ و بر پردۂ آن نور سیاہ پردہ زار آن فبعزتک
لاغوینّھم اجمعین ترا رہ نداده اند باش تا راہ دہند **رباعی**

بے دیدہ رہِ قلندری نتواں رفت ❊ وز دیدہ بکوے مہتری نتواں رفت
کفر اندر خود قاعدۂ ایماں است ❊ آسان آساں بکافری نتواں رفت

از کفر ہمی چہ فہم کردہ کفرہا بسیار است زیرا کہ منزلہاے سالک بسیار است
کفر و ایمان ہر ساعتے رونده را شرط لازم باشد چنانکہ سالک را چیزے[۴۹] باشد

قولہ چون[۴۸] از نماز فارغ شد بیان کافر شدن و زنار بستن می کند ہنوز میان عبودیت نرسیده
و ہنوز این معنی فہم نکرده کہ موجب اغواے او ہم غیرت اوست این حیل و این استدراج کفر او باشد
می گوید کافر شدم زنار بستم بالاخر گفته ام باین سخن بسته تمام است غیرت نسبت بقہر و جلال دارد
و خواری و اضلال ہم بدان جمال المتین بریسته اند **قولہ** اے[۴۸] محمد با نفس خود حکایت می کند و یا مخاطبے
حاضرے دارد و یا رسول علیہ السلام را عنایت می کند محمد علیہ السلام شرب او ہمہ جمال و لطف و آرام
و آسودگی در آسودگی و طور ابلیس ہمہ اضطراب و انظلام و گمراہی و یاوه گی و با این ہمہ دردے ستر ے است
مناسب آن محمد علیہ السلام را بدین الطاف و رحمت اطلاع کلی داده اند می گوید از ان ہمہ نصیبہ باید
انشاء اللہ تعالیٰ تا زمی ندانی این مدان کہ شیخ معلی میگوید او در آن حالت از گفتار کسے نمیگوید
زبان او ست ہم مقال کسے است کہ او خطاب بر محمد علیہ السلام می کند و این سر
در میان می نہد نور سیاہ نسبت بنور جلال و قہر است نور ے سیاہے دیگر گوید نور سیاہ است و
نور بیض است نور احمر است نور اصفر است و این ہمہ مرکب از نور بسیط نور سیاہ است الا
ایں را زیادتیست **قولہ** کفر و ایمان ہر ساعتے[۴۹] ہر آئینہ چون در ترقی باشد ادنیٰ کفر باشد و اعلیٰ ایمان۔
قولہ چیزے[۴۹] داری یا نیا نخنے می گوید آن معنی باشد از خودی و ہی و از ادی بدر شده بود

Marfat.com

وہنوز خود را بے چیزے پندارد از دست[۵۰] راہ زن وَلَاُضِلَّنَّهُمْ خلاص نیابد تا بسدرۃ[۵۱] المنتہیٰ رسد کہ اورا در آن راہ دادند اما چون خلاص یافت و بسدرۃ المنتہیٰ رسید از انتہا و ابتداد جود و عدم و امر و نہی و آسمانہا و زمین ہا و عرش و فرش جملہ موجودات واپس گذاشت و از بند[۵۲] رسیدن و نا رسیدن خود برخاست و از توقع دیدن و نا دیدن پاک شد و از ہمہ آفت ہا و بلاہا رست و ہیچ بلائے سخت تر از وجود تو درین راہ نیست و ہیچ زہر قاتل تر درین راہ از تمنائے[۵۳] مریدان نیست

از خود خبرے دارد پس اولیٰ از و نرفتہ است **قولہ** از دست[۵۰] راہ زن ہر آئینہ راہ است افتان و خیزان می آید و ہر مقامے و ہر ایستادے و ہر ترو لے کفر راہ باشد **قولہ** تا بسدرۃ[۵۱] المنتہیٰ استعارہ می کند یا خود بحقیقت میسر است بصفت معراج چوں سدرہ رسید از مزاحمات و تشویشات خلاص یابد بیشتر ازان جز فضائے الوہیت و مکان لامکان چیزے دیگر نیست اکنون مدخل شیطان و تشویش باز ماندن نبود سدرۃ المنتہیٰ ہم ازان نام کردہ بیشتر کشف در کشف است ظہور در ظہور است عین در عین است عیان در عیان است این عیان را بیان نیست و بریں نقطۂ عین نیست ما درین بیان سدرہ را کہ منتہائے سیر برآن بودہ است و آن استعارہ کہ کردہ بودیم از روے معنی بدان ہم استعارہ می کن **قولہ** از بند[۵۲] رسیدن و نا رسیدن حاصل این برین آمد تا با تو وہم توئی نیست غرق دریائے بعد و ہجرانی و اگر این وہم توئی تو از میان خواست غرق دریائے عرفانی رجوعے نیست و ماندگی نیست **قولہ** تمنائے[۵۳] مریدان یعنی تمناہائے کہ طالبان کنند ازیں تمنات در گذشتہ باشد و شاید ہم اگر کسے میان محققان آرزوئے آن برد کہ مریدان بسیار باشند برائے آن کہ مزید علم در کائنات شود و در ارشادگی کشفے و حاصل نقد ہر مریدے را ہیئتے دیگر کہ پیر را وقتے نبود این ہا باید پیش پیر گذراند پیر خود ذائق است تمثل او اما این باز خصوصیتے دارد درین جز و خصوصیت

Marfat.com

از ہمہ بر باید خاست رباعی

ما را خواہی تن بغماں اندر دہ ٭ چوں شیفتگاں سر بجہاں اندر دہ
دل پر خون کن بدیدگان اندر دہ ٭ وانگہ ز پئے دو دیدہ جاں اندر دہ

ن خونبایۂ دل

ن اگر تمامتر ازین کہ

اے عزیز اگر تمام سخن کہ گفتم ازین سہ طائفہ بیان و شرح خواہی گوش دار و از مصطفیٰ بشنو کہ گفت الناس علی ثلثۃ اقسام قسم یشبھون البھائم و قسم یشبھون الملائکۃ و قسم یشبھون الانبیاء گفت بنی آدم بر سہ قسم شدہ اند بعضے مانند بہایم باشند ہمت ایشان اکل و شرب و خواب باشد اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ این گروہ باشند و بعضے مانند فرشتگان ہمت ایشان تسبیح و تہلیل و نماز و روزہ باشد فرشتہ صفت باشند و بعضے مانند پیمبران و رسولان ہمت ایشان عشق و محبت و شوق و رضا و تسلیم باشد زہے حدیث جامع دانع گروہ سوم را کسے شناسد کہ این جملہ دیدہ باشد و از ہمہ اعراض کردہ تو ہنوز یک مقام

ملاحدہ است پس اگر این دست دہ علم حاصل کند پس ہجوم مریدان بسبب مزید تجلی و کشوفات باشد نکو اعتیاری کردہ ایم با این جہم مردم ظاہر بین حمل بر طالب جاہ و منزلت کنند۔ قولہ بعضے مانند بہائم بعضے عوام کہ ہوائے ایشان مخمر بر اکل و شرب است ایشان چہار پایانند اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ ایشان ہمچو چہار پایانند و قومے مانند فرشتگان اند چنانکہ فرشتہ را سرشت بر عبادت است و طاعت است جز این کار ایشان نیاید قومے متنزہ دان و متعبدان و صالحان و مومنان فرشتگانند قومے دیگر کہ منتہیٰ شان ایشان در وہم و عقل نمی آید و غایت مقر و منزل در فہم نمی گنجد ایشاں را بچند نام خوانند عبد نام خوانند انبیا گویند رسل گویند اخص خواص گویند مقربان گویند ایشان را جز این نتوان گفت اما انچہ ایشانند در فہم نمی آید ایشان محبان خدائے تعالیٰ انچہ باشد خدائے تعالیٰ دوست می دارد خدائے تعالیٰ

Marfat.com

نادیدہ این را چگونہ فہم توانی کرد وچون عنایت ازلی خواہد کہ مرد سالک را بمعرن
قلب درکار آرد شعاعے از آتش عشق نَارُ اللّٰہِ الْمُوقَدَۃُ الَّتِیْ شعلہ بر زند آن
شعاع بر مرد سالک درآید مرد را از پوست بشریت وعالم آدمیت بدر آرد
درین حالت سالک را معلوم شود کہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ چہ باشد کہ درین
موت آگاہ می کند کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ روے نماید تا جائے رسد کہ یَوْمَ
تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ باز گذارد تا بسر حد فنا رسید چون بسر حد فنا رسید

راچکار افتادہ است از وچہ می خواہد این را با او چہ نسبت وراے این فہم فہمے دوم انتہائے
این کار اینکہ گفتم بحسب فہم مرد متعلم است اما این قوم ہمچنیں گویند محبت را نہایتے
نیست ومرتبۂ ودرجۂ محبان کس نداند وانچہ نقد وقت ایشان ست قاضی بہر دو بیان
چیزے رمزے می کند قولہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ چہ باشد حاصل عبارت قاضی چون
عنایت حضرت جل عزتہ بندہ را دریابد شوق وذوق در دل بندہ القا شود از ان سو
اورا ادراک پیش آید اورا از وبرند این جا او معلوم کند صوفیان کہ فنا گویند آن فنا عبارت از
چیست ذائقۃ الموت ہمیں عنایت کرد فنا را موت نام نہاد وعنایت درست است
زیرا چہ فنا موتے است بلکہ موت حقیقی ہمیں است وموت دوم مجازیست ومراد
ازین موت آن است از توہم وجود وہمین خویش خلاص می یابد ووجود حقیقی بتحقیق و ذوقی
توحید ثبوت می یابد مرد سالک را معراج قلب درکار آرد یعنے شوق وذوق وطلب
خیزد وہمت عروج برمعنی پرواز کند نَارُ اللّٰہِ الْمُوقَدَۃُ الَّتِیْ سوز طلب وآتش عشق را نار اللہ نام کرد
وعنایت درست قولہ درین موت فوت راہ می کند گفتہ ام کہ وجود وہمی با وہم می بر دو وجود
حقیقت بتحقیق توحد خویش ثبوت می یابد قولہ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ باز گذارد
تبدل الارض غیر الارض وہمیں مباین بود خاست غیر آن کہ بحقیقت موجود بود و

Marfat.com

بدایت رخت مات را عرضہ کنند پس آبتدا آن را قطع کنند بعدہ بتدریج

بذنج بے اختیاری بے اختیار را از جملہ خلق ببرد من اراد ان ینظر الی میت یمشی علی وجہ

خلق جملہ ببرد الارض فلینظر الی ابن ام قحافۃ این واقعہ صدیق باشد کہ ہرچہ

از وے بود مردہ بود از ہرچہ از خدا بود زندہ بود من مات فقد قام قیامتہ

این بود آنگاہ احوال قیامت بروے عرضہ دہند پس بدایت توحید مردرا

پیدا گردد و مرد از دائرہ این قوم بدر آید کہ من الناس من یقول امنا باللہ و

بالیوم الاخر وما ہم بمومنین نامش در جریدۂ آنہا ثبت گردد کہ

ہمواریست وجود و ثبوت شیئ است کہ تواورا بباین و مضاد دانستی و بہمہ وجہ غیر او تصور

کردی روزے آمد مرد سالک مقتدا باہویت بود آن روزگار آمد کہ ہمہ ہویت عبادت و

طاعت شد تبدل الارض غیر الارض شد کہ این ہمہ بود عجائب تبدل الارض غیر

الارض درست آمد قولہ و بذنج بے اختیاری خلق جملہ ببرد یعنے آن نہ این است کہ اوجیا لے

دید و ہمیں دید این حالتے است کہ کل وجودات محو و نیست و نابود می بیند و یکے از بیان

بذنج و ہمے

او این است آسمان و زمین و عرش و کرسی و ما بینہما بعشر عشیر پیش برابر نشود این

معنی را لطیفہ می کند کہ بذنج بے اختیار ہمہ را خلق ببرد قولہ من اراد ان ینظر در عبارت رسول اللہ

علیہ السلام ہر دو چیز بیان کرد فنا و بقا و موت و حشر من اراد ان ینظر الی میت اشارت بفنا یعنی

علی وجہ الارض اشارۃ ببقا از خود مردہ بخدا زندہ شد یکبار مردہ رفت دوم بار حشر شد۔

قولہ من مات فقد قام قیامتہ یعنے ہر کرا این حال پیش آمد ہر چہ در قیامت خواہد بود مشاہدہ

کرد قولہ بدایت توحید مرد را پیدا گردد و قیامت ظہور تجلیات قدرت دارد ان عالم عالم

قدرت است و این عالم ما عالم حکمت چوں مشاہدۂ قدرت شود بدایت توحید باشد۔

قولہ و من الناس من یقول چون احوال قیامت مشاہدہ شد ایمانے باشد کہ

Marfat.com

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ زیرا کہ از یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ گذشتہ باشد و بعالم یقین رسیدہ یقین در شہادت باشد و ایمان[۶۳] و غیبت در ہجران باشد از اینجا ترا معلوم شود کہ چرا با مصطفٰے[۶۴] خطاب کردند کہ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتَابُ وَلَا الْاِيْمَانُ اورا باکراہ بعالم کتاب و ایمان کشیدند از بھر انتفاع خلق و رحمت ایمان و خلق قبول کرد زیرا کہ صفت رحمانیت داشت مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

ز رحمت ایمان خلق

آن را میں الیقین نامند بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ہیں معنی دارد يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ گذشتہ باشد نہ در گذشتہ نباشد غیب بروے شاہد شدہ نباشد یعنی غیب است غیبیانہ

ز مشاہدہ شدہ باشد

وے گذشتہ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ دو احتمال دارد مومن غیب است یا مومن نہ اگر مومن غایب ایمان آوردہ است این حال کہ او از خود غایب است بشہود حقیقت است

وبا این ایمان آوردہ است از غیب بعلم رسیدہ است مومن نہ از خود غایب است اما علم از خود درست حاصل کردہ است يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ مرتب است قولہ[۶۵] ایمان در غیب ہجران باشد لاحول ولا قوۃ الا باللہ چنانکہ گفتیم ایمان صرفت در غیب و ہجران بحر با و ایمان در شہود و عیان ہم باشد قولہ[۶۶] مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتَابُ وَلَا الْاِيْمَانُ

ز غیب است

ز درست

مَا كُنْتَ تَدْرِيْ دو سہ معنی احتمال دارد تو نہ آن کہ کتابت و ایمان را شناسی و بدانی ما ترا شناسا کردیم و ما ترا تعلیم کردیم از ان کہ تو توئی تست ترا با کتابت و ایمان چکار مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتَابُ وَلَا الْاِيْمَانُ تو با چنان خلق مستغرق می بودی ترا از کتاب و ایمان شعور و خبر نبود ما ترا از سکر مشہود باز آوردیم و بکتاب و ایمان آراستہ کردیم درآن بسے مطلوب ماست قاضی این را می گوید کہ باکراہ با عالم کتاب و ایمان آوردہ اند مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتَابُ وَلَا الْاِيْمَانُ تو بحق و حقیقت و حقیقتے واحد دانستی ہمہ اعتبارات با تو ایمان و کتاب نسبت ندارد و اقتضائے ذات ما این تقاضا کرد کہ باشد

ز کتاب

ز کتاب

ز کتاب

ز فروعیتی

Marfat.com

این معنی میدان کہ اورا با کتاب عِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ دادہ بود اما ایمان و اسلام را بخود راہ داد و برائے نصیب جہانیاں را و گرنہ او از کجا و رسالت و غیبت از ان حضور از کجا و ریغا اگر سالک[۶۶] در عالم یقین و حقیقت خود را محو بیند و خدائے[۶۷] تعالیٰ را حی بیند یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ را پس پشت گذاشتہ باشد

این احدیت ترا در ائے آن فہمے و علمے زاید باشد و مردم آن را تکثر و شرکت نامند و در عین احدیت فردانیت باشی زہے کار و بار زہے آبادانی روزگارے اے عزیز دنیا اثبات یافت با ہمہ احدیت موت و حشر و دوزخ و عقبیٰ اثبات یافت با ہمہ فردانیت

ف سخنے فافہم نازک سخن باریک بیان است تا کرا نصیبہ دہند قاضی نیز در بیان خویش چیزے بگفتار اشارتے می فرماید زیرا چہ محوے بقائے و صحوے و سکرے تعلق میدہد این را اگر در بیان ما ارند می آید قولہ[۶۵] درجات نا متناہی یکے این است مرد در کارے باشد از مقصود خویش محروم نباشد اما ہم در تنہائی صورت خاص است کہ در جمع نیست دیگر چہ زمانے خود را بخلق میدہد

ف نبینند باز در ساعت ثانی بمقصود می ایستد و ایشان مزاحم وقت نہ بینند و دیگر در ہر کارے کہ ہست در حرف مقصود خویش است جائے دیوانہ بیرون افتادہ یا وہ گوئی این سخن گفتہ است ۔ بیت

قلندر را نوازد شہا خدائی راگذار شہا ❊ خدا اندر قلندر دان قلندر را خدا خود بین

کہ این سریست بس پنہاں بداں اکنوں و دم در کش ۔ ؎

قلم بشکن ورق سوز و سیاہی ریز و دم در کش ❊ حمید این قصۂ عشق است در دفتر نمی گنجد

قولہ[۶۶] کہ سالک در عالم یقین خویش خوش وقت قاضی حقیقتاً ناقد و محو نیست اما شاید این جا عنایت کند آن چیزے کہ بوہم خویش حقیقت دانست آن چیز محو شود قولہ[۶۷] و خدائے تعالیٰ را ماحی یعنے آن وجود فرد احد صمد بفردانیت و یگانگی خود ظہور کرد و محو ہم شد پس ماحی ہمہ آمد یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ہر چہ جز آن محو کند مشیت ازل او بر این است کہ جز خود را ہمہ را نواز

Marfat.com

وَیُثْبِتُ[۶۸] را اثبات کردہ باشد انگاہ بقارا مقام[۶۹] وے سازند و انگاہ اہل اثبات[۷۰]
و اہل حقیقت را بر دیدۂ او عرض دہند مر د این جا اثباتی شود نہ محوی و اہل محو را
واپس گذاشتہ باشد اما درین ہمہ مقامات درجات[۶۵] نامتناہی باشند تا خود ہر
کسے در کدام درجہ فرود آید وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ[۶۱] بیان این
ہمہ می کند و رینا کہ چہ خوف[۶۲] دارد این آیت با خود اگر خواہی از مصطفٰی بشنو کہ
گفت اِنَّ[۶۳] فی قلب ابن آدم اودیہ واسعۃ عظیمۃ فی کل واد شعبۃ

چنین گفتہ بعضے برون شدگان بیت

غیر تش غیر در جہان نگذاشت ❊ لاجرم عین جملہ اشیا شد

قولہ وَیُثْبِتُ[۶۸] اثبات کردہ او را محو کرد وجود ثبوتے کہ ذاتے دارد بدان ثابت ماند **قولہ مقام[۶۹]**
وے سازند متوہمات رفت وجودات خاست توہمات و خیولات ثبوت مقام بقا باشد۔
قولہ اہل اثبات[۷۰] یعنے آنانکہ فانی شدہ اند و بخدائے تعالیٰ اثبات یافتہ اند و چشم و گوش
و زبان ایشان خدائے تعالیٰ شدہ است فبی یسمع و بی یتکلم ازان حکایت کردہ است این مقام
بقا است و بحقیقت معرفت خدائے تعالیٰ **قولہ بِاَیِّ[۶۱] اَرْضٍ تَمُوْتُ** قاضی میان فنا و بقا مقامات
می نہد اما سخن تحقیق آن است من فنی بقی و من بقی فنی واسطہ درمیان نیست چون تنوعات
فنا بقا باشد چنانکہ قاضی تقریر فرمود پس این آیتہا ہر کسے بکدام فنا فانی شدہ است و دیگرے بکدام بقا باقی
گشتہ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ہم این معنی باشد اما تنوعات و تجلیات و تکثرات کشوفات
اگر مقامات و درجات نام نہند فلہ ذلک ما جملہ تنوعات را یک سخن گفتہ ایم قاضی او را در تقدا و
آوردہ قاضی ما ذکر ہم او در منبر برآمد چنانکہ رسم مذکران ست کلام ایشاں خالی از زیر و بمیلے نباشد
و بزرگے گفتہ است لا باس بہ اذا کان من ایاز ہیر الجنۃ **قولہ** وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ
اَرْضٍ تَمُوْتُ تا ہر نفسے نفسے [illegible] را خالی کند این کہ عارفان بجہان از عاقبت ترسیدہ اند

Marfat.com

فمن اتبع قلبہ الشعب لم ینال اللہ فی ای واد اھلک گفت در دل بنی آدم وادیہاے
فراخ و عظیم است ہر کہ متابع آن وادیہا باشد بیم آن بود کہ ہلاک شود و جاے دیگر گفت
مثل القلب کمثل ریشۃ فی ارض فلاۃ تقلبھا الریاح کیف یشاء باد در
عشق لایزال دل را در ولایتہاے خود می گرداند تا جائے ساکن شود و سکون یابد و قلب
خود منقلب است گردندہ است و از گردیدن نہ ایستد اے عزیز اما اذ ارادہ اللہ

ہم بدین معنی باشد قولہ ان فی قلب ابن آدم اودیۃ بتحقیق در دل فرزند آدم وادیہاست در ہر
وادی شعبۂ بطرح بیرون شد دل ہر کہ پس این شعب رود کہ بطرفے رفتہ است خداے تعالیٰ را
در باب او ہر وادیئے کہ ہلاک شود ز حمتے نباشد عجب سخنے قاضی بالاے مقامات آورد درجات آورد
و گفت ہر کسے تا کدام مقام فرود آید این سخن فی ای واد اھلکت چہ معنی دارد مناسب این گفتہ است
قولہ اگرچہ خوف دارد یعنی درین آیت خوف آنست کہ سالک بکدام مقام فرود آید شاید از آنہا باشد
کہ آن در واقع موجب ہلاک و اہلاک او باشد تجلیات و کشوفات موجب ہلاک نیند اگر کسے نابود را بود دانند
آن موجب ہلاک او باشد قولہ باد رحمت لایزالی رحمت باشد و یاد بے نیازی باشد و باد قہر باشد
قاضی از جملہ باد رحمت حکایت کرد و در ولایتہا معنی حدیث آنست گاہے در رحمت دارد و گاہے
بر قہر دارد بر یک حال بودن ندہد و آن کہ قلب را گویند کہ قرار گرفت ازین سبب کہ تقلب او در یک
محل مجلس است قولہ تا جائے ساکن شود بر آن و ہم میرود مگر ہر جا کہ خوش آید آنجا ساکن شود نہ ہر جا کہ
او را دارند آن جا ماند سوختہ دارند افروختہ دارند شکستہ دارند گسستہ دارند سر افراشتہ دارند اما مگر قاضی
این گوید کہ طالب صادق را ہر چہ از ان سوا فتد او عاشق است او محب است ہمہ رحمت بر و رحمت باشد
کہ ہر چند معشوق با عاشق جفا کند و از ضرب و ستم خالی نہ باشد او را در ان عزتے و شرفے و جلالے بود اگر
ترا مشکل شود عاشق شو بین قولہ اذا اراد اللہ قبض عبد بارض قصۂ سلیمان و آمدن عزرائیل
و حضور جوانے بہ حضرت سلیمان برائے قبض روح آن جوان مشہور است قاضی ظاہراً بر ین

Marfat.com

قبض روح عبد بارض جعل فیها حاجت چون خواهد که در ولایت نیاز دل سالک را آن جا متوقف گرداند وقبض روح او کنند در آن مقام او را محزون ومشتاق آن زمین وآن مقام گردانند تا سر بدان مقام فرود آرد وبدان قانع شود ودر عالم فنا همه سالکان هم طریق وهم راه اند كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ اما تا خود بعالم بقا کرا رساند وکرا باز بیند وتا خود هر کسے کجا فرود آید وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ همین معنی دارد وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ همین معنی دارد وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ مذهب سالکان خواسته است ونهایت هر یکے پدید کرده اے عزیز از ارض چه فهم میکنی وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ این زمین خاک نباشد که زمین خاک فنا دارد خالق خلق را وباقی را شاید زمین بهشت وزمین دل را می خواهد که چون فردا که درین مقام رسی بر تو لازم شود گفتن وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ وجاے دیگر بیان می کند وَلَقَدْ كَتَبْنَا

برین می آرد چون خدائے تعالیٰ خواهد بنده را در مقام درجه آرد آن مقام او را اجابت او باشد وقصد او همان گرداند وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ هر یکے را بر آن جا بدارد۔ قوله وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ درین قدم که این فانی شود واو به بقائے خویش روے باقی بماند بضرورت این سخن در وقت او باشد الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ الایت امر خدائے تعالیٰ که وعده بما کرده بود راست کرد وزمین را میراث کرد در جنت هر جا که خویش مقامے گیریم ازخاصگان ما کرد ما را در مقام بقا داده است که ما از بود خود رفته ایم

خوش آید کنیم زیرا چه در بهشتیم خه خه بیت هر چه امروز بر زبانم شکنم تا توان نیست ÷ هر چه امروز نگویم نکنم معذورم

قوله وَلَقَدْ كَتَبْنَا تعلیق در ذیل میدهد فائده جدید درمیان نیست۔

Marfat.com

فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ چون
زمین فنا قالب است بر زمین بقا کہ دل است مبدل شود مرد را بجائے رساند
کہ عرش مجید را ذرہ و در ہر ذرہ عرش مجید را بیند ازان بزرگ نشنیدہ کہ
گفت در ہر ذرہ سعید و شقی حکمت است کہ خدائے آفریدہ اما من
می گویم کہ در ہر ذرہ صد ہزار حکمت نامتناہی تعبیہ است و آن ذرہ در موجودات
نگنجد و جملہ موجودات بہ نسبت آن ذرہ ذرہ نماید وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا
یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ہمین معنی دارد و در تفاکہ منتہی در ذرہ ہفت آسمان و ہفت

قولہ عرش مجید را کہ ذرہ بیند ہر آئینہ چرا با ہمہ موجودات فانی گشت عرش مجید را باید
ہیچ نہ بیند اما ذرہ تصور کند در ذرہ ایں شمس است چہ باشد لَا شَیْءٌ بود جہان علی ہذا
ہمہ ذرات شدند ولیکن این چنیں ذراتے کہ گفتم و ہیچ ذرہ از شعاع شمس خالی نیست
و علی ہذا ایشان را ہم فانی دید او را با ایشان ہم یافت تا این ذرہ چرا می نماید زیرا چہ فیض
او است زنہار نخواہم طریقہ محی الدین اے مرید من سخن گوئی دہنت بشکنم قولہ صد ہزار
حکمت بخدمت قاضی عرض داریم کہ بزرگوار تعین عددے مطلوب ندارد اما حکایت از تعدد
و کثرت قاضی این میگوید کہ او تعدد و تکثر گفت من نامتناہی گویم فعلی ہذا قاضی بیشتر رفت بوہمے اما
درویش درویشان است ہر دو بہ یکے ایستادہ اند قولہ ذرہ نماند ہمہ فیض اوست تعالیٰ از لے
و ابدی و بیرونی و سرمدی ہمہ وجودات را محیط است ظاہر ایشان را و باطن ایشان را و ایں
میان اگر سالک گوید خدائے تعالیٰ با من است راست باشد و در من است راست باشد
بدان کہ حلول و تمکن و ظرف میگویم ایشان را چند ہزار ذرہ تصور کن آن ذرات درونی او با ہمہ بیرونی
اگر گوید خدائے تعالیٰ در من است راست گفتہ باشد نہ آن کہ حلول و تمکن باشد قولہ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ
اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ پس چون فیض قدسی با ہیچ چیز نباشد کہ تسبیح او گوید ایں سخن بزبان مذکر آرایش میدہد قولہ

Marfat.com

زمین بیند ندانم کہ در موجودات چہ بیند سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ قول اوست مَا نَظَرْتُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰهَ فِیْهِ

ف چنانکہ گفتہ علی ابن ابی طالب

ہمیں معنی دارد کہ ہمہ چیز آئینہ معانی او شود و از ہمہ چیز فائدہ و معرفت یابد۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ و از ہمہ بیان کہ گفتہ شد

ن بیان این ہمہ کردہ است

یکسان کردہ است

دریغا این را مثالے گویم یعنے در چشم نظرے کہ از وچہ نظارہ روشن می شود کہ عین وجودات را ساعتے با ہم ساختگی و تفتیشی کہ دارد و عکس آن ذرات نقطہ سیاہ کہ در چشم اوست ہمہ پیدا می آید ذرات کہ آئینہ جملہ وجودات است قولہ سَنُرِیْهِمْ نمیدم گفتم دو سہ چہار بار باز گردیدم آما سخن خواجہ محمد واسع است رحمہ اللہ ما رایت شیئًا الا رایت اللہ فیہ او فرمود ہیچ چیز را ندیدم مگر آن کہ خدائے تعالیٰ را در و دیدم مولانا فقیہ معلم سخنے درستے می گوید در ہر چیزے نظارۂ صنع اوست و نظارہ توحید اوست ما رایت شیئًا الا رایت اللہ فیہ درست آید و دیگر جملہ موجودات آئینہ اوست کہ در آن خدائے تعالیٰ را بیند چون چشم دل روشن گردد با صفا و جلا شود و ہر چہ بیند در و خدائے تعالیٰ را بیند و انکہ ترا در بیند مشکل آید این را بالا گفتہ ام بارے نظر بالا کن ببین در وقت سخن ما فرود شود ہم از خواجہ محمد است ما رایت شیئًا الا رایت اللہ معہ و ما رایت شیئًا الا و رایت اللہ قبلہ و ما رایت شیئًا الا رایت اللہ بعدہ ہمہ معنی ترا دفند اما بعبارت مختلف اگر ہمے را می نویسیم این مختصر دراز می شود و آن معنی کہ بالا گفتہ ام جامع بہمہ آمدہ است۔ قولہ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ہمان بیان وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ معنی دیگر ہمہ گویند اینجا ہر چہ در آسمان و زمین است از بحر توحید و یگانگی او اشنا می کند سَبَّحَ از سباحت گرفتہ اند از آن و بسے جواہر و لعل و لولو بدست آرند ہم سخن بسیار است۔ الاختصار فی الاختصار

Marfat.com

تمہید اصل رابع در معرفت نفس

اے عزیز بزرگوار گوش دار کہ خبر من عرف نفسہ فقد عرف ربہ را کہ پرسیدہ احوال مختلف نمی گذارد کہ ترتیب کتاب حاصل آید تا چہ کنم وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ بعضے از معرفت نفس خود شنیدی در تمہید ہا گذشتہ و بعضے در تمہید دہم گفتہ شود بتمامی۔ شمۂ و قدرے چنانکہ دہند و چنانکہ آید این جا گفتہ شود اے عزیز چوں مرید بدان مقام رسد کہ از شراب معرفت مست شود چوں بکمال مستی رسد و بنہایت انتہا رسد نفس محمدؐ کہ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ بروے جلوہ کند طوبیٰ لمن رآنی او را من بی طراز روزگار روے سازند دولتے یابد کہ ورائے آن دولت دولتے دیگر نباشد ہر کہ معرفت نفس خود حاصل کرد معرفت نفس محمد حاصل کرد و ہر کہ معرفت نفس محمد حاصل کرد پاے ہمت در بساط معرفت ذات اللہ نہاد من رآنی فقد رأی الحق می گوید ہر کہ مرا دید خدا را دیدہ باشد

تمہید الرابع

قولہ من عرف نفسہ قاضی معنی من عرف نفسہ اینجا بیان نکردہ ہمیں گفت ہر کرا معرفت نفس محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام حاصل آید بنہیں و چنیں او را معرفت خدائے تعالیٰ حاصل شود محمد علیہ السلام را بیند و در محضر محمد علیہ السلام خدائے تعالیٰ را شناسد این سخن درست من رآنی فقد رأی الحق ای اللہ در کلام و اشارتے بکیفیت معرفت محمد نیست قاضی در بیان عنایت معرفت زیادت آوردہ است

Marfat.com

ہر کہ خود شناس نیست محمد شناس نیست پس خدائے شناس خود چگونہ باشد۔ چوں معرفت نور محمد حاصل آید و بیعت اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ بستہ شود کار این سالک از دنیا و آخرت تمام شود اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ باوے گویند نعمت معرفت تو کمالیت یافت بہ رسیدن و حاصل آمدن معرفت نفس محمدؐ کہ خاص ہم بر تو نیست برائے عموم و شمول را آمدہ است لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ بدین مرد سالک را شکر واجب آید

ف عارف خدا

قولہ ہر کہ خود شناس نیست محمد شناس نیست حقیقت انسانیت و احدیت مرتبۂ ذات او گویند و حدت مرتبہ صفات و احدیت مرتبہ اسما۔ و احدیت در عالم لاہوت استعمال کنند و وحدت را در عالم جبروت و و احدیت را در عالم ملکوت پس احدیت مطلق و وحدت اجمال و احدیت تفصیل احدیت چوں ذات آمد صرف وحدت اوست عالم اجمال و احدیت علم تفصیل چوں محمدؐ علیہ السلام و آں شناسندہ یک نفس اند خود را نشناخت محمد علیہ السلام را نشناخت لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ نشانے نفس و از نفس شماست یعنے ہم از شما است نفس محمد علیہ السلام و نفس عارف یکے باشد مِنْ اَنْفُسِکُمْ مِثْل مِنْ اَنْفُسِکُمْ

قولہ بستہ شود و این بیان دوم با بیان بالاتر قی ندارد ہماں بیان است بعبارت دیگر محمد علیہ السلام با خدائے تعالیٰ یکے اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ آن کسانیکہ بیعت با محمد علیہ السلام کردہ اند نکردہ اند مگر با خدائے تعالیٰ دست او دست او نبود و زبان او زبان او نبود محمد علیہ السلام با خدا بود بلکہ خود بکل بود بلند تر از کجا رفت ہمان سخن بحقیقت یافت در بیعت عقد است بدین نسبت می گویند کہ بستہ شود ہر آئنہ چوں با خدائے تعالیٰ یکے شوند اکمال دین ماشد چگوید اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ قولہ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ خدائے تعالیٰ منت نہاد بر مومنان کہ پیغمبرے را از نفس ایشان بر ایشان فرستاد فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مِنْ اَنْفُسِهِمْ خواندہ است خلاصہ ترین از خلاصگاں آفریدہ است

ف خود

ف چہ گویند

Marfat.com

د شکر شکر شکر نتواں کرد از بہر وے شکر کنند معرفت رب مرد را چندان معرفت

دہند کہ در آن معرفت نہ عارف را شناسد نہ معروف را گر ابو بکر صدیق رضؓ ازین

گفت العجز عن درک الادراک ادراک یعنے معرفت آن باشد

ہمگی عارف را بخورد تا عارف ادراک نتواند کرد کہ مدرک است یا نہ سبحٰ

من لم یجعل للخلق سبیلا الی معرفتہ الا بالعجز عن معرفتہ

ہیچ کس را راہ نداد بمعرفت ذات بیچون او پس ہر کہ را معرفت او ط

نفس حقیقت خود را آئینہ سازد و در ان آئینہ نگرد و نفس محمد را شناسد پس

نفس محمدؐ را آئینہ سازد کہ رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن

ق قولہ اذ بہر وے شکر کنند چون معرفت خدائے تعالیٰ حاصل شود ہر آئینہ شکر گوید و ا

ف مثل شکر کردن خود را خود شکر گوید قاضی می گوید چون عارف بیند محمد علیہ السلام مستدل از نفس

بدین شکرے می آرند و شکر ازوے می کنند یعنے خود را با خود می کنند ق قولہ چندان معنے ند

معرفت اسرار لیست و حقایقے است کہ بر آں مرد مطلع می شود پس گوئی معرفت مید

عارف با معروف یکے باشد عارف معروف باشد و معروف عارف گشت چندان

ف رفتن و آن ہمہ بصفت ہا ناک وہاں رفتند تا بکے چند سخن دراز کنی ہر بار بتوحید می گرائی

ف چکند بکثرت می روی چند مسلمان بیان ہمی آید کہ از کثرت بوحدت آیند و از وحدت

گرایند ق قولہ مدرک است یا نہ معنے سخن این است کہ چیزے بدیہی بین الادراک

نتوانی ازاں ادراک کہ خود سا بازداری معرفت عارف بدین رسد اگر خواہد ادراک

کہ شناسد قاضی در کدام باب یاد میکند اللّٰھم ادرکہ چنانکہ گوید القصد حاج

ف اصلاً لاعن القصود القصود ای عاجزاً اصلاً و قاصداً عن القصود ق قولہ سبحان من

الخلق سبیلاً الی معرفتہ کے راہ بدو ندارد مگر آن کہ آن پیش آید کہ عاجز شود از معرف

Marfat.com

نشان این آئینہ آمدہ است و درین آئینہ معرفت وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ
اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ می یابد و خدا در عالم می دہد کہ مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ
ے ما عرفوا اللّٰہ حق معرفتہ و این مقام عالی و نادر است این جا
ہر کسے نرسد و ہر کسے این را نداند اے عزیز معرفت خدا را ساختہ کن [illegible]
معرفت در دنیا تخم لقاء اللہ است در آخرت چہ می شنوی می گویم ہر کہ امروز
معرفت است فردا با رویت است از خدا بشنو مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖ

نداند نتواند کہ بداند و معنی دیگر ہم گفتہ اند یعنے عرفان سالک و وجدان عارف غلبہ رسد
پیش معرفت را مساغ نماند در بیان و در گفت و شنید نیاید می گوید لا احصی ثناء
علیک انت کما اثنیت علی نفسک قولہ نشان آن آئینہ آمدہ است
نمی طریقہ تحصیل این دولت می نماید حضرت خود را بریاضت و مجاہدہ دل خود را [illegible]
آئینہ دل خود محمد علیہ السلام را بیند و در آئینہ دل محمد علیہ السلام خدا تعالی را بیند و چون [illegible]
محمد علیہ السلام بیند و مظہر محمد علیہ السلام رحمۃ للعالمین است پس مظہر محمد علیہ السلام
صورت رحمت تجلی کند از معنی رأیت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ
امنہ کند قولہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ [illegible]
ہمہ چشم شدہ و ہمہ صاف شدہ [illegible]
بدہ و ذات دیگر شدہ [illegible] ربہا ناظرۃ این ظاہر [illegible]
اللہ و ما قدروا اللہ حق قدرہ [illegible]
تم وتوشہ [illegible] چو تو نیست [illegible] و اگر [illegible]
عرفوا اللہ حق قدرہ این باشد کہ تو او را شناسی قولہ من کان فی [illegible]
ھو فی الآخرۃ اعمی [illegible]

و از استعدادہ [illegible] شناسے

اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ہر کہ[۱۳] در دنیا نابینا است از معرفت خدا
در آخرت نابینا است از رویت خدا از مصطفٰے جاے دیگر بشنو کہ گفت یکے در
قیامت گوید یا رب نداآید کہ مرا بخوان کہ تو در دنیا[۱۴] مرا نشناختی لانک لم تعرفنی
فی دار الدنیا پس در آخرت چگونہ شناسی -

ن شد اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یگانگی و اتحاد باشد امروز چہ آنچنان باشد کہ ہر کہ امروز با معرفت فردا با رویت
باشد رویت شرکت در شرکت است معرفت کذلک محبت کذلک بعد ثبوت وحدت مسلم
سخن است کہ تو زبان درازی میکنی آرے رسم کار بر این آمدہ است کہ چون در اخبار شنیدند
ن شنیدن الحدیث[۱۵] شنیدن در میان سخن از ہر جنس آرند **قولہ**[۱۶] ہر کہ امروز یا معرفت است ازین معرفت کدام
ن یا معرفت کماہی معرفت مراد ست معرفت ہائی کہ طلب مجہول مطلق روا نیست یا معرفت راویٔ کماہی ہی اگر ازان
معرفت مراد جملہ مومنان و علمائے معرفت دارند چنانکہ برین وعدہ رفتہ است ہر آئینہ ہمہ را رویت
باشد اما معرفت خاصۂ او ازین وسط کار بیشتر بردہ است امّا ہمہ وقت نظارۂ خود از دیدار خود
او را با معرفت در رویت جمع دارد **قولہ**[۱۷] کہ تو مرا در دنیا نشناختی آنکہ در دنیا خدائے تعالٰی را نشناخت
در آخرت نیز نشناسد زیرا چہ دنیا و آخرت ہر دو بر مثال دو خواہر اند از یک مادر و پدر زاد
یکے بزرگ و یکے خورد البتہ ہر یکے را با دیگرے نسبت درست ہست این فانی ازان باقی
قسمتے و نسبتے آوردہ است آنکہ بآن فنا بہم روے بقا می نماید و صورت وجود پیدا کردہ است
فعلے ہذا ہر کہ چیزے این جا نیافت در آن جا نیابد تا آن کہ گفتہ اند الدنیا انموذجۃ الاٰخرۃ
ن جنت گویند راحت را فراغت نام کردہ اند المجاز قنطرۃ الحقیقۃ گویند مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ
اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی ہمین معنی است ازیں اعمٰی بصر مراد یا بصیرت مراد است آہ
دلے کہ این جا کور شدہ بود این کور مردار را بازبصیرت نیست ہم چنان کور مردار برکنند و اگر چشم
و بباید و معرفت باشد عذاب بر دو محقق نشود و آن دلے است کہ چشمش شہود جہان قدسی چنانکہ نیا

Marfat.com

نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ہمیں معنی دارد ہر کہ نفس خود را فراموش کند او را فراموش کردہ باشد ہر کہ نفس خود را یاد دارد او را یاد آوردہ باشد من عرف نفسہ فقد عرف ربہ و من عجز عن معرفت نفسہ فاجزیٰ ان یعجز عن معرفت ربہ سعادت آید در معرفت مردمان بستہ اند بقدر معرفت خود ہر یک را از سعادت نصیب خواہد بود و معرفت خدائے تعالیٰ این سہ نوع است یکے معرفت ذات ف برسہ دویم معرفت صفات و سیوم معرفت افعال و احکام خدا اما اے عزیز ترا معرفت افعال اللہ و احکام از معرفت نفس خود حاصل شود کہ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِهِمْ ہر کرا معرفت نفس خود کامل تر معرفت افعال خدا

دیدن آن دل را مرگ نیست حشر ہم نباشد شنیدی از مردمان عوام درین زیارتہا بروند بگویند سرہا خفتہ دلہا بیدار است یعنے دل مردہ زندہ است و اگر او مردہ است قابل حیات نیست انکہ گوید اِنْ هِیَ اِلَّا حَیٰوتُنَا الدُّنْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ اگر ایشان را دلے زندہ باشد این سخن گویند نہ آن کہ بکلی مردہ است ہمہ بر مردار ئ خویش ماند قولہ تَنَسَّوُا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ ایشان نفوس خویش را ہماں نسیان خدائے تعالیٰ بود نفوس ایشان را نَسُوا اللّٰهَ فراموش کردن خدائے تعالیٰ چہ باشد یعنے فراموش کرد خدائے تعالیٰ نفس ایشان را قولہ فاجزیٰ ان یعجز عن معرفتہ ہدایت معرفت نفس معرفت بدیہی و معرفت رب معرفت کسبی آن کہ او معرفت بدیہی ندارد معرفت کسبی کے حاصل تواں کرد قولہ از معرفت نفس خود حاصل شود چنانکہ متکلمان گفتہ اند کہ افعال حادث را مثال سازند بر افعال قدیم و یا آن کہ چنان کہ تو باختیار خویش چیزے میکنی او ہم باختیار میکند تا آن کہ طریقہ یونانیاں کہ او خواہد از و این آید آن حرکت و سکنے کہ از نفس مردم می زاید آں ہمہ بحکم طبیعت اوست از این جا معلوم شود کہ افعال او باقتضائے ذات اوست و دیگر تو در افعال و اعمال خویش مشاہد خالق خود باشی افعال و اعمال تو بعمل و فعل او باشد

Marfat.com

کامل تر و معرفت صفات خدائے تعالیٰ ان گاہ حاصل آید کہ معرفت[۱۸] نفس محمد ﷺ کہ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ حاصل آید و معرفت[۱۹] ذات او تعالیٰ کرا زہرہ آن باشد کہ خود گوید تفکروا فی آلاء اللہ ولا تفکروا فی ذات اللہ جز برمزے معرفت خدائے حرام[۲۰] است شرح کردن اے عزیز بدان کہ افعال خدائے تعالیٰ دو قسم است ملکست و ملکوت یعنے این جہان و آن جہان و ہرچہ درین جہان است ملک خوانند

این جا افعال او بشناسی تو آنتے و رسیانی در مظہر تو ہرچہ می کند او می کند چنانکہ یکے گفتہ است انا کالباب لا تحرک الا اذا تحرکت درین بیان یک نظارہ است کہ ہرچہ می کند بمظہر تو آلات تو اما تو مباشر او مباشر نیست قولہ معرفت[۱۸] نفس محمد علیہ السلام مظہر صفت است ہر صفتے فی جملہ معنی او را مناسبت است یعنی کہ او را موافقت است او تجلی می کند چوں محمد علیہ السلام را شناختی مرخت صفات شد محمد علیہ السلام بمثل معنی صفت رحمت بدان وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رحمۃ لِّلْعَالَمِينَ حصر می کند شخصے خواب بیند کہ عورتے او را شکرے دہد معبر تعبیر کند از دنیاش چیزے برسد آرے او را برسید دینار احمد او ند تعالیٰ بمثال عورت و شکر کردہ نمود محمد علیہ السلام والدین معہ صورت رحمت اند صفت رحمت است کہ بدیشان متمثل شدہ است قولہ[۱۹] و معرفت ذات کرا زہرہ باشد اے قاضی معرفت ذات حاصل ادراک ذات حاصل نہ بزرگ وردے است غلیظ حجابے است کثیف پردہ ایست تاریک مانعے کہ حجاب ذات او ہمال ذات او ست قدرت و امکان نے کہ آن حجاب را از جہان برگیرد اگر کسے گوید او برگیرد من گویم ان اللہ لا یوصف بالمحال قولہ[۲۰] حرام است شرح کردن قاضی نگوید شرح کردن حرام است گمان مبر و اطلاقے ہست اما گفتار دماغ نیست من نمی گویم قابل اطلاق نیست۔

اشهد الله حلى انني ÷ كضفدع تسكن في البحر
ان هي ماهت مليت ماءها ÷ وان سكتت ماتت من الغم

Marfat.com

و ہرچہ در آں جہان ست ملکوت خوانند و ہرچہ جز ایں[۲۱] جہاں و آن جہاں باشد جبروت گویند تا ملک را نشناسی و واپس نگذاری بملکوت نرسی و تا ملکوت را نشناسی و واپس نگذاری بجبروت نرسی و خدائے تبارک را در ہر عالمے ازیں عالمہا سہ گانہ خزینہا[۲۲]

غوک خواست کہ از دریا خبرے دہد سر از دریا برون کشید فریاد برآورد اما دروان دریا قابل گفتار نیست

قولہ[۲۱] یعنے آنجہان و این جہان ایہا الہمدانی ہر ہمہ ترا در خاطر می آید بغیر ضبط و ربط در بیان می آری الغرض سخن مضبوط گویم ملک است و ملکوت است و جبروت است و لاہوت ملک عبارت از عالم شہادت است این را ناسوت ہم گویند یعنے ظاہرے کہ قومی بینی اشیاے وجود است و کائنات کہ ہستند ملکوت باطن آن ملک است بدانچہ این ملک بدان قایم است کہ آن ملکوت است این از عالم علوی است با آن اعلیٰ ربط دادہ اند کہ این بدان ماندہ است جبروت آنچہ ہر سہ بجمع آید ہر سہ را یک جا جمع کنند جبروت نام نہند لاہوت خلاصہ لطف لطائف از عالم الٰہی و الوہیت چنانکہ شیر و دوغ و مسکہ و جغرات و روغن مثال دوغ ملک است و مثال مسکہ ملکوت مثال جغرات جبروت است و مثال روغن لاہوت و این ہر سہ یکدیگر مقبض اند ہیچ یکے از دیگرے خالی نیست در دوغ قسم روغن ہست در مسکہ خود ظاہر تر روغن خلاصۂ خلاصہ این ہر سہ در جغرات بجمع اند دوغ ہمچو ملک مسکہ ہمچو ملکوت روغن ہمچو لاہوت جغرات جبروت است جوز ہم ہمیں مثال دارد پوست او مثال ملک مغز کہ در ون دارد او را ہم پوستے است آن مثال مسکہ و روغن کہ در میان اوست آن مثال لاہوت و آن جوز با تمام خویش پوست و مغز و مغز مغز عبارت ز جبروت است آدیم بر بیان سخن قاضی می گوید ملک یعنی اول مرتبہ ہمان ست از اول تا آخر تا بملکوت رسند یعنے بر باطن اطلاع یابند ازیں ترقی کنند بجبروت رسند ملک و ملکوت با لاہوت جمع کنند این نادرہ کار نیست تا کدام صاحب دولت باشد کہ او را بتعیین بتخصیص اطلاع دہند شعر این قدر سخن باید دانست اگر ملک با لاہوت نسبتے نبودے ہیچ کسے را با ملک ابتلا نبودے **قولہ**[۲۲] خزینہ است یعنے ہر یکے بہانۂ عالمے تا کہ رسد

Marfat.com

ن بجلال وقدر۔ است کہ وَلِلّٰہِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ولیکن ہر کسے نداند اے عزیز بجلال و
قدرت لم یزل کہ چندان[۲۳] سلوک می باید کرد کہ از ملک بملکوت رسی و از ملکوت[۲۴] اسفل
چندان سلوک باید کرد تا بملکوت اعلیٰ رسی پس آنگاہ سلوک باید کرد کہ تا جمال این آیت
بتو روے نماید۔ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ درین مقام
جمال[۲۵] خالق ملکوت را بیند عرف ربہ[۲۶] را روے نمودہ اما عرف ربہ

وکدام محروم باشد تا برین خزینہ اطلاع یابد معنی دیگر یعنے ہر یکے خزینۂ خداست عزوجل اورا ہم در ملک
ن لاہوالاہو یابی وہم در جبروت ولاہوت است معنی لاہوت میدانی کہ چیست لاہوت لاہوت جہانے
است جز خدائے تعالیٰ نیست وایم اللہ غو وجزاو نیست اما علمے پیش افتد کہ صورت وشکل وجہت
ن جہانے وسمت وعادت درسم وحق وناحق وکذب وصدق ندارد وجہانیست جہان نے قولہ[۲۳] چندان
سلوک می باید کرد کہ این چنداں ہم چنداں نہایتے ندارد قسم وتاکید شاید کہ قابل بکند برائے تحقیق فہم سامع
وحسن اصغائے او وتحقق تصمیم عزم او سخن ہمیں قدر است کہ تا البتہ سلوک بشرط آن نکنی از ملک
بملکوت نرسی دشرط لفظے شامل وجامع است قولہ[۲۴] از ملکوت اسفل ملکوت اعلیٰ گفتہ ام ملکوت کل
شیے باطنہ درعالم سفل ہم ملکوت ہست ودرعالم علو این باطنے وظاہرے دارد واو ہم ظاہرے
وباطنے ظاہر این درغایت کثافت وغلیظ وباطن این درغایت وقت ولطافت ظاہر
آن عالم روشن وصاف ومنور چنین کہ باطن او از روے ظاہر او نمودہ است با این ہمہ باطن
است دوئی داند کہ بداں تمام اطلاع نمی شود قولہ[۲۵] جمال خالق ملکوت را بیند می گوید بِیَدِہٖ
مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ بیدا و بدست او و باطن ہر چیزے است ہر رابطہ کہ ہست آن نسبت
ن وہمہ درشمار۔ بدو دارد ہمہ در قبضۂ اوست وہم شمار نیست بازگشت گر جزبدو فعلے ہذا اطلاع بر باطن ہر چیزے
ب بدو شہود او کہ بازگشت او بخداوند است تعالیٰ پس اطلاع بر باطن اطلاع برو شد کہ ہمہ بو امن
را نسبت بدو دارد قافی ہم ہمی لطیفہ می گوید قولہ[۲۶] عرف ربہ یعنے اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ

Marfat.com

تمام نباشد تا از[۲۷] پردہ ربوبیت بہ پردۂ جمال الوہیت نرسد و از پردۂ الہیت
بہ پردۂ عزت نرسد و از پردۂ عزت بہ پردۂ عظمت نرسد و از پردۂ عظمت بہ
پردۂ کبریا نرسد چون در پردہ کبریاء اللہ رسد دنیا و آخرت محو بیند کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا
فَانٍ با او گوید انظر الی وجہ اللہ تعالیٰ ہمہ وَیَبْقٰی رَبُّكَ باشد اینجا ہیچ از
عارف نماندہ باشد و معرفت نیز محو شدہ باشد ہمہ معروف باشد اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ
الْاُمُوْرُ ہمیں می گوید درین مقام یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ[۳۰] یکے نماید پس این[۳۱] نقطہ خود را بر صحرائے

ہمانست کہ عرف دہد واگفتہ ام قولہ[۲۷] تا از پردۂ ربوبیت چند پردہ را قاضی می آرد
و آن اعتبار است و ہر پردہ را نامے است کہ کبریائے جلال است و جلال کبریا است عظمت
عزت است و عزت عظمت زیرا کہ بینہما تلازم کلی است تا از صفات جمال و جلال
نگذری محو ذات نشوی قولہ[۲۸] کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ یعنے او چیست کہ ہمہ را بعین عیان در عرض
فنائے حقیقی بینی و جز خدائے تعالیٰ را حی ندانی بقائے وجہ ربک این جا روے نماید
بدان حسن و جمالے کہ آن وجہ دارد ازین وجہ روشن می شود کہ این وجہ را دو روہست دانی کہ وجہ
منہ الیہ و وجہ منہ الے وجہہ الکریم آن کہ بسوے اوست آن فانی و آن کہ از و بسوے کریم او
باقی است تحفہ دیگر این ست در ہر چہ خدا از نا و ابد آور صدر بقا قولہ[۲۹] اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ
بدان کہ کارہائے بازمی گردد مگر سوے خدائے تعالیٰ ہر کارے کہ کنیم و کردیم آن ہمہ بخدائے
تعالیٰ بازمی گردد یعنی بدین بازمی گردد کہ او می کند۔ قولہ[۳۰] یکے نماید ہر آئینہ چوں بدو محقق و
مبین شد یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ یکے شدند فانی بفنائے خود رفت و باقی ببقائے خود ماند
ضرورت یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ یکے باشد قولہ[۳۱] پس این نکتہ گفتہ ام این صورت فانی بفنائے
خود رفت و آن باقی ببقائے خود ماندہ است سالک نماند ہمہ خدائے تعالیٰ ماند این جا بایزید
رضی اللہ عنہ بنیابت خدائے تعالیٰ ہمچنیں فرماید سبحانی ما اعظم شانی و بی تنطق چہ باشد ہمیں معنی است

Marfat.com

جبروت جلوہ دہد حسین حلاج جز انا الحق و بایزید جز سبحانی دگر چہ گوید اینجا سالک ہیچ نبود خلق ہا
ورائے این مقام چہ مقام باشد و بالاتر این دولت کدام دولت بود و از برائے عذر
اوند ادر ملک و ملکوت در دہند کہ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا[۳۲] اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا
دریغا[۳۳] اے عزیز چہ شنوی و اگر نہ آنستی[۳۴] کہ ہنوز وقت زیر و زبر شدن بشریت نیست

ن خطائے باحسین منصور در بیان انا الحق ہمیں معنی است و ہر کہ جز این گمانے برد و ہمے و حکایتے کردہ باشد
وا ورا از حقیقت خبرے نبودہ باشد **بیت**.

چشمے دارم ہمہ پر از صورت دوست ❊ با دیدہ مرا خوش است چون دست و دروست
از دیدہ و دوست فرق کردن نہ نکوست ❊ یا اوست بجائے دیدہ یا دیدہ خود اوست

امثال گفتار بایزید و جنید و حسین رضی اللہ عنہم بیانے دیگر کنند یعنے عکس انوار لاہوت بر آئینہ دل
متجلی گشت آن را در خود شاہد یافت و بس غلبہ شوق و شہود او در خور این کلمہ بزبانش رود یا سبحانی و یا
ن گفتہ اند انا الحق و لیس فی جبتی سوی اللہ بدین معنی ہم گفتار۔ **نظم**

دل در رہ وصل تو نپوید چکند ❊ جان دولت وصل تو نجوید چکند
ہر گاہ کہ بر آئینہ تابد خورشید ❊ آئینہ انا الشمس نہ گوید چکند

قولہ بَدَّلْنَا اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا یعنی اگر خواہم ایشاں را بگردانم ہر آنچہ بودہ اند ہم بدان باز آیم
بیت. تو او نشوی مگر شود معلومت ❊ آن روز کہ تو نبودہ او بودی۔

قولہ دریغا[۳۳] کہ این دریغا بر مخل نفتاد دریغا بر فوت چیزیکہ البتہ دست نمی آید و باحسرت
تمام چنانکہ افسوس گویند **قولہ** اگر نہ آنستی[۳۴] کہ ہنوز زیر و زبر شدن بشریت نیست۔
ہمان کہ گفتم در معنی بَدَّلْنَا اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا از آن کہ زیر او زیر است و زیر او زبر چنانکہ
و است زیر شریعت است عین حقیقت و آن کہ زیر شریعت است آن نیز حقیقت است زیرا و زبر شود او
زیر شود او زیر باشد زیرا و زبر او باشد و آنکہ می گوید مغلوب شود نیکو می گوید مسلوب نیست مغلوب است

Marfat.com

والا بیم آن است کہ حقیقت این معنی شریعت را مغلوب کند در ینا اے عزیز شنیدی
کہ وَاِذَا اشْتَهَيْنَا بَدَّلْنَا اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا چہ معنی دارد یک ساعت مرا باش
دانی کہ تبدیل[۳۵] چہ بود نور اللہ کہ باشد کہ برنہاد بندہ پیدا آید ہر چیز کہ رسد و تا بد از مرد
چندان بنماید کہ خود را با خود بیند بَلْ نَقْذِفُ[۳۶] بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَاِذَا
هُوَ زَاهِقٌ[۳۷] زہے کیمیا گری از کجا تا کجا فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ نور با نور شود ناراز
میاں برخیزد کہ چوں شعاع آفتاب بتابد و محیط ستارگان آید ستارگان[۳۸] را
حکمے نماند این جا سالک مراد خود را بہمہ مرادے در بازد و دیدۂ خود را بہمہ دیدہ

شئے بصفتے روے نمودہ بود صفت دیگر غالب آمد بوے، و گر روے نمود معنی دیگر مغلوب شود یعنی
بوادۂ حقیقت بہ ثبوت تو آنی و تجدد تجلی کند صرۃ آدم بجز احقیقت اورا در حطے و غطے و رفعے و وضعے ف صور
کند ہر آئینہ غالبے کہ اورا برین تغلبات میدارد۔ **قولہ** دانی تبدیلاً[۳۵] چہ باشد بیانے کہ گفتیم درین
ہر دو تواں تو فکر صاف بکن و لعمری قاضی عامیانہ و بتدریا نہ گفتہ است و ما سخنے بحقیقت گفتہ ایم
و اگر چہ خواہیم گفتار قاضی را بر بیان خود آریم ہم می آید۔ **قولہ** برنہاد[۳۶] بندہ پیدا آید نہ آنکہ
خارج بعید میان باین حادث فانی پیدا آید نقدے کہ با اوست ہمہ با او تجلی کند پیدا آمدن این نور قاضی ف خارجے بعید۔
درجات و مراتب نہادۂ است متوالی آید و مستدیم ماند تا اورا از و بستانند یعنی آنکہ او خود را بوہم
خود وجودے و شہودے تصور می کرد و انچہ باوے بود ہم بروے پیدا آید۔ **قولہ** چندان[۳۷] نماید
نمیدانم این چندان برزبان گفتہ است این چندان نیست این چندان نیست این چندان است ف نگرفتہ
قولہ بَلْ نَقْذِفُ[۳۸] بِالْحَقِّ چوں حق حقیقت خویش پیدا آید باطل ہر آئینہ بر طلان فَاِذَا هُوَ
زَاهِقٌ خود رونده است او را وجودے نبود حاجت نیست کہ می گویم حق آمد بعد آن او رفت وہمے
پیش نبودہ است نعت ذہوق حقیقت اوست **قولہ** زہے[۳۹] کیمیا گری قاضی کیمیا گری گفتہ است چیزے
را بچیزے دیگر برند مثلاً مس را زر سازند یعنی نقرہ کنند اما سخن ما درین است بودہ بودہ و بودہ نابودہ **قولہ**[۴۰]

Marfat.com

دربازد تا ہمہ دیدہ شود ابوالعباس قصاب در سماع پیوستہ این بیتہا گفتے رباعی

در دیدۂ دیدہ دیدہ را بنہادیم ❊ وانرا زرہ دیدہ غذا می دادیم
ناگہ بسر کوے کمال افتادیم ❊ از دیدہ و دیدنی کنوں آزادیم

ن دیدہا
ف غذاے دادیم

رباعی

رو دیدہ بہ بند تا دلت دیدہ شود ❊ زان دیدہ جہانِ دگرت دیدہ شود
گر دیدہ و دل بذکر حق باز کنی ❊ بر پشت فلک انچہ بود دیدہ شود

رباعی

در دیدۂ دیدہ دیدۂ می باید ❊ دامن ز جہاں کشیدۂ می باید
تو دیدہ نداری کہ بہ بینی اورا ❊ عالم ہمہ اوست دیدۂ می باید

اے عزیز مناظر قالب بینی کہ با دل چہ می گوید از بہر آنکہ قالب چہ می داند کہ دل را چہ افتادہ است کہ بیشتر آنست کہ دل بر قالب بپوشاند و دل قالب را

؎ نماند ستارگان را حکمے بنماید آرے ستارگان باشند اما ننماید ایشان ہستند و نور دارند و نور ایشان با نور آفتاب یکے شدہ و جلاش تافتہ بدان ستارگان ہمہ را قیاس نکنی کہ او خود نورے دارد ۔

قولہ در دیدۂ دیدہ حاصل ہر دو بیت چیزے کہ دیدہ شدہ بود ہماں را بدیدہ دیدیم آن دید و بدیدۂ خود آسودہ از نیک و بد جہاں بیاد و قولہ مناظرہ قالب آن مناظرہ بچہ ماند چنانچہ شاعر مقالت و تیرو قلم و امثال آن می نویسد یعنے حالت آن دو صفت و آن دو این حکایت می کند بزبان حال این می گوید قالب با دل و قولہ بیشتر آنست کہ دل بر قالب پوشاند قالب با دل می گوید ترا چہ افتادہ است کہ با یکے چنیں و چنیں است و تو شوخی کنی و از من بگذری و این سوگرائی و می گوید اے دل بچہ زہرہ از طرف قالب خطاب مر قلب را اے دل بچہ زہرہ اے آخرہ ہم مانند این ہست بیت

با دل گفتم مرا مبر بر در او ❊ کو محتشم است من ندارم سر او

Marfat.com

چہ جواب گوید گوش دار رباعی ز میدہد

اے دل بچہ زہرہ خواستی یارے را ❊ کو چوں تو ہلاک کرد بسیارے را
دل گفت کہ تا ہمی شوم یکتائے ❊ این خواستم از بہر چنین کارے را

این سخن خود در جہاں کہ داند الا محرمان[۴۵] انس الہیت کہ از اوصاف بشریت باوصاف[۴۶] الہیت رسیدہ باشند وحقیقت ایشاں بابشریت این بیت ہا می گوید رباعی

دل گفت کہ این حدیث سیہ دہ مگو ❊ یا در براو کشند با بر در او

دیگر ہم ہست بیت

با دل گفتم کہ راز با یار مگو ❊ زین پیش حدیث عشق زنہار مگو
دل گفت کہ این سخن دگر بار مگو ❊ جاں را ببلا سپار و بسیار مگو

این سخن عشق بازی با بیان حقیقت نسبتے ندارد واما محبان محقق عارفان عاشق با ہمہ معرفت وبا ہمہ اطلاع دقایق اسرار نقطۂ محبت بر سویدائے دل ایشان از لا وابدًا منقش است ہم بر آں می آرند ہماں می کنند چنانکہ صاحب سوانح شیخ احمد غزالی رحمۃ اللہ ما ومتابعان ایشان قاضی این رباعی را بر بیان حقیقت این چنین آرند واین مقالت را بر حقیقت برین صفت بیان کنند کہ این وجود وہمی را در خزانۂ خیال خود صورتے منقش کن واورا بیانے وکلامے واطلاعے دہ در ہم خویش حقیقت را باوے مقابلہ کن حاصل چہ آمد گوئی او چنین می گوید من وجودے دارم انو مرا چہ افانی و تو وزایدے میداری او می گوید ترا حقیقتے نیست ہمہ خیال محض ترا حقیقتے ومعنی باخود نیست قولہ[۴۴] باوصاف الوہیت اشارت بانصاف تخلق می کند ما سخن در فنا وبقا گفتہ ایم قاضی ما اضطرآب در کار بسیار دارد واگر ما را البتہ کلام بدست نباشد بیان سخن قاضی نیک مشکل باشد۔

قولہ محرمان[۴۵] انس یعنے عمرے در مقام انس بسر بردہ باشد وانس بر ایشان غالب شدہ باشد وہر دقیقہ وخفیہ اطلاعے شود کہ اگر معشوق خواہد کہ چیزے از خفیہ ودقیقہ از عاشق نہاں دارد نتواند ف وتا آنکہ ہر دقیقہ

Marfat.com

در عشق حدیث آدم و حوانیست ❊ اے ہر کہ از آدم است او از ما نیست
ما را گویند این سخن زیبا نیست ❊ خورشید نہ مجرم ار کسے بینا نیست

زیادہ ازین ساعت نمی توان گفت بعد ما کہ جملہ تمہید ہائے خود بیان من عرف نفسہ فقد عرف ربہ آمدہ است نیک طلب می کن و باز می یاب و نگ می دار و از من شنیدہ می باش تا دانی۔

کہ او خود مطلع شدہ است موسیٰ علیہ السلام را برہنہ کردہ اند بہ بنی اسرائیل نمودہ محمد علیہ السلام را برہنہ کردہ اند بقریش نمودہ اکنون این عاشق معشوقہ را برین صفت دیدہ است بعزت

ن گفتن یگانگی او این سخن نخواہم گفت لاحول ولا قوۃ الا باللہ **قولہ** آدم و حوانیست۔ آدم علیہ السلام و حوا در فضاے الوہیت از کرۂ ابر صورتے بربست او را ژالہ نام نہادہ ہماں آب ست کہ بربستہ است آن ژالہ کہ گداختہ است ہماں آب بود ہم بدان بازگ است حوا و آدم علیہ السلام صورتے میش درمیانہ نمودہ اند لاحول ولا قوۃ الا باللہ حالتے بر سر می آرد می خواہم چند سخنے بگویم ہلہ خواجہ دستگیر ما باش وقتے چند بیتے گفتہ بو مناسب این مقام است **بیت**۔

معشوقۂ ما ز نسل آدم نیست ❊ حور است فرشتہ یا خود آن ہم نیست
روح قدس است روح روح است ❊ نورے متمثل است مجسم نیست
در وصف چگونگی و چونی ❊ جز نقطۂ سر اعظم نیست
خال و لب او شب است و روز است ❊ دیدی شب و روز را فراہم نیست
شادی ز پس غمش غم از پس اوست ❊ ہر یک ز دگر جدا و با ہم نیست
ما را ہمہ غم است شادی نیست ❊ او را ہمہ خرمی است غم نیست

Marfat.com

تمہید اصل خامس دربیان علم وعرفان

اے عزیز مصطفیٰ ﷺ گفت طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة
جاے دیگر گفت اطلبوا العلم ولو بالصین طلب علم فریضہ است طلب باید
کردن اگر خود بچین وماچین باید رفتن براے این علم ص بحر مکہ است کہ کان علیہ
عرش الرحمن حین لا اللیل والنہار ولا الارض والسما کدام مکہ اول ما خلق اللہ نوری

تمہید اصل الخامس

قولہ طلب العلم فریضة واطلبوا العلم ولو بالصین اطلبوا امر است
فریضہ باشد وفریضہ صریح بدوست **ولو بالصین** اگرچہ حصول علم بمقاسات شدید ومسافرات
بعید حاصل شود ہم بر مرد مومن طلب علم فریضہ باشد. **قولہ این علم** صاد صین باصاد است اگر
علم صاد است عنایتے کردہ است از آیہ کلام اللہ کتاب القدس **ق والقرآن ذی الذکر**
واگر صین است درحدیث آمدہ است **ولو بالصین** این سینہ تشخیصے وتعینے در حکایت خویش
می کند یعنے اورا بحرے تصور کن کہ بحر را عبارت ازین کنند. **وکان عرشہ علی الماء**
وکان الرب فی عماء این علم درین بحر مثال بعضے وجزوے است. **قولہ بحر مکہ است**
مکہ راسرة الارض گویند واین جہاں راقرار بداں نور است کہ گفتہ است **اول ما خلق اللہ**
نوری اول ما ظہر اللہ فی خلقہ نوری این علم را دراں دریا جویند وازین دریا قطرہ
است ہمی نام دریا یابد وبا دریا یکے باشد قاضی این جا نیکو مثالے خوب ... ست ... دربیان نہادہ است
اے عزیز تحقیق بدانی ہرچند حقایق ومعارف راکشادہ تر کنند مشکل تر شود مبتدی را ازین سخن ہم فا حستے
سخنے باشد کہ می گوید **بیت**

Marfat.com

ف: علایق تا دل تو از علایق شستہ نشود کہ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ دل پر از نور علم و نور معرفت

ف: عین اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ منور نباشد علم چنین

علم صَ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ است قرآن در ارض کہ آمد تو نیز مکی شو تا تو نیز عربی باشی کہ

من اسلم فھو عربی و قلب المومن عربی اکنون اے عزیز علم بر دو نوع است

یکے آن ست کہ بدانی رضا و ارادت او در چیست و دوم آنکہ سخط و غضب او در چہ آنچہ مامور باشد

غیر قش غیر در جہاں نگذاشت ؎ لاجرم عین جملہ اشیا شد

ولیکن ہیچ کس فہم نکرد **قولہ** تا دل تو از علایق چنانست کہ کسے از قاضی می پرسید کہ

کہ تحصیل این دولت و فوز این برکت بکدام رہ و بکدام سلوک دہد قاضی مرد مرشد رہ سلوک

می نماید و مختصر کردہ می گوید تا دل تو از علایق شستہ نشود یعنے ہر چہ ماسوی اللّٰہ تصور کن

بیان حکم برائے بیان ماسوا را اگر جزئیات او بیان کنم شاید مجلدات شود این بدان حق فقط و حدت

ہمہ وجودات است فلیتحد بھا فلیتحد معھا ان کنت فقد رھا علیھا **قولہ** اَفَمَنْ

شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ و احتمال میرود کہ مراد از علایق عبارت از شرح صدر است و دوم بعد

تہذیب اخلاق و تصفیہ دین دولت دست دہد کہ شرح صدر او کنند دل او را کشادہ کنند

ف: آن چناں کہ انوار انچناں انوار الوہیت در آن گنجد این دل را عرش الرحمن نامند فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ

محقق تر باشد او مستعلی باشد بر نور قادر باشد مسیطر باشد **قولہ** تو نیز یکے شو چون وحدانیت

ف: فردانیت بدرستی آمد وفردانیت آمد کاے ہندی با امام قریشی بیک مقعد جلوس فرمود ہر دو با ہم یکے گشتند اکنون ہر یکے

عربی شد قلب المومن عربی گشت و ہر کہ بہ تحقیق ایمان رسید او با محمد عربی ہمدم و ہمقدم شد

یکے بشنو گماں میبری کہ بابل ارض سحر است و مکہ زمین تعبد نہ این جا ہمہ یکے آمیختہ اند اسے در میاں نماندہ است من و تو رفتہ ایم خود چہ رویم نہ ایم نبودہ ایم **قولہ** علم بر دو نوع است قاضی علم

بر دو نوع کرد یکے علم شرائع دوم علم حقایق تحقیق علم شرایع فرمود انچہ مامور و منہی است بدانی بیکے مامور باشی

Marfat.com

در عمل آری و آنچہ منہی باشد ترک کنی پس ہر علم کہ نہ ایں صفت دارد حجاب باشد میان مرد و میان معلوم زیرا کہ حدِ علم این است کہ معرفت معلوم علیٰ ما ھو بہ باشد چہ گوئی ذات و صفات خدائے تعالیٰ در علم آید یا نہ بلکہ جز بتخلق علمِ الٰہی حاصل نہ شود کہ تخلقوا باخلاق اللہ فی نصیبے از قطرہ کہ قطرت قطرۃ فی ثنی فعلمت بہا علم الاولین والاخرین در دہن دل او چکانند یا اٰتَیْنٰہُ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا پدید آید

واز دیگر منہی اینجا معلوم شد ارادت و رضا در چیست و غضب و سخط در چہ رضا و ارادت در امر و سخط و غضب در نہی قاضی اینجا یک سخن از مذہب بروں افتادہ است می گوید ارادت و رضا دیگر داشتہ است و یکے نہ اندر فہم اہل تحقیق رضا۔ دیگر ارادت دیگر ارادت ہم در منہی باشد ہم در مامور اما رضا نہ باشد مگر در مامور قولہ پس علم نہ ایں حقیقت دارد یعنی اگر ایں علم با استسلام و انقیاد نیارد حجاب باشد و یا سبب حجاب باشد۔ اگر بعمل آرد حجاب باشد اما شاید سبب رفعِ حجاب شود ایں طریق را بشناسد سلوک را باید بر حسب آن قدمے نہند سیرے کنند محتمل کہ رفع حجاب شود اما او خود بے شبہ حجاب است اما سبب میتواند کہ شود قولہ حجاب باشد میانِ علم مرد و میان معلوم یعنی معلوم او سلوک بود و سیر و عرفان طریق بود اگر ایں علم بدیں عمل نداشت و ہم بوہم مشغول شد چنانکہ دیدہ کہ رہ چنیں و سلوک چنیں گویند و کار نکند ایں علم مر ایں عالم را میان معلوم حجاب شد قولہ چگونی سوال از امر امکان آں و جواب بر حسب آں معنی ہست ممکن شخصے بمعرفت الٰہی رسد جواب میگوید آرے شود و بر حسبِ وسع طالب و امکان چوں تخلق باخلاق شد و اتصاف بصفات ذات شد شیئًا ما ئی از علم آنکہ بے جہت و بے کمیت و بے کیفیت و نقطۂ وحدت است شئ ما ئی معلوم شد سوال قاضی و بلے قاضی ہم بریں مرتبہ است۔ قولہ علم الٰہی نصیبے از قطرہ الیٰ آخرہ نظرہ آرے الٰہی است و الٰہیات تجزیہ و تقسیم ندارد و ہر کہ قطرہ در کامش چکانیدند تو بداں کہ دل او معدن اسرار منبع انوار الٰہی شد چہ بآں دریا یکے گشتہ است گفتم آں دریا تقسیم و تجزیہ ندارد و علم الاولین و آخرین گفتہ ام و ہمیں کہ خیال است کہ در دل تو ممکن شدہ است و اولین و آخرین در آں قطرہ گم شدند علم ایں حاصل شد ایشاں متوہم و متخیل بودہ اند گمان داشتم کہ مگر وجودے دارند و ما نیم و ایشانند چوں ایں علم

Marfat.com

ان من العلم کھیئۃ المکنون لا یعلمہ الا العلماء باللہ ایں باشد کہ آں را لدنی خوانند ایں علمِ خدا باشد بر ہمہ خلق پوشیدہ باشد و مؤدب ایں علم خدا باشد ادبنی ربی فاحسن تادیبی معلم ایں علم الرحمٰن علم القرآن است اے عزیز بدانکہ مصطفیٰ می گوید۔ بنی الاسلام علی خمسۃ و ایمان را پنج دیوار پدید کردہ است اسلام چیست و ایمان کدام ست

محقق شد نہ ماماندیم نہ ایشاں ہمہ دریا بوجود و قرار خویش یافتہ است قولہ آتیناہ رحمۃ کدام رحمت ازیں نافع و کدام رحمت ازیں رایح ترکہ علم اولین و آخرین بدامن دل او بربستند وعلمناہ من لدنا علما چہ بر افعال مطلع شد و علمے کہ او دارد خاصتہ بر آں وقوف یافت ہمیں عبارت از علمناہ من لدنا علما عبارت ہم ازین است قولہ ان من العلم او تعالیٰ در حجاب عزت در پردہ غیرت لا یطلع احد الا ھو تعالیٰ چوں آں روزنہ با او یکے شد از و از خود چیزے یافت علما باللہ ہمیں کس است کہ خبر یافت ہمیں علم باللہ است۔ قولہ لدنی خوانند عند و لدن نزدیک یعنی علمے کہ مخصوص بحضرت است بداں عالم گردد قولہ مؤدب ایں علم یعنی معلم ایں علم قاضی برائے تطبیق حدیث ادبنی مؤدب میگردد۔ اگرنہ محل لفظ تادیب نیست ادب ہمیں آمد او را بر جفایائے او اطلاع شد بداں ماند کہ گوئی مولانا حفص کودکے را پیش می دارند چیزے بترغیب چیزے بترہیب او را بر علم واقف می کند۔ قولہ الرحمٰن علم القرآن آرے اگر عنایت ازلی رحمتے در باب طالب و سالک نکند۔ او کجا و اطلاع بریں علم از کجا ہر آیتہ علم القرآن ہمیں ایں کتاب باشد یعنی ایں کتاب کہ معلم حق ایں بندہ را ایں عنوان آں کتاب است قولہ بنی الاسلام ایں جا بایستے پنج ستون گوید زیرا کہ یکے را می گوید الصلوٰۃ عماد الدین پس او ہر پنج را عماد داشتہ است و قاضی بنہ دیوار ہا می گیرد۔ پنج دیوار پدید کردہ است یعنے اسلام بر مثال خانہ است کہ بر پنج دیوار بر آوردہ باشند ایں جا چہار دیوار است اما قاضی پنج می گیرد۔ شاید برائے استقامت را در جاتے و گوشۂ دیوارے دیگر باشد حاصل حدیث و عبارت قاضی بریں حکایت می کند کہ استقامت و بقا دین بر پنج چیز است اما سخن در تعین استعارت رفتہ۔

لہ میگردد

Marfat.com

۱۸ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ دین خود اسلام است و اسلام خود دین اما بحسب متفاوت میشود
۱۹ وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاہِرَۃً وَّبَاطِنَۃً اسلام نعمت قالب و ظاہر است چوں نماز و روزہ و حج
و ایمان نعمت دل و باطن است چوں ایمان بخدا و رسول و کتاب و بفرشتگان و بروز قیامت و آنچہ
۲۰ بدیں ماند۔ العزیز مگر مصطفیٰ ع ازیں جا گفت مَنْ اَسْلَمَ فَھُوَ مِنِّیْ کار دل مسلمان دارد در قیامت
۲۱ ہیچ چیز بہتر از قلب سلیم نہ باشد یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ با
۲۲ ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ ہمیں خطاب است کہ دل مسلمان کن دریغا اِذْ قَالَ لَہٗ رَبُّہٗ
۲۳ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ گفت دل مسلمان کردم العزیز۔ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا
قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا ہمہ مومناں مسلمان باشند

---

۱۸ قولہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ دین تواضع است خضوع است یقال وان الرجل اذا خضع
واسلام استسلام وانقیاد است علیٰ ہذا دین و اسلام ہر دو یکے باشد دین شامل است مر ایمان را و اسلام شامل
است مر ایمان و دین را ایمان اصل ہمہ است اکنوں اعتبارات مختلف است گہے بسر بری گہے ایمان را بالائے نہی
۱۹ با اختلاف اعتبارات قولہ اما بحسب متفاوت میشود اسلام و استسلام در اعمال و افعال آمد و دین ہمیں
تواضع مجرد ہر یکے محل خویش ظاہر میشود ۲۰ قولہ اَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ نعمت ظاہر اسلام نعمت باطن ایمان اسلام
استسلام انقیاد گفتہ ایم اعمال و افعال است و ایمان عمل قلب است تصدیق و اقرار مراتب است یکے باعتقاد ایمان
دارد و یکے بمعائنہ ایمان دارد دیگرے دل بر آں داشتہ است و یقین درست دارد آن نیز ایمان درست دارد آنکہ بآخرت و
۲۱ قیامت شخصے است کہ آخرت بروے بجمال خود تجلی کردہ است و دیگرے آنکہ از مخبر صادق شنیدہ است ۲۲ قولہ
مَنْ اَسْلَمَ فَھُوَ مِنِّیْ ایمان دارد اسلام باو جمع گردد ہر آئینہ او بر سیرت رسول علیہ السلام باشد چوں ازو
۲۳ کسے بہتر باشد کہ او در مشاہدۂ حق است و در مخاطرۂ ربوبیت است قولہ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ وے
سالم باشد از عوارض و حوادث واز وسواس و ہواجس صافی و شفاف نورے منورے جز آں دل دراں حضرت کہ
نفع گیرد کہ سود مند آید و دیگر سلیم بمعنی دریغ باشد یعنی مضطرب مشتاق چوں بازگیرندہ باشد ۲۴ قولہ اَسْلَمْ بگفت مسلمان
نشوی گفت بدیں صفت کہ ہستی براں باش ابداً و ازلاً گفت ہمینم و ہم بریں دائم باشم قولہ دریغا ایں دریغا دریغ

محاضرہ

Marfat.com

اما ہمہ مسلمانان[۲۵] مومن نہ باشند۔ ایمان کدامست و اسلام چیست فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا باشد ہر کہ از مادون اللہ[۲۶] سلامتی و رستگاری یافت مسلم باشد و ہر کہ از ہمہ مرادات و مقصودہا خود ایمن[۲۷] گردید در دو جہاں امن یافت او مؤمن است مگر نشنیدہٗ[۲۸] از آں بزرگ کہ گفت جملہ خلائق بندۂ ما آمدند مگر بایزید فَاِنَّهٗ اَخِیْ کہ او برادر ما آمدہ است المومن اخ المومن العزیز[۲۹] شمہ از آں بشنو کہ خدا مومن و بندہ مومن العزیز مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ

افتادہ است قاضی را دریغا ہمچنیں شدہ است چنانکہ یکے را دل گرفتہ شود آہ آہ بگوید قولہ[۲۵] ہمہ مسلمانان مومن نباشند ہر جا کہ مسلم موجب استسلام او ایمان او ست ہر جا کہ ایمان است بتحقیق خویش اسلام در ذیل مومن مسلم است اما یحتمل میان این مومنان کسے باشد افضل ما شئیت فانک معفو مسلمانے مخفف مومنے بحقیقت اما ظاہر بینان نظر بظاہر اوکنند بگویند ایمان ہست اسلام نیست قولہ[۲۶] ہر کہ مادون اللہ سالم است یعنی ملوث بہوائے و ہمے و لذت خیالے نگشتہ است قولہ[۲۷] ایمن گردند یعنے ایمان بمعنی امن و بمعنی تصدیق ہم است میان رستگاری و میان امان فرق چیست رستگاری یعنی تصور گرفتاری میباید نہ رستگاری گرفتاری آں کہ رستگار است اما دوام و خلود او ست بروح و راحت و بشہود و عیان اینہمہ عنانہا است کہ میگویم ہماں مسلم است مسلم ہماں مومن اما اعتبار کردن کارے دیگر است قولہ[۲۸] خلائق بندۂ ما آمدند کہ متصف بصفات اللہ ایم علی ہذا ہمہ بندۂ ما آمدند کہ خالق ہمہ مائیم تحقیق بعد سقوط جملہ اضافات مگر بایزید رحمۃ اللہ علیہ کہ برادر ماست یعنی ہم قدم ماست ازیں حال ما او چیزے دارد الحق این سخن نزدیک اہل تحقیق بتکلیف راست آرند پس آنکہ ترا ہمہ خلق بندہ شد بایزید رحمۃ اللہ چرا آمد کہ بندۂ شد انصاف و اتحادے گوئی پس بایزید چہ یکے از میان ایشاں بایزید است و اگر بدیں معنی گوید کہ مشاکل و مماثل است خود ہمہ خلق بندۂ اند لہ بسیارے ہم چہ بایزید باشند علی ہذا ہمہ برادر باشند و این سخن روا نہ باشد زیرا چہ او ئی او وجود بایزید در میانست قولہ[۲۹] خدائے تعالیٰ مؤمن و بندہ مؤمن یکے از صفات باری المؤمن آمدہ است المومن المہیمن و بندہ ہم مومن بدیں معنی کہ مصدق و شاہد و متوجہ آنحضرت است و اللہ تعالیٰ بدیں معنی کہ بیننده امن دہندہ و قرار بخشندہ است و تجلیات و کشوفات رساننده المومن مرآۃ المومن مومن اول بندہ ثانی رب تعالیٰ خداوند سبحانہ و تعالیٰ جمال لایزالی خود را خواست تا نظارہ کند و خود را خود دیدن نظارہ نیست آئینہ مدبالیست ساخت۔ دل مرد مومن آئینہ است درین دل مومن کہ صاف و شفاف عکس پذیر است خداوند سبحانہ درین آئینہ صاف عکس پذیر جمال خود را نظارہ کرد۔

Marfat.com

حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ گفت مومن نہ باشد مرد تا خبیث را از طیب پاک نگرداند خبیث جرم آدمیت و بشریت و طیّب جان و دل کہ از ہمہ طہارت یافتہ است دانی کہ جمال اسلام چرا کمی بینیم آنکہ بت پرستیم و ازیں قوم شدیم ھٰؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖ اٰلِھَۃً بتِ نفسِ امارہ را معبود خود ساختہ ایم اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰىہُ ہمیں معنی دارد جمالِ اسلام آنگاہ بینیم کہ رخت از معبود ہوائی بمعبود خدائی گشتیم عادت پرستے را مسلمانی چوں خوانی اسلام آں باشد کہ خدائے را منقاد باشی و او را پرستی بندۂ ہوا نباشی چوں نفس و ہوا را پرستی بندۂ ہوا باشی از مصطفٰےؐ بشنو کہ چہ گوید اَبْغَضُ اِلٰہٍ عُبِدَ فِی الْاَرْضِ الْھَوٰی دشمن ترین خدائے در زمین پرستندۂ ہوا و نفسِ ایشاں باشند و جائے دیگر گفت۔

قولہ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ از اصلِ حساب بدر شود ایں قید از پائے او بگسلد چنانکہ پرندہ در قفس افتادہ است فرجہ خلاص یابد در فضائے ہوائے خویش پرواز کند خبثے باو ے است کہ آں خبث یار او ست چوں آں پائے بند او ست بخبث رود ہر آئینہ نفس پاک شود و روح از قفس خلاص یابد کہ باو ے بند نماند یا ایں چنیں است چنانکہ پرندہ بپرد و در پائے او ریسمانے بستہ باشد ہر چند کہ مزاحم او نیست اما با او متعلق او میرود با او ہر جا کہ میرود دیگر ایں قفس بآں پرندہ شدہ با او می پرد ہر جا کہ او می پرد ہمانجا رود آنجا کہ او رود قولہ چرا نمی بینیم زیرا کہ کور ایم پردہ کوری عبارت ازیں کرد کہ خدائے تعالیٰ را گزاشتہ و ہوا را در میانِ مراد گرفتہ کسے ہوا را بخدائی گرفتہ باشد اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰىہُ درست ہمیں معنی است قولہ کہ رخت از معبود ہوائی یعنی چشم خرد بین و خداشناس آنگہ باشد کہ از بشر و بشریت بیروں آیم۔ و باالٰہ والوہیت مشغول شویم۔ قولہ بندہ او باشی بندہ حقیقت این است کہ دل در پیش او ست و خواہانِ اوست و بہ ہمہ ہمتِ خویش جویانِ اوست بطوع و رغبت ایں بندگی است چوں خدا پرستی اختیار کردہ باخدا پرستی ہوا پرستی جمع نشود و شیخ من ایں دو بیت بسیار گفتے بیت :-

باد و قبلہ در رہِ توحید نتواں رفت راست　　یا رضائے دوست باید یا ہوائے خویشتن

قولہ اَلْھَوٰٓءُ اَبْغَضُ اِلٰہٍ یُعْبَدُ فِی الْاَرْضِ یعنی ہوا شریک است خدائے تعالیٰ را کہ بطریق بہتر ے بندگاں را مشغول (از) و میدارد ایشاں ہوا پرستند و میدانند کہ ما مقربِ خدائے تعالیٰ و بندۂ او ئیم پس شرک خفی باشد۔

Marfat.com

تَعِسَ[۳۵] عَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالزَّوْجَةِ ابراہیم خلیلؑ را بیں کہ از بت[۳۶] پرستی شکایت میکند
وَاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَعْبُدَ الْاَصْنَامَ ازآں می ترسید کہ مبادا متر[۳۷]ک شود وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
او را بری کرد از نفس و ہوا پرستی تا شکر کرد اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
چوں مسلمان شد[۳۸] او را حنیفا مسلما درست آید مگر کہ مصطفیٰؐ ازیں جا گفت مَنْ اَسْلَمَ فَهُوَ مِنِّيْ[۳۹] اے
عزیز خدائے تعالیٰ ہمہ اہلِ اسلام را با خود می خواند کہ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ[۴۰] دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ
صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وجائے دیگر گفت يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ[۴۱]
كَافَّةً واز جملہ مومناں یکے حارث است گوش دار روزے پیغمبر حارث[۴۲] را گفت كَيْفَ اَصْبَحْتَ يَا حَارِثُ

حارثہ

قولہ[۳۵] تعس عبد الدرہم ہلاک شد بندۂ درہم یعنی آنکہ در بند درم است و معنی دوم آنکہ تعس بمعنی دعا باشد ہلاک
باد بندۂ درم الیٰ آخرہ قولہ[۳۶] از بت پرستی شکایت می کند بت پرستی و شرکت بدو معنی است یکے جلی و یکے خفی ہمانکہ
ہنود و کفار بتاں را می پرستند و با آں متقدماں کہ کافرانِ دیگر ایشاں را خدا می دانند ایں ازیں اجتناب کند روبہ یگانگی
خدائے تعالیٰ آرد و خدائے تعالیٰ را بہ یگانگی پرستند ایں شرک جلی این ایمان جلی دیگر است بت پرستی خفی ہوا پرستی است
خود بینی است و خود وہمی و خیالی است اکنوں ـــــ ایں وہم و خیال را نہایتے نیست ایں شرک آں شرک نیست
کہ کسے ازیں شرک نجات یافتہ باشد تا با قتضائے ذات او وجودِ غیرے شد بضرورت دوئی و اثنیت بنوت ثبوت یافت و

انبوبہ

ہرگز نبود و شدہ و بودہ را عذرے نیست و ابراہیم علیہ السلام ہمیں شرک خفی داشت و اہوبہ ہمہ اصنام بودہ اند بحسب حال
او و البتہ از شرک ایں شرک فرجہ رخ ننمود بضرورت بدعا پناہید گفت وَاجْنُبْنِيْ قولہ[۳۷] مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ یعنی او گواہی
میدہد کہ شرک جلی نداشت و اما از شرک خفی خلاص نبودہ اما در خلوص و صفا می جست قولہ[۳۸] حنیفا یعنی مسلمانے خاضع خاشع
مطیعے منقادے قولہ[۳۹] مَنْ اَسْلَمَ فَهُوَ مِنِّيْ ہر کہ از شرک جلی و خفی ہما امکن خلاص یافت مؤمن کامل شد قولہ[۴۰] وَمَنْ
اَحْسَنُ قَوْلًا یعنے بہتر بہترین کارہا این است کہ بندگانِ خدائے تعالیٰ را سوئے خدائے تعالیٰ خوانند پس ایشاں
را بسوئے خود خوانند قولہ[۴۱] يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا ناقص و کامل و متوسط و ہمہ را می گوید

حارثہ

در سِلم در آید در سلامتی کشادہ است راہ سلامتی کشادہ است تو بسلامتی در آئی۔ قولہ[۴۲] حارث رضی

حارثہ

اللہ عنہ را گفت كَيْفَ اَصْبَحْتَ رسول اللہ حارث را روزے پرسید بچہ صفت صبح کردی گفت بدیں صفت کہ مؤمن

Marfat.com

قال اَصبحت مؤمنا حقا مصطفیٰ ص اورا آزمودن کرد گفت ما تقول فان لکل حق حقیقۃ فما
حقیقت ایمانک یا حارث حارث بلسان قالب ایں جواب داد عزلت عرفت نفسی عن الدنیا
واسھرت لیلی واظمات نھاری واستوی عندی ذھب الدنیا ومدرھا وحجرھا
ایں نشان صورت بود از حقیقت واز جان چہ نشان داد گفت کانی انظر الی عرش اللہ بارزا و
کانی انظر الی اھل الجنۃ یتنعمون واھل النار یتعاذبون مصطفیٰ ص چوں ایں نشان
از و شنید دانست کہ مؤمن است گفت اصبت فالزم سہ بار گفت محکم دار و ملازم ایمان باش ایں
حالت خود ہنوز مومن مبتدی را باشد و مومن منتہی را ازیں ایمان بایمان دیگر میخواند کہ
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ مؤمن منتہی مرغے است کہ در عالم الہیت میپرود و بے

حقے بود م رسول علیہ السلام فرمود کہ اندیشہ کن کہ چہ میگوئی ہر حقے را حقیقتے ہست حقیقت ایمان تو چیست بحقیقت موجب
کشف را سلوک طریق را بیان کرد گفت عرفت نفسی فی الدنیا واسھرت لیلی شبہا بیدار م واظمات نھاری
روزہا صائم بود م ایں عمل برایں اورد چہ دانستے کہ عرش پروردگار خویش را آشکاری بینم رسول اللہ فرمود نیکو کارے کردہ
درہ کارے ترا پیش آمدہ است امید وار و منتظر بمباش و ہم بریں کار ملازمت کن شبلیؒ می گوید سکینے حارث نظرش از عرش
نگذشت قاضی ہم می گوید کہ ایمان مبتدیاں شیخ روزبہاں شیرازی رحمۃ اللہ میگوید اصبت الطریق والسلوک فالزم
ھذا الطریق حتیٰ تصل المقصود من می گویم کلام حارث اشارت بر عین کشف مطلوب و ظہور مقصود کردہ است
ادب را نگاہ داشت نگفت الیٰ ربی بارزا گفت کانی انظر الیٰ عرش ربی خصوص در حضرت سرور احباء و مرشد ان
کبار کہ سر ایشاں رسول علیہ السلام گفت کانی انظر الیٰ عرش ربی بارزا تشبیہ باشی سردماں گویند در حضرت
سخن چنیں بود و پیش تخت گذشت و مراد آں پادشاہ باشد و گویند رایت اعلیٰ آمد نزول کردم و پادشاہ باشد و مناسب
ہم بریں کنایت گفت کانی انظر الیٰ عرش ربی بارزا قولہ اٰمَنُوْا باللّٰہ ہماں ایمانے کہ قاضی میگوید و ایمان عارف ہمیں
آوردہ است کہ مردم خاص بدو مخصوص اند یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا باعتبارے تواں گفت کہ ایمان آرید ہمچوں ایمان حارث
کہ منتہی ہماں ایمان باشد قولہ مومن منتہی حاصل سخن کار منتہی ساختہ است و آثار او باو ے است کہ مرشد است کہ پروائے

Marfat.com

سببے وحیلتے روزی بدو میرسد از مصطفیٰ ﷺ بشنو کہ گفت المومن بمنزلۃ الطیر فی اوکارھا واللہ یرزقھا بغیر حیلۃ ایں رزق چہ باشد لقاء اللہ باشد کہ لاراحت للمؤمنین دون لقاء اللہ باش تصدیق باش العزیز اول درجات ایں تصدیق آں باشد کہ باعث باشد مر درا امتثال او امر و اجتناب نواہی چوں مایۂ ایں تصدیق حاصل آید مر درا بداں دارد کہ حرکات وسکنات خود بحکم شرع کند چوں در فرمان شرع محکم وراسخ آید اورا بخودی خود راہ نماید وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا واز طاعت جز ہدایت نہ خیزد

کس ندارد مرغے است کہ در بالِ او جز نیک خیال صورت نہ بستہ است کہ ہوائے او فضائے اوست ایں جہان وآں جہاں ہم برائے اوست قولہ لِقاء اللہ باشد او خود بخود شد با ہمہ جہان یکے شد وایں ہمہ کامہا می چشد وبہمہ دستہا میگیرد وبہمہ پایہا میرود فہم کن چہ می گویم محی الدین اعرابی ایں جا بسیار سخن کردہ است قولہ لاراحۃ للمؤمنین تا کلیہ خویش ہمہ باللہ تعالیٰ نہ شدہ باشد راحت نہ باشد بیت :-

باہر کہ تو می سازی میدانکہ نیاسائی زیر وزبرت سازم زیرا کہ تو از مائی

قولہ اول درجات ایں تصدیق عمل بر موجبِ آنست در ایمان چند چیز را تصدیق ضروریست وحدانیت باصفات کمال وصدق نبوت نبی وقیام قیامت باثبوت حساب وصراط وبہشت ودوزخ ودیدار چوں ایں ہمہ در دل محقق شد آنچناں شد کہ ہمہ کالشاہد الواقع می بیند ہر آئینہ بموجب آں عمل کند کہ ازاں محذورات بحذر باشد وازاں ملذوذات و مرغوبات متلذذ و محظوظ بود پس عمل ضروری آمد قولہ چوں در شرع صوم تقلیل طعام وآبست ولذت حسِ دیگر وآں ہمہ مصفیِ دل ومزکیِ نفس است وصلوٰۃ قیام بیں یدا للہ بتمام خود توجہ بدو علی ھٰذا از زکوٰۃ اخراج مال کہ نفوس الرجال بداں متعلق است ہم برین یکے است قصہ درازے است پس چوں دل مصفی شد ونفس مزکی شد حق بحقیقت خویش بداں دل تجلی کرد شرط سالک آنکہ ہم ازاں حقیقتے کہ شارع بر تو فریضہ کردہ است توہماں را زیادہ کن اورہبری کردہ است توہم بدیں رسی ہمیں راہ را پیشتر بر کوشش رسول علیہ السلام آں را حکایت می کند لایزال العبد یتقرب بالنوافل ونوافل آنچہ بر فریضہ زیادہ باشد قولہ اِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا یعنی اگر آنچہ خدائے تعالیٰ فرمود بکنید رہ راست بیابید ۔

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا چوں ایں ہدایت پدید آید تصدیقِ دلِ یقین گردد علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ ازیں حالت خبر چنیں داد لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا ایں ترتیب صورت باشد اہل دین را در راہِ دین و اہل سلوک را تصدیق چنداں باعث شدہ کہ عمل صالح موثر شد عمل خود مرد را بہ یقین رساند چوں بہ یقین رسید یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ بر دیدہ او عرض کنند آخرت و احوال آں عالم و علوم و معارفِ آں جہاں او را ذوق گردد تا اکنون در تشبیہ بود کہ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ چوں از شک و تشبیہ فارغ شد نفس را بر نگ دلِ او گردانند ازیں قوم شود کہ اَبدانہم فی الدنیا و قلوبہم فی الآخرۃ تنش و قالب در دنیا باشد کہ چوں او را دنیا بر فت علم الیقین نقد باشد و ہر چہ در آئینہ بیند عین الیقین باشد باش تا آخرت نیز گزاشتہ شود تا خود ہمہ

قولہٗ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا بیانِ بالا کردہ ام امّا ایں جا قدرے بگویم گفت بر شرع رو ایں جا گفت وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا یعنی آنچہ بر شرع او گفتہ اند ہماں را زیادت کن کہ آں مجاہدہ است قولہٗ ما ازددت یقینا ایں سخن چنداں احتمال دارد یعنی امروز بوجود اخراوی و بشہود صفات آنچناں دل را محقق و متیقن است آں حجبے کہ امروز ہنوز کشفِ آں حجب نیامدہ است چوں آں روز بیاید انا نچہ امروز میدانم فردا مرا زیادت کشفِ حجاب نباشد معنی دیگر آنچہ مردماں را موعود است آں ما را نقد وقت است آں حجبے کہ بر روے دل مردم است اگر وجود آں حجب ایشاں پیشِ دلِ ایشاں است و وجود آں حجب و عدم آں آنجا کہ منم کیسانست کہ من در عین عیانم و دیگر از دیاد و نقصان در مقامِ خویش تلوین باشد من در مقام تمکینم آں نمازدہ است کہ مرا مزیدے شود قولہٗ تا اکنون در تشبیہ بود ہر چہ در حجاب و پردہ بود از شبہہ مائی خالی نبود چوں بذوق و عیاں رسد تشبیہ از میاں خاست و آنگہ قاضی میگوید قالبِ ایشاں در دنیا و دلِ ایشاں بعقبےٰ ایں عین تشبیہ است نہ ہم چنیں می باید دنیا ایشاں آخرت شد و آخرت ایشاں دنیا شد ہم در دنیا ایشاں در آخرت اند و اگر یوم تبدل الارض غیر الارض نبود قولہٗ ہر چہ در آئینہ بیند و سخن جامع است بالو می گوئیم شریعت عبارت از گفتہ انسانِ کامل است طریقت عبارت از کردنِ انسانِ کامل است و حقیقت عبارت از دیدنِ انسانِ کامل است و حق الحقیقت عبارت از آں کہ انسانِ کامل است و حق الحق او بود و بود است حق الحق است لا یخطر ببالی

Marfat.com

حق الیقین باشد و حق الیقین کارے عظیم و مرتبتے بلند جملہ علمہا با لحق الیقین ہمچناں باشد کہ چنیں باشد

کہ خیال مرد متخیل باغیر بیند — مرد متخیل باصورتہا کہ بواسطہ آئینہ باغیر آں باشد رباعی :-

در دیدہ رہے از تو خیالے بنگاشت ۵۴ بر دیدنِ آں خیال عمرے بگذاشت

چوں طلعت خورشید عیاں سر برداشت در دیدہ غلط نماندو در سر پنداشت

ایعزیز ازیں حدیث چہ فہم کردہ کہ مصطفیٰ ؑ گفت الایمان بضع وسبعون باباً ادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق و علیہا شہادۃ ان لا الہ الا اللہ ۵۵ گفت کمتریں درجات ایمان ترک کردن دنیا باشد و اعلیٰ و بہترش گفتن لا الہ الا اللہ باشد ایعزیز مصطفیٰ ؑ فرمودند خلق و مردم را کشند تا لا الہ الا اللہ قبول کنند چوں این کلمہ گفتند مال و خون ایشاں معصوم شد ایعزیز ہر کہ بدنیا مشغول باشد و ایں کلمہ را از زبان گوید فائدہ ازیں لا الہ الا اللہ جز نگہداشت ۵۶ مال و تن نباشد از کشتنِ شمیر

مرسلٌ ولا ملکٌ مقربٌ ولا یجری علیہا قلمٌ ولا یجری خطٌ ولا قدرٌ ولا وقتٌ ولا حالٌ

قاضی دیوانِ سخن مرتبط و غریب و بے نظیر میگوید اما ایں گفتار مرا با مقال قاضی مقابلہ کن ہر سخنے را برمحل من با تو گفتہ ام حق الیقین عبارت از بود است چوں بود آمد اکنوں چہ کم شد و چہ زیادہ اما قاضی مسلمان از جہتِ خویش دست و پائے میزند مرد مذکر است شیوۂ مذکراں ہمیں است قولہ ۵۴ در دیدہ غلط نماندہ آرے عمرے بود در وہم و خیال کہ مگر او را شواہد او را وجودے و ہمے و خیالے و یا حقیقتے آں آفتاب بطلعتِ خویش جمال حقیقتِ خود نمود ایں ہمہ پنداشت خطا کار بجائے کشید کہ گفت و شنید ہمہ رجعت بریست قولہ ۵۵ الایمان بضع یک معنی حدیث این است کہ قاضی گفت معنی دیگر لطیف کہ فہم کند تا آنجا رسد اماطۃ الاذی عن الطریق اذی نفس از راہ حقیقت بدور انداز و چنانکہ خار از رہگذر و بالاتریں مراتب ایمان حاضر شدن لا الہ الا اللہ است یعنی لا الہ الا اللہ شاہد وقت او باشد ترجمہ فارسی شہادت از لا الہ الا اللہ شاہد شد آں لا الہ اللہ یعنی لا الہ الا اللہ لا الہ نفی ما استحال وجودہٗ الا اللہ اثبات ما استحال عدمہٗ ایں معنی شاہد وقتِ او باشد بے شبہ اعلیٰ مراتبِ ایمان بود قولہ ۵۶ و نگاہداشتن تن از کشتن نجات از دوزخ -

Marfat.com

ایعزیز دروغ[۵۷] گفتن شرط نیست و دروغ خود حرام است و ہر کجا کہ از دروغے عصمت ملے و خون مسلمانے حاصل شود کہ بطریق دیگر حاصل نشود آں دورغ گفتن واجب باشد دروغ نہ نہند در شرع لا الہ الا اللہ گفتن بزبان کہ دل از آں خبر ندارد دورغ[۵۸] باشد و دروغ حرام است اما عصمت مال و خون جز بدیں کلمات حاصل نمی آید ایں دروغ مباح باشد در یغا نزدیک مختصر ہمتاں و قاصر دیدگاں مصور شدہ است کہ ایں کلمات گفتن بزبان راست آید گوش دار و بشنو کہ ایں کلمات نزدیک ارباب بصائر چہ ذوق دارد و گفتن ایشاں چگونہ باشد ایعزیز ندانم کہ تو از لا الہ الا اللہ چہ ذوق داری جہد آں کن کہ لا الہ الا اللہ[۵۹] واپس گزاری و بتحقیقت[۶۰] الا اللہ رسی امن یابی و ایمن شوی لا الہ الا اللہ[۶۱]

قولہ دروغ[۵۷] باشد معنی دروغ چہ میگوئی حکایت از خدائے تعالیٰ و واقع و امثال آں اگر بزبان یکے را براستی آنچہ اوست می گوید اما دل از و غافل است قاضی چہ می فرماید باید کرد کہ او دروغ میگوید و اگر او را پرسند و او بدل خویش باز آید ہمیں جواب دل او گوید و آنکہ قاضی گوید یقین باید دید برابر باشد بہتر نیکوتر و ہمیں مطلوب و ہمیں مقصود اما گویند دروغ چرا باشد کہ ہم ازیں حکایت می کند ہم ازیں محقق شد قولہ دروغ[۵۸] باشد نمی گوید مگر می گوید بدیں وصف بگو و اگر در ابتدا ایں وصف نباشد ہم می باید گفت تا بدیں برسد مگر دروغ بدیں معنی باشد کہ چوں صادر آں تحقیق دل بعیاں نیست پس دروغ نماند قولہ لا الہ[۵۹] واپس گزاری یعنی نفی می باید کردن ہر آئینہ نفی نہ مقصود است ایں را واپس گذاری چہ مقصود نیست قولہ و بحقیقت[۶۰] الا اللہ رسی کہ جز مشہود و مقصود و موجود نہ بینی قولہ و بحقیقت لا الہ الا اللہ[۶۱] حصنی کہ ہر آئینہ چوں ایں چنیں باشد کہ او دیگر سہ را نہ بیند جائے خوف است تا گوئی کہ او ایمن شد ایں را جز ایں عبارت نیست کہ گوئی قرار در قرار و سکون در سکون ایں کلمات چہ ذوق دارد گفتن چیزے کہ تو مباشر آں چیزی مثلاً شکر در دہن داری حکایت از شیرینی و لطافت و خنکی او میگوئی لا الہ گفتن نفی ماسوی اللہ است ہر آئینہ تصور ماسوی اللہ کنی سپس آں نفی کنی پس آں منفی را بآں نفی واپس کنی اللہ را بغیر مزاحمت اثبات فرمائی یعنی نفی را بریں فرض تواں کہ ایں نفی با ایں منفی از لاً و ابداً نیستند آرے اللہ را بریں ثبوت کن ازلاً و ابداً ہموست جزا و نیست یار ما و دوست ما جمال الدین مغربی دو بیتے نکو گفتہ است ؎

القائل والسامع والباصر ہو — العالم بالباطن والظاہر ہو

الغایب ماسواہ والحاضر ہو — الاول والدائم والآخر ہو

Marfat.com

حصنی فمن دخل حصنی امن من عذابی العزیز یوں نقطۂ کبریائی اللہ از ذات احدیت
در دور لم یزل و لایزال نہاد بر ہیچ نزول نہ کرد تا بصحرائے صفات خود در عالم ذات باز گستر انید و آنست
الاجمال وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وجلال وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ دریغا از
دست خود نمیدانم کہ چہ گفتہ می شود لا الٰہ عالم عبودیت است و فطرت است و الا اللہ عالم الٰہیت است
و ولایت عزلت **دریغا** روش سالکان در دور لا الہ باشد کہ اِن اللہ خلق الخلق فی ظلمۃ
پس چوں بدور الا اللہ رسند در دائرہ اللہ آیند ثم رش علیہم من نورہ ایں باوے بمناجات
در آید لا دائرہ نفی است اول قدم دریں دائرہ باید نہاد لیکن متوقف و ساکن نباید شد کہ اگر دریں
مقام سالک را توقف و سکون افتد۔

خودنی

قولہ واین نیست الا بجمال اللہ را سبحانہ باقتضائے ذاتِ خود ارادت شد اول وجود وجود محمد علیہ السلام بود
گفت اول ما خلق اللہ نوری قاضی ہم بدیں اشارہ کرد وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ قولہ تا صحرائے صفات
اختیار وجودے شد اظہار صفتِ خود کرد اول ظہور مشتمل شد صفتِ او بمثال جمال اولیت ظہور ہمیں بود قولہ لا الٰہ
عالم عبودیت ہر آئینہ لا الٰہ نفی است از ماسوا اللہ مقصود و ماسوا اللہ ہمیں بندہ و بندگی است قولہ لا الٰہ
عالم الٰہیت اثبات یک معبود بایک مقصود و بایک مشہود و بایک موجود قولہ روش سالکان سالک سلوک در موجودات
می کند یعنی وجودے بموجودے واز موجودے بموجودے ہر بار کہ از طرفے اعراض کردہ بود بار دیگر اقبال ہماں سو کند و ہر سو
کہ اقبال بود بار دیگر اعراض کند کہ از و و آں در ماسوی اللہ باشد قولہ خلق الخلق فی ظلمۃ ہمہ در تاریکی انذ اگر در تاریکی نہ
بودندے عبد و عبادت نبودے ہم دریں دور لا الٰہ الا اللہ گردندے۔ قولہ پس چوں بدور لا الٰہ الا اللہ رسند سالک نفیِ
ماسوی اللہ را اثبات کرد و یک حقیقت ہمہ اعتبار و فردانیت تحقیق کرد از وجہ عبارت شد قولہ ثم رش علیہم من نورہ
ازیں ظلمت کہ در دائرہ بود بخود راہ دارد قولہ اگر دریں مقام سالک را سکون من ایں فہم نہ کردہ ام طالب یک چیز را چیز
دیگر سکون و قرار گرفتن چہ معنی دارد پس او طالب نیست و اگر ہمچنیں گویند کہ ازیں مراد مہت کہ مطالب بسیار است
از دوست بسیار حظ گیری و ہوا جسے بیک دو نماند نیکو سخنے است اینکہ او چشید و آنکہ او دید مقصود او بود زہے نقصان بہتر

Marfat.com

زنار و شرک روئے نماید و از الا اللہ چہ خبر دارد صد ہزار سالک و طالب الا اللہ یابی کہ در دائرہ لا قدم نہادند بطمع گوہر لا الٰہ چوں بادیۂ ما دون اللہ بپایاں بردند پاسبان حضرت الا اللہ ایشاں را بداشت سرگردان و حیراں بماندند دانی کہ پاسبانِ حضرت کیست غلام صفت قہر است کہ قد الف دارد ابلیس در پیش راہ آید کہ راہ بر ایشاں بزند تا این بیچارگاں در عالم نفی لا بمانند ہوا پرست و نفس پرست باشند اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ھَوَاہُ ہمیں معنی دارد مگر ایں بیت نشنیدۂ۔ رباعی

گر آب زنی بدیرہ ایں میداں را — رو بی بمژہ درگہِ ایں سلطان را
صد جان بدہی برشوت ایں دربان را — گوید خطر چہ باشد ایں جا جاں را

ایعنی نیز دانی کہ دائرہ لا چہ خطر دارد عالمے را در دائرہ لا بداشتہ اند و صد ہزار جاں را بے جاں کردہ در ایں راہ جان آں باشد کہ بالا الٰہ رسد آں جانے کہ گذرش نہ دہند بالا اللہ کمالیت ندارد چوں کشش

از ہمہ کار اینست و اگر نہ ماندن او چہ نسبت دارد وصفتِ طالبان نشنیدۂ۔ بیت

عجبے نیست کہ سرگشتہ بود طالب دوست — عجب اینست کہ من واصل و سرگردانم

قولہ زنار و شرک روئے نماید بہر چہ از دوست بازمانی زنار و شرک باشد قولہ صد ہزار سالک دربان و زحمت صورت قہر است و بدست چوبے راستے درستے ہمچو الف است اکنوں ابلیس صورت آں قہر و غیرت دور بلشے بدست آں ابلیس چند نوع وسوسہ میکند او را جمال است بر ہمہ جمالہا از جمالِ اوست نظارہ نقد را باش کجا افتادہ تا چہ پیش آید بارے جمال الٰہی پیش آمدہ است اندکے بر خور تا آنکہ جمعے دیدیم مردماں و صوفیاں و مشائخ کہ بدیں مبتلا اند و ایم اللہ جزا او نیست کہ بدبخت چوبے الف صفت را پیش داشتے یعنی اگر ہمچو ایں الف راستی توانی مرا مالیدن وسوسہ دیگر کند کہ من عبادت ہشتاد ہزار سال بباد دادہ ام عزت قربت فروختہ ام و درد خریدہ ام اکنوں در دِ نقد است پیش تو بوادی و مہامہ و خنادق است بیا با من بساز درد را باش کجا تو کجا وصال گفتہ اند النقد خیر من النسیہ

بیت :- درماں طلباں ز درد او محروم اند — کیں درد بطالباں درماں ندہند

آں بیچارہ طالب بحمل بدیں ہم فریفتہ شود عجبے دیگر بعد از چند گاہ ایں قدر ہم رود درد آں درد است با ہمہ وجدان و تو حد و آنخال

Marfat.com

جذبۃ من جذبات الحق در آید مرد از دست او خلاص یابد وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ نصرت گراو شود توقیع نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ باو دہند۔ رباعی

افگند دلم رخت بمنزل گاہے — کانجا نبرد بصد دلیل آں راہے
چوں من کہ ہزار عاشق اندر ملہے — میکشتہ شود کہ برنیاید آہے

سلطنتِ او بر نااہلاں و کاہلاں باشد واگر نہ با مخلصاں چہ کار دارد اِنَّمَا سُلْطَانُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ہمیں معنی دارد بندگان مخلص آنگاہ باشند کہ از و برگزرند کہ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ وعبادت مخلص پس ازیں باشد وَمَا اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ایں عزیز سالک مخلص را بجائے رسانند کہ نور محمد رسول اللہ بر و عرضہ کنند کہ سالک دیں نور اِلَّا اللّٰہ بیند چہ باشد یعرف نفس محمدؐ حاصل شود عرف ربہ تقد وقت او گردد ایں عزیز اگر نور محمد رسول

سوز طالب از سینہ اش کم نشود وسوسہ دیگر کن۔ تشکلے و تمثلے پیش آمدہ ناگہاں مثال آں در جہاں شاہد شد ہمہ چیز گذاشت دنبال او شد او را گوید مقصود است تو کجا میروی بستاں کہ در بر تو خود آمدہ است اگر من جمیع بنویسانم مختصر مطول گردد

قولہ عالمے را بدائرہ لا بداشتہ است ہوا از آنہا نیست کہ ہر کسے از وے خلاص یافتہ است ہزار در ہزار ہمہ در ہلاک شدند تا یکے خلاص یافت قولہ تَوْقِيْعٌ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ ہر استعارتے کہ قاضی میکند حاصل ہمہ استعارات ایں است از ماسوی اللہ بگزرد و در وحدانیت ثبوت یابد و ایں سخن مختصر شرح او نہایتے ندارد زیرا چہ ماسوی را اندازہ نیست

قولہ من دو ہزار عاشق حاصل این است کہ فانی الاصل کم بصورتے بالغرض می نمود آں عرض از میان برخاست ہمہ یکے آمد کم شد و ہیچ نماند دلیل را کجا برد اگر صد سر فدا شود چہ برآید چہ نماند ایشاں کجا اند۔ قولہ اما سلطنتِ او بر کاہلاں است استغفر اللہ بر کاہلاں چہ سلطنت او را سلطنت بر ہمچو قاضی ہمدانی باشد و یا احمدے و محمدے کاہل از کجا اینجا آمد و قاضی بچہ در خطرہ گذشت تا بزبان آمد قولہ مخلصین ہر آئینہ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اخلاص بر عبادت باشد از جملہ ریا و شائبہ درجات و مشرباتِ وتیرہ بود قولہ محمد علیہ السلام ہر چہ بر سالک تجلی کرد خداوند تعالیٰ محمد علیہ السلام

نور محمد ہم ازاں نور ہم دراں نور ہم بداں محمد نور عرفان محمد شود بفرمان محمد علیہ السلام عرفان خدا یتعالیٰ باشد من عرف نفسہٗ فقد عرف نفسِ خود علیہ السلام۔

Marfat.com

اللہ بنور الالہ[۷۹] مقرون و متصل بینند ایں شرک باشد لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ[۸۳] از شرک در
باید گذشت ایں جا ترا معلوم شود کہ مصطفیٰ علیہ السلام چرا گفتے اَعُوْذُ بِكَ[۸۰] مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ[۸۱] دریغا
ایعزیز دانی کہ شرک چہ باشد بعضے خدائے را در آئینۂ جان محمد دیدن باشد رایت ربی فی لیلۃ المعراج
فی احسن صورت[۸۴] مبتدی را آں باشد کہ[۸۵] جز در پردۂ محمد رسول اللہ[۸۲] خدائے را نتواند دیدن چوں منتہی شود

قولہ[۷۹] بہ الا اللہ متصل بینند در اذن استیذانے مادونے ہمہ شرک در شرک است قولہ[۸۰] اعوذ بک من الشرک
والشک شرک و شک از مکر ہائے باری است چوں از مکر ہائے او بودہ باشد ہر آئینہ از شرک و شک پناہ بدو
گیرد قولہ[۸۱] دریغا قاضی بسیار می گوید ما معتقد قاضی و خلق از ما میپرسد کہ ایں دریغا چہ معنی دارد ما از جواب ایں عاجز می آئیم
دریغا دریغا قولہ[۸۲] در پردۂ محمد علیہ السلام چوں در پردۂ محمد علیہ السلام خدائے تعالیٰ را دید از چہ تا ایں خطاب باد شود مقصود کتابت
از دیگر آں ست یعنی بایں مرتبہ کہ تو داری اگر تصور کنیم ہم چو تو ئی شرک آرد ہمہ عمل او ضائع شود خصوصاً آں کہ تجلی
یعنی ہمہ رحمت در مظہر محمد علیہ السلام نظارہ کرد۔ قولہ[۸۳] لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ چہ گمان کنان دریں باب
اوست تا ایں خطاب با و شود گویند مقصود ازیں رابطہ نیست لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ اگر شرک
آری ہمہ عمل ضائع شود زیرا چہ عمل برائے دفع شرک بود تو شرک آوردی عمل ضائع رفت در ہر مقامے خود را موحد
و مخلص و مشرک خالص دید تا آنکہ ازاں ترقی کرد آں محلے کہ نہ ایں جا بود ضائع رفت عمل بیشتر آمد تا کارش کجا
شد حاصل شرک بہ ہمہ وجہ از مرد عارف فرض محال است چنانچہ ممتزج و مختلط و متحد شود کہ دوئی تصور ندارد گفتہ ام
فردے حقیقے از دے فردے دیگر نتیجہ شد اکنوں آں را کہ ارادت گوئی و با اقتضائے ذاتی گوئی سخن دیگر است
قولہ[۸۴] فی احسن صورت شرک جلی است تمثیل و تشکل شرک جلی آں است اما ایں شرک اہل حقیقت
و وصول و مقربان حضرت است قولہ[۸۵] مبتدی را آں باشد ایں سخن فرمائے ہر کہ دید در پردہ محمد علیہ السلام
دید اگر منتہی و اگر مبتدی مبتدی را چہ در میان آورد اما ہاں بحصۂ و نصیبۂ شود۔

Marfat.com

نور محمد از میان برداشتہ شود وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ نقد وقت او شود لَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ قبلہ

اخلاص او شود زیرا کہ نور محمد رسول اللہ خود متلاشی شود مقہور بیند در زیر نور اللہ العزیز اگرچہ فہم

نخواہی کردن اما سالک منتہی را دو مقام است مقام اول نور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دریدہ نور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ

اللہ ہمچناں بیند کہ نور آفتاب در میان ماہتاب مقام دوم آں باشد کہ نور محمد را نور اللہ چناں بیند کہ نور

کواکب در نور مہتاب العزیز تو از لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حرفے گوئی و یا شنوی بایزید رحمۃ اللہ علیہ ازیں توبہ

کند آنجا کہ گفت توبۃ الناس من ذنوبهم وتوبتی من قول لا اله الا الله العزیز دانی کہ ز لا اله

الا اللہ چرا توبہ می کند مصطفیٰ ﷺ ازیں جا گفت افضل ما قلت انا والنبیون من قبلی لا اله

ہر چہ قولہ برداشتہ شود چہ باشد کہ برداشتہ شود آں نور را او نور محمد میدانست و نور خدائے تعالیٰ را میدانست ایں جا سخن ازیں است

کہ ایں وہم دوئی از میان خاست و نور محمد بنور رب تعالیٰ یک صورت نمودہ یک معنی داشتہ اما نصیب تو ہمان است

ایں جا ذوق تو ہم دروست از من ایں سخن یاد داری شور صوفیاں و نعرہ و شور ایشاں بے تابی و بیخودی شدن ہمہ در

مقام دوئی است ایں ہمہ وہم بازی و خیال سازی است و ایں ندانی کہ از کسے رفت و برود دریں جہاں و در آنجہاں

و ایں رفتنی نیست اینت باقی و اثنینیت ثابت دو زخ و بہشت و حساب و صراط ثابت آمنا و صدقنا قولہ وَجَّهْتُ

وَجْهِيَ نقد وقت او شود چوں جزیک توجہ نماندہ است قاضی بجان و سر بہ بر خود کہ ہم دریں کلام وَجَّهْتُ

وَجْهِيَ چند پردہ است و ازیں چارہ نیست نہ مرا نہ ترا نہ او را قولہ نور کواکب را قاضی در تمثیل صورت ظاہری نگاہ

داشت ماہتاب از آفتاب نور کمتر دارد و ستارہ از مہ نور کمتر دارد اما در حقیقت ماہ را نورے نیست فیض از آفتاب می

گیرد و عکس آفتاب بروے می تابد اما ستارہ بذاتہ روشن است اما ستارہ عکس آفتاب نمی گیرد ایں ظل است او

بذات خود روشن است اگر ایں چنیں بودے کہ ستارہ فیض از ماہتاب و ماہتاب فیض از آفتاب میگیرد ایں تمثیل نیک

درست آمدے روزے کسوف شد جہاں ہمچو شب تاریک گشت ستارگاں ہمپیدا شدند قولہ از الا اللہ حروف گوئی یا

شنوی از صورت لا اله الا الله ہمیں حرف گفتہ و شنیدے بیش نیست اما بحقیقتہ معنی او آنست بایزید علیہ الرحمۃ

ازیں صورت حروف استعارہ میکند و کہ می پندارد اگر بمعنی باشد چنانکہ مرداں را فاحشہ کردن ذنب عظیم است عارفاں

را صورت ماندن و از حقیقت محجوب شدن کفرست بضرورت از گفتن لا اله الا الله بایزید توبہ کند قولہ افضل

Marfat.com

الا اللہ چہ گوئی لا الہ الا اللہ پنجا میران و اولیا را این گفتار زیان باشد و با گفتار دل لا الہ الا اللہ گفتن[91] دیگر است و لا الہ الا اللہ دیدن دیگر و لا الہ الا اللہ بودن دیگر بعزت خدائے لم یزل کہ اگر جمال لا الہ الا اللہ ذرہ بر ملک و ملکوت تابد بجلال قدر لم یزل کہ ہمہ نیست شوند باش تا الا اللہ الا اللہ را[92] ف زبرد رفتہ باشی پس لا الہ الا اللہ را بینی کہ نصیب عین تو شدہ است پس لا الہ الا اللہ را شوی اُولٰئِکَ[93] ف پس الا اللہ شوی هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا مومن این ساعت باشی العزیز چون جذبہ جمال اللہ در رسد از دایرہ ہا برون آمدن سہل باشد العزیز دانستن و گفتن و شنیدن این ورقہا نہ کار ہر کسے باشد وزینہار تا نہ پنداری کہ بعضے ازین کلمات خواندہ و شنیدہ اما از لوح دل کہ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ شنیدہ است ولیکن وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِیْهِمْ خَیْرًا لَاَسْمَعَهُمْ[94] این جا ترا معلوم شود کہ من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ چہ باشد گر نشنیدہ کہ روح اعظم[95] تا در وجود آمد۔

تا لفت انا مصطفےٰ گفتہ است افضل چیزے و افضل بمقابلہ فاضل باشد آن بہترین قول انبیا و ازان قول توبہ میکند او بجز ذات او کار ندارد پس راست آید زیرا چہ این صورت گفتار انبیا علیہ السلام و گفتار اگر بدل و اگر بزبان ہر دو بر شرط تبرک ف قرارے درست داند قولہ[96] لا الہ الا اللہ گفتن دیگر است بر الحد بود آخر وقت او گفتم ف شرک فلان بگو لا الہ الا اللہ گفت ہمین گفتن سہل است لا الہ الا اللہ میباید بود و میباید شد انیک بدل گویند ف لا الہ الا اللہ باید بود ف بگوید میان ایشان بسیار فرق است قاضی را تا ملے میباید کرد قولہ[97] اگر جمال لا الہ الا اللہ من میگویم آن جلال و عظمت را ہمہ عظمت و جلالت او حجابے نیست دیافتن و گرد آمدن نیست ولیکن آنرا کہ بریں سر اطلاع داد و نیز گفت تا شبے ف شرط دانم تافتہ من و تو و ہمہ جہان ذرہ ذرہ شد یعنی نیست و نابود بود انچنانکہ بود ہم چنان نمود قولہ[98] اُولٰئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ایشانند کہ مومنان حقند و حق بحق ہمانچہ بود ہمان مومن حقیقی ہمین قولہ[99] دخل الجنۃ عبارت از دخل الجنۃ قرار و آرام و فراغت چون با خداوند سبحانہ و تعالیٰ یکے گشت در بہشت فراغ و در دار قرار در آمد باو سے ساخت

قولہ[100] کہ روح اعظم عبارت از فیض قدسی است از گفتار او از صورت انقطاع و انعدام جاودانہ بیزاری داده اند پس چہ باشد عبارت ازین کہ روح اعظم چند سال چیزے گفت و انتہا نرسید صدور یکے از یکے باشد الواحد لا یصدر منہ الا الواحد

Marfat.com

اللہ آغاز کردہ است وی گوید تا قیامت برخیزد ہنوز بکنہ وانتہائے اللہ نرسیدہ باشد ہرچہ این عالم خداست ہمہ ورطئ الٓمٓ[۹۶] است دریغا کہ خلق بس قاصر فہم آمدہ اند ومختصر ہمت واز حقیقتِ خود سخت غافل ماندہ اند وحقیقت[۹۷] ایشاں از ایشاں غافل نیست وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ رکن[۲] دوم نماز است کہ حق تعالیٰ بیان وشرح میکند کہ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ[۹۸] وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى مصطفیٰ علیہ السلام بیان کرد کہ الصلوٰۃ عماد الدین ونیز گفت المصلی یناجی ربہ اما شرط صحت نماز موقوف است بر طہارت کہ بے طہارت نماز حاصل نیاید از مصطفیٰ بشنو مفتاح الصلوٰۃ الطہور درجہ اول طہارت پاک کردن اندام واعضاء است از نجاست اما بآب واما بخاک

ایں طہارت اعضا است ودرجہ دوم پاکی جستن اندرون است از خیال ذمیمہ چوں حسد وکبر وبخل وحقد وحرص ومانند ایں خصلت چوں ازیں خصلتہائے بد درون خود پاک کردی

الواحد باختلافِ معنی دیگر یافتہ است ہماں کہ یک چیز است کہ گفتہ است کہ اول ماخلق اللہ نوری بریں معنی کہ نور ظاہر ومظہر است باز گفتہ است اول ماخلق اللہ الروح ازیں روح اعظم است حس وحرکت وعلم ومعرفت بریں متعلق است عروج والوج ہمیں راست واگر کسے دیگر را باشد طمع باشد قولہٗ الٓمٓ[۹۶] اللہ الف لام میم منطوی است ودہم ازاں مستنبط ومستخرج است الٓمٓ[۳۳] ہر حرفے را یکے نگری۔ فرض کنیم الف از الف کہ ازاں چارہ نیست اصل ہمو است بنیاد عارف ہم براں است آں نقطہ ایست جز لا یتجزی ہم بریں صفت لام دہم بریں صفت میم پس جملہ علم در نقطۂ ہر حرفے از حروف تہجی باشد جملۂ آں الٓمٓ است ذٰلِكَ الْكِتَابُ ہم بریں اشارت کردہ است کہ ہر سترے کہ ہست ہم بریں نقطہ وآنکہ گوید الف اللہ لام ملک الی اللہ الٓمٓ الملک جزایں دیگر ہزار در ہزار کتب در تفاسیر بنشتہ اند وآنکہ اسم صورت گویند دریک طے منطوی اند قاضی برایشاں گزرد کہ قاضی را سخن با سترِ الٓمٓ است چیزے کہ ما گفتیم وچیزے دیگر آں انشاء اللہ تعالیٰ متفرق گفتہ شود قولہٗ حقیقتِ ایشاں از ایشاں غافل ہر آئینہ حجاب بروے او نیست خلق محجوب اند کہ بریں مطلع نیند کہ او ظاہر وپیدا است واز حجاب منزہ است چوں بریں اطلاع شود گویند کہ او مرد عارف است قولہٗ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ[۹۸] وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صلوٰۃ عصر را

لہ گویند

رکن دوم صلوٰۃ است

Marfat.com

بہ توبہ و ریاضت و مجاہدہ است تجدید الوضو ترا حاصل آید کہ من جدد الوضو جدد اللہ ایمانہ از شبلی مگر نشنیدہ
کہ گفت الوضو انفصال والصلوٰۃ اتصال فمن لم ینفصل لم یتصل اگر انفصال ما دون اللہ در
وضو حاصل نیاید اتصال لِی مَعَ اللّٰہ وقت در نماز حاصل نیاید لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ خطاب
باکسانے باشد کہ جز طہارت صورت فہم نکند لا یقبل اللہ صلوٰۃ بغیر طہور ہیچ مقبول نباشد تا گر با چنیں وضو
وطہارت کہ شنیدی وچون وضو وطہارت تمام شد نماز حاصل آید اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ

گویند و فجر ہم گویند و مغرب و عشا ہم امّا مقصود صلوٰۃ الوسطیٰ صلوٰۃ معتدلے مستقیمے کہ بحضور دل قوام نفس
و شہود روح ایں صلوٰۃ وسطیٰ باشد ایں صلوٰۃ را شرطے ہست و تطہیر است و آں بر دو نوع است تطہر ظاہر دو
معنی یکے از آنچہ تفقہ می فرماید از حدثے و نجسے بآب و بخاک دوم تطہر ظاہر از حسد و حقد و شہوت و آنچہ مانند آنست
ازیں ہم نفس پاک کند تطہر باطن تصفیہ دل بہ ریاضت و مجاہدہ التزام توجہ تا آنکہ بدیں کار کشد کہ جز یک خطرہ در دل
قرار نگیرد یا خطرہ ساز نج یا با او تصدیق چوں صلوٰۃ بدیں شرائط موجود شود الصلوٰۃ معراج المؤمنین روے ترقی
نماند قاضی تطہر حسد و حرص و شہوت با تطہر باطن نہاد بدیں معنی معنوی تفسیرے خوب است چنانکہ حدث و
خبث اما ایں نیز نزدیک اہل تحقیق نسبت بظاہر است پس آنکہ دل متجلی گشت شفاف و صاف لاجرم سِرّ لاہوت
و جبروت بر آئینۂ دل او تجلی کند قولہ وبتوبہ و ریاضت یعنی یک پاکی آں بود از حدث و خبث پاک گردی
و یکے پاکی دل از صفات ذمیمہ پس وضو حاصل شد قولہ الوضوء انفصال والصلوٰۃ اتصال وضو انفصال
از جملہ پلیدیہا و از ماسوی اللہ و از خصال ذمیمہ والصلوٰۃ اتصال بحقایق و معارف قولہ لِی مع اللہ وقت
ہماں اتصال باللہ وقت ایں العزیز نگرہ برائے عظمت راست قولہ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ ایں
را مساس نکنند و بریں دولت نرسند مگر پاکان کہ از خبث ماسوی اللہ پاک شدند و مردم پاک شدن ہمیں از نجا است
و خباثت دانند قولہ نماز حاصل آید بمباشرت ایں فعل صوری نماز معنوی حاصل شد قولہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ
یعنی نماز را بپاے داشتہ و چنانکہ بایستے ایستادہ کرد و در صلوٰۃ معنوی است قول عثمان رضی اللہ عنہ نحن فی الصلوٰۃ مسعود
اشارہ بصلوٰۃ معنوی است نہ صوری۔

Marfat.com

ایعزیز نماز را شرایط بسیار است ازان یکے قبلہ است اگرچہ قبلہ قالب این آمد قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اما قبلہ جان این قبلہ باشد کہ لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ چہ گوئی کہ باشد یا مدینہ ولیکن آن مکہ کہ ص بحریمہ کان علیہ عرش الرحمٰن حین لا لیلۃ ولا نھارًا دانم کہ ترا در خاطر آید اللہ اعلم کہ صلوٰۃ چہ باشد اشتقاق صلوٰۃ از صلت دانی کہ صلت چہ باشد مناجات وسخن گفتن بندہ باشد باحق تعالیٰ کہ اَلْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ این باشد اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ دَآئِمُوْنَ این نہ آن نماز باشد کہ ازمن وتو آید از حرکات قیام وقعود ورکوع وسجود ازین نماز دنیا چہ عبداللہ مناجی بیان میکند کہ استلذاذ الطاعت ثمرۃ الوحشۃ من اللہ تعالیٰ گفت حلاوت یافتن طاعت ثمرۂ وحشت باشد حلاوت از فرامندۂ طاعت باید یافتن نہ از اطاعت ایعزیز شنوی کہ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَوٰتِهِمْ سَاهُوْنَ از مصطفیٰ بشنو کہ گفت سیاتی علی الناس زمان یجتمعون فی المساجد ویصلون ولیس فیما بینھم مسلم این نمازکنندگان ما باشیم کہ شنیدی نماز آن باشد کہ ابراہیم خلیل طالب آنست رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ

قولہ ویس فیما بینھم مومن تحیل کہ مراد ازین آن دارند کہ آخر الزمان قیامت قایم شود بر قومے کہ اللہ نمیگویند وحدیثے دیگر قیامت قایم نشود مگر بر بدترین مردمان وآن کہ میگویند یصلون نماز میگذارند اما معتقدات فاسد دارند وچہ میگوئے قومے ہستند تعبد بسیار کنند ودر حق اہل وداران وزن وفرزندان مباہی باشند

فتبرس این اباہت ثبوت نفی ایمان باشد یا ازین مؤمن مومن کامل مراد دارند نمازے برسم وعادت گذارند ایمان تبراز لفر یگانگی خدائے تعالیٰ وثبوت رسول علیہ السلام آرند مومن کامل آن است کہ بحقیقت ہر شئے مطلع باشد واگر ازین

فی ایمان نماز مراد داری علے ہذا مساجد بدین مومنان برانند قاضی در بیان خویش مومن کامل مراد داشتہ یعنی مومن کامل مانند ایم قولہ مقیم الصلوٰۃ دوام مشاہدہ بود ابراہیم طلب کردہ است بیت

آن بہ کہ نظر باشد وگفتار نباشد — تا دعی اندر پس دیوار نباشد
میخواہم ومشوق زمینی وزمانے — من باشم واو باشد واغیار نباشد

Marfat.com

ایعزیز[۱۰۷] صلوٰۃ خدا آنست کہ با بندہ مناجات کند و بابندہ راز گوید۔ صلوٰۃ بندہ آنست کہ با حق تعالیٰ راز گوید آنشب کہ مصطفیٰ ؐ را بمعراج بردند جائے برسید کہ با او گفتند کہ قِفْ اَحْمَدُ چرا گفتند لان اللہ یصلی گفت نماز وے چگونہ باشد گفتند صلوٰتہ الثناء علی نفسہ سُبُّوحٌ[۱۰۸] قدوس رب الملائکۃ و الروح اش ایعزیز تا این حدیث کہ الانبیاء[۱۰۹] یصلون فی قبورھم تراد نماید آنگہ بدانی کہ چرا اصوات الدیک صلوتہ آمد و ذکر اسم ربہ فصلّیٰ[۱۱۰] ہمیں معنی باشد از برائے خدا کہ این کلمہ را گوئش

مکین شاعر چہ میگوید من باشم و او باشد یعنی بود من بود او شد غیر را وجود نماند یعنی اغیار نباشد ہمیں آمد قولہ[۱۰۸] صلوٰۃ خدا تعالیٰ آن است کہ رسول علیہ السلام در شب معراج از ورائے سراوقات عز و حجب کبریا داشت قف یا محمد فان ربک یصلی قال الرب کیف یصلی فنودی سبوح[۱۰۸] قدوس ثنی علی نفسک تاضی مجموع این را در پارسی ترجمہ کردہ است المصلی یناجی ربہ المصلی با خدا تعالیٰ راز میگوید و خدا تعالیٰ با مصلی راز میگوید مناجات مفاعلہ مشارکہ تقاضا کند و خدا تعالیٰ با مصلی چہ راز میگوید یمدح و یثنی علی نفسہ و بندہ با خدائے چہ راز میگوید یمدح و یثنی لو بہ فیض قدسی میان بندہ و رب ربطے دارد بدان ارتباط او باد سے راز میگوید او با او راز میگوید قولہ[۱۰۸] سبوح قدوس ثنا را وجہ ہمیں سبوح قدوس است ہیچ ترا ہمے نیست جز این قدر کہ از جملہ علویات منزہ گردانی قولہ[۱۰۹] الانبیاء یصلون فی قبورھم انبیا علیہ السلام را دو صورت بود یکے صورت معنوی دوم صورت موری و آن امر معنوی ایشان عبارت ازین کنند الموجود لا یصیر معدوماً بل منتقل من جوھر الی جوھر و من مادۃ الی مادۃ و من صورۃ الی صورۃ ایشان در قبور اند اما مصلیانند صورت ظاہر از تو پوشیدہ اند یعنے با طن قایم اند جائے باز گشت نیست اگر باز گویم مکرر تجلی شود و در مکرر تجلی ہو آن الوہیت است قولہ[۱۱۰] آنگاہ بدانی کہ چرا اصوات الدیک صلوٰۃ آمد چون امر معنوی ہمہ تنزیہ و تقدیس ثابت شد ہر حادث کہ باشد و ہر وجودے کہ بود پدید آن تسبیح خدا تعالیٰ باشد و آن دلیل وحدانیت و آیت فردانیت بود فعلے ہذا صوت الدیک صلوٰۃ اعتبارے مرتب باشد قولہ[۱۱۱] ذکر اسم ربہ ہمان تسبیح او و ذکر اسم ربہ و صلوٰۃ او ہمانست آوازے کہ او کرد نام خدا تعالیٰ را استد و ہمان نام خدا تعالیٰ استدن نماز او شد ذکر اسم ربہ فصلّیٰ

Marfat.com

دار روزے شبلی برخاست تا نماز کند فیبقی زمانا طویلا ثم صلی فلما فرغ من صلوتہ قال
یا ویلاہ[۱۱۲] ان صلیت لقد احدث وان لم اصل لقد کفرت گفت اگر نماز نکنم شکستہ شوم و اگر نماز نمی کنم کافر میشوم
پنداری کہ شبلی ازیں باعث بود الذین ہم[۱۱۳] علی صلوتہم دائمون صلیت[۱۱۴] را شرح شنیدی
اکنون صلت صلیت را نیز بشنو چوں نماز کنندہ گوید اللہ اکبر بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا
ھو زاھق اورا بخورد و صلیت خود را در آتش افگندن باشد چہ گوئی در آتش فیدمغہ بتود
ہیچ جز از مصلی باقی نماند کان رسول اللہ[۱۱۵] یصلی و فی قلبہ ارزیز کارزیز المرجل ہمیں معنی
باشد کلا و حاشا کہ ہیچ نہ ماند پس اگر از باطل ہیچ نماند ہمہ حق ماند ابی اللہ ان یکون لصاحب النفس[۱۱۶]

---

[۱۱۲] قولہ قال یا ویلاہ ان صلیت لقد احدث صلوٰۃ کہ عبارت از وصول ربانیست تعالیٰ و داں صلوٰۃ رسوم و عادات
از رکوع و سجود و از جہت و سمتے و از ابتدائے و انتہائے از جلسہ و قومہ منزہ و صلوٰۃ ہماں صلوٰۃ است اکنوں شبلی ازاں
حکایت کند اگر نگذارم ہماں رہ بدریا غرق باشم بظاہر تعلق نہ کنم شرائع را منکر شدہ باشم اوامر و نواہی را بیزار گشتہ باشم و اگر گذارم
ضرورت خود کہ از دریا سر بروں باید کشیدن آنگاہ فریاد و نعرہ برقی آید او بضرورت گوید و ان صلیت کفرت اے عجبت قولہ
الذین ہم فی صلوتہم دائمون ہماں گفتیم صلوٰۃ دائم کہ استتار و زوال را در وانیست بوم کہ از آفتاب بے
سرور گشتن از ضعف خویش است نہ از روز[۱۱۴] قولہ صلیت را شرح شنیدی یعنی صلوٰۃ را دو لغت است یکے بمعنی صلت
دوم از صلی اما ماضی ہماں معنی کہ در صلت گفتہ بود بعبارت دیگر ہماں معنی در صلی ہم میگوید یعنی چنانکہ یکے مثل آہن یا مثل
[۱۱۵] ار چیزے دیگر در آتش افگند یم او نسوزد بریزد خالص او بماند ہمچنیں بندہ در نماز ہمانچہ خلاصہ اوست ہماں ماند قولہ و
فی قلبہ ارزیز رسول علیہ السلام در نماز بودے در سینۂ او آوازے خاستے چنانکہ دیگ مس در جوش آید چگونہ آواز خیزد
بداں مثال قاضی برائے آخرای آرد کہ در نماز گوئی در آتشے افتادہ بودہ و اندرونش میسوخت ازاں آوازے ہمچوں آواز
جوش دیگ مسین می خاست دیگرائے حرقت آخرتے ہست ہر چند کہ بسوزد یم ہر چہ زیادتی افتادہ است خالص خالص
باشد قولہ[۱۱۶] ابی اللہ ان یکون لصاحب النفس الیہ سبیلا صاحب نفس آنکہ خود را بنظر ہستی دید خود را بود
وجودے دانست این چنیں راہ بخدا تبرد خدائے تعالیٰ راضی نیست کہ این چنیں کس بخدائے تعالیٰ رہ برد مردم متعلم چنیں ہم
گر [illegible] معذور شدہ بعلم خویش نظر [illegible]

Marfat.com

الیہ سبیلاً پروانہ کہ عاشقِ آتش است قوت از آتش خورد چوں خود را برمیان آتش زند آتش فَیَدْمَغُهٗ اورا قبول کند نفی غیریت دہد ہمہ از آتش قوت خورد تا چناں شود کہ قوت او خود از و باشد بلا زحمت غیر

وجود پروانہ ہمہ غیر است ایں ۱۱۸ ندانم کہ چہ میگویم اندریں مقام جہت برخیزد و ہر چیز کہ جان روے بدان آرد آں چیز قبلۂ او باشد فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ آں جا نہ شب باشد نہ روز و ہیچ اوقات

---

۱۱۷ قولہ وجود پروانہ ہم غیر است وجود پروانہ ہم غیر است۔ وجود پروانہ بر آتش کہ عاشق است خود را از ہم درگزرند وجود پروانہ چوں تواند تقویت قوت ہم از تغیر گیرد عشق را ہم بسوزد تا آنکہ خود را ہم بسوزد اینجا یدمغہ خوردن یا نمودن تمام شدہ است عجب نہ دارد ایں عشق کہ قہر جز بر خود نکند وجود پروانہ ہمہ غیر است وجود پروانہ بر آتش خود را از و تا سوخت از دو دے و نورے خاست آں نور باں نور شمع یکے شد آنگہ یدمغہ قوت او گشت نفی غیریت عبارت ہم ازیں شد و ایں سوختن ہمیں چوں نفی غیریت بود کار سالک بسیار با من و ما من انجامید

۱۱۸ قولہ نمیدانم کہ چہ میگویم یعنی گوید من نہ ام دیگرے بر زبان من میگوید دیگرے مرا می گوید اختیار درمیان نیست ان الحق ینطق علی لسان عمر ایں چنیں ہم باشد کہ در خیال شہود غرقم زبان من میرود بحسب عادت و فہم او

۱۱۹ قولہ حجب برخیزد فہم چیزے اعتماد و اعتقاد ایں بر چیزے بدلیل و حجت بود معقول و منقول منصوص محسوس ایں جا عین عیاں شد حجب برخاست دیگر کسے را بر دے حاجت حجت نماند او ہر چہ کند با لہام کند حجت برخاست

۱۲۰ احتیاج بوضع نبی و شرع او نباشد خود میرود پاے خود میرود راست محتاج بر ہبرے و آشنائے نیست

قولہ ایں ہمہ چہ قبلہ اوباشد در ہر چہ تجلی او باشد توجہ بسوے او ضرور و لابد باشد قسمے و الجائے بود و آنکہ او قہر را بلطف بدل کند او کیست ہر لحظہ ایں سخن میگوید اللّٰھم انی اعوذ بک منک و چوں دشمنے تجلی او شد ہر آئینہ توجہ قبلہ او شد اَیْنَمَا تُوَلُّوْا

۱۲۱ فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ہم ریخا ثبوت یافت بہر چہ رو آرد و ہماں قبلۂ او باشد قولہ آنجا نہ شب باشد آن پنج نمازے کہ تو عدد آوردی بحساب لم یزل و لا یزال لا صباح و لا مسا قاضی بچہ اشکالیست کہ می گوید نماز پنج وقت چگونہ دریابد ایں جا صباح نہ مسا نہ ایں را وجود اعتباریست و بحقیقت لا صباح و لا مسا آنکہ حسین منصور گوید

بیت:- وَقَدَّمَ اماماً کنتَ انت امامہ وصلِ صلوٰۃ الفجر فی اول العصر

موحداں محقق وقت مستحق بحق استجابت برپا دارند ازیں وقت و ازاں ادا ہم محو نیست و نالود یا شد زیرا چہ لا صباح و لا مساء عند اللّٰہ۔

Marfat.com

نماز چگونہ دریابد لیس عند ربی صباح ولا مساء ہمیں باشد العزیز از دست راہ زنان
روزگار عالمیان با جہل طفلان نارسیدہ کہ راہ راست را از نمط وحساب حلول شمرند جانم فدائے خاک قدم[۱۲۳]
چنین حلولی باد العزیز شرط دیگر نماز را نیست[۱۲۴] است کہ نماز بدان منعقد شود و تو چہ دانی کہ نیست چہ
باشد از سہیل عبداللہ تستری بشنو کہ چہ میگوید النیت نور[۱۲۵] لان حرف النون اشارۃ الی النور وحرف
وبارہ الیاء دلیل اللہ علی عبدہ وحرف التاء ھدایت اللہ تعالی فان النیۃ فسیم الروح والریحان فَرَوْحٌ
وَرَیْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِیْمٍ انما الاعمال بالنیات این معنی باشد نیت از عالم کسب نباشد۔

قولہ[۱۲۲] وحساب حلول شمرند لاحول ولا قوۃ الا باللہ قاضی را در خاطر از کجا آمد کہ اینجا وہم حلول برند سخن در فنا است سخن در نیستی
دنا بود سخن در نحو وطمس است ما نہ ایم و نیستیم اوست تعالی بذات خود باقی و دایم حلول لہ اتحاد کجا در نیکلمات
وہم حلول نیست قولہ[۱۲۳] جانم فدای خاک قدم این چنین حلول باد قاضی را اعتقاد بر وجہ کے را کہ این حلولے بگوید
تو چہ فدائے خاک پائے او میگردی موحد حرفے میگوید از اعلے مراتب مقامات نبوت است مردک حلولی کجا و
آن مقام و مقامات کجا قولہ[۱۲۴] شرط دیگر نماز را نیست است ولیکن کار این بود اول ذکر نیت بود ے زیرا چہ
نیت اول عقد است بعد ازان فعل او و احوال او اما قاضی دیوانہ است چنانکہ می آید میگوید قولہ[۱۲۵] النیت نور
باجموع کلام سہل است یعنی شیخ عبداللہ تستری میگوید النیت نورٌ و یقینٌ وھدایۃٌ کان الحرف النون
اشارۃ الی النور والیاء یقین العبد وحرف التاء ھدایت اللہ فان النیت نسیم الریح
الروح و یا ہمین مقدار بیان میکرد قولہ[۱۲۶] لان حرف النون اشارت بر نور آمد و یا دلیل بر قربت و ہائے
دلیل بر ہدایت است زیرا کہ یا اول حرف ندا است چون اول حرف ندا باشد ہر آئینہ منادی از منادے قریب تر
باشد را اگر کسے کہ سخن شنیدہ شود دیگر غیبت از ضمیر متکلم و مخاطب باردح قرب قربت دارد دیگر شدت اتصال
بامضاف دارد بے مضاف الیہ دیگر راست ولہذا مضاف او مبنی است بر قول اصح بر سبیل وجوب پس دلیل
بر کمال قرب باشد علے ہذا سہ چیز جمع آمد نور و قربت و ہدایت چون نیت حرف القاء من اللہ باشد ہر آئینہ
از سخزینۂ روح آید تو ہمے باش تا کدام بندۂ نیک بخت را بدہند۔

Marfat.com

ازعالم عطا باشد وخلعت الٰہی باشد وازیں جا بود کہ ابن سیرین برجنازۂ حسن بصری نماز نہ کرد
گفت لم یحضرنی النیۃ[۱۲۷] گفت نیت ہنوز حاظر نیامدہ است وطاؤس راگفتند از بہر ما دعا بکن
فقال قفوا حتی اجدلہ نیت گفت بایستید تا نیت دعا کردن یابم یعنی ہیچ نوازیں
چیز چہ فہم کردہ کہ لیس بین العبد وبین الکفر الا ترک الصلوٰۃ[۱۲۸] اللہ اکبر نیت را شرح شنیدی
فاتحۃ الکتاب راگوش دار کہ مصطفیٰ گفت لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب[۱۲۹] یعنی ہرگز در
استقبال انی ذاھب الی ربی[۱۳۰] ہرگز در اللہ اکبر کہ گفتی وجود ملک وملکوت محو دیدی ہرگز

---

۱۲۷ قولہ لم یحضرنی النیۃ عجب سخنے است ایں برائے امر سنت وفریضہ را بہ اجماع مستحسن باشد نیت مخصوص می باید اگر باشد بکنند واگر نہ نکنند مگر ایں معنی میگوید نیتے کہ من تعیین کردم کہ نور وقربت وہدایت ایں نیت شاہد وقت ایں سیرت نشدہ ۱۲۸ قولہ الا ترک الصلوٰۃ یعنی درصلوٰۃ بندہ درعین کشف وعیاں است پس فرق میاں کفر وایمان آنست کہ ترک صلوٰۃ باشد یعنے او از خدا یتعالیٰ محجوب است ۱۲۹ قولہ ہرگز از استقبال انی ذاھب الی ربی قاضی رفتی ودیدی دیدی وشنیدی شنیدی بسیار میگوید حاصل کلام قاضی امروز ودی فردا یکے می آید چندیں عبارت مختلف وچندیں آیات وحدیث مختلف قاضی آوردہ است مقصود ہمیں سخن است کہ گفتم بگویم جا بجا مفصلا اکنون انی ذاھب از خود رفتن بدرشدن است ذوالنون مصری بر بایزید مصلے فرستاد سلام گفت خادم ذوالنون مصری آمد بایزید را آواز داد میفرمود بایزید را می جویم نمی یابم گفت شیخ برائے شما مصلے فرستادہ است گفت کار ما از مصلے درگذشتہ است برائے ما مسند باید خادم بذوالنون خبر رسانید کہ بایزید میگوید بسی سال است کہ بایزید را می جویم ونمی یابم ذی النون مصری گفت اخوان ابویزید ذہب مع الذاہبین الی اللہ مسند فرستاد گفت کار کسے کہ از مصلے گذشتہ باشد او بر مسند نشیند ۱۳۰ قولہ اللہ اکبر افعل التفضیل اکبر من کل کبیر موجودات ملکوت وجبروت باشد چوں اکبر باشد ایشاں نسبتش محو باشند۔

ن اکنون مفصلا ہم جا بجا بگویم

ن اخوا

ن نسبتش

Marfat.com

در تکبیر اثبات[۱۳۱] بعد المحو دیدی ہرگز در الحمد للہ حمداً کثیراً شکر کردی و نعمت اثبات بعد المحو دیدی ہرگز در سبحان اللہ متر ھی او دیدی ہرگز در بکرۃً[۱۳۲] بدایت[۱۳۳] آدمیان دیدی ہرگز در اصیلاً[۱۳۴] نہایت مردان دیدی تا بہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ[۱۳۵] وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ باتو بگوید یُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّہَارِ[۱۳۶] وَیُوْلِجُ النَّہَارَ فِی اللَّیْلِ چہ معنی دارد ہرگز بعد ازیں احرام گرفتی کہ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ را دیدی۔ ہرگز یائے[۱۳۷] وَجْہِیَ را دیدی کہ در میان[۱۳۸] دریائے لِلَّذِیْ غرق شد ہرگز در قطرۂ خود را گم دیدی ہرگز در سمٰوٰت و الارض دو مقام را دیدی فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ[۱۳۹] ایں باشد ہرگز در حنیفاً ملت ابراہیم خلیل را دیدی کہ گفت وما انا من المشرکین

قولہ[۱۳۱] اثبات بعد المحو را محو کردی و خدا تعالیٰ را اثبات دیدی و دست بر آوردن در تکبیر و گرد آوردن ہم بریں اشارت میکند بر آورد ہمہ را نفی کرد فرود آورد ہمہ در فنا بہم داشت جز یکذات اثبات نشد قولہ[۱۳۲] در سبحان اللہ متنزہی او دیدی کلمہ سبحان اللہ کلمہ تنزیہ یعنی بتعبد او از عیوب ن جہات و بہم جہان اعتبارات او را منزہ دانی قولہ[۱۳۳] بدایۃ آدمیان دیدی یعنی از مبداء و معاد چیزے یافتی قولہ[۱۳۴] نہایۃ مردان وایم اللہ کہ سخن عامیان است ایں سخن از زبان قلندران و مولہان و حیدریان و اشباہ ایشان بسیار شنیدہ ام قولہ[۱۳۵] فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ بکرۃً و اصیلاً عنایت از مبداء و معاد کردیم قولہ[۱۳۶] یُوْلِجُ اللَّیْلَ فنا را در بقا و بقا را در فنا اثبات شدہ است ازلاً و ابداً و بہ ازل آمیختہ وایم کار ہم بریں صورت مستمر است قولہ[۱۳۷] یائے وَجْہِیَ را دیدی قاضی باوجہی اضافت بیان ستری بینا و نہاد و فنا و جہت و یارانی را چرا فراموش کرد کہ ہر سہ را یک قبیل اند چوں وجہ بتوجہ در وجہ حاضر غائب و سائر گفت وما انا من المشرکین درست شست قولہ[۱۳۸] در میان دریائے لِلَّذِیْ ملکوت و ملک از خود بدر آرا از روح بستر و سر بخفی ما لا یبصرون لاہوت و ما یبصرون ملک و ملکوت و جبروت و نحن اقرب

Marfat.com

اینجا بدانی کہ مصطفیٰ[۱۴۰] را چرا گفتند فاتبع ملۃ ابراھیم حنیفا ہرگز ورا مسلماً استغفار
از اُولی کردی ہرگز در وما انا من المشرکین[۱۴۱] خدائے را دیدی کہ دست بر تخت[۱۴۲]
وجود تو زند فانی گردی دراں حالت پس در مشرکین صادق شدی چوں مرد در وما
انا من المشرکین نیست شد اینجا چہ کند کل من علیھا فان مشرک کجا باشد پس
دیدی قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ پیش ازیں ناطق وقت آمد و دل
تو زبان او آمد و چوں[۱۴۳] دل تو زبان او آمد پس زبان[۱۴۴] مستنطق و گویا آمد پس[۱۴۵] در گفتن رب العالمین

الیہ منکم ولکن لا تبصرون دیوانہ اینجا چنیں گوید ولکن لا تحبون قولہ[۱۳۹] ملت ابراہیم خلیل علیہ السلام
دیدی ابراہیم چہ بود ہمیں وما انا من المشرکین قولہ[۱۴۰] فاتبع ملۃ ابراھیم بدیں معنی نمود کہ اورا
اتباع کن و ملت در تو بنود جبیت خلیل با ہمہ اند بلکہ اشارۃ بدیں است کہ ملت داشت و دایم بریں باشد
کہ کار تو ہمیں است و تو ہمہ انی قولہ[۱۴۱] در وما انا من المشرکین خدا یتعالیٰ را دیدی نفی و اثبات
فیما نحن بصدد ہ از قبیل نقایض اند ہر کے متلزم دیگر است النقیضان لا یجتمعان ولا یرتفعان
ترک رفت توحید آمد فنا شد بقا شد بقا شد فنا شد وما انا من المشرکین نفی است نقیض این نفی ثبوت
وحدانیت است پس در نفی آں ایں ثبوت را نظارہ شدی قولہ[۱۴۲] کہ دست بر تخت وجود تو
زند یعنی وجود ترا نیست کردہ اند ظہور را و شہود را و متلزم نیستی است او آمد تو رفتی بے شبہ
کل من علیھا فان ہم ایں است قولہ[۱۴۳] للہ چند معنے دارد برائے خدا یتعالیٰ راست
بنام خدا یتعالیٰ راست و خدائے است چوں صلوٰۃ و نسک و محیی و ممات مر خدائے را
باشد قولہ[۱۴۴] پس زبان مستنطق و گویا آمد پس اگر وسایط اعتبار کنی ہمیں آید کہ قاضی میگوید
اما صدق سخن آنست کہ التوحید قطع الاضافات اے قطع الوسایط اوست کہ بہمہ چشمہا می بیند او ست
کہ بہمہ گوشہا می شنود اوست کہ بہمہ پایہا میرود اوست کہ بہمہ دستہا می گیرد فبی یسمع و بی یبصر و بی
یبطش و بی ینطق اشارہ کردہ است ۔ قولہ[۱۴۵] پس بگفتن رب العالمین روئے تقلید دیدی

Marfat.com

قلب روی تقلید دیدی لاتشرک لہٗ معنی ایں حدیث خود با تو گوید اگر گوش داری تمامی ایں ہمہ در وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ
معلوم کنی ہرگز دیدی وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ترا مسلمانی آموخت یا نہ پس اعوذ باللہ دریں مقام
درست باشد بدایت بسم اللہ گفتن ضرورت باشد الرحمٰن الرحیم صفات اوست کہ بر ذات
ن نہد نہاد کہ چوں وے نقش بود کار تو کند ازاں مہر نہاد پس الحمد للہ شکر است بر ترتیب
ن نقض

تحقیق را بر تقلید باز آوردہ است یعنے تقلید وقتے معلوم می شود کہ تحقیق محقق شدہ باشد رب العالمین ایمان تو
ن باشی بریں مرتبط است تقلید تو بریں مستقیم است آں روزے کہ اجمال ایں تقلید بہ بینی مسلم حقیقی باشد
چنانکہ دربیان قاضی معلوم خواہد شد یک معنی را عبارت مختلف اتفاق افتادہ است البتہ می کردہ اند
واگر لفظ تقلید باشد بہتر بود قولہ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ہمانچہ بالا۔ وحاصل ایں ہر دو سخن ہمانست
بعد آنکہ جمال وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ہماں یقین تحقق شد بہمہ جمال و کمال کہ بود
ظاہر آمد قولہ اعوذ باللہ واگر از بد و پناہ گرفتن است خود از عالم تحقیق است و اگر از غیر خدا یتعالیٰ
بد و پناہ گرفتہ سخن متوسطانہ است اگر ازاں شیطان و از غضب بر رحمت پیوستی کار عوام و مبتدیان
است اما قاضی ز انچہ قاضی است از و بد و پناہ میگیرد قولہ بسم اللہ گفتن ضرورت باشد چوں از و
بد و پناہ باشد و اسم با مسمی یک است صفات رحمت و رحمانیت در ذات مندرج و مندمج اند بضرورت
پناہ از و بد و اسم مسمی ہموست مدد ہا بروح پاک قاضی باد سخن از حد گذشتہ میفرماید قولہ الرحمٰن الرحیم
ہر صفات اوست من صفت رحمت و رحمانیت بالا گفتہ ام کہ با ذات چہ نسبت دارد ہماں نسبت
قہر ہم بداں معنی است قولہ کہ چوں وے نقش بود چوں ہماں وجود باشد ہماں نقش باشد کار تو
ہماں میکند اگر ترا بجائے رساند کہ ترا تربیت کند و بجائے تو باشد و تو بد و قایم باشی کار تو کند
قولہ پس الحمد للہ شکر است اکنون در رحمت و رحیم تربیت بود پس آں الحمد گفت الحمد
شکر تربیت او آمد بجان سر خود قاضی سخن مذکران میفرماید ما را از بیان تحقیق حکایت بقصہ گویان
ن توان و قصہ آن میرساند۔

Marfat.com

الرحمٰن الرحیم و بجران اللہ[۱۵۲] یعنی صفات و ذات رب العالمین[۱۵۳] مہرے دیگر باشد کہ بہ اللہ زیبا باشد[۱۵۴] چنانکہ الرحمٰن الرحیم با للہ زیبا باشد پس اللہ و با اللہ یکے گردد پس الرحمٰن الرحیم اینجا تکرار ضرورت باشد اے عزیز فہم نخواہی کردن مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ دنیا را در آئینہ آخرت بیند و آخرت[۱۵۶] را در دنیا جائے نیست۔ اے عزیز اگر از سورۂ فاتحہ شراب طہور نوش کردہ از دست وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ممکن باشد کہ

---

۱۵۲ **قولہ** بجران اللہ خدا یتعالیٰ ترتیب میکند در ذات صفات ترتیب نیست آنجا عقب و ہلاکت ترتیبن در صفات فعل بود نہ صفات ذات ۱۵۳ **قولہ** رب العالمین مہرے دیگر ہر یکے مہر لیت ن ترتیب کہ از ذات باز میدارد و آنرا عین تصور کن وغیر را در پیش انداز پروانہ وار بسوز نار گرد نورٌ علیٰ نور باش یا نور فی نور کرد ۱۵۴ **قولہ** زیبا باشد چوں صفات ذات باشد و ذات صفات صفات را ذات کن و ذات را صفات و باعتبار چند از بہر اعتبار آنچہ قاضی میگوید تطبیق بدہ بیان جملہ صفات است چوں نفی صفات شود جمال چہ کہ ہمہ امور نسبتی[۱۵۵] ن **قولہ** اللہ اللہ نسبی یکے گردد یک اللہ را عبارت از صفات او کن از آنچہ ماخذ ن دارد و صفات اعتباری میگیرد ن ماجرا اللہ دوم عبارت از ذات صرف کن بریں نمط ایں اللہ و آں اللہ یکے باشد پس تکرار الرحمٰن الرحیم تکرار ضرورت باشد ۱۵۶ **قولہ** آخرت را در دنیا جائے نیست یعنی نگنجد ایں آں نتواند شدن او خلود دارد اگرچہ در دنیا از و نصیبۂ ہست نسیتے و قسمتے دادند اما در حوصلۂ او نیست ۱۵۷ **قولہ** شراب طہور ہم از سورۂ فاتحہ باشد مقصود اینست کہ شراب طہور ہم از سورت فاتحہ باشد پس حسنات و مبرات علی العموم ہمیں اثر دہد کہ ہر یکے بقدر حوصلۂ خویش شراب نوشد کہ عبادات خمیر مایہ آں دولت است شراب طہور مطہر است چہ تطہیر میکند از تو و از وجود تو و از کائنات با سرہا فرد حقیقی را مطہر و منزہ میکند و شراب طہور ایں است بجمال او بہ تجلی او مستان شد و ران حالت یک وجود را شہود نیست ہر آئینہ را شراب طہور نہاد اکنون فاتحہ شراب طہور باشد کہ ریم وجود ترا بیکبار شستہ و پاک گردانیدہ

Marfat.com

بدانی کہ چہ گفتیم پس[۱۵۸] ازاں مست شوی پس ازاں ہشیار گردی اِیَّاکَ نَعْبُدُ را کمر عبودیت
ن بر باید ن گذشتہ را بندی اگر حال گذشتگان[ن] بیاد آری اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ[۱۵۹] بگفت در آید پس طمع ترا در ربائد[ن]
کہ روے جمال و فضل دیدہ باشی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ بگوی پس ازآں رفیقان
کہ با تو آں شراب میخورند یاد آری گوئی صِرَاطَ الَّذِیْنَ[۱۶۱] اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ پس محرومان و محجوبان را
بینی بر در ماندہ چوں حلقہ بر در تو دروں خانہ نشستہ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ بگوی
پس معلوم ترا شود[۱۶۲] کہ لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب[۱۶۳] چہ معنی دارد نماز بے فاتحہ درست

ن است در فاتحہ تحمید است و دیگر صفت ترتیب و رحمت و رحمانیت ندیدن[ن] و احاطت امور بدوست ہر کہ سورۃ
را متوجہ شد خود را بدیں حضور داد آں نقد نصیب عین او شد حقیقت آں بر دتجلی کرد خود را از خود
رفتہ دید سکر فنا او نمود شراب طہور ہم بریں معنی درست شد[۱۵۸] **قولہ** پس ازاں مست شوی صحوے و سکرے
و فنائے و بقائے را عبارت است چوں از مستی باز آمد ہشیار شد ہر آئینہ کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ
بست ایں مقام جمع الجمع است **قولہ** وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ[۱۵۹] بگفت در آید گفتہ ام از صحو سکر آمد و از
در آمد و رفتن جمع بجمع الجمع آمد کہ بندگی محکم بر بست اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ با تو ذوق در آمد ر نتنی است بعد آنکہ
از سکر بصحو آمد بسیار باشد تنائے سکر کند گذشتہ را یاد آرد و باز خواہد ہمگی برائے آں را زبان استعانت
کشاید اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ[۱۶۰] رہ راست ہماں جا بر د مقرو مادے ہماں جاست **قولہ** پس
طمع در ربایدی خواہد از صحو بسکر رود و حالت گذشتہ باز نمیگردد اما تجدید امثال ہست
قولہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ[۱۶۱] باکیان شراب خورد ہیچ می دانی حریفان تو کیانند لاحول ولا قوۃ الا باللہ
قاضی نیکو خیال بازے است و عجائب مدینہ و عجائب شراب خوارے است شرابے در میان نہ پیالہ
در میان نہ حریف و ساقی در میان نہ شرابے و نقلے در میان نہ آں بندۂ خدا یتعالیٰ را خود در خیال
خود ہذیانے میدارد حریفاں را پیش می آرد و ایشاں را بر سم تذکیر خویش در مقال نہاد از لاباس بہ انہ
من اباریز الکلام **قولہ**[۱۶۲] پس معلوم شد کہ لاصلوات اے دوست صورتے کن کہ مجلس خانہ اصحاب

Marfat.com

نباشد و فاتحۃ الکتاب انیست کہ شنیدی چرا با خود لاف زنی کہ من نیز نماز میکنم

ہیہات ہیہات عمر خود بباد بیگانگی برآمدہ آشنائی را ساختہ کن **رباعی**

بستر نیست ہر آنچہ ہنگاشتہ ایم — بفگند نیست ہر آنچہ برداشتہ ایم

سود ابود ست ہر آنچہ پنداشتہ ایم — درد اکہ بعشوہ عمر بگذشتہ ایم

رکن سوم زکوٰۃ ست مصطفیٰ بیان کرد گفت الزکوٰۃ قنطرۃ الاسلام

آن طایفہ کہ مال دارند زکوٰۃ مال بر ایشاں واجب آید خود علم آں و کیفیت آں دانند

امانداینم کہ انما الصدقات للفقراء والمساکین ازیں ہشت گروہ توچہ فہم کردہ کہ

در عمرے یکے بدست نیاید ایں جماعت ہشتگانہ کہ علما گویند دیگر باشند و آنکہ ایشاں را

عزیزے عاشق و معشوقے را شرابے را تصور کن و کسے را پاسبان ساز و کسے را محرم کن کہ ایں حکایت

عارف بدیں ماند قربت او بر اسرار و اطلاع او بر خفایاے ربوبیت بدیں مثال باشد چوں ہمہ بر دراند و

ہمہ محروم اند مگر شخص واحد **قولہ** الا بفاتحۃ الکتاب ہمیں معلوم شد کہ ہر کہ بدیں اسرار رسید مصلی اوست

قولہ دیگر باشد ایں احتمال لفظی است ہر کسے بحسب فہم خویش و حال خود بر معنے برود و مناسب

آں حاصلے گوید لا مساحت فی الالفاظ لکن ایں قدر باشد تو از شیراز بیروں آئی خواہی در بغداد روی

اول چیزی کہ قطع کنی بہ نسبت اگر آں را بغداد نام نہی نماید و ہم چنیں ہر چہ قریب تر شود تا آنکہ بعیاں

آں رسی اما اعتبارات ہست درمیان **قولہ** ایں گروہ ہشتگانہ یکے ازاں فقرا اند و در اصطلاح

ایں طائفہ فقیر آن است الذی لا یفتقر الی نفسہ والا الی ربہ ایں چنیں عزیز کجا دریابی تا ایں

صدقہ در مصرف او بری والمساکین اگر از سکون است عبارت ازیں باشد کہ او را باخدا یتعالی

سکونے و قراری شدہ است اضطرابے و بازگشتے باوے نماندہ است و اگر مسکین است

در شان او ایں آمدہ است اذا تجلی اللہ لشیء خضع لہ و خشع ایں کس کجا یابی کہ بہ تجلی حق خضوع

و خشوع شدہ است و العالمیں عالماں را حقیقت حقوق اہل حقیقت کہ بجمع می آرند حقوق اہل

Marfat.com

محققان خوانند دیگر ایں جہاں اگرچہ از برائے اولیائے خدا آفریدہ اند اما ایں خود را با
دنیا و کسب دنیا نہ دہند از زکوٰۃ خدائے کہ اصل و فرع ہر دو خود از بہر وجود ایشاں

حقیقت را بمصرف می برند ایں چنیں کجا یابند والمؤلفۃ قلوبہم آنکہ دل ایشاں بہمہ خویش با اہل حقیقت
تا کُلّی یافتہ و از موارد و مواہب ایشاں قسمتے می گیرند و ہنوز بایں طائفہ یکے نشدہ اند ایں آں
طائفہ اند کہ حقیقت و ارتد کجا جویند وفی الرقاب آں کہ گویند المکاتب عبد ما یبقے علیہ درہم ہمہ
از اون بقیہ او بخدا یتعالیٰ فارغتہ و بقا بادے ماندہ است تا ایں قدر ہم با او بقیہ شود اگر در شان او صدقہ
بدہد با بقیہ او نفقیہ شود او را تو کجا جوئی ادراک او چگونہ دہد والغارمین وام زدہ گان ایں راہ و
گرد کان ماندگان ایں کار نہ آنند کہ ہر کسے ادراک ایشاں تواند کرد و معرفتے تواند بر دونی سبیل اللہ
کیست او کجا است آں کس کہ ہمگی در ملک او باشد در راہ خدا یتعالیٰ باشد و طالب و متوسط و منتہی کہ
بر آں بگذرد و حظے و نصیبے گیرد و ابن السبیل گذریاں ایں راہ ہیچ وقتے بر چیزے قرار نگرفتہ و ہمہ
وقت در سیر و سلوک اند باہم مراتب و قربات کہ ایشاں راست خوب طبعے بدیں معنے اشارت
کردہ است **بیت**

عجبے نیست کہ سرگشتہ بود طالب دوست عجب انیست کہ من واصل و سرگردانم

باشد کہ بمعشوق رسد بہمہ او دریا بد غلبہ استسقا دارد بیا شامد و سیر نگردد اینجا محل گفتار بود نمی دانم
کہ قاضی را چہ مصلحت بود کہ بیان نہ کرد آں کہ از زکوٰۃ ایں فہم کرد کہ از دو لیست درم پنج درم بدہند
بدان ومصارف ہمہ ہشتگانہ ہستند ایں را دانست و بعمل پیوست ایں اول منزل است بآں منازل کہ
محققان گویند زکوۃ ایں است اما ایں ہمہ ازاں تحقیق نصیبہ دارد ہیچ مگو از مولانا استاد مجتہد پرس
کہ مال از خود جدا کردن حقیقے ہست یا نہ اکنون بیاں ایں سخن محققان ازیں زکوۃ نکردہ اند و
ازیں مصارف معنے گویند و ازیں مصارف اشخاص مراد دارند لیس کنز انفع من العلم ہیچ
گنجے نافع تر از علم نیست بہ چند اعتبار ہمیں علم است کہ زکوۃ دادن و استدن بیاموز و اگر ایں نباشد

Marfat.com

آفریدہ شدہ نصیبے بہر یک باید دادن تا مدار و قرار قالب ایشاں باشد اما ایں ف ظاہر
گروہ کہ مال و زکوٰۃ دادن نعمت ایشاں باشد خود بیں نباشد ایشاں را علم آخرت ف ایشاں را خود مالی
باشد کہ لاکنز انفع من العلم از آں کنز علم و رزق ایشاں را دہند وَمَنْ رَّزَقْنٰهُ ۱۶۶
مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا ہم محبان و مریداں را ازاں زکوٰۃ نصیبے دہند کہ اَلْعِلْمُ
لَا یَحِلُّ مَنْعُهٗ آں بر قدر حوصلہ خلق نثار کنند و ایں آیت در کار ۱۶۷ بندند کہ
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ خلق را از معرفت گنج کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ۱۶۸ ۱۶۹
ان اعرف نصیبے دہند و مر ہمصحبتانرا اما عموم خلق را از دعاے ایشاں

آں زکوٰۃ ضایع باشد ہر کہ زکوٰۃ دہد ہر آئینہ ازو ولیست درم ہیچ درم کم شود و نفع او جہ باشد آں
یابد و نفع دنیاوی کہ آں فقیر گیرد اما دادن زکوٰۃ دہندہ فقیر نشود بلکہ زیادہ تر شود و فقیر را کہ
دہند آں درمے کہ او را دادہ است وقتے کم نشود و ہماں باوے ماند اکنوں لیس کنز انفع من العلم
باشد یا نباشد مرد از جہاں رود زکوٰۃ او باقی ماند استادے است شاگرداں ازو نفع گرفتہ
اند شاگرداں پرسیدند بیان کرد او از جہاں برفت زکوٰۃ او در جہاں ماند صدقہ بروے جہاں
باقی است مشایخ رضوان اللہ علیہم اجمعین ارشاد کردند از مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الی زماننا آں ارشاد
و دعوت باقی و آں اتصال و انفصال باقی و ایں ہمہ در حیات مرتضیٰ بودند میبرند او خود بریں چہ
محتاج است اما در باب فقراے امت میکند ایں بدانی علما جملہ مشایخ جملہ حکما و عرفا امت
مرتضیٰ اند فافہم و اغتنم علی رضی اللہ عنہ اطراف دیں را گرفتہ است باجمعہا و خود مخ مخ است
بر ہمہ اوست باز میگویم فافہم و اغتنم قولہ وَمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا رزق دو آمد ۱۶۶
حسنہ وسیئہ رزق حسن آں باشد کہ نوع و جنس ترا ازاں نصیبے باشد و آں تو ہم طالب مسترشد
و آں کہ خود را نفساً نفساً متوجہ متعلق کردہ داری براے او ایں آید کہ العلم لا یحل منعہٗ قولہ ۱۶۷
بر قدر حوصلہ خلق آں کہ گفت لا یحل منعہٗ ہماں عنایتے کہ من کردم طالب صادق مسترشد متوجہ

Marfat.com

و از برکت ایشاں و از بلاہا و رنجہا خلاص دہند و در قیامت نیز زکوۃ
رحمت خدا نثار کند ہر یکے ہفتاد ہزار محجوب و مستحق عقوبت را اہل بہشت گردانند
توجیہ وانی کہ زکوۃ کنت کنزاً مخفیاً فاحببت آں گنج رحمت است کہ کَتَبَ
رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ پس زکوۃ ایں کرا دہند و کہ خواہد ستدن الیعزیز
نمیدہد وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ خود گواہی میخواہد مرایں سخن را پس مصطفیٰ

باید قاضی ہماں را بیان می کند قولہ وَمِمَّا رَزَقْنَاہُمْ یُنْفِقُوْنَ و ایں معنے کہ گفتہ اند
من برائے بعض است اے بعض ما رزقناہم ینفقون و ایں معنی بروفق بیان قاضی است زیرا چہ میگوید
کہ ایں ہر قدر حوصلہ خلق نثار کند بعضے کہ لایق ہر کسے باشد نثار او کند ہمہ نشاید بدو سبب
یکے پیشینہ تحمل آں ندارد دوم کیسہ خالی ماند قولہ کنت کنزاً مخفیاً میگوید گنجے نہانی
ام دوستدارم کہ عارف گردم یا معروف گردم اگر بدیں معنے کہ عارف گردم یعنی عالم بوجود اشیا
قبل وجود اشیا و آنچہ بر ایشاں برسد او باشد خواستم تا خبیر گردم بوجود اشیا بعد وجود اشیا
چنیں کہ آں چیز یکہ آں قابل آں اشیا ست و اگر بدیں معنی باشد کہ دوست داشتم معروف گردم کسے
را از من شعورے بنود و بدیہ نمیفہم و بجبونہ از روے وقبولے نشان نہ دہنے و کفرے و اسلامے
و جودے شہودے دوست داشتم و خواستم تا معروف گردم محبوب گردم کسے را بخود رہ دہم و کسے را از
خود برانم قولہ ہشتاد ہزار محجوب یعنی مومنان کہ بسبب فسق و فجور ایشاں از رحمت نصیب
ندارند بر ایشاں رحمت را زکوۃ ایثار کند یعنی بغیر آنکہ آن استحقاق باشد حق تعالیٰ بر ایشاں
تفضیلاً رحمت کند قولہ کنزاً مخفیاً خداوند سبحانہ خود بر نفس خود واجب کردہ است کہ رحمت
بر بندگان کنم پس چنانکہ زکوۃ بر ما واجب شد اللہ سبحانہ باختیار خویش بر نفس خویش زکوۃ ہم
واجب گردانید کہ البتہ بر محتاجان رحمت نثار کند چنانچہ بالا گفتہ بود الرب یصلی او خود
نماز میگذارد ایں جا گفت زکوۃ خود میدہد قولہ وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ محمد علیہ السلام

Marfat.com

آں[۱۷۳] رحمت را قسمت کند بر خصوص امت کہ هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ تا ایشاں[۱۷۴] قسمت بر عموم خلق کنند کہ اَشَرُّ النَّاسِ مَنْ اَکَلَ وَاحِدَۃً تا ہر کہ در عصر او بود در دنیا و آخرت از نصیبے ازاں رحمت خالی نباشد و پیش ازیں زکوۃ ایں کلمات العزیز شرح نتواں دادن کہ دلہا در نیابد و خاطرہا در ورطۂ ہلاک افتد و ایں ہنوز یک نصیب[۱۷۵] است از صد ہزار نصیب مَا صَبَّ اللّٰہُ شَیْئًا فِیْ صَدْرِیْ اِلَّا وَصَبَّتُہٗ[۱۷۶] فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ اما نوش میکن وَہَلْ مِنْ مَزِیْدٍ

ایں رحمت کہ او بر نفس خود واجب کردہ ایں رحمت مخصوص و تخصیص یکے است محمد علیہ السلام کہ او عین رحمت است تمثل رحمت است خلاصۂ رحمت و مخ رحمت است تا آنکہ حصر کرد وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ محمد علیہ السلام جز رحمت خاصہ نیست محمد علیہ السلام

ان محمد علیہ السلام

از روے لغت چہ معنے دارد چہ آنکہ مجتمع جمیع خصال حمیدہ باشد آں را محمد نام علیہ السلام گویند **قولہ**[۱۷۳] آن رحمت را قسمت کند ہم بر آں معنی کہ بالا گفتہ بود کہ بر قدر حوصلۂ ہر کسے دہند اینجا نیز قومے مخصوص کرد کہ هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ ولے مخصوص کہ در نزول سکینہ است محمد علیہ السلام رحمت قسمت آن دل کند **قولہ**[۱۷۴] تا ایشاں قسمت کنند وعموم اہل سکینہ مقر و مستقر رحمت محمد علیہ السلام آمدند از ایشاں ایں رحمت قسمت بر عموم خلق رسد ایشاں قسمت کنند و عموم اہل سکینہ حبس نکنند البتہ بہ دیگراں دہند لان شر الناس من اکل واحدۃ **قولہ**[۱۷۵] و ایں ہنوز یک نصیب است از صد ہزار نصیب نیکو می گوئی اما بر قدر حوصلہ گفتی بر اندازۂ حوصلہ بدہ **قولہ**[۱۷۶] فی صدر ابی بکر ہم برائے آں آورد کہ هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ چوں دلِ ابی بکر مقر سکینہ بود آنچہ خداوند سبحانہ در دل محمد علیہ السلام ریخت ہماں چیز را در دل ابو بکر ریخت الا وصبتہ ہمیں میرود از آنچہ ما را داد ند از ان ابو بکر را نصیب کردیم شیئاً در موضع نکرہ عموم تقاضا کند یعنے از خمے کہ در صدر رسول علیہ السلام ریختند از آں چیزے

Marfat.com

نعرہ می زن رکن چہارم صوم است وصوم در شرع عبارت ست از امساک
ن ی طلب
طعام و شراب کہ روزۂ قالب است اما صوم در عالم حقیقت عبارت است از خوردن
طعام و شراب کدام طعام؟ بیت عِنْدَ رَبِّی یُطْعِمُنِی وَیَسْقِینِی کدام طعام کدام شراب
وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوسٰی تَکْلِیمًا ایں را صوم معنوی خوانند روزہ جاں ایں باشد ایں صوم

صدر ابوبکر را ہم نصیب ہست وآں کہ میگویند نوش میکن وَھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ می طلب۔ ہمیں
دلیل میکنند کہ قسمتے از قسمت ہائے رسول اللہ چیزے با بوبکر دادند تطبیق فضل ابوبکر بریں آوردہ چنانکہ
ابوبکر رضی اللہ عنہ حوصلۂ خود از رسول علیہ السلام شئے یافت ما نیز بر قدر حوصلۂ تو شئے مائی نصیب
کردیم قولہ می طلب اینجا میگو مناسب تراست و در بعضے نسخہ میگوید میگو قولہ این صوم معنوی
یعنی اگر صوم عبارت از امساک است خود چہ معنی دارد کہ نزدیک اہل حقیقت عبارت از خوردن
وآشامیدن است قولہ ابیت عند ربی چند معنی احتمال می برد یعنی من با خدائے خویش وقتے
و ذوقے دارم کہ بنیۂ من غذا ازاں میگیرد و دیگر طعام مخصوص کہ خاصۂ آدمی است از غیب برآمن
ن محسوس
آں طعام می آید ماکولے مشروبے محبوبے دیگر من با حضرت می باشم مرا طعام خیال است وآں
خیال بجائے چیزے است از انچہ ہماں غرض از و حاصل است دیگر مرا آں قوت آں بنیہ دادہ است
در اصل خلقت وجبلّت اگر من عمرے بے آب وطعام خواہم بمانم وتوانم تا آنکہ قاضی ازیں جملہ
احتمالات یک احتمال بیان کردہ است یعنے مرا طعام معنوی آں طعام ماکول من وآں شراب
مشروب من است قولہ وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوسٰی تَکْلِیمًا از کلم اللہ موسیٰ معلوم شد کہ طعام معنوی
داشت چنانکہ شراب ما نمیدانم بکدام معنے کَلَّمَ اللّٰہُ مُوسٰی تَکْلِیمًا شراب داشت اگر شراب معنوی
خود طعام معنوی ہم تواں گفت اکنون از خوردن وایں آشامیدن را بکدام معنے صوم نامند مگر بدیں
ن حیات
معنے کہ نفس از حیات امساک کردہ است متوجہ معنویات شدہ قولہ روزہ جاں باشد یعنے
توجہ جاں بحضرت واعراض از جملۂ کائنات ایں روزۂ جاں باشد ایں صوم خدا یتعالیٰ باشد

Marfat.com

خدا باشد جزائے این جز خدائے نباشد ان الصوم لی و انا اجزی بہ ہمیں معنی باشد
چوں صوم خدا باشد جزائے این صوم جز خدا نباشد و انا اجزی بہ یعنی انا الجزا
و از آں بزرگ نشنیدہ کہ گفت الصوم ھو الغیبۃ عن رویۃ ما دون اللہ
لرویۃ اللہ تعالیٰ صوم ما دون اللہ را بیان میکند مریم میگوید کہ انی نذرت
للرحمٰن صوما افطار آں جز لقاء اللہ نباشد کہ مصطفیٰ ازیں جا گفت للصائم
فرحتان فرحۃ عند الافطار و فرحۃ عند لقاء ربہ

یعنی روزہ برائے خدا یتعالیٰ راست یعنے صوم خدا یتعالیٰ باشد کہ از ہمہ اعراض شد و از برائے
رویت او آں توجہ چناں کہ نماز خدا یتعالیٰ گفت زکوۃ ہم خدا یتعالیٰ گفت صوم خدا یتعالیٰ ہم گفت و دیگر
او تعالیٰ از ہمہ موجودات منزہ بدیں امساک شد از جملہ وجودات او بذات خود بخود موجود ایں
امساک شد اوست الصوم لی صوم مراست یعنی صایم منم و جزا ہم منم الصوم لی تخصیص کرد
انا الجزا اثبات در اثبات است عزیز صوم ایں قوم را فہم کن **قولہ** الصوم الغیبت عن رویت
ما دون اللہ ما گفتیم ہر آنچہ ما گفتیم آں بزرگ ہم بریں اشارہ کرد یعنے رویت خدا کند
و ما دون اللہ غایب کند **قولہ** عن رویت ما دون اللہ دو احتمال دارد شئی ہست از بس حقارت
ذات خویش در نظر نمی آید و دیگر آں شئی با او ست او معین است و در بیان ایں معنی موافق تر است
قولہ انی نذرت ماضی از کلام ماضی اعراض میکند استقبال بحال دیگر کردہ است میخواہد رہ
سلوک و اسباب وصول در بیان آرد باز با صل معنے باز گردد و صوم صوم عزیمت او در نیت او بدیں نذر
باشد کہ از ہمہ اعراض کردہ است و توجہ او بخدا یتعالیٰ آوردہ البتہ تا آنکہ بمقصود رسد و روے
مقصود بیند آں نمی گوید بس آں کار باید کرد البتہ از ہمہ روے گردانیدہ ہم بدو قرار گرفتہ ہمواری
مقرر و ماوی ساختہ **قولہ** فرحۃ عند الافطار یعنی از انچہ کارے بسر شد و فرحت عند لقاے
ربہ برائے چیزے را کہ کارے بسر شد آں چیز نیز آمدہ فرحت عند الافطار روزہ داشتہ تا وقت

Marfat.com

از خبر صوموا لرویتہ وافطروا لرویتہ چہ فہم کردۂ ازاں صوم چہ خبر شاید کردن کہ ابتدائے آں صوم از خدا باشد و آخر افطار آں بخدا باشد ۱۸۴ الصوم جنت سپر و سلاح صوم بر گیرد و گاہے ۱۸۸ صایم باش و گاہے مفطر کہ اگر ہمہ صوم باشد محرومی باشد و اگر ہمہ افطار باشد یک رنگی بود مگر کہ مصطفیٰ ﷺ ازینجا گفت من صام الابد فلا صام ولا افطر ۱۸۹ صایم ابد خود یکے آمد کہ الصمد نعت او بود وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ایں معنی بود صایم

افطار شد پس روزہ کہ آخر او بافطار کند فرحتے باشد وقت افطار روزہ داشت تا آنکہ روزہ روا

نمایند باشد بہ ضرورت ہم افطار شد رمضان بسلامتی تمام شد روز عید آمد روزہ داشتن بماند افطار مستحب

گشت فرحت عند الافطار درست شد **قولہ** ۱۸۶ فرحت عند لقاء ربہ یعنی ہر چہ از رب فرحت خواہد

یابد و بموجب روزہ قربت خدا یتعالیٰ باشد دل مصفی شود عکس پذیر گردد و نور قدس در و منعکس

شود فرحت عند لقاء ربہ باشد **قولہ** ۱۸۷ صوموا لرویتہ مرد محدث و فقیہ بر حکم حدیث فرمایند

کہ رمضان ببینند روزہ گیرند شوال ببینند افطار کنند صوموا لرویت شہر رمضان وافطروا لرویت

شہر شوال متصوفہ بحسب فہم خویش از آں مبہاں کہ ایشانند چنیں گویند روزہ دارید برائے دیدن

دیدار او افطار کنید بنا بر دیدن دیدار او صوم شما امساک از طلب ماسوی اللہ باشد و افطار

شما اثبات ذات فرد واحد باشد صوموا لرویتہ روزہ دارید برائے آں را کہ او را بینید و افطار

کنید بنا بریں کہ او را دیدید **قولہ** ۱۸۸ گاہے صایم باش قاضی اختلاف احوال تنوعات تجلیات

را مقصود کارے فرماید در افطار تجلی و کشفے سکرے و جمالے نظارہ است و در صوم تنزیہے و تقدیسے

است و ترک ہر چہ نہ بر وصف ذات او باشد پس ہر دو لابدی است اگر چہ افطار باشد ہمانکہ قاضی

میگوید ہمارہ یکے در راحت و خرمی و خوشی و اکل و شرب و تمتع و تلذذات از دردے سوزے

و از آہے و شکایتے و دردے نصیبۂ نیست ہر دو بجمع باید گاہے چنیں گاہے چناں و آں کہ ہر دو

بہم باشد کہ با ہمہ مراد باشد درد و سوز برقرار زہے کار انیک نادر است **قولہ** ۱۸۹ لا صام ولا افطر

Marfat.com

الدہر او بود جل جلالہ دیگر آں را فرمودہ است صوموا یوما وافطروا یوما تا خود
صوم ہر کسے از چیست و افطار ہر کسے بچیست شنیدی کہ صوم چہ باشد رکن پنجم ۱۹۱
الیعزز حج است وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا الیعزز
کہ راہ خدا نہ از جہت راست است و نہ جہت چپ و نہ بالا و نہ زیر و نہ دور و نہ نزدیک
راہ خدا در دل است راہ خدا یک قدم است دع نفسک وتعال مگر از مصطفیٰ ۱۹۲ ص

زیرا چہ از یک قسم بکلی محروم شد صوم شد ولکن لرویۃ نشد و اگر شدہ بودے و افطر الرویۃ شدے
فلا صام ولا افطر درست آمد قولہ الصمد نعت او بود صمد او را گویند کہ لاجوف بہ الصمد آں مہتر ۱۹۰
کہ او را بطعام و شراب حاجت نباشد پس صوم أبد و ازل او را باشد قولہ رکن پنجم حج است از روے رکن پنجم حج است ۱۹۱
نعت قصد است و قصد عمل دل است قصد و نیت یک معنے و نیت دل بحسب تا وے منقسم باشد بر
اقسام مختلف یکے را سفر اختیار است خواہد البتہ مسافر باشد بہترین سفرہا حج است و حرم اللہ و بیت المقدس
است او را سفرے می باید کرد بہترین سفرہا ایں است ایں اختیار کرد در ضمن ایں نور برکت ہم تفقہ شد
و دیگر گفت وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا نجاتے میجوید ہمبریں ہوس برغبت و آرزوے سوے
کعبہ میپوید و دیگر احادیث بر صفت کثرت دریں باب وارد ہر کہ بدیں دولت رسید مقر و ماواے
او جنت عدن باشد و دیگر گویند محقق است ہر کہ در حالت حج و در طواف آں از خدا یتعالیٰ بخواہد
بدانش دہند مرد طالب ہر درے کہ ہست صلوتے و صومے در آمدہ است و جستہ است
یکرہ دریافت قبول حج است دیگر عارف محقق باشد خواہد نظارہ تجلیات برحسب از دحام و اجتماع
کند و ایں مجتمع و مزدحم کہ در کعبہ است جاے نباشد ایں نظارہ آنجا ہا حضوری فرماید دیگر تجلی
جدیدے است در صوم تجلی در زکوۃ تجلی در صلوۃ تجلی در حج تجلی مظہر کعبہ تجلی دارد کہ جز ہمدرد نباشد ہر
آئینہ بر نور نظارۂ آں تجلی قدمے زند دیگر بسیار است الکلام ما ہو اخصر و اولیٰ و انفع قولہ و یکقدم ۱۹۲
است آنکہ او در راہ خدا یتعالیٰ پوید بدل پوید و اگر جوید بدل جوید و اگر یابد در دل یابد و اگر

Marfat.com

نشنیدہ اورا پرسیدند کہ خدا کجا است فقال صلی اللہ علیہ وسلم فی قلوب عبادہ المومنین ۱۹۳
گفت در دل بندگان خود و قلب المومن بیت اللہ ۱۹۴ ایں باشد دل طلب کن حج انجا
دلست دانم کہ گوئی دل کجا است دل آنجا است کہ قلب المومن بین اصبعین من ۱۹۵
اصابع الرحمٰن الیعزیز حج صورت کار ہمہ کس باشد اما حج حقیقت نہ کار ہر کس

بیند در دل بیند فعلی ہذا حج اکبر ہمیں دریافت دل باشد و آں کہ او در بنائے مخصوص کہ از سنگ و چوب
برآوردہ اند گرد او میگردد و سر بر آں در نہد بجاں سر خود ایں ہمہ کار دل است ہم دل میکند و
آں طالب ہماں چیز را بدال اعمال در دل میجوید ہر چہ پیغمبر علیہ السلام کرد و ہر چہ خدا فرمود ہمہ
برائے تصفیہ دل راست در صوم و صلواۃ و زکوۃ و حج و تصفیہ دل بیاں ہر یکے القصہ بطول میکند
قاضی میفرماید خدا یتعالیٰ چیپ و راست نیست ہمیں در دل است در دل ہم نیست یک قدم
است یک قدم ہم نیست اما دریافتے و تنبیہے تعرفے را مقرے وحدے پیدا کردہ است تمام
از پنجگانہ تمام ازیں حکایت دفع نفشک و تعال آمدہ است **قولہ** ۱۹۳ فی قلوب عبادہ ازیں بیان اشارہ کرد او را
مقرے نیست دریافت او در چیست و بچہ دریابند فرمودند در دل بندگان او باشد دل را
آئینہ گفتہ اند و ایں آئینہ بیں اصبعین من اصابع الرحمٰن فرمودہ اند در ازل کہ آں ہیولا
و اصل است ایں صورت حادث را کہ فانی اصل است آئینہ خود ساخت آں اصبعین مجازی
وجہ داشتن ہر ساعتے و زمانے جمال خود را در آئینہ بحسب اختلاف آں آئینہ بصفتے دیگر میبیند
قولہ ۱۹۴ قلب المومنین بیت اللہ عجائب خانہ و عجائب خصم خانہ ایں خانہ مر ایں خصم خانہ را محیط
نہ چنانکہ رسم خانہ و خداوند خانہ آمدہ است و ایں رب البیت محیط اینخانہ و ایں خانہ در
حضرت آں رب البیت بہیچے و بناچیزے قرار دادہ اکنوں اینچنیں خانہ و آنچنیں خداوند خانہ
ہست قلب المومن بیت اللہ قلب را قلب گویند از آنچہ صفت او تقلب است آنچہ
صفت او تقلب باشد و مقر و ماوی شئی چگونہ تواند شد مگر ایں شئے آں چنانکہ او میگردد و ایں ہم

Marfat.com

باشد در راہ حج زر و سیم باید فشاندن در راہ حق دل و جان باید فشاندن این کرا مسلم باشد
آنرا کہ از بند جان برخیزد مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا[۱۹۳] این باشد اے عزیز[۱۹۴] این کلمہ را گوش دار
عمر خطاب رض بوسہ بر حجر اسود میداد وی گفت انک حجر لا تضر ولا تنفع لولا انی رایت
رسول اللہ علیہ السلام قبلک فما قبلتک گفت مصطفےٰ را دیدم کہ برین سنگ بوسہ
میداد واگرنہ ندادے امیر المومنین علی رض گفت مہلًا یا عمر بل ھو یضر وینفع آن عہد آبندگان ن۔مہ
خدا در میان آنست إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا

بادیگر دچنانکہ ماہی بموج دریا خدا در دل است و دل از خداست بتدائے او ہمو ست چند ہذیان ی گویم ن۔رستہ
ترا فہم می شود و یا نہ انشاء اللہ تعالیٰ مردے باشد کہ سخنان ما در حوصلہ او گنجد **قولہ**[۱۹۵] من اصابع الرحمٰن این سخن
معلوم کن کہ تقلب راستے دارد تا آنکہ میگوید یقلبھا کیف یشاء او ہرگز از نگردد ترا درد عبارت ازین است چنانکہ مقصود میگردد
او ہم چناں بادے میگردد چنانکہ حرکت خاتم واصبع **قولہ**[۱۹۶] مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا مرد فقیہ مسلمان محبت
تن و امن طریق و زاد و راحلہ و رد مظالم باید قاضی میگوید ہر کہ از جان خیز د قدم در دل نہد **قولہ**[۱۹۷] اے عزیز
این کلمہ را گوشدار قاضی میخواہد سخن در میان رکن حج گوید اما با لا ربطے نیست عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود را
بوسید و گفت اگر نہ آنستے کہ رسول علیہ السلام را دیدم ترا بوسیدہ است من نبوسیدمے زیرا چہ سودے
تو رجمے و از تو رہبتے نیست از انچہ نہ تو زیان توانی کرد و نہ سود توانی داد علی رضی اللہ عنہ فرمود خاموش کن
عمر حجر اسود ہم زیان کند و ہم سود کند نظر عمر رض بر حجر بود این قدر نیامد بوسیدن رسول علیہ السلام چہ سر
داشت کہ بوسیدن رسول علیہ السلام سرے اصلی و غرضے کلی نیست مرتضیٰ ہم بران تنبیہ کرد کہ رسول علیہ السلام
بوسیدہ و بوسہ زدن او بے تقدیری و اشارے در مزے نبودہ باشد چہ سخن او را و فعل او را بہر زہ و ہزل ن۔سترے
میدانی پس اعتقاد کن بے شبہ در او سرے است کہ آن سر ہم نافع است و ہم ضار اکنوں چوں این معنی
اثبات یافت از نجا اشارت شود بر نکتہ ہر چیزے سرے دارد نظر بر ذات و بر وجود او نیست بچیزیکہ او
قایم است بکسے کہ او نام شخصی خویش یافتہ است بداں نظر ہم ضارہ ہم نافع و کسے است و چیزیست اگر اطلاع

Marfat.com

وآن بوسہ[۱۹۸] برعہدنامۂ ازل میدہند نہ برسنگ ان الحجر یمین اللہ فی ارضہ ۔ اورا
دست[۱۹۹] خداخوانند و تو اورا سنگ بینی اے عزیز انچہ موسیٰ[۲۰۰] طالب ومشتاق کوہ طور
آن کوہ سنگ بنود حقیقت آن سنگ بود وَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا
جمال کعبہ نہ این بناہا وسنگہا است کہ حاجیان بینند جمال کعبہ آن نور ست کہ بصورتے
زیبا در قیامت آید بشفاعت از بہر زایران خود اے عزیز ہرگز در عمر خود یکبار حج روح اعظم کردہ

شود بدانی قولہ[۱۹۸] آن بوسہ برعہد ازل میدہد قاضی مابر سخن اہل ظاہر نیز نظرے میکند در حدیث
است کہ در عہدنامہ بندگان را بحجر اسود دادند آنرا درون خود افرود بر دیوسہ برعہدنامہ میدہند نہ برسنگ
چہ معنے دارد بارک اللہ یا ایہا المذکر نکو دقیقہ فرو خواند واگر از روے تذکیر این سخن گویند کہ این سنگ بر آستانہ
نہادند حضرت بوسہ داده است تعظیم مر خداوند تعالیٰ را سنگے بر آستانہ نہادند بوسہ زنند اما اہل تحقیق
ف زنند کعبہ را بوسہ زنند سنگ را بوسہ زنند یا شاہد را ہم بوسہ زدند وایں ہمہ یکے باشد نمیدانم کہ ازیں شاہد
چہ فہم کردہ افشار اللہ ترا روزے پیش آید کہ گوئی رایت ربی فی احسن صورۃ این سخن من فہم کنی قولہ[۱۹۹]
دست خدائے تعالیٰ خوانند ہر چہ رہ بخدائے تعالیٰ بر دیمین اللہ گویند و ہر چہ از خدائے تعالیٰ بازوارد
او را ید اللہ گویند وآنکہ گویند کلتا یدیہ یمین اللہ بدان معنی است کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
منہ بدأ وإلیہ یعود بیان او است ایندست پارسی عربی است چنانکہ ید اللہ گویند دست اللہ ہم گویند
در تاج الاسلامی گوید الدست دست قولہ[۲۰۰] موسیٰ علیہ السلام طالب کوہ طور بود موسیٰ علیہ السلام
تردے واختلافے بر کوہ طور کردے نہ انکہ ازان سنگ بان سنگ غرض داشت ولکن محل تجلی وکشف
ومحل عبادت بودہ است وجاے سجدہ گاہ موسیٰ بود جاے فانی شدن موسیٰ وباقی شدن بخدا بودہ است
ن عبادت عبادت است موسیٰ را ابتلا ہم ازان بودہ است قاضی ہم بران تطبیق میدہد کہ حاجیان جمال کعبہ سنگ وخشت
ف صورت کعبہ است پندایں کعبہ نیست کعبہ است صورت اوئیست معنی آنکہ زدا آمنا وصدقنا خداوند سبحانہ آن رحمتے کہ
نازل بر بناء کعبہ شدہ است اورا بر صورتے زیباتر صور تہا کند متمثل ومتشکل کند او بصفت تمثل وتشکل در

Marfat.com

الجمعۃ[۲۱۱] حج المساکین مگر نشنیدہ کہ شیخ ابو یزیدی آمد شخصے را دید گفت کجا میروی گفت الی بیت اللہ تعالیٰ گفت چند درم داری گفت ہفت درم گفت بمن دہ و ہفتاد بار گرد من بگرد زیارت کعبہ کردی چہ می شنوی کعبہ نور اول[۲۱۲] ماخلق اللہ نوری در طالب بایزید بود زیارت کعبہ حاصل آید۔ رباعی

محراب جہاں جمال رخسارۂ ماست ؎ سلطان[۲۱۳] جہاں دردل بیچارۂ ماست
شور و شر و شرک و کفر و توحید و یقین ؎ در گوشہ دیدہائے خونخوارۂ ماست

در راہ حج سرّے و حقیقتے باشد اما کسے بینا باشد خود بداند کہ طواف کعبہ و

درحضرت بایستد و از مخلص خویش در دار قرار باخود قرارے دہد ساعتہ فساعتہ چوں ازاں رحمت پروری[ن] اثبات ن برد شود ایں صورت و ایں معنی است و قاضی صورت از میان برگرفتہ ہمیں را اعتبار داد **قولہ الجمعۃ حج الساکین**[۲۱۴] روح بزرگے روح نبی دیا روح ولی او را زیارت کند یعنی ملاقات او شود شاہدہ او شود باوے مراد را مجاز را باشد بدین ماند کہ الجمعۃ حج المساکین یعنی در جمعہ ایں ثواب است کہ در یافت طواف کعبہ است روح آں بزرگ آں تجلی و آں سر دارد چو تو او را زیارت کنی گوئی کعبہ زیارت کردہ باشی فیما نحن فیہ ازیں مساکین چہ مراد مساکین را ازیں گرفتہ اند یا ازیں کہ از راہ توحید و کشوفات گرفتہ ایات[ن] تجلیات استواری[ن] یافتہ اند ف۔ آیا از ف استقرار ایشاں بداں مانند کہ حج آں سبب اجتماع برکات خیرات کہ در ایشاں است پس در یافت آں جمع ایں چنیں باشد کہ بجائے حج مشائخ و اولیا باشد و ہمشائخ کشوف و تجلی است ہر کہ را ایں تجلی باشد زیارت ایں روح ہمیں کشف و تجلیات است بایزید رضی اللہ عنہ ہم بدیں نشان داد گفت زاد و راحلہ مرادہ گرد سر من یا حجرۂ من بگرد تا حج میسر شود زہے سودان خدائے تعالیٰ زہے بے باکی ہم ایشاں را مسلم باشد۔ **قولہ**[۲۱۵] اول ما خلق اللہ نوری چنیگوید قاضی مخلوق سزاوار آں نباشد کہ گرد او گردند و او را کعبہ خود سازند نور احمدیہ و حرف فرو ایہ[ن] ازاں است کہ گرد او گردند و فدائے او شوند و کعبہ را اعتبار بدو کنند کہ او نور او تجلی است مگر آنکہ طریقہ محی الدین اعرابی مطلقہ و متیمہ سے کریم

Marfat.com

سعی[۲۰۲] وحلق ونحر ری الحجر وقارن ومفرد واحرام واحلال وتمتع در ہمہ احوالہا است

---

[۲۰۳] **قولہ** سلطان جہاں در دل بیچارۂ ماست ربائی از زبان محبوب است ہر جا کہ لطفے وجمالے است وضنے وکمالے است ہمہ مختصر نمود میکند آنچہ بایزید دیدے ہم ازاں ماست کہ با دست[۲۰۴] **قولہ** حق و تجریدا الی آخرہ تاضی غدرے فرمود بایستے ہر چیزرا سرّے بیان فرمودا ما بقدر وسع خویش چیزے گویم نخست میاید دانست خداوند سبحانہ ہر چیزے را اشارت کردہ در صوم وصلواۃ ودر زکوۃ اما در حج اشارت بطلب ومحبت وعشق کردہ است آنکہ اورا قصد بہ بیت کعبہ شود نخست دل از اہل وولد واز جملہ محبات ولذات اعراض کند وبضرورت اختیار اغتراب باشد ہمانکہ خوب میگوید **بیت**

دوست آوارہ گی ہمی خواہد ✤ رفتن حج بہانہ افتادہ است

چند گوئی کہ خانہ کعبۂ اوست ✤ کار با خصم خانہ افتادہ است

مشقتہائے سفر ہمہ در منزلے وہر شب جائے شبہا بیدار بودن روزہا بے آبی وبے طعامی کشیدن ہر گامے دشت بدشت ہمہ تعب ومحنت نزدیک تر شدن وہمہ خویش واپس گذاشتن تا آنکہ بدو قرب شدن گفتہ اند **بیت**

ابرح مایکون الشوق یوما ✤ اذا دنت الخیام من الخیام

چون نزدیک شدن شوق زور آورد طلب قوت گرفت موج عشق بآسمان رسید دیوانگی در کار شد سرہا برہنہ کردند جامہا انداختند برائے رضائے محبوب ستر عورتے بر خود نگاہ داشتند ہمہ چیز بر خود حرام کردند سر نشویند خوشبوے نماکند پیراہن زوجات نگردند تا آنکہ حرام شد ہمیں دیوانگی لبیک لبیک گفتہ است بارے روایت شوق را وغلبۂ طلب را یکے گشتے گرداوگردند اکنون در جمرہ عقبہ میروند کلوخے را بانگشتے وزانگشتے گرفتہ بیرون می اندازند یعنی ایں ہمہ کردیم مشقتہا و زحمتہا دیدیم بجہت دریافت مقصود وقربت وبدو بریں خصے ہم نیز زدہ کمتر از خیبے ہم نباشد وساعت فساعتہ لبیک لبیک گوید تصور حضور وقربت بدیں آوردہ است گوئی کہ او میگوید تعال تعال اتے اتے

Marfat.com

ایں لبیک لبیک زماید ازیں سوے رود ازاں سوے پوید چہار طرف این کار میکند چنانکہ رسم طالب
وعاشق مبتلاست ہر سوے جوید واز ہر رہے انتظار او دریافت او کند بر عرفات برآمد واز توجہ و
نظرے از دور چنانکہ شرط آمدہ است اول مواجہت از دور نظر است ثم وثم تا کار بجاے رسد کہ
دوئی ازمیان برخیزد بر رسم اینکار نخست بایستاد متوجہ مدح وثنا گویاں ہر بار کہ نظرمی افتد مدح
وثنا بیشتر میگوید کار تنگ است وغلبہ وقت است چہ دانم قریب بوصلت معشوق حقیقۃً و مجازًا شود
یا نہ اگر وقتے چنین بودہ است این سخن ما را نیکو فہم کنی چوں این چنیں پنجگانہ شد و نماز را بیکوقت گذارند ن تنگچہ
وقت بر میگردد بیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی ؎ باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

سپس آنکہ بمعشوق رسید کنوں وصال عبارت از چیست گرد برگرد کعبہ میگردد خود را در روے فانی
میساز دیکبار بلکہ کرۃً فکرۃً اگر روزے صد بار فنا شود صد بار بقا ہر فنائے و بقائے لذتے و ذوقے دارد
کہ آنرا نہایت نباشد ما وظیفہ یکبار است کہ فانی شود زیادت ازاں بفضل اللہ ولطفہ ہر چہ نصیبۂ تو باشد اکنوں
نشان آں چیست سری باید باخت بآں باختن این دولت میسر میشود بجاے آں حلقے دکمرے زدند
وتن وقالب قربان وفدایش کنند بجاے آں اضحیہ باشد این قصہ از ابراہیم واسمٰعیل صلوات اللہ علیہما
محقق تر است اکنوں سپس آں کہ بدیں مقام رسید فنائے درستے شد وہمہ خود باخود بقائے تحقق
تمنائے استوارے شد کہ من وصل لا یرجع ویرجع فعن الطریق ہمان خدائے تعالیٰ باشد ورخوان ازل
نشیند من لازال الی الابد ورتمتع وتلذذ باشد اشارۃ ازاجہاں روزے یقین شد تا معلوم شود کہ ف چہار روزے تمکین
مرد واصل محقق کہ ہمہ موجودات او را حلال شود مالک الملک گردد وتمام مسر آنچہ بود بقدر
ماحضر در کتابت آمد واما قرآن افراد دو حالت است صوفی راجمع وجمع الجمع یکے اشارۃ بجمع دارد
آنرا افراد گوئی وجمع الجمع اشارت بقران باشد واگر عکس نسبت کنی افراد الجمع باشد وقران جمع
ہم درست بود۔

Marfat.com

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَايِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ہنوز قالبہا بنود کہ روحہا بکعبہ زیارت
میکردند وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا اے عزیز بشریت نمی گذارد کہ
ن الوہیت بکعبہ ربوبیت رسیم و بشریت نمیگذارد کہ ربوبیت زخت درمحراے صورت کہ نزد کعبہ گل رود خود را بیند
وہر کہ در کعبہ دل رود خدایرا بیند انشاء اللہ کہ بروزگار دریابی کہ چہ گفتہ می شود انشاء اللہ
کہ خدا مارا حج حقیقی روزی کناد واللہ اعلم۔

قولہ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ بعد الاجلیہ است منظم شعایر اللہ موجب تقوی القلوب است باین
شعائر اللہ ہمیں تقوے القلوب است دریں سخن بیانے نیت باشارتے وبہ عبارتے وبیان سرے نیت
ن وبیان امابزبان منظم این امور است قولہ روحہا بکعبہ زیارت میکردند متوجہ الیہ ازلی است ابدی
است کعبہ درجہاں باشد یا نباشد بیت المعمور بود یا نبود آنکہ متوجہ الیہ است ابدًا ازلًا ہم برقرار
خواہد بود پیش بنیاد او مستقیم ومستدیم قولہ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ چون دعوت بحج
شدہ دران حج دریافت مقصود ہر آئینہ مردان خدائے تعالیٰ دوان پویاں آن سو خواہند
ن شو آمدن تو خبر دہ کہ جمال محبوب این سو است نظارہ شود کہ بسوے آن شمع چہ پروانہا جانہا
فدا خواہند کردن میان بشر دریں نیت قولہ بکعبہ الوہیت رسم بشریت حجاب نیت
میان بشر وربوبیت اگر بشر را بشریت حجاب نبود در ربوبیت خود محجوب نیست اما بحسب حجاب
تو او محتجب از تو شدہ است ہمانکہ قاضی میگوید در بند بشریتم واز ربوبیت محرومیم انچہ او بیان
کعبہ گفیم قاضی در بیان آخرین ہمانرا عنایت کردہ است قاضی ہمدانی ہمدان نیست ولہذا تبیین
صلوٰۃ خدائے تعالیٰ گفت وصوم وزکوٰۃ خدائے تعالیٰ گفت وحج خدا نگفت میخواستم بگویم
اما ابہموا ما ابہم اللہ۔

Marfat.com

تمہید اصل السادس عشق است

اے عزیز این حدیث را گوش دار ازین حدیث را کہ مصطفیٰ گفت
من عشق وعف وکتم فمات مات شہیدا گفت ہر کہ عاشق شود و آنگہ عشق را پنہاں
دارد و بر عشق بمیرد شہید شد اندریں تمہید عالم عشق خواہم گستراند ہر چند کہ میگویم کہ
از عشق در گذرم عشق مرا شیفتہ و سرگردان میدارد و از ہمہ او غالب میشود من مغلوب
باشق کہ تواند کوشیدن۔

رباعی

کارم اندر عشق مشکل می شود ✋ نام ونگم در سر دل می شود
من ہمی خواہم کہ بگریزم ز عشق عشق پیش از من بمنزل میشود

تمہید اصل سادس

قولہ من عشق فعف ثم کتم فمات مات شہیدا۔ قاضی این حدیث را بیانے نکرد ابتلائی گرفتاری
خود را کہ در دام عشق است بدان اشارت کرد و انکہ قاضی میگوید او بر من غالب است و من مغلوبم چنانکہ صاحب سوانح
ولمعات عشق میگویند و از و ذاتے معین موصوف بصفات کمال مراد می آرند و حب آن بیانے نہ بداند
میگویند در لمعات دید کہ عاشق و معشوق میگوید عشق عنایت از ذاتے میکند کہ مظہر عاشق و
معشوق از وے است قاضی ہم بران عشق را بنیاد نہادہ است۔ قولہ عشق مرا شیفتہ
و سرگردان میدارد انکار میخواہد از خدا تصبرے کند میسر آید و اگر خواہد از و تحذر باشد انکہ
استفہام بر طریق انکار تواند بحذر بودن واز و بدیگرے سکونے یافتن فعلے ہذا بدام عشق اسیر
باشند و صید او گردند۔ قولہ عشق پیش از من بمنزل میشود چون عشق عبارت از ذات واجب الوجود

Marfat.com

عشق فرض راہ است ہمہ کس را اے عزیز اگر عشق خالق نداری ہا عشق مخلوق مہیا کن تا قدر
این کلمات بدانی دریغا از عشق چہ توان گفت واز عشق چہ نشان توان دادن وچہ عبارت
توان کردن در عشق قدم نہادن کسے را مسلم باشد کہ خود نباشد وترک خود بکند وخود را نثار
عشق کند وعشق آتشے است ہر جا کہ باشد جز او دیگرے رخت نہ نہد ہر جا کہ رسد

باشد بنہایت ایشاں ہر آئینہ کارہا ہمہ از دوست واول ہمہ از دے رسد لا بدے ہر قدمے کہ مبتدی
اول قدم اوست بعدہ قدم تو دہر چہ بطشے میکنی اول بداوست عشق مخلوق مہیا کن چہ باشد کہ صورتے
بتخیل رحمت حق سبحانہ بردے تجلی کند در وقت او عاشق او گردد ایں عشق مخلوق است نہ انکہ مرسوم گمان

م

برند وبدان در ضلال افتند نعوذ باللہ منہا اذا من تقریر مخدومنا نونہ گفتہ انداوست کہ بہمہ چشمہا می بیند و
بہمہ زبانہا میگوید **قولہ** عشق فرض راہ است آرے چون عشق نزدیک ایشان ذات واجب الوجود باشد
از وکس را چارہ نباشد **قولہ** عشق مخلوقے مہیا کن چون مہیا کند عشق آید یا آرزو گرد خرابات برآید اگر
گرد خرابات بیفتی وخراب گردی دیگر چہ میباید اما ایں کہ گرد خرابات آئی وعشق حاصل کنی مشکل ہنر
است اما خراب وآوارہ شوی ایں معنے باشد اگر ایں خراب وآوارہ شدن را اعتبارے کنی عشق نام نہی
آن تو دانی اما عشق چیزے دیگر است **قولہ** وترک خود بکند اے دوست چون جہتے نیست وسمتے
وابتدائے نیست وانتہائے نیست از وچہ بیان کنی وچہ تفسیر بیان گوئی وچہ تفسیر کنی اما کہ گرفتاری بہت
بیچارہ بتلا حاصل اینست کہ ہمہ خود را فدا کند وبا اینہمہ ہیچ نرسد اما از طرف این کس ہمیں قدر

بیش نیست

بیت

ابجد عشقت چو بیاموختم * پیرہن محنت وغم دوختم
حاصل شش سہ سخن بیش نیست * سوختم وسوختم وسوختم

آنکہ باخود گمان بردند کہ ما بہ تحقیق رسیدیم وایم اللہ کہ وہیلات در درجہ است باز آیند وباندیشند
کہ انکہ بہمہ اعتباریکے است با او نچہ نسبت دست بردہ توان داشتن وآنکہ قاضی گوید عشق مجازی ساختہ

Marfat.com

بسوزد و او را برنگ خود گرداند

رباعی

در عشق قدم کسے نہد کش جان نیست ✻ با جان بودن بعشق درسامان نیست

درماندہ عشق را ازاں درماں نیست ✻ انگشت بہر چہ بر نہد عشق آن نیست

اے عزیز بخدا رسیدن فرض است و لابد ہر چہ بواسطہ آن بخدا رسند نزدیک طالبان فرض باشد عشق

ازیں چہ مراد است یعنی چنانکہ مسکین ہمچو خودے میلے و رغبتے میکند اگر نیابد در پس او جان برود ایں چنیں ہا بسیار دیدم یا ایں چنیں مراد دارد قاضی و یا تجلی بروشدہ و عمرے برآمدہ شخص در پس آن و تجلیات مکرر نیست ہمارہ می سوزد و مینالد و میزارد ناگہانی صورت کسے بشے مائی مثل آن افتاد اورخت وجود خویش ہمران آستانہ اونہاد و دیگریکے ازان خود باخود دارد با او الفتے و نسبتے است انکہ گویند خود کردنی بدتر از عاشقی است ایں آتشی ہمہ خود را عاشق داند و نعرہ دہ مرد برآرد شور سے نماید کہ بہر بیابانے کہ گردیم در عالم حقیقت نقصان کامل است **قولہ** برنگ خود گرداند عجب نظارہ است زنبورے سبزے لعلے زردے است سرسبزی را باید در زمین برد اورا بجان آرد باندک مشتے ہمچو خودے بکند بیرون آرد حمار در شورستان افتد نمک گردد بلکہ ہر چہ افتد نمک شود عشق بریں قیاس کن بر ہر کہ سلطان عشق تجلی کند برنگ خود سازد **قولہ** انگشت بہر چہ بر نہد عشق آن نیست او بے نشان است از ہر چہ نشان دہند او آن نیست۔ **بیت**

در عشق کسے قدم نہد کش جان نیست ✻ با جان بودن در عشق سامان نیست

واماندہ عشق ازاں درماں نیست ✻ انگشت بہر چہ منہی عشق آن نیست

ہر چہ تصور کنی در خیال آری او آن نیست **قولہ** عشق بندہ را بخدائے تعالیٰ میرساند ہر کہ را عشقے کہ ما غایت کریم بدان متصف شود ہر آئینہ بخدائے تعالیٰ رسد و ادراک کما ہو ممانیسر للعبد السالک و العارف الھالک ہمیں شود و برہے دیگر نیست طلبے بنسبت و آنرا عشق نام نہ و رعایت اسباب وصول مقصود بمقصد رساند۔

Marfat.com

بندہ را بہ خدای رساند پس عشق از بہر این معنے فرض راہ آمد۔ اے عزیز مجنون[۱۰] صفتے
باید کہ نام لیلی شنیدن جان تو اندر باختن فارغ[۱۱] را از عشق لیلی چہ باک وچہ خبر
وچہ کار دآنکہ عاشق لیلی نباشد انچہ[۱۲] فرض راہ مجنون بود او را فرض نبود ہمہ کس
را آن دیدہ نباشد کہ جمال لیلی بیند و عاشق لیلی شود آن دیدہ باید کہ عاشق شود
کہ این عشق خود ضرورت باشد کار آن عاشق دارد کہ چون[۱۳] نام لیلی شنود گرفتار لیلی شود
بمجرد اسم عشق عاشق شدن کارے طرفہ و عجوبہ باشد

قولہ[۱۰] مجنون صفتے باید بلے بلے اگر ہمچو مجنون کسے را در دل این طلب بیابند کہ بنام محبوب جانرا
فدا کند تا بندہ را این ذوق نشود کہ بذکر او جان دہد ازین رہ نصیبہ نباشد۔ قولہ[۱۱] فارغ را
از عشق لیلی چہ باک فارغ گفتن ازین فارغ مرد بے غم و بے طلب مراد است۔ قولہ[۱۲] آنچہ فرض
راہ بر عاشق فریضہ است کہ او را از ہمہ وجودات اعراض باشد ہر چہ بدو قریب و ہر چہ نفس را
از و لذت بیشتر و ہر چیزے کہ بے او میسر نشود و محتاج او باشد ازین ہا ہمہ اعراض یک زمان لطیف
دل او از خیال و از تصور و پرواز حضور معشوق فارغ نباشد حالت ظاہر و باطن او قرار بے او نگیرد و اگر تسلی
کند بنام او باشد و بخیال او۔ قولہ[۱۳] چون نام لیلی شنود از نام شنیدن کہ عاشق شود اما اگر
جمالے کہ او دارد و کرشمہ و شیوہ کہ او دارد اگر بر عاشق تمام عرض شود او خزانۂ خیال خویش صورتے
متخیلہ منقش کند بخیال خویش خود را بروے عشقے باز دہد لاجرم تعشق قبل العین احیانا و انکہ
میگوید کہ آن عشق خود ضروری است باشد لازم نیست بسیاران خوب را بینند و عاشق نشوند اما
گویند آرے چیزے خوبے ہست فردا امنا و صدقنا در مقام رضوان چون ہمہ را رویت شود
آہ عاشق نشوند باز گردند ہمہ با کلے و شربے و جماعے مشغول گردند چہ گویم یا قاضی این قدر نمیدانی کہ
مردان را تجلیات کشوفات شد و ہیچ عاشق نگشتند میان این قوم باز عاشق دیگر است قاضی جوانست
تمام کار را احاطہ نکردہ است برائے این را ضید و بایزید رضی اللہ عنہما باید کہ این عشق را او نیکو بیان کنند

Marfat.com

رباعی

نادیدہ ہر آن کسے نامِ تو شنید ؎ دل نامزدِ تو کرد و مہرِ تو گزید
چون حسن[۱۴] و لطافت جمال تو بدید ؎ جان بر سر دل نہاد و پیشِ تو کشید

رباعی

روزے دو کہ اندریں جہانم زندہ ؎ شرمم بادا اگر بجانم زندہ
آن لحظہ شوم زندہ کہ پیشت میرم ؎ وآن دم میرم کہ بے تو باشم زندہ

سودائے عشق ورزکہ از زیرکی ہمہ جہان بہتر ارزد و جنون عشق بہمہ عقلہا افزون آید ہر کہ عشق ندارد مجنون بے حاصل[۱۷] است ہر کہ عاشق نیست خود بیں و خود رائے باشد

ابن محی الدین کہ در معنے ممیت الدین است البتہ در تخریب دین کوشیدہ است عشق را بیان کند چنانکہ در فصوص میگوید ہر جا کہ طالبیے است دست از سلوک بدارد و پا دراز کند بخسبد و ہر چہ خوش آید کند

قولہ[۱۲] چون حسن و لطافت جمال تو شنید ہمانکہ گفتیم الاذن تعشق قبل العین احیانا بیان میکند

قولہ[۱۵] کار طالب آفت ہان ہان فکرے کن کہ عشق ما بالا عنایت کرد و بود و ہم بخش ہم بدان باز گردانید

قولہ[۱۶] وجود عاشق از عشق باشد گفتم ممکن از واجب الوجود پیدا است و ہم چنین حیات و ممات ہم بدو ست

قولہ[۱۷] ہر کہ عشق ندارد مجنون بے حاصل است یعنے جنون از شکی دماغ و مجموع اخلاط سودا وی کہ در معدہ مجتمع گردد موجب آن کسے را از خوردن مخدرات شود کسے را غموم دنیاوی ہر روز ے ہجوم نہ سودا بر وے غالب شود کسے بدیدن خوبے دل متعلق شود و متعطش او شود کنایہ بہ بیان جنون کشد قاضی میگوید او مجنون سودائی و از مخدرات واز خارجی ذکر بروے طاری است۔

Marfat.com

عاشقی بیخودی و بے رائی باشد اے کاش[19] ہمہ جہاں عاشق بودندے تا ہمہ زندہ و با درد بودندے۔

رباعی

اے ہر کہ نہ عاشق است او خود رائیست — عاشق شدن آئین چو من شیدائیست
عاشق باد[20] اکہ عشق خوش سودائیست — در عالم پیر ہر کجا برنائیست

اے عزیز پروانہ[21] قوت عشق از آتش خورد بے آتش قرار ندارد در آتش وجود ندارد تا آنگاہ کہ آتش عشق او را چنان گرداند کہ ہمہ جہان آتش بیند و چون با آتش رسد خود را در میان زند زیرا کہ نداند فرق کردن میان آتش و غیر آتش چرا زیرا کہ عشق خود ہمہ آتش است۔

قولہ[18] عاشقی بیخودی و بے رائی باشد و عاشق کار خود را بمعشوق گذاشتہ ہر چہ او کند و ہر چہ فرماید ہمان کند **قولہ** ہمہ جہان کاشکہ عاشق بودے ہمہ جہاں عاشق شد تو چہ شدی این سخن از حقیقت میگوئی و یا از طلبے و عاشقی و معشوقی اگر از حقیقت میگوئی از خود مکشوف و محجوب و یا از طالبی و عاشقی و معشوقی جاہل و عالم در یک مقعد و در یک۔ قدم نشستہ اند و قرار گرفتہ اند و اگر عاشقی و معشوقی میگوئی عاشق را این بس باشد کہ ہمہ جہاں عاشق معشوق من شود و غیرت ابلیس چیزے خواہی گفتن آن چہ حکایت میکند۔

قولہ[20] عاشق باد اکہ عشق خوش سودائیست نکو میگوئی اما من میگویم اگر عشق است حکایت از دو این است کہ عاشق را از چشم خود غیرتے تمامے است چہ کند کہ او آلت ابصار است و اگر نہ دل بدان راضی نیست

بیت

من چون تو انم دید مش آخر بچشم دیگران ※ کز چشم خود در غیرتم بر آنچناں رخسارۂ

قولہ[21] پروانہ قوت از عشق آتش خورد بقاے عاشق بخیال معشوق است زندہ ہم بدان و ہم است قوت از و خورد یعنی قوام بینہ از غذا است صورت حکایت این است چراغ نور افروختہ مردو بیہ سر از حجرۂ خویش بیرون کشید از دور شدہ نظر بروشنائی شمع میدارد دیگرے برون آید از دور شدہ بہر چہ باشد باش نظر او بروشنائی شمع است سوختنی ہست کہ او گرد بر گرد شمع میگردد چنانکہ احساس کردہ باشی کہ او

Marfat.com

رباعی

اندر تن من جائے نماند اے بت بیش ❊ الا ہمہ عشق تو گرفت از پس و پیش
گر راست کنم کہ برکشایم رگ خویش ❊ ترسم کہ بعشقت اندر آید سر نیش

گرد برگرد او بعضے دوبات میگردند اما پروانہ بشمع نزدیک میشود نزدیک تر میگردد البتہ صبر آن ندارد کہ از و ماند و جدا شود خود را بر و میزند الم احتراق احساس میکند باز بطبیعت رہ فرار میگیرد و بیچارہ عاشق خبر ندارد باز ہر چند کہ دور رفت باز یکبار دیگر بروے زد باز آن یار اندکے تحمل کرد و بیشتر سوختہ باشد بار دیگر رہ گریز میکند ہمچو شمع میکند بے شمع میزیست مشتاق تر گشت از انچہ باحتراق آن ذوق یافتہ بود باز خود را بر و میزند ہمچنیں مرات تا آنکہ ندید چارہ جز انکہ تمامی سوزد و مار از وجود خویش برآرد تا بین آتش گردد البتہ ہمان شد کہ حکایت شنیدہ باشی کہ صفورا چند گہے موسیٰ برقعہ بر روے افگندہ بود سے سبب معلوم نے کہ در چشم موسیٰ بودہ است مگر قسم از فیض تجلی گرفتہ بود تجلی جلال بر کوہ طور کرد چشم موسیٰ ازان فیض گرفت قسمے یافت سبب آن برقعہ بر روے افگندہ بود سے کہ مردمان تا بے دیدار روے موسیٰ نزارند صفورا دختر شعیب حرم موسیٰ گفت دیر باز است کہ جمال روے تو ندیدہ ام مضطرب شوق جمال تو ام مرا در قلق و اضطراب میدارد برقعہ بہر خدا از روے برافگن بیک نظر محظوظ گردم موسیٰ فرمود اے عورت تو تا بے دیدار من نداری گفت آرے ندارم اما چہ کنم دل بے دیدن دیدار تو نمی ماند موسیٰ رضا داد صفورا برقعہ از رخ بالا گرفت اول نظر صفورا بر روے موسیٰ کرد چشمہا ش ترقید موسیٰ برقع بر روا فگند و دعا کرد چشمہا ش باز گشت صفورا باز عرض پیوست گفت اے موسیٰ این بار مشتاق ترم دل نمی ماند یکبار دیگر روے ترا بینم موسیٰ ہم چناں کرد ہمان روز پیش از انکہ چشمہا ش ترقید موسیٰ باز گشت بصر او دعا کرد باجابت پیوست صفورا عرضہ داشت بعد زمانہ و زیادہ کہ موسیٰ بحق حسن و جمال تو کہ من نمی توانم کہ بے روے تو ماند یکبار دیگر برقعہ برگیر تا روے تو بینم گفت اے عورت حضرت بے نیاز است در دو چشم می بینی و کور میگردی چہ دانم دعا بار دیگر قبول شود یا نشود صفورا گفت اے موسیٰ اگر روزے ہزار بار چشم بر قدو صد چندانیں در بینم من بے روے تو نتوانم ماند بر موسیٰ عتاب آمد کہ یک زمان از صفورا آموز یکبار کہ ما چیزے از جمال تو خود ترا نمودیم بر و افتادی و زبان تو بکشادی و تہبت گفتی این ہمہ حکایت و گفتار برائے آنست کہ عاشق را قوت از عشق است و قوام و بقا بدوست۔

قولہ ترسم کہ بعشقت اندر آید سر نیش چون پروانہ عاشق شمع شد پروانہ مینالید بنا لید آزار بشمع رسد۔

Marfat.com

چون پروانہ خود را درمیان آتش زند سوختہ شود ہمہ نار گردد از خود چہ خبر دارد تا با خود بود در خود ہمہ عشق میدید و عشق قوی قوتے دارد کہ چون عشق سرایت کند بمعشوق معشوق ہمگی عاشق را بخود کشد و بخورد آتش عشق پروانہ را قوت میدہد و او را ہی پروراند تا پروانہ پندارد کہ آتش عاشق پروانہ است بریں طمع خود را درمیان زند آتش شمع کہ معشوق باشد با وے بسوختن در آید تا ہمہ شمع و آتش ہمہ شمع ہوا آتش شد نہ عشق ماند و نہ پروانہ و پروانہ بے طاقت و بے قوت ایں میگوید۔

رباعی

اے بوالعجب از بس کہ ترا بوالعجبیست ❊ وے بر ہمہ عشاق جہان از تو غمیست
مسکین دل من ضعیف و عشق تو قویست ❊ بیچارہ ضعیف کش قوی چون بایدزیست

ف ہدایت عاشق باکمال عشق[۲۳] ہدایت عشق بکمال عاشق را آن شد کہ معشوق را فراموش کند کہ عاشق را حساب با عشق است با معشوق چہ حساب دارد مقصود وے عشق است و حیات وے از عشق باشد و بے عشق بمیرد درین حالت وقت باشد کہ خود را نیز فراموش کند کہ عاشق را وقت باشد کہ از عشق چندان در درد و غصہ و حسرت بیند کہ نہ در بند وصال باشد نہ غم ہجراں خورد زیرا کہ نہ از وصال[۲۴] او را شادی آید و نہ از فراق او را رنج رسد و غم نماید ہمہ ہمت خود را بعشق بدادہ باشد ؎ رباعی

چون[۲۵] از تو بجز عشق نجوئیم بجہان ❊ ہجران و وصال تو مرا بیند یکسان
بے عشق تو بودنم ندارد سامان ❊ خواہی تو وصال جوے خواہی ہجران

قولہ[۲۳] ہدایت عشق عاشق معشوق را مصدر است چنانکہ شناختہ کہ مصدر اصل است افعال و لواحق او اند متفرع چون این معنی محقق شد از فعل و لواحق او رود بر مصدرش ہر آئینہ معشوق فراموش گشت عاشق نیست فنا بود گشت زیرا چہ فرع با اصل برنیاید فرع در اصل گم باشد قولہ[۲۴] نہ از وصال او را شادی آید شادی و غم وصال و فراق باتفاق اہل دول اعتباریات است التوحید تقطع الاضافات چون اعتبارات برخیزد شادی و غم چہ معنی دارد فراق و وصال چہ صورت نماید قولہ[۲۵] چون از تو بجز عشق نجوئیم بجہان شاعر گفتن نمیداند کہ از کاری جویند فراق و وصال پاکہ می طلبد کہ ہمہ یکے بیکے باز گشت۔

Marfat.com

اے عزیز نمیدانم کہ عشق خالق گویم یا عشق خلق گویم عشقہا سہ گونہ آمد ہر عشق درجات مختلف
دارد عشق ضعیف است و عشق کبیر و عشق میانہ عشق صغیر است با خدائے تعالیٰ و عشق کبیر عشق
خدا است با بندگان خود و عشق میانہ در فیمابین آرم گفتن کہ بس مختصر فہم آمدہ ایم اما انشاء اللہ
کہ شمہ برمز گفتہ شود۔ اے عزیز معذور دار کہ ہر گز کھیعص با تو غمزہ نزدہ است تا قدر عشقت

قولہ عشق میانہ وسط و اوسط مناسب است میانہ و درمیان از کجا آمد۔ **قولہ** عشق کبیر عشقے کہ از خدائے تعالیٰ
بابندہ است عشق کبیر قاضی تام نہاد زیرا چہ معلول بعلتے نیست ابتدائے و انتہائے ندارد و از لاً و ابداً و سرمداً
آن عشق مستقیم است

بیت

عشق کہ نہ عشق جاودانی است ❊ بازیچۂ شہوت جوانی است

قولہ عشق صغیر عشق معلول و ضعیف کہ بندہ با خدائے تعالیٰ دارد سوائے دہ ہوائے و ہوسے میبرد رہ کارے
یا بدیا نیابد بر سندی طلبند و یا نمی طلبند یا چگونہ و چونہ و دیگران کہ می طلبند بریں کہ او تعالیٰ القائے طلب در دل
کردہ است فعلے ہذا ایں صغیر مرتبط ہم بدان کبیر است ہم از و آمدہ است اما عالمے بعالمے و از صورتے بصورتے
و انکہ قاضی عشق میانہ گوید آنرا بیاسائے کنیم حاصل کلام قاضی از بیان ما معلوم شود میگوید **قولہ** کھیعص
با تو غمزہ نزدہ است دریں متشابہات از ہر جنس سخن گویند کما قد گفتہ اند من اول کتاب ابتدائی ہذا السورۃ بخواستم
بیان متشابہات کنم نگر چند محلے مخصوص از انچہ معارضہ بمثلہ است در بیانے دیگر از حرفے بلفظے می تواں
رفتن علی ہذا ثبوت خصوص نباشد ہر کس بوہم و فہم خویش سخنے گفتہ است سبب آن بیانے پیوستہ گوئیم
کھیعص معناہ کن ھالکا یا محمد فی عیننا و صورتنا چون میانہ باشد ابتدا یعنی صورت بود و
مردمعب ناظر و ہالک باشد در نظارۂ آن عین و آن صورت شنیدہ مقال شعرا غمزہ را بقصہ و قطعے
نسبت کنند قاضی میگوید کہ از عشق وسط کہ باطرفین اعتبار دارد کھیعص با تو غمزہ نزدہ است یعنی ازیں
عشق وسط تر اچیزے نیست۔ دراں فانی و ہالک گشتہ از عشق میانہ چہ اطلاع رباعی می نویسد۔ رباعی

چشمے دارم ہمہ پر از صورت دوست ❊ با دیدہ مرا خوش است چوں دوست نکوست

Marfat.com

حاصل آمدے اے عزیز آفتاب[۳۰] در کمال اشراق خود جلوہ کند عاشق را ازان قوتے و حظے نباشد و چون خود را در سحاب جلوہ دہد قرارے و سیرابیئے نیابد از مصطفیٰ[ع] بشنو کہ میگوید

از دیدہ و دوست فرق کردن نہ نکوست ❊ یا اوست بجاے دیدہ یا دیدہ ہموست

این رباعی اشارتے بعشق اوسط می کند اے عزیز بسیار روندگان را این عشق وسط در بند داشتہ است نخواستہ است کہ کسے قدمے بیشتر نہد اینجا مجتمع سہ چہار چیز است نفس حظے تمام میگیرد و دل ذوقے بکمال می ستاند روح شربے بجذب وے میکند سر گم گشتہ می باشد خفی رود در پنہانی کشیدہ است سبب این مجتمع ہر کہ ہست اینجا گرفتار ماندہ است چگویم شیخ روزبہان و احمد غزالی و قاضی ہمدانی مادر گرداب کہ لا بدمنہ و لا سبیل الیہ گم گشتہ اند بیانے دیگر کن ھمک یا حبیبی الی عیننا و صورتنا فان صورتک صورتنا و عینک عیننا این عشق وسط ہر دو طرف را ہم ابتدا و ہم انتہا را اگر این عشق بروے غمزہ زدہ است تیر وحدانیت از سویدائے دلش گذشتہ کار بجان افتادہ است مرد در میان نماندہ است جز عشق صورت او را وجودے نہ قولہ[۳۱] آفتاب کہ باشراق جلوہ کند مبتلاے آفتاب را خواستے دارا دست حظے از جمال او افتد پگاہ ضحی وقت اشراق کہ او در عین جلا و غلبۂ شعاع است باصرہ از و حظے نمی تواند گرفت خیرہ می شود از روشنائی بتاریکی می آید اما چون در پردۂ سحاب میباشد یا گاہ غروب اوست ناظرہ را حظے و لذتے ہست کہ تواند دید بریں مثال میگوید کہ او را پردۂ صفات بیند از ذات او قسمے و حظے تواند گرفت آن ہمہ ہلاکت است پس اینکہ در پردۂ سحاب آفتاب را بیند این مثال را قاضی عشق میدانستہ نہادہ است حقیقے منزہ ہے از کون و مکان و صور و اشکال در پردۂ صور نماید نہ انکہ الذد اشہی بودہ باشد من گفتہ ام با تو کہ اینجا مجتمع است از مجتمع بسیارے از محققان اینجا وقفہ کردہ اند نیز سخنے است در آن استہاک استیفائے و التذاذے ہست ہر چند پروانہ را اتصال شمع احتراقے و الم احساس میکند تا از وے پرسی کہ در ان احتراق او را چہ لذت است اینقدر ہست کہ پے آن نمی تواند ماند تا آنکہ با او یکے شدہ است سوختہ است ہیچ از وے باز نماندہ است اما آرزو ماندہ است باز بگردد

Marfat.com

ان للہ تعالیٰ سبعین الف حجاب من نور وظلمۃ لو کشفھا لاحرقت سبحات وجھہ کل من ادرک ببصرہ این حجاب از نور و ظلمت خواص را نباشد خواص را حجابہا صفات خدا باشد وعوام را جز این حجابہا اند نہ را حجاب باشد بعضے ظلمانی و بعضے نورانی ظلمانی چون شہوت وغضب وحقد وحسد وبخل وکبر وحب مال وجاہ وریا وحرص وغفلت الی سایر الاخلاق الذمیمۃ وحجابہا نورانی چون حب نماز و روزہ وصدقہ وتسبیح واذکار وسایر الاخلاق الحمیدۃ ورنیاندانی کہ چہ میگویم آفتاب اللہ نور السموات والارض بے آئینہ نور محمد رسول اللہ دیدن دید را بسوزد و بواسطۂ آئینہ او مطالعہ جمال آفتاب احدیت توان کردن علی الدوام چون بے آئینہ جمال معشوق دیدن محالست در پردہ دیدن ضرورت باشد عاشق منتہی را پردہ جز کبریا و عظمت خدا دیگر نباشد از مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشنو۔

قولہ ان للہ سبعین الف حجاب ہمین آیت تجلی ذاتیست تو در حجابی آن قدر کہ حجاب تصور کنی میشاید در سبعین الف حجاب مراد ازین کثرت است اگر ظہور ذات شود جز آن ذات حجابے نماند قولہ از نور وظلمت حجاب صفات وافعال حجاب عوام است وحجاب صفات مجرد حجاب خواص است وحجاب اخص خواص ہمان ذات اوسبحانہ واحرقتہ والماء ایں حجابے است کہ وقتے ازیشان برخاستنی نیست او ہمان محجوب واین بیچارہ ہمان محجوب ہیچ سود واندوہ ما را کوشش نمی نہی با اینہمہ حقایق ومعارف کہ بیان کردیم خود را محجوب می شناسیم قولہ بعضے ظلمانی نور وظلمت حجاب خاص واستی اینہم چیست حجاب ظلمانی را حجاب عوام میداری ظلمانی نقد وحسد وغضب ظلمانی را اخلاق ذمیمہ نامیدی ونورانی نماز روزہ وصدقہ آن ظلمانی وآن نورانی کہ خاص را بود آن کدام است قولہ اللہ نور السموات والارض یعنی برائے دیدن آفتاب را معکس باید چنانکہ آئینہ وآب صاف عکس آفتاب را ان صاف شفاف افتد مطالعہ جمال آفتاب توان کرد رسول اللہ را استعارت با آئینہ کردنیکو اعتبارے ہر چہ گویند در مظہر مصطفےٰ نیکو یانے باشد قولہ عاشق منتہی را پردہ جز کبریا و عظمت نباشد این را عظمت وکبریائے او مانع آید دل عاشق از پس عزت او نمی تواند کہ طرف او نظارہ کند یا خود دور باشی عزت وعظمت ایں تقاضا کرد آنجا گفت کل تو مانع راہ حجاب دیدار او شدہ از کس تواند این عزت وکبریا را از میان راہ خانچہ

Marfat.com

۳۶ ما بینهم وبین ان ینظروا الی ربهم فی الجنة الا رداء الکبریاء علی وجهه ودریغا
گوئی محمد مصطفی را در عشق آئینه چه بود گوش دار و از حق تعالی بشنو لقد رأی من آیات ربه
الکبری ابوبکر صدیق پرسید یا رسول الله این آیت کبری چیست فقال رایت ربی عزوجل
لیس بینی وبینه حجاب لا حجاب من یاقوتة بیضاء فی روضة خضراء جانم فدای
آنکس باد که این سخن را گوش دارد آن شنیده که رسول علیه السلام جبرئیل را پرسید هل رایت ربک

برگردد نظارهٔ ذات شود بدین سخن نوری از بے نہایت دوری این راه بیں نشان میدہد حکایت این است ہند در
برآمد پیش در مسجد شونیزیه بر سنگی الله الله می گوید و می جہد و ہیچ جلد او آن تعلق نداین حکایت به جنید کردند که ابوالحسن
به جبیه پیش گرفت گفت برادرم ابوالحسن را العیاذ بالله به العجبی کند سیدی حالیست که او کار این بر آه رده بود و قوم هضا
اما فقیده او ونستفیده برابوالحسن جنید آمد گفت چه سال برین آورده ابوالحسن گفت اے برادر الم ازین غم بجان شده
اگر اوست من نیام و اگر منم او نیست جنید گفت اے برادر ہست مکن که تو باشی گفت نیست از لامکان این شوریده
معنی دارد ابوالحسن سکون کرد گفت الموذب انت نایا جنید این کبر طلوزی غلت دیده را نگذاشت که نظر بذات بغیر
اتصاف و اتحاد کند **قوله** ۳۶ ما بینهم وبین ان ینظروا الی ربهم یعنی تجلی الله را از کشف و جمال کرده
را از حسن و بهاء وداد رقلقل وضیاء واما الا حجاب لا شکل دار ا لقرلوا لعزت و الکبریاء
ولا یعرفون به بالظنون والخیال آنچنین گفته اند زد اما و صل قمنا تجلی شود یک تک بیست و
چهار هزار پیغمبر ندانند جز محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم از آنچه در شان او این رمز و لقد رأی من آیات
ربه الکبری ابوبکر پرسید این آیة کبری چیست رمز و من دیدم خدا را خود را میان من و او حجابے نبود یعنی در پرده آیت ها را مشاهده
کردم در آن مشاهده نبود حجابے در میان مگر حجابے لطیف نازکے تنکے صافی شفافے که آن محتجب را از دیدار او مانع نباید بلکه در آن
آن زیباتر و شگفت تر و خوشتر نماید چنانکه گفته اند در آئینه دیدن جمال دیگر دارد و روے او را بمعنی عیان مطالع کردن
وقتے و غلبه ای دیگر دارد **قوله** ۳۷ الا حجاب من یاقوتة بیضاء فی روضة خضراء همین معنی را
مرتب گفته ام آنکه رسول الله جبرئیل را پرسید خدا را دیدی گفت میان من و او هفتاد هزار حجاب از نور است یکے از آن

Marfat.com

اے جبرئیل خدائے را تبارک و تعالیٰ دیدی جبرئیل گفت بینی و بینہ سبعون حجابا من نور
و نور و نوت واحد الا حرقت گفت میان من کہ جبرئیلم میان لقاء اللہ ہفتاد حجاب باشد از نور
اگر یکے ازیں حجاب نور را نزدیک شوم سوختہ شوم اے عزیز نہ بینی کہ با موسیٰ چہ میگوید و قربناہ [۳۸]
نجیا مجاہد در تفسیر این آیت میگوید کہ بالائے عرش ہفتاد حجابست از نور و ظلمت موسیٰ سلوک
میکرد درین حجابہا جملہ را واپس گذاشت تا یک حجاب بماند میان موسیٰ و میان خدائے تعالیٰ
گفت رب ارنی انظر الیک موسیٰ آوازے شنید نودی من شاطی الوادی الایمن فی البقعۃ المبارکۃ
من الشجرۃ ان یا موسیٰ انی انا اللہ رب العلمین این درخت نور محمدؐ آن کہ کلام و رویت بالواسطہ
او توان دید و شنید در نیابد انی کہ چرا این ہمہ او یہا و حجابہا در راہ نہادہ اند بہر آنکہ تا عاشق

نزدیک شوم سوختہ گردم ان کدام حجاب است کہ رسول علیہ السلام وراے حجاب نظارہ کند و اگر جبرئیل نزدیک شود
سوختہ گردد و محمد تمثیلے از نور خاصہ است ہمان نور است بدین مشکل متشکل گشتہ ہمیں شکل و تمثل او حجاب اوست درین تشکل
و تمثل نظارہ کند جز متمثل و متشکل را نہ بیند و ہمیں پردہ تمثل و ہمیں شکل و تمثل را یا قوتے سپیدے در روضۂ سبزے مناد
جبرئیل مخلوق از نور بسیط نور بسیط را تصویر کردند جبرئیل ساختند پس جبرئیل را با محمد چہ نسبت کہ حجاب او دیگر باشد
حجاب این دیگر قولہ وقربناہ نجیا موسیٰ را بصفتے کہ او ہمراز باشد برین صفت او را قربے دادند حجبے کہ
فوق العرش است و آنرا سبزیے و نورے و ظلمتے ہر چہ غایت باشد گفتہ اند تا آنکہ موسیٰ را جز یکے حجاب نماند گفت
رب ارنی انظر الیک فعلے ندا موسیٰ مشاہدہ در ورائے حجب نبود اطلاع بر شکل و تمثل خود نہ موسیٰ ہنوز در کنارۂ
بوادی در تبعۂ مبارکے و در پردۂ درختے خدائے را نظارہ خواہد و انکہ بران تازیانہ او را او بے کند یا نکند لن
ترانی قاضی میگوید این درخت از نور محمد میدان کہ بواسطہ او کلام او توان شنید اگر نور محمد دیدہ شود و کلام و دیدار
ورائے آنست پس موسیٰ را ارنی گفتن زیادت بود و لن ترانی ہم ازان شنید اما استماع کلام
بضرورت دوری اقتضا کردہ اما ذکر درخت نور محمدؐ شد۔

Marfat.com

روز بروز دیدۂ او پختہ گردد تا طاقت[۳۹] بار کشیدن لقاء اللہ دارد بے حجاب اے عزیز جمال لیلیٰ

را دانۂ میدان بردامے نہادہ چہ دانی کہ دام چیست وصید کیست ضیاء ازل چون خواست

ن۔ برائے کہ از نہاد مجنون مرکبے بسازد از عشق خود او را استعداد آن نبود کہ بدام جمال عشق ازل افتد ازیں گاہ

تا بشتے ہلاک شدے بفرمود تا عشق لیلیٰ را یک چندے از نہاد مجنوں مرکبے ساختند تا پختہ

قولہ[۳۹] تا طاقت بار کشیدن لقاء اللہ دارد نیکو سخنے است از روے حکمت وعقل ایک خرابے سوختہ

ف۔ جہان چنین میگوید کہ جانم یکبار در بوتۂ عشق انداخت بختے تمام دارد مرا ازین پردہ جاں جانہا مرا خاک خاکستہ کردہ

ف۔ تربیت مرا باخود یکے ساختہ خود خود را نام نہادہ پیدا شدن بجا تربیت کجا تہ بیر کجا وخامی کجا پختگی کجا امارہ بیان

ہمیں آید کہ قاضی میگوید آرے در مجاز این صورت نظارہ شدہ است یکے عاشق کسے شود بخت تردد دے و

اختلافے در آن کو باز تا کار بہ پیامے وسلامے و بدیدے کار بجائے کشید کہ او را وصال نامند وچنین ہم

دیدہ ایم چنانکہ عاشق طالب معشوق را بیشتر با او افتاد طرفین کار آسودہ و زآمیدہ یک طرفہ العین شد۔

قولہ[۴۰] جمال لیلیٰ دانہ میدان نیکو سخن است این ہم اما بود چنین کسے ہم کہ اول عشق مجاز باخت پس آن

بحق وحقیقت رسید اما اگر این مثال برین باشد کہ عرصۂ میدانیم صوفی را نخست حق طلب او بدان کشید کہ عاشق

نام یافتہ او را بارادت نور با ضیاء تجلے وتمرے ونمودن صورتے وتشکلے وبجلوہ کردن بشکلے وتمثلے بصورت

خوبے وحسنے وزیبائے این مبتلا الہتاع را درین بازیچہ بدارند کہ او تا بکشف حقیقت یکبارہ نتواند آورد این را

معنے است یکے آنکہ سوختہ گردد والبتہ لقاء اللہ باوے نماید تمام رخ ننمودنی کار نباشد یا خود برون افتدگی

ف۔ مجاز نافرجام گوید برائے این را قصہا بسیار است شنیدہ باشی اگر آن مجازے گوئی کہ نخست باید تا بحقیقت رسد

م جوہری مجنون عشق لیلیٰ را مرکبے ساخت کہ در رہ عشق بدان سلوک کرد تا بحق حقیقت رسید تا گویند نخست جواہرے

ف۔ نخجیر جوہر شمن را بدست شاگرد دہد تا بقصے کند وشاگرد تمام کار باید چنانکہ خواہد بقہر وزور خویش مرد آید سوراخ کند

استاد نخجیر نتواند دستش بلرزد عشق مجاز بدین مثال نخست عشق مخلوق داده آید تا در حالت آن عشق پختہ

شود آنگاہ بحق الحقیقت رسد این دگر ہمیں گوید کہ اسپے لطیفۂ زیبائے است ایا اندک ہر دے در دے ہست

Marfat.com

عشق بیلے شود انگاہ بار کشیدن عشق اللہ را قبول تواند کردن اے عزیز آن ندیدہ کہ چون مرکبے[۴۱] نیکو باشد کہ جز سلطان را نشاید اول او را ریضے باید کہ برنشیند تا توسنی و سرکشی دے بہ راستی بگون بدل کند این خود رفت مقصود آنست کہ ذات[۴۲] آفتاب نوازندہ است و شعاش سوزندہ است این آن مقام باشد کہ عاشق بے معشوق نتواند زیستن و بے جمال[۴۳] او طاقت حیات ندارد و با ھال وشوق معشوق ہم بیقرار باشد و بار وصال معشوق کشیدن نتواند کہ طاقت فراق و ہجران دارد نہ بار وصال معشوق کشیدن و نہ او را تواند بکمال دیدن کہ جمال معشوق دیدۂ عاشق را بسوزد تا بزرگ ن - بجمال جمال معشوق کند

رباعی

غمگین[۴۴] باشم چو روے تو کم بینم ❊ چون روئے تو بینم بغم بنشینم
کس نیست برین صفت کہ من میکنم ❊ کز دیدن و نا دیدن تو غمگینم

اولائی سواری بادشاہ نیست برائے تعلیم را برایض دہند تا ساختہ سواری و لایق مرکب بادشاہ باشد این ہمہ امثلہ کہ گفتم بر معنی اول مستقیم است کہ گفتیم اما اینکہ گویند در مجاز عشق سوری کند و بدان رہ بحق یابند استغفر اللہ اگر این صورت آمدہ باشد کہ آن بزرگان گفتہ اند خدا بدان بندہ رحمت کند تنبیہے بخشد قولہ[۴۱] کہ چون مرکبے نیکو باشد این سخن در سوانح خواجہ احمد غزالی گفتہ است۔ قولہ[۴۲] ذات آفتاب نوازندہ است عجب سخنے آفتاب عبارت از ذات باشد و شعاع عبارت از صفت ذات را سازندہ صفت را سوزندہ بریں اصل بیانے تمہید کردہ است قولہ[۴۳] بے جمال او طاقت حیات ندارد بدانکہ حقیقت وصلت صورت نہ بندد و در تحقیق بدانکہ واصل اعتباری و وہمی است و بوہمے خود را و در پندار و بوہمے خود را نزدیکے اند ہر آئینہ ہمیں آید اگر نہ بیند در اندوہ و در تاپاکے و در عذاب و اگر بدو رسد ترا ہے[۴۵] بیقراری و اضطراب۔

بیت

بوالعجب کاریست بس طرفہ رہے ❊ گاہ من او باشم و او من کہے

در اعتباری صورت قراری و آرامی نیست ہمہ اضطراب است و بیقراری و بیقراری آرام و انجام عاشق جز بدین نیست عاشق صورت وجود شود از وے نامے و نشانے نماند چنان گم گردد از ابتدائے و انتہائے او کسے خبر ندارد و نشانش نیست سہ را از آسمان افتاد بارید گداختہ گشت ے روان شد چون عاشق را اینجا تعیین افتاد نہ عاشق ماند نہ معشوق نہ عشق ہر سہ یکجا باہم آشتی کردند ہر یکے مرد یگرے را بعینہ شد قولہ[۴۴] غمگین باشم چو روے تو کم بینم موجب این تردد و اختلاف مقدم بیان

Marfat.com

اے عزیز بیاد دار کہ آنروز کہ جمال اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ بر تو جلوہ می کردند و سماع وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہُ حَتّٰی یَسْمَعَ کَلَامَ اللّٰہِ می شنیدی ہیچ جان و چشم نبود کہ دیر اندید و ہیچ گوش نبود الا کہ از و سماع قرآن شنید باماجابہا بر گماشت تا بواسطہ آن حجابہا بعضے را فراموش شد و بعضے را خود راہ نہ تا مقام اول و کار بعضے موقوف شد تا قیامت و بعضے بجز آن نمی گویند

رباعی

اول کہ بتم شراب صافی بے درد — میداد دلم زمن بدیں حیلہ ببرد
وانگاہ بدام ہجران بسپرد — بازار چنین کنند باغرجہ و کرد

و ہیچ شغلہائے دینی و دنیاوی نمیگذارد کہ عشق لم یزل رخت بر صحرائے صورت آرد

کردہ ایم قولہ ہیچ گوش نبود الا کہ از وے سماع قرآن شنید آرے شنید اما دیدا لکلام نمیداند گفت ہمہ شنیدند اما تحمل کہ درد اے پردہ متقال باشد از گفتار قاضی این غرض است ہمہ در کشف و جلا بودہ اند در عین و عیان و رویت بودہ اند چون در دنیا آمدہ اند بحسب اصطلاح ہر چیزے حجب ظلمانی و نورانی پیش روے ایشاں افتادہ در حتّٰی یَسْمَعَ کَلَامَ اللّٰہِ ہمہ در آیت اثبات سماع شد نگفت حتی یری وجہ اللہ و یسمع کلام اللہ و انکہ میگوید اما حجابہا بر گماشتن معنے ندارد اما ہمانچہ ما گفتیم بحسب اصطلاح و اکتساب حجب واسطہ شد قاضی حجابہا بر سہ نوع بیان کردہ یکے انکہ عہد الست را فراموش کردہ بعضے ازین عالم اعتقادے و شعورے بخشید و بعضے ازین عالم اعتقادے بالقیاس نصیبہ ایشد قولہ رباعی انیست اول کہ تہم شراب صافی بے درد الخ خوش رباعی است اگر من قبل شعور بودے چنانکہ قاضی راست آخر حجاب مبتلا گشتے قولہ دریغا شغلہائے دینی و دنیائی ہمانچہ گفتہ بودیم بحسب اصطلاح حجابہا و پیش افتادہ ہمانرا اثبات کردہ گماشتن ہمیں معنے باشد گماشت یعنے اینہا را اصطلاح بدان داد قولہ عشق لم یزل رخت بر صحرا صورت آرد یعنی خود را بشکل صورت جلوہ کند مر طالب مطلع گردد گویم با تو فی از وجودے اگر ترا شعورے از خود بودے از شہود سرورے اشارہ بر موے میکردم اما تو مرد ناقص آن چشم نداری تو بوم و خفاش ضعیف تو و حجاب تاریک افتادہ ماندہ و ہر چہ پیش تو تاریکی بیشتر آید خوشتر آید و آن بفہم تو نزدیک تر بود

Marfat.com

مگر کہ مصلحت در آن بود کہ اگر بصحرا اے صورت آورده ہم سودا اے عظیم بودے وجنون مفرط غفلت دیگر است وسہو ونسیان دیگر پنگا نگان خود را وتا اہلان عشق را حجاب غفلت وبعد در پیش نہاد تا دور افتادند لقد کنت فی غفلۃ من ہذا از ین جماعت جاے دیگر حکایت میکند یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الاخرۃ ہم غافلون عشق کار زمین است نرود بہ کس دارند اما سرور کار معشوق ہیچ کس ندارد این غفلت نشان بدبختی است اما غفلتے کہ از سعادت خیزد کہ آنرا سہو خوانند کہ در راہ او نہند آن خود نوعے دیگر باشد سہو را در راہ مصطفیٰ نہادند گفت انی لا اسہو ولیکن اسہی۔

قولہ مگر کہ مصلحت ازان بودیم او را در ین مصلحت گناہ داشت کہ سودا اے عظیم بود اگر بصحرا اے صورت ہم چہ بیم است او نمی تواند کہ صورتے در بصحرا اے آرد و نظارہ گیان را از در احتے در حمتے دہد و ایشانرا برلذت ذوق ہما نجا رہ گر کارے بطبیعت است کہ اگر چنین شود قاضی محتمی است در مذہب و فہم او ست کہ کارے بطبیعت نیست او ست کہ خواہد خود را جلوہ کند و جمال خود بر نظر خود عرض دہد ہلے ہذا سودا اے عظیم وجنون مفرط چہ معنے دارد سہو ونسیان بیگانگان ہر آئینہ عاشق را این حجاب نباشد قولہ لقد کنت فی غفلۃ من ہذا خطاب می شود بر سول علیہ السلام کہ از ین صفت باہر سابقے و شہیدے ہست اما ہیچ بیکے را بران اطلاع نیست و تو ہم ازین غافل بودی زانرا بدان اطلاع دادیم فبصرک الیوم حدید امروز نظر تو تیز و جملہ چیز را چنانکہ آنی چنیزات بہ بینی و بشناسی قولہ ویعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا ازین ہمہ جہان در غفلت است و جز این حیات نمیداند و از و بزاین کلی غافل اند۔ قولہ عشق کار معیشت خود ہمہ کس دارند یعنی ازین اہل غفلت عشق ہوا نفسانی ایشانست و این غفلت نشان بدبختی است قولہ کہ آنرا سہو خوانند یعنی ایشان در حفظ و دعا اند و در تذکار و شہود اند و ازان سہو سہوے طاری برایشان می افتد از شاہد غائب شوند و نظر بر غیب و غیب الغیب افتد ازین شاہد ساہی گردند این سہو اخص خواص است رسول علیہ السلام گفت من سہو نمی کنم ولیکن سہو میکنانند ہم ازین کہ شاہد نظر بر غیب و غیب الغیب افتاد ازان سہو شد کہ ابو بکر گفت لیتنی ذلک السہو اے کاشکے کہ شاہدے بر من طاری شدے و نظر بر غیب الغیب افتادے و از

Marfat.com

گفت مرا سہو نیفتد اما سہو در راہ من نہادند تا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گفت یا لیتنی کنت ذلک السہو گفت اے کاشکے آن سہو محمد بودمے کہ اگرچہ سہوے خوانند اما یقین جہانیان شد حبب الی من دنیاکم ثلثہ ہمین معنی دارد کہ اگر نماز و طیب و نساء محبوب او نکردندے ورہ در دنیا او را نگرفتے این محبت سہ گانہ را بند قالب او کردند تا شصت و اند سال زحمت خلق اختیار کرد وگرنہ دنیا از کجا او از کجا و خلق از کجا و ہمت محمد از کجا مالی وللدنیا وللدنیا ولی ولیکن ہر کسے را بمقامے باز داشتہ اند رو آن مقام مقصود و قبلہ او کردہ اند ہر یک را بدان راضی کردہ اند چون وقت الناس نیام اذا ماتوا انتبہوا بکار دارند و ہمہ را از حقیقت خود آگاہ کنند آنگاہ بدانند کہ جز این ہیچ نبودہ اند جز سودا و غفلت و دور افتادن نبودہ است۔

شواہد چنین سایہ می شدم قولہ حبب الی من دنیاکم ثلثہ ہر سہ شاہد از صفتے بمثل و تشکل بر مجمر ظاہر شدہ اند ہر سہ را محمد علیہ السلام بیک نظری بیند و میگوید چو نظر من بر غیب الغیب است ازین شواہد بفراغم اما او مراد رین آیہ بمصلحتے میداند و نمیگوید اجبت میگوید حبب من دوست نمیدارم اما دوست گردانیدہ اند من سہو نمی کنم ولیکن او سہو میکند قولہ این محبت سہ گانہ را بند قالب او کردند اگر درین سہ چیز آن غایب بصورت شہود پیدا نمانند محمد را این ہر سہ بند نمی شوند خود آبان شاہد بطلے تمامے دارد تا محمد ہم درین شاہد اند بے آنکہ آن غالب را درین شاہد مشاہدہ و مطالعہ میکند و اگر فیض او درین دنیا ندیدے محمد کجا و دنیا کجا محمد خود را بتمثل و تشکل دید و درین سہ گانہ ہم در پردہ این سہ گانہ آن بتمثل و تشکل را نظارہ کرد اگرچہ حجابے درمیان بود اما از مقصود و مطلوب بیگانہ نبود مالی وللدنیا اگر چنین نبودے مرا با دنیا چکار گویند و ہے و خیالے میگویم روے او بدین و ہم بدین خیال لحظہ کرد فہم من فہم وما علی اذا لم یفہم الحمرۃ قولہ زحمت تصنیف رحمت است رحمت خلق اختیار کرد یعنی خواست تا رحمت او بہ بینندگان او رسد و مشاہدا گر دند برائے آن ارشاد ہدایت شصت و چند سال ماند یکے دے را بدان بدولت رسانید از خود این خبر داد اکملت لکم دینکم اکنون وقت باز گشت رسید قولہ الناس نیام اذا ماتوا انتبہوا این لفظ دو معنی دارد مردمان بحس ظاہر و بغفلت حاضر چنان مستغرق و مشغول اند و از حق کہ

Marfat.com

رباعی

زان یک نظرے نہان کہ ما از تو ندیدیم ∴ دو راز تو ہزار گونہ محنت دیدیم

در کوئے ہوس پردۂ خود بدریدیم ∴ تو عشوہ فروختی و ما بخریدیم

عاشق مبتدی را کہ دنیا حجابش آمد ہنوز پختہ نبود و عشق ازلی در میان جان و دل وے پنہان بود و چون درین جہان محجوب آمد

کما جلے و اظہر است بکلی غافل مثال ایشان بدان ماند چنانکہ خفتہ باشد و از چیزے دیگرے آگاہ نبود چون از ان
غفلت بمیرند یعنی آن حس و آن غفلت با ایشان نماند و آن حجاب از میان برخیزد و بیدار شوند ہر چیز را چنانکہ آن
چیزہا است ببینند بدانند معنی دیگر چنانکہ سوفسطائی گوید جہان و ہمہ خیالے و ہر چہ مردم در آن جہان خواہند
و از ان لذتے و شعورے دارد بدان مثال باشد چنانکہ خفتہ در خواب بیند مثلا کہ پادشاہ شدہ است و آن
برعکس آن چیزے بیند چون بیدار شود ہیچ با وے نماند و دیگر گوید جہان ہمچنین است بدین سخن محی الدین ابن اعرابی بیان میکند ف...
و شہود ہم را بسیار اعتبار میدہد صوفیان ہم چنین گویند فیض او تعالی ہمہ متعلق است کتعلق الملک بالمدینہ تعلق العاشق بالمعشوق
سمع و بصر و فہم ہر چہ است ہم بدان فیض است آن قالب صورت است آن مقال کہ گفتہ اند اما کالباب لا تحریک
الا اذا حرکت بر ہر سہ چہار بیان درست شنید با بیان صوفیان گوییم با محی الدین ابن اعرابی در راستہ داغ کردہ ایم و با سوفسطائی
کار نداریم الناس نیام فاذا ماتوا انتبہوا الی آخرہ چون حیات طبیعی مردم میر بحیات حقیقی زندہ شود آن نوم است
این انتباہ موت خلقت طبیعی عبارت از نوم شد و زندہ شدن بحیات حقیقی این انتباہ شد چنانکہ عیسی علیہ السلام میگوید لن یلج ملکوت
السموات والارض من لم یولد مرتین الناس نیام یعنی بغفلت گرفتار اند چون ازین بمیرند بحیات حقیقی رسند آنگاہ ازین
انتبہوا است این سخن بسیار بار مکرر است اگر تو میری بحیات حقیقی رسی این نمو از شود کہ تو وجودی کہ ہمین فانی است حقیقی وجہ آن حقیقی بدو تو دادہ
و آخر تمہیدات مطالعہ کنی ہمین سخن یابی مگر کیمیائی از ہر جنس زہر مع اکسیر بیان کند مطلوب ہمان یک چیز باشد گفتہ اند الطرق شتی
والمقصود واحد **قولہ** ہنوز پختہ نبود زیرا چہ اگر پختہ بودے دنیا حجاب نیامدے مقصود از وے نمایت نشود تا
خود این دنیا از میان بکلی برگیرد آنگہ شہود مقصود باشد اما این سخن نازکتر است کہ با وجود دنیا دنیا مزاحم نباشد

Marfat.com

ن ندانست راہ با سر عشق نبرد و عشق خود او را شیفتہ و مدہوش میداشت و او خود می ندانست کہ او را چہ بودہ است
پیوستہ[۶۰] با حزن واندوہ می شد اے عزیز این مثال را گوش دار کہ کودک[۶۱] دہ سالہ زنانرا
دوست دارد اما ہنوز اہلیت فراش ندارد و تا بوقت بلوغ چون بالغ شود قصد مراد خود کند اگر
مرادش حاصل شود فہو المراد والا گرنہ شود آن حسب اقتضاے شہوت بلوغ سر از درون او برکند
ن در طلب مقصود خواہد آید — و در طلب قوت شہوت بمقصود خود آید و بعضے[۶۲] باشد کہ ازین مقام جز اضطراب و بے شکیبائی حاصل

ظاہر با باطن جمع باشد این سعادت را جمع و جمع الجمع خوانند خہ خہ زہے ذوق زہے شوق **بیت**

معشوق بسامان شد تا باد چنین باد ❊ کفرش ہمہ ایمان شد تا باد چنین باد

عجب کارے نیست عمرے در طلب جست و جوے گذشت، ہیچ کس نشان ہم ندارد چنان بدو گفتند کہ اگر چنین بودے
رضا بحرمان شدے اما البتہ آن دغدغہ در بلا میداخت تحفہ تر آن بعد ہم درون خرقہ گلیمینہ خود یافت ہم در میان تر
خود دید از خود و بخود و فریاد بر آورد انا من اہوے و من اہوے انا تمام این بیان قاضی بعبارتے دیگر گفتم بین العبارتین تفرقہ
ہر جا کہ سخن کشادہ یابی ہمانرا پیشہ ساز گفتہ اند الطالب ظالم و جاہل و العارف عالم و عادل طالب چرا ظالم است زیرا چہ
تحصیل حاصل میکند و عارف چرا عادل است زیرا چہ وضع الشی موضعہ کردہ است **قولہ**[۵۹] راہ با سر عشق نبرد اگر بر سر
ن طلب عشق رود بے محبوب نبودے نطلبید کسے بشرط طالب کہ نیافت و انکہ بشرط طلبید بیافت در دنیا یافتن بہ از صد درمان
شد سخن تحقیق این است کہ اینجا حرمان و خذلان نیست ہمہ وجد و جدان است **قولہ**[۶۰] پیوستہ با حزن واندوہ باشد
سخنے بالا گفتہ ام فراق و وصال درد و لذت اعتباریست اینجا ہمہ ہمان سخن میرود **قولہ**[۶۱] کودک دہ سالہ
زنان را دوست دارد اما ہنوز اہلیت فراش نباشد کدام کودک دہ سالہ زنانرا دوست میدارد ما بارے
ندیدم مگر حکایت از تجربہ باشد و انکہ در بعضے نسخہ افتادہ است دہ سالہ معنی ندارد حاصل کلام ابتدائیست و توسطے است
وجدان مقصودے نخست طلب است اگر با اضطراب و بیقراری نخشیدہ است در مقامات مشاق نیفتادہ است و بستہ
شب و روز جست و جوے نمیکند بہوس نماند اگر این مرتبہ ترقی کند اضطراب و بیقراری زیادت گردد و مہر باب در رفتن و از مرجعے د
مشقے کردن پیش گیرد طلب نام یابد **قولہ**[۶۲] بعضے باشد کہ ازین مقام جز اضطراب بیقراری و بے آرامی سر نمیزند یکے

Marfat.com

ایشان نباشد و نداند که اورا چیست مرد را اول مقام از مقام روندگان باشد که درماندہ و متحیر باشد
و اگر اندک او را حالت اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ بوده است اما جز خیال ازان با او نمانده باشد و درین
خیال متحیر و شیفته مانده باشد

رباعی

یک روز گذر کردم در کوے تو من ❊ ناگاه شدم شیفتهٔ روے تو من
بنواز مرا که از پئے بوے تو من ❊ ماندم شب و روز در تگاپوے تو من

طالب گوید که کاشکے یکبار دیگر ره بر این حالت افتادمے تا نشان راه خود بدست آوردمے که راه
خیال چنان نباشد که راه عیان و آن راه از سر فراغت بخود کند چنان نباشد که بمعشوق و عشق کند اگرچه
فترتے از راه صورت و حجابے از راه بشریت و امن گیرشود این خود بلاے راه همه بود یا خود گوید اگر این
بار سر حقیقت نهم عهدے بکنم که دیگر بجز از عشق و معشوق پروا ے دیگر کس ندارم و جانرا بعد ازین فدا کنم

رُبَاعِیْ

روزے باشد که باز بینم رویت ❊ در دیده کشم چو سرمه خاک کویت
گر قدر تو دیروز ندانست رہے ❊ امروز همه جهان فداے تار مویت

آنکه اصلا نیافت دوم چیزے نصیبه اش شده است ذوق و اضطراب را زیادت کرده است و سیوم یافته ولکن نایافته بهم میرسد)
ندارد این طلبی و این سوختگی که مبتدا طلب داشت بعد وجدان مطلوب زیادت تر و بیشتر گرفتار شد اکنون این گرفتاری است
که رو نمود خلاص ندارد این مرضے است شفاے ندارد این بلائے که انتها ندارد **قوله** حالت اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ بوده است
طلبے که او را دارد اگر ازوں او سر بر زند تا بمراد رسد و یا بچیزے قرار نگیرد و بضرورت حیران و سرگردان بماند **قوله** یک روز
گذر کردم در کوے تو من مروے شاعر سخن گفته است علی العموم از شوق و طلبے اشارتے کرده است ازان هر سه طائفه که
گفتیم بحسب حال خود تحمل کند **قوله** طالب گوید اے کاشکے یکبار دیگر آنکه بالا گفته بود و ما جز خیالے با این نمانده باشد این خیال را
باز آورد و بر قرار بدان ره سلوک دهد و بدان ره رود و آنحالت که اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ میگوید که از راه خیال عیان نباشد که راه عیان هم چه
در میان اقتدا مقصود این است که این زحمت بر خود اگر در تحقیق بدست آمد جز این نبود **قوله** این خود بلاے راه همه بود و هست کفر

Marfat.com

دانی اے عزیز کہ جمال لیلی با عشق مجنون شیفتہ چہ میگوید کہ اے مجنون اگر غمزہ زنم صد ہزار مجنون صفت باشند کہ ہمہ از پاے در آیند و افتادہ غمزۂ ما شوند گوشدار کہ مجنون چہ میگوید کہ فارغ باش

بیت

گر غمزۂ تو فنا دہد مجنون را ❊ ہم وصل کنی بقا دہد مجنون را

ن وصال بلطف تو بقا

عاشق را اگرچہ ہمہ فنا از معشوق باشد اما بقا ہم از معشوق یا بدل فارغ وار

رباعی

گر رنگ رخت بہ آب برادہ شود ❊ آب از طرب رنگ رخت بادہ شود

در تو بمثل بکوہ بر بوسہ دہی ❊ کوہ از لب تو عقیق و بیجادہ شود

محرمان[۶۸] عشق خود دانند کہ عشق چہ حالت است اما نامردان[۶۹] و نخشان را از عشق جز ملامت نباشد و خلعت عشق خود ہر کسے را ندہند و ہر کسے خود لایق نباشد ہر کہ لایق عشق باشد خدا را شاید و ہر کہ عشق را شاید خدا را شاید سخن عشق با عاشقان تواں گفت و قدر عشق خود عاشق داند فارغ از عشق جز افسانہ نداند و او را نام عشق و دعوے عشق خود حرام باشد

رباعی

آنرہ کہ من آمدم کدامم ستایدل ❊ تا باز روم کہ کار خامم ستایدل

بلوے راہ ہمہ است اما تا کرا ایندہ افتد تا کرا نفتد **قولہ**[۶۷] اے عزیز کہ جمال لیلے با عشق شیفتۂ مجنون تصویرے خوش میکند اگر حضرت صمدیت باطالبان از عالم بے نیازی ایشان عشقہا از ہر چیزے ازاں جمال بر ایشان عرضہ شود کہ قہر با لطف آمیختہ کردہ و در دوستی با یگانگی سرشتہ طالب را در جہان بقا نا ماند نظرے را وجود نباشد طالب را این معاملہ است کہ خود جز این آرزو نیست کہ تو غمزہ زنی و من بجان شوم چون من بجان شوم بجان زندہ نمانم اینجا عاشق با دل خویش میگوید ازیں جاں تریں کہ گر ایں جان برود جانان جان تو باشد بے غم باش کہ آن خود جان تست ایں رباعی کہ می آرد ہمہ دان اشارت میکند

قولہ[۶۸] محرمان عشق خود دانند محرم عشق اوست کہ ازاں مے قطرہ در کامش چکیدہ باشد یا بوے بمشامش رسیدہ این چنیں راہ عشق باشد جز آنچہ فاضی نامند **قولہ**[۶۹] اما محققان نامرد مانرا مقرر داشتہ اند کہ از عشق جز ملامتے نباشد زیرا چہ ایں کار بیہودہ کاریست و آنکہ از عشق حکایت کند چنانکہ بعضے صوفیاں حکایت ہاے این مقام گویند

Marfat.com

در ہر نفسے ہزار دام است ایدل ∴ نامردان را عشق حرام است ایدل

علیکم بدین العجائز نخست خوب گفت اے عاجز کہ تو سر و طاقت عشق نداری ابلہی اختیار کن کہ اکثر اہل الجنۃ ہلہ و للجاہلۃ قوم آخرون ہر کہ بہشت جوید او را ابلہ میخوانند ہمہ طالب بہشت شدہ اند و یکے طالب عشق نیامد از بہر آنکہ بہشت نصیب نفس و دل و عشق نصیب جان و حقیقت بدانکہ ہزار کس طالب مہرہ باشند و یکے طالب در و جوہر نباشد

و از اسلوک نامند چہ افسانہ نگویند تا ندانند خوش وقت آن بزرگوار کہ این رباعی از بان او برون آوردہ است

رباعی آن رہ کہ من آمدم کدام است اے جان الی آخرہ **قولہ** علیکم بدین العجائز

باحتمال چند معنی است یعنی دلیل و برہانے مطلع مکن ہر چہ از محققے و عارفے بشنوی دل ہمدان بنہ ہمہ ان را گیرد و ہم بران متوجہ باش دیگر عجائز را مسکنت و بیچارگی و احتیاج و درماندگی ملازم حال ایشان است با ہمہ تحقیقے کہ ترا است آن مسکنت بیچارگی را چنانکہ عجائز دارند ملازم دان دیگر عبارت است از فرط حاجت خصوصاً زال بیوہ کہ احتیاج ذاتی دارد تا انکہ او را مال و اسباب ہمہ چیزے باشد بدین مثال مرد عاشق بہر مرتبہ عشق کہ رسد بہر مطلوبے کہ فائز شود اما عشق باوے باقی ماند احتیاج از معشوق نگریزد یعنی دیگر عجائز را عادت باشد ہمارہ در تعبد باشند روزہ دارند نمازے گذارند آنکہ صوفیان گویند مثل پیوزنے و زالے زنے کہ کارش جز نماز و روزہ نیست اکنون کار طالب بجائے رسد کہ فارغ شود بنشیند تا آنکہ مردمان گویند کہ او عاشق نیست فارغ است او آشنا نیست بیگانہ است و او خود بہ انتہاے مقامات دوستی رسیدہ **قولہ** اکثر اہل الجنۃ البلہ، دو معنی احتمال دارد یکے آنکہ قاضی در متن گفت یعنی خداوند سبحانہ را گذاشتہ بہشت اختیار کردہ نہ انکہ ابلہ و احمق باشد

نالمحق معنی دیگر الممذق بالحقائق والمستغرق بالبوادۃ یری کالا بلہ لا یہتدی الی شیء کل امتہ الی شی فھو المحاطۃ بالحقایق فلا جرم یری کالا بلہ و الجنت دار القرار و الاطمینان فھذا الرجل فی ھذل و ھذیان فی فرح و ریحان فلا جرم یکون ابلہ **قولہ** بہشت نصیب نفس و دل باشد این جا نصیب نفس و دل باید گفت دل مشترک است میان ہمان و نفس بلکہ عاشق را

Marfat.com

آنکس کہ قدم بمجاز در دایرہ عشق نہد چون بمیانۂ عشق رسد گوید من میدانستم کہ قدم در نمی پایست نہاد و لاجرم بباید کشید باز کہ آن عاشق بزور و کراہیت خود را در راہ عشق آوردہ باشد اما عشق را نشاید و آنکس کہ طاقت بار کشیدن عشق ندارد گوید۔ سنائی

با دل گفتم کہ لعل زرق فروشش ❊ کم گرد بگرد عشق و با عشق مکوشش
نشنید نصیحتم بمن برزد دوشش ❊ تا لاجرمش زمانہ می مالد گوشش

اے عزیز مگر جوہر جانت را غرض عشق نیست کہ ہیچ جوہر نیست کہ از عرض خالی باشد و بے عرض تواند بود جوہر عزت را عرض عشق است این حدیث را گوش دار مصطفیٰ گفت اذا احب اللہ عبدا عشقہ و عشق علیہ فیقول عبدی انت عاشقی و انا محبی انا عاشق لک و محب لک ان اردت اولم تر دگفت او بندۂ خود را عاشق خود کند آنگاہ بر بندہ عاشق شود و بندہ را گوید کہ تو عاشق

بدل نسبت کنند و مجاز را بمشاہدۂ عشق و آئینۂ دل **قولہ** آنکس قدم بمجاز در عشق نہد عشق مجاز چہ باشد مجاز در معنی است

فتاباید مجاز بجز است فعل برآسکان یعنی محل مجاز حقیقت بینہما علاقہ یا بدنا مجاز عنایت تولن کردہ دیگر مجاز معنے گذشتن باشد محل قرار و استقامت نیست فعلے نہد عاشق مجاز چون بمقام عشق رسد ازین صورت گذشتن بدان معنی رسیدن بیابد چال و خادق را قطع باید کرد پس خود را درین انداختہ در گرداب افتادہ لابد منہ و لابسیل الیہ معلوم است اگر حرارت آتش عشق بر دریا افتد ما را زدریا برآرد بیچارہ کہ اینجا مبتلا شد جز غم بر غم رو بر رو ندید جز ستوہ اندوہ جز کوہ بلا بر سینہ اش نباشد اما اینقدر بباید دانست این دردمندی است کہ بمقابلۂ صد ہزار او یافت **قولہ** جوہر جانت را عرض نیست وقوے از صوفیان ذاتے بے عرض تصور کنند بران اختلاف کہ میان قوم مشہور است قاضی جوہر عبارت از ذات میگوید و عرض عشق بلب تصور میکند **قولہ** او بندۂ خود را عاشق خود کند آنرا کہ عاشق خود کند او کسے است کہ او خود عاشق است این عبارت ازینست کہ عاشق می شود و معشوق می شود و معشوق میباشد **قولہ** اذا احب اللہ عبدا عشقہ این لفظ از روے عربیت چہ معنے دارد دیگر این میگوید کہ خدا را ارادت بعشق بندہ باشد اینجا او را عاشق کند و خود عاشق او بود اگر این چنین نباشد اینجا عاشق صورت نبندد محی الدین ابن العربی مطلبے و مقصدے کہ او میگوید اینجا سخن دراز کردہ بیانے باطوے و عرضے بنیاد نہاد و در قدسی دیگر ہر عوارف آوردہ است کہ شغفنی و عشقتہ **قولہ** ان اردت اولم تری این کار با تیار آنکس نیست خواہ دیا مخواہ

Marfat.com

و محب مائی و ما معشوق و حبیب توام اگر تو خواہی و اگر نہ دانستی کہ جوہر عزت ذات یگانہ از عرض است و عرض جز عشق نیست اے عزیز ہرگز فہم نتوانی کردن کہ چہ گفتہ میشود عشق[۴۸] خدائے تعالیٰ جوہر جان ما آمد و عشق ما جوہر وجود او را عرض آمد عشق ما او را عرض و عشق او جان ما را جوہر اگرچنانکہ جوہر بے عرض متصور نباشد عاشق بے معشوق و بے عشق ممکن باشد و ہرگز خود ممکن و متصور نباشد عشق عاشق و معشوق درین حالت قایم یک دیگر باشند و میان[۵۰] ایشان غیریت نشاید جستن مگر کہ این جا تنہا نخیزد مرا

چون آب و گل[۵۱] مرا مصور کردند ؎ جان را عرض و عشق[۵۲] تو جوہر کردند ن۔ حاصل ذات ما

تقدیر قضا را چو قلم بر کردند ؎ عشق تو و جان[۵۳] ما برابر کردند ن۔ عمر

اگر مردی و عشق مردان داری این سہ نوع عشق کہ بر من گفتہ شد و درین بیت ہا کہ خواہم گفتن ن کہ گفتہ شد

او را عاشق کرد و خواہد معشوق تو شود دریا نشود سیلاب عشق تمام او را محیط شدہ است او را در غرقاب آب انداختہ است او طعمۂ ماہیان و نہنگان گشتہ است **قولہ**[۴۸] عشق خدائے تعالیٰ جوہر جان ما آمد گفتہ ام وجود را سہ چیز باید فعلے و ظاہلے و قابلے عشق بے سہ چیز نباشد عاشق و معشوق و عشق این عبارت کہ قاضی میکند کہ جوہر جان و عرض عشق او حاصل این ہمین است فکرے باید کردن **قولہ**[۴۹] جوہر جان ما آمد یعنی بقاء ما و قیام ما بو گفتند عاشق و معشوق و عشق ہر سہ بمعنے یکے است دانکہ گفتند فاعل و مفعول و فعل ہر سہ بہم پر بودہ اند ہمیں بیانست **قولہ** و میان ایشان غیریت نشاید جستن ہر آئینہ جوہر یکے با ہمہ نسبتے تمام کردہ اند فرق جز بہیئتے و صفتے و شکلے و اعتبارے نباشد صوری باشد معنوی محی الدین ابن العربی کہ او ممکنات را غیر متناہی میگوید مطلق و مقید را بیانے میدہد حاصل بدین وہمہا نست رحمت خدائے بر قاضی با و حقیقت را بر صورت عشق بیان میکند آن بدنہبی و بیدینی کہ در بیان دیگران می آید از بیان او کسے را این وہم میرود **قولہ** چون حاصل اصل ما مصور کردند یعنی شئی کہ قابل مصوری و تعینے و تشخصے ندارد ما وہم تصور کرد و او را شکلے صورتے و ہیئتے پیدا آمد از اعبارتے برین میکند چون حاصل اصل ما مصور کردند **قولہ**[۵۲] جان را عرض و عشق تو جوہر کردند عرض از جوہر خیز عشق ما از ان جوہر تنزع عشق و منقش **قولہ**[۵۳] عشق تو و عمر ما برابر کردند یعنی بمبدا و منتہا برابر یم یکجا آمدیم یکجا ہاشم یکجا رویم۔

Marfat.com

بازیاب کہ قطعہ سخت بامعنی آمدہ است اے عزیز مطرب[۸۴] شاہد بایستے وسماع تا این بیتہا بر نمط
اَلَستُ بِرَبِّکُم بگفتے ومن وآن[۸۵] عزیز حاضر بودمے بے زحمت دیگر آنگاہ آن عزیز را سماع معلوم
شدے شاہد بازی[۸۶] پیشہ تو شدے وبت پرستے ترا قبول کردے مستی از تو صادر شدے کون و
مکان ترا خادم آمدے آنگاہ راز در بسم اللہ[۸۷] بر تو کشادہ شدے پس[۸۸] ترا نقطۂ با بسم اللہ کردندے
و درین مقام شبلی را معذور داری آنجا کہ گفت انا نقطۂ با بسم اللہ[۸۹] گفتند ویرا تو کیستی گفت
من نقطۂ با بسم اللہ ام ونقطۂ با بسم اللہ از اصل بسم اللہ نیست وغیر بسم اللہ نیست اصل بسم اللہ را
بنقطۂ با حاجت باشد کہ اظہار بسم بدان باشد اما از نقطۂ با بے اسم بہ بین چہ باشد این
بیتہا بخواں۔

بر مہین سریر سر شاہ آمد عشق ؎ بر کاف کلاہ کل کلاہ آمد عشق
بر میم ملوک ملک ماہ آمد عشق ؎ با این ہمہ یک قدم ز راہ آمد عشق

قولہ[۸۴] مطرب شاہد بایستے نمی گوید حاضر بایستے یعنی غیبے بر ما شاہد شدے وآن شاہد زبان اَلَستُ بِرَبِّکُم
این قطعہ خواندے قولہ[۸۵] ومن وآن عزیز حاضر بودمے بے زحمت دیگرے ہمیں معنی است قولہ[۸۶] شاہد
بازی پیشۂ تو شدے آرے چون غیبے شاہد شود وشاہد مر آن مشہود را بتے گردد اورا بضرورت بت پرستی
پیش آید قولہ[۸۷] در بسم اللہ بر تو کشادہ شدے نخست گفتم یک شئی کہ جز ہ لا یتجزی و لا ینقسم وآن خود
بسبب شکل وتصویر عشق ومعشوق پیدا آوردہ است آنہم خدائی وبندگی است خدائی وبندگی در بسم اللہ محقق است
قولہ[۸۸] پس ترا نقطۂ با بسم اللہ میکردند بدان آمدے کہ بیک شئی صفت او گفتم ترا ہم چناں میکردند شبلی
رضی اللہ عنہ این معنی گفت انا نقطہ با بسم اللہ گفتہ اند اعلم کلمۂ بل حرف بل نقطۂ ہم بدین معنی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ گفت
اعلم نقطۂ کثرہا الجہل قولہ[۸۹] انا نقطۂ با بسم اللہ نقطہ بسم اللہ غیر بسم اللہ نیست چنانکہ در صفات گفتند ایشان بمعنی دیگر
اما این بدین معنی میگوید کہ آن وجودات عین آن وجود نہ غیر آن وجود نہ عین آن وجود نہ چرا زیرا چہ او منزہ از صورت وشکل پس او عین وجودات
نباشد وجودات غیر او نباشد زیرا چہ ہمان وجودات کہ بہ صورت وأشکال ظاہر شدہ است قولہ[۹۰] اصل بسم اللہ را بنقطۂ با حاجت باشد

Marfat.com

اے عزیز دانی کہ شاہد ما کیست و ما شاہد کہ آمدہ ایم شرح عشق کبیر عشق میانہ را کو شدار روایت شاہد مشہود
بیان ایں دو شاہد نمودہ است میانہ عشق را فرق تواں یافتن میان شاہد و مشہود اما نہایت عشق
آں باشد کہ فرقے تواں کردن میان ایشاں اما عاشق چوں منتہی عشق شود عشق شاہد و مشہود یکے بود ن شود ـ ف تواں
شاہد و مشہود باشد و مشہود شاہد بود و تواں ۹۲ را از نمط حلول شمارند این حلول نباشد کمال اتحاد و
یگانگی باشد و در مذہب محققاں جز ایں دیگر مذہب نباشد گر ایں بیت نشنیدۂ رباعی
آنرا کہ حیات از بت شاہد نیست ۹۳ ٭ در مذہب کفر زاہد و عابد نیست
کفر آں باشد کہ خود تو شاہد باشی ٭ چوں کفر چنیں ست کسے را بد نیست
تمامی ۹۴ شرح شاہد و مشہود در تمہید ہم گفتہ شود انشاء اللہ اما درین اوراق اول گفتم کہ مذہب و ملت

منزہ از صورتہ و اشکال است قولہ ۹۱ عشق عشق میانہ گفتہ ام و بالا کہ عشق کبیر خالی از علتے و سببے است و عشق میانہ
خالی از علتے نیست مقام عشق کبیر و عشق میانہ چنانکہ بالا گفتہ ام بسیار بارین میانہ تا آنزمان میانہ است کہ ہمان انتہا
نیست چوں بانتہا رسید ہمان عشق کبیر شود ثرالہ تا ادام نام ثرالگی یافتہ است کہ نمکداختہ و با آب یکے گشتہ چوں آن
ثرالہ میان دو آب پیدا شدہ گداختہ با صل خود پیوست عشق میانہ رفت عشق کبیر چنانکہ شرط اوست بمکان لامکان
خویش مقیم و مستدیم است در بحر فنا در بقا ما این است با نتہا رسید و یکے گردد اما در دوئی واند و فراق در میانہ بود
آن باقی فعلے ندارد ہمہ گفت و شنید جزو ہمے و خیالے نیست اگر آن ثرالہ عین آب شد انگہ غم واند و چیست داگر نشدہ
است میانہ چہ باشد قولہ ۹۲ تو این را نمط از حلول شمارند درین بیان و ہم حلول نباشد اما قاضی البتہ ہر بار این
لفظ می فرماید از جہان برگرفتیم جز یکے وجود و شہود نماند آن بلا از کجا آمد این حلول را کہ تصور کرد وقتے کہ در خاطر ما نگذشت
این سخن اما قاضی میگوید قولہ ۹۳ تمامی شرح شاہد و مشہود احتمال سہ معنی دارد شاہد خداوند مر او باشد تعالی و مشہود
بندہ کہ او تعالی برین شاہد است و دیگر بندہ شاہد و مشہود خداوند تعالی خدا بر بندہ شاہد شدہ است و دیگر شاہد ہست
کہ مشہود است و مشہودے کہ شاہد است اگرچہ بطرف مغایرت تقاضا کند اما باعتبارے جمع ہم ہست چو آدمی زید و عمرو
در مجمی یکے اند ہر چند کہ شاہد دگر و مشہود دیگر اما در مشہود ہر دو یکے اند قولہ ۹۴ شرح آنکہ شرح نتواں کرد رمزے ازیں گفتیم چوں
شد و مشہود شد ہر آئینہ عشق میانہ شد چوں شاہد شد و نہ مشہود شد ہر دو یکے شدند ہر آئینہ عشق کبیر شد و العمری اگر فکرے میکنم
ہمان سخن محی الدین ابن اعرابی است کہ مطلقے و مقیدے میگوید قولہ ۹۵ در مذہب کفر زاہد و عابد نیست دو احتمال دارد یکے

Marfat.com

مجان خدا چیست وکدام است ایشان[۹۵] بر مذہب و ملت شافعی و ابوحنیفہ وغیرہا نباشند ایشان بر مذہب عشق خدا باشند تبارک وتعالیٰ چون خدا را بینند تعلے خدا دین و مذہب ایشان باشد چون محمدؐ را بینند تعالے محمد ایمان ایشان باشد و چون ابلیس را بینند دیدن ابلیس نزد ایشان کفر باشد معلوم شد کہ مذہب ایمان این جماعت چیست وکفر ایشان چیست[۹۶] اکنوں ہریک را ازین مقامہا

بیت

درین بیتہا بازیاب

دین ما روے جمال آن بت جانانہ است — کفر ما آن زلف و ابروے سیہ ترکانہ است

از جمال خد و خالش عقل ما دیوانہ است — از شراب عشق آن ہر دو جہاں میخانہ است

روح ما خود آذر است قلب ما بتخانہ است — ہر کرا ملت نہ اینست او ز مایگانہ است

شاہد را شنیدی کہ کیست خد و خال و زلف و ابروے معشوق را گو شدارے عزیز چہ دانی کہ

کفرے کہ اہل شرع گویند یعنی اگر ایشان شنوند کافر خوانند وہ دوم کفر آئینیت مراد باشد تا ثنویت نخیزد کفرہا تی باشد بسیار جا است کہ ازین کفر می نامند و این حاجب و محجوب می نامند **قولہ**[۹۵] ایشان بر مذہب شافعی و ابوحنیفہ نباشند ازین مذہب و معاملات و عبادات مراد ندارند و ازین معتقدات مراد دارند ہرچہ ایشانرا بمشاہدہ و مکاشفہ و معائنہ معلوم شود از خدا و مصطفے مذہب ایشان را این بود اما ایشان چنین گویند الحمد للہ ہرچہ ما را مشاہد شد و ما آنرا معائنہ دیدیم بفضل اللہ با معتقدات شرع برابر آمد آن شرع از ان من و تو نیست انچہ مرتضے و مصطفے مشاہدہ و معائنہ دیدند و بدان وعدہ کردند خلق را ہمان معتقد و ہمان سلوک شد صوفیاں ہمیں میگویند کہ انچہ ما دانستیم یا دیدیم و دانش مصطفے و مرتضیٰ بود ہماں بود اگر نہ خوف فساد عقیدۂ ما بودے

قولہ[۹۶] کفر ایشان چیست تحقیق شد کہ کفر ایشان باز ماندن از خدا یکساعت باشد و ایمان ایشان مشاہدہ حق بعین و عیان انچہ ما گفتیم قاضی در رسالے کہ آوردہ است گفتہ کہ در باب ہماں بود و ہمانست اگر قہر و جمال و غمزہ و کرشمہ نباشد اول آنرا اعتبار کن بعد ازان عشق شیخ روزبہان در حکایت عشق قدیم و حدیث اشارتے کردہ موافق این تمام است۔

Marfat.com

خدوخالش وزلف وابروے معشوق باعاشق چہ میکند چون برسی بدانی کہ خدوخال معشوق جز چہرۂ[۹۸] نور محمدیان کہ اول[۹۹] ماخلق اللہ نوری نور احمدؐ خدوخال[۱۰۰] شدہ است برجمال نور احد اگر باور[۱۰۱] نیست بگو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ درینا[۱۰۲] اگر دل گم نیستے درمیان خدوخال این شاہد دل بگفتے کہ

قولہ[۹۷] وابروے معشوق باعاشق چکند تجلی جلال میکند ذرہ ذرہ میگرداند نیست ونابودی ساز دصورت حسن وجمال می نماید از نابودی آرد غمزہ را وکرشمہ را ناز وہ نیاز ہم برین فہم برطریق شاہوان عنایتے کن قاضی ہمین گفتہ است

قولہ[۹۸] جز چہرۂ نور محمدیان آرے چو تمثیلے وتشکلے راگویند بارے چہرۂ محمد کہ ہر جا کہ حسنے است معار ومستعار از جمال اوست کما قیل شعر

کل الجمال غداۃ وجہک مجملا ⁂ لکنہ فی العالمین مفصلا

اما این نور مطلق باشد اما در صور وابدان واشکال مفصلا بہترین تفاصیل وزیباترین اشکال انور وجلے چہرۂ محمد است

قولہ[۹۹] اول ماخلق اللہ نوری اول ظہورے کہ نور اللہ شد بصورت محمد شد واز ان صورت بحکم فیضان مبدء کہ بقسمتے رسید اول ماخلق اللہ نوری اضافت کردہ است او خلق اللہ گفتہ است واول گفتہ است بضرورت باشد کہ این متحد ان وجود محمد را کفو وحجاب نباشد چنانکہ وجود ابلیس را لاحول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادم این حجاب نورانی است آن حجاب ظلمانی نقیضین جمع نشوند اما ازین رو کہ حجاب اندرونداں تسویہ دہند قولہ[۱۰۰] خدوخال شدہ ست برجمال نور احد احدیت واحد واحد است آنجا میگویند کہ بہم اعتبار نزد حقیقی باشد چون احد را احمد کردند میم درمیان آوردند چنانکہ سنائی گوید بیت

از احمد تا احد بسے نیست ⁂ میمی بمیان حجاب معنی است

پس احد شد قولہ[۱۰۱] بگو لا الٰہ الا اللہ دو معنی را راست میبرد اگر باور نمیداری این حقیقت را علی ہذا کافری دوم محمد یا لا الٰہ الا اللہ ضم کردند میہا انتہائے واتحادے میبرد ہمین کلام پیدا آورد گواہی داد بران بیانے کہ ما کردیم

قولہ[۱۰۲] درینا اگر دل گم نیست حاصل کلام قاضی برین باز می آید کہ طالب در صفات باری کہ ہر یک از دیگرے بسوے ظاہر ضد ونقیض می نماید وجملہ وجودات محاط صفات او اند وصفات او محیط مثلا طاؤس وطوطی وامثال این

Marfat.com

ن خال آن خدوخالش معشوق با عاشق چه سرها دارد اما دل که نهان شدو درمیان خدوخال متواری

ن کن که دگر نیخته شد این گم دل را کسے باز یابد اگر باز بدست[۱۰۳] آید بگوید انچه گفتنی است رباعی

ان بت که مرا داد بهجران مالش ✻ دل گم کردم میان خد و خالش

پرسند رفیقان من از حال دلم ✻ آن دل که مرا نیست چه دانم حالش

اے عزیز اگر بدان مقام رسی کافر[۱۰۴] ایجان بحری که خدوخال دیدن معشوق جز کفر و زنار دیگر چه

فائده دهد باش تا رسی و بینی آنگاه این بیچاره را معذور داری در گفتن این کلمات هرگز مسلمان

کافر را دیدی از حسن و جمال محمد رسول الله جله مومنان کافر شده اند و هیچ کس را خبر نیست تا این

کفر نیابی بسر حد ایمان و بت پرستی نرسی لا اله الا الله[۱۰۵] محمد رسول الله تمام این وقت باشد و کمال

همه نسبت بلطف و جمال دلبندما روکردم و شیوه گر گفته بقهر دارند جمیع اوصاف بدین دو صفت بازگردد جمال و جلا

و لطف و قهر چون دانستی اکنون بدانکه در فهم آن گم و در احاطه این گم و در اطلاع اسرار آن گم تو اینچنین گم و تو نه بینی کجا

دریابی و چگونه دریابند خدمت را عنایت از جمال کرده و خال را از قهر متواری زلف را بدین وضع کن کرشمه و شیوه و غمزه

برین رود خنده در فتار نسبت بالابرند قاضی میگوید دل در ورطات گم شده الوصیفه بفروزان خویش وجود دل با

گرفت بیچاره گم شده را کجا یابند و که نشان دهد قوله[۱۰۱] اگر باز بدست آید بگوید از خود رفته است ره

گم کرده است ضابطه از دست شده شاید معذور هم باشد ان الله لا یواخذ بما یصدر عن العشاق قوله

کافر ایجان بحری او تعالی زاده و حجاب است حجاب ذات و صفات و افعال همه ران مندرج و حجاب ذات آنکه او

صفات مانند هم علیه الصلوات السلام منشا و منتزع از صفات تشکل و تمثل هم بدان تا آنکه حق تعالی هم بدان اشارت کند

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ مرد مسلمان مومن هم بخدوخال محمد ایمان آورد هم بدین کافر شد از ذات محمد

شد محمد وسیله است میان حق و بندگان او تو آن روز یکه هم بوسیله مانی مقصود گذاشته هم بدو قرار گیری نه انکه

شهود مقصود کلی محجوب و درماند و یابی فافهم و اغتنم قاضی سخن گردانیده همین نویسد ما سخن راست آورده می نویسیم

باید قوله[۱۰۵] لا اله الا الله لا آله نفی ما استحال وجوده الا الله اثبات ما استحال عدمه محمد رسول الله هر دو طرف را گ

Marfat.com

دین وملت درین حالت نماید برخوان - مثنوی

معشوقۂ من حسن وجمالے دارد ؎ بر چہرۂ خوب خد وخالے دارد

کافر شود آنکہ خد وخالش بیند ؎ کافر باشد[۱۰۶] ہر آنکہ حالے دارد

خد وخال این شاہد شنیدی زلف وچشم وابروے این شاہد دانی کہ کدام است اے عزیز مگر نور سیاہ[۱۰۷] پرتو بالاے عرش عرض نکردہ اند این نور ابلیس است کہ ازان زلف این شاہد عبارت کردہ اند و زلف[۱۰۸] نسبت بانور الٰہی ظلمت خوانند

است محمد نفی ما استحال وجودہ رسول اللہ اثبات ما استحال عدمہ باش تمثل وتشکل. تقضاے ذاتی است پس محمد اثبات ما استحال عدمہ باشد رسول اللہ از و آمدہ است او بر سالت دعوی کردہ است اِنَّکَ لَا تَہْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ ہم ازین حکایت میکند تو گوئی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جملہ صفات وافعال را باذات ہم اثبات کردہ باشی مرد مومن اگر ختم کار بریں آید کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اختتام کار او ہمہ بر خیر وسعادت باشد قولہ[۱۰۶] کافر باشد ہر آنکہ حالے دارد حال از تحول است پس آنکہ او حالے دارد بے شبہہ او کافر است کہ ہنوز در مقام تحول است قولہ[۱۰۷] مگر نور سیاہ بالاے عرش نور دو معنی دارد یکے انکہ روندگان در ابتدائے حال انوار متلون بینند سپید وزرد وسرخ وسبز پس این ہمہ انوار از نور سیاہ بینند نور را باسیاہ چہ نسبت چنانکہ دیدۂ درون سنگے سیاہی در روز ہا نماید و ہمہ آئینہ اصل آہن رنگ او سیاہ است بران صفا شدہ کہ روے می نماید دوم نور سیاہ عبارت از ظہور قہر اوست و آن در اے عرش است زیرا چہ عرش یکے از مخلوقات است واو صفتے خاصۂ ذات است از عرش بگذرند در اے عرش شوند نور سیہ بر کسے تجلی کند آہ چہ صفت کنم چگویم کہ ہر چہ در آن نور افتاد ہر وجودے کہ بود ہمہ گم شد اگر وجود خویش بیافت باز گردد محمد باشد احمد باشد ویا انکہ چیزے از فیض او نصیبہ یافتہ باشد چنانکہ بعضے انبیا قاضی عنایت از نور سیاہ [illegible] کردچون من نور سیاہ. عنایت قہر کردم وابلیس سر ہمہ مقہوران ہر آئینہ نور سیاہ نسبت بنحرابی وتاریکی دارد وآن ہمہ لباس ابلیس است قولہ[۱۰۸] وزلف نسبت بانور ظلمت خوانند ہر آئینہ ہر جا کہ روشنی است بافتاب نسبت کنند وہر جا کہ تاریکی است بشب بعضے روندگان را در بہشت ودوزخ برند برائے تحقیق ارسال ودعوت را

Marfat.com

ولیکن نہ ظلمت باشد دریغا مگر کہ ابو الحسن بیتے با تو نگفتہ است و تو این بیتہا نشنیدۂ رباعی

دیدم نہاں گیتی و اصل دو جہان ❊ واز علت و عار برگذشتم اسان

آن نور سیہ ز نقطۂ لابر تر دان ❊ زان نیز گذشتم نہ این ماند و نہ آن

دانی کہ این نور سیاہ چیست وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ خلعتِ اوآمدہ است وشمشیرِ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ کشیدہ است وَظُلمت فِیْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ فضولی وخود رائی اختیار کردہ است وپاسبان عزت آمدہ است و دربان حضرت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم شدہ است دریغا از دست کسے کہ شاہد را بیند یا این چنین خد و خال و زلف

ہر جا کہ تذبذباتے است او را آنجا برند تا عین الیقین آنرا مشاہدہ کند یک دادیہ درد و زرخ نامند درین در آمدن طالب نتواند از نظارۂ او پا پس گیرد اما چون نمودنش ضروری است دہکہ بزنند و یا برگیرند درمیان آن باندازند در جایۂ نظارہ و زرخ دشواری نبود مگر درین نظارہ حالش بجاں رسد دلش فغاں درآید سراسیمہ شدہ وہ ندارد کہ چہ در ظلمات است **قولہ** واگر نہ ظلمت باشد این سخن کہ نہ ظلمت باشد این رباعی مناسب نیست زیرا چہ میگوید نہ این نہ آن اگر گویم کہ بہ نسبتے ازان افتادہ نسبتی ابلیس این نشان دادہ است این نور سیاہ زلا نقطہ برتر دان ازین بیت اشارت بنور سیاہ باشد **قولہ** دانی این نور سیہ چیست یعنی منبع کفر این نور سیاہ است **قولہ** خلعت او آمدہ است وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ این را خلعت نام نہادہ از انچہ از دوست آمدہ است وایشان چنین گویند کہ ہر چہ از دوست نکوست **قولہ** شمشیرِ فَبِعِزَّتِکَ سخنے در افعال و اعمال ابلیس آغاز کرد و آن کار شمشیر فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ در ظلماتِ فِیْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کشیدہ است یعنی فَبِعِزَّتِکَ لاغوینہم من قبل گفتہ ام **قولہ** دربان حضرت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم شدہ است از مردود و از مہجور او کہ نسبت نا بید با نور او و با صفت او دارد نتوان پنبہ گرفتن گرہم ؎ دیگوئی اعوذ باللہ من بعد مرحوم بعید است قریب میکند مرحوم

کہ خود را مرجوم ہی شمرد بدین صفت چوں ہم ازان ایم ہر چہ دارم ازو ہ ارم ہم با ایم ۔

Marfat.com

دابرو کافر و بت پرست نگردد و حسین[۱۱۴] وار جز انا الحق نگوید باش[۱۱۵] تا بایزید بسطامی یا تو
این معنی در میان نہد و ترا از حقیقت این کار آگاہ کند این بیتہا نیز گوش دار۔ رباعی

آنرا کہ حیاتش از دلبر نیست ؎ وز خال و خد و از لب شکر نیست
جان و دل من دو ابرو و زلف ببرد ؎ اندر دو جہان مشرک و ہم کافر نیست
از کفر بکفر رفتنت باور نیست ؎ زیرا کہ از و جز او دگر در خور نیست

قولے[۱۱۶] را ہر لحظہ در خرابات خانہ فَالْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا شریت قہر و کفر میدہد و قوے را

قولہ[۱۱۴] حسین جز انا الحق نگوید یعنی در خود آن ابرو و حسن و خد و خال و زلف چشم خویش در خود دید ہر آئینہ انا الحق گوید زیرا چہ خود را باین یافت این سخن دو احتمال دارد یکے آن کہ متکلم مثالے و اثبات توحید و صفات می آرد و این مثال ایشان است علے ہذا چون آن مثال او باشد انا الحق گفتن درست آید دوم ہر عضوے و جسمے را ابروے و خدے و خالے و ہر عضو کہ ہست بہر جمالے و صفتے کہ ہستند ہم از فیض اوست چنانکہ بالا گفتہ بودم اوست کہ بہمہ دستہا میگیرد اوست کہ بہمہ پا ہا میرود انا الحق گفتن چنین منصور درست آید قولہ[۱۱۵] باش تا بایزید بسطامی این معنی یعنی انکہ گوید سبحانی ما اعظم شانی اگر اینہم کلام را حکایت عن اللہ داری درست تر و تمامتر باشد ابیاتے کہ قاضی میگوید نظم است سامع تا کدام معنی برد اما قاضی برین معنی برده است صورت رنگ آمیزی این جہان بلکہ یک رنگست چنانکہ بایزید و حسین منصور ازان اشارت کردند قاضی انا الحق و سبحانی را بدین معنی تطبیق داده است سمعے و بصرے کہ مراست سمع و بصر اوست مرد عاقل این جا گوید آن باصرہ بصارت قوت ابصار دارد پرتو فیض اوست و فیض او قایم بدو محقق و محقق وسایط از میان برگیرد ہم بدو اضافت کند سبحان اللہ تا چہ تصریح میکنم میترسم نباید آن تصریح من ترا مشکل شود و بدو راند از د قولہ[۱۱۶] قوے را ہر لحظہ در خرابات خانہ یعنی ندانست کہ خرابات توحید و تمار خانہ وحدت جز یک بازندہ نباشد ہمہ اوست کہ الہام فجور در نفوس و قلوب کرد شرابی بر پریشانی خرابی بنمود تا آنکہ او را از خود نپسندد سبوئے دیا از خمے بکوزہ و قدحے برگرفت خود خورد بدانی شرابے پر خمے غرقابی گرفتہ اند غوطہ خورانیدہ اند

Marfat.com

ورکبہ انا مدینۃ العلم وعلی بابہا کہ شربت[۱۱۸] ابیت عندربی میدہد وتقویہا این
حالت باشد ہر[۱۱۹] دو شربتہا پیوستہ درکار است وہر دو طایفہ ھل من مزید[۱۲۰] را
جویانند مستان اورد رکبہ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ[۱۲۱] از شراب اوَسَقٰیہُمْ رَبُّہُمْ شَرَابًا طَہُوْرًا
مستی کنند وطایفہ دیگر در خرابات فَالْہَمَہَا فُجُوْرَہَا وَتُقْوٰیہَا بے عقلی کنند مگر ہرگز بُوَسْوَسِ

فَالْہَمَہَا فُجُوْرَہَا اینجا درست آید نخواہم در خاطر رود کہ این عذر فساق باشد لاحول ولاقوۃ الا باللہ ایہم سوختن و
افروختن باقی است **قولہ**[۱۱۷] انا مدینۃ العلم وعلی بابہا این علم کدام علم است علم باللہ معلوم علم پیست خداوند
قرطانی محمد میگوید من شہر علمم اگر گفتے من بحر علم ہمیں بس بودے علیؓ در آن شہر باید دانست ہر چہ از شہر برون
آید ہم از رہ در برون آید وہر چہ در آید ہم از رہ در در آید و اگر بحر گفتی علیؓ ہمچون شہر بودے ہمیں صفت
است در بحر از رہ نہر در می آید و آب نہر از بحر میرود کہ در بحر میرود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عین رحمت و علیؓ چشمہ او پس چہ معنی باشد چنانکہ فجور را گفتم تقوی را ہمان بیان است **قولہ**[۱۱۸] شربت
ابیت عند ربی میدہد شربت تقوی صاحب بیت است **قولہ**[۱۱۹] ہر دو شربتہا پیوستہ درکار
است یعنی شربت فجور و شربت تقوی **قولہ**[۱۲۰] ہر دو طایفہ ھل من مزید را جویانند دو معنی کافر فاجر
ہمہ روز در کفر و فجور مستغرق و بمبالغ مصر و تبلا گوئی زمانا فزمانا نعرہ ھل من مزید میزنند زاہد طالب عارف
محقق مطیع صادق در انجذاب او خود ظاہر و باطن با نعرہ ھل من مزید گویند شنیدہ اگر طالبے در رہ قدمے بصدق زنہا بلیس برود
بریں تلبیس او را نگذارند کہ بداند دور دراز است کہ نرسد جانہا فدا کردند ہزاران یکے رسید یا نرسید عبادت چند ہزار
سال بدست ساقی غیب نوشتہ ام وقدحے از درد خریدہ ام بیا با ما ساز کہ لذت فراق کم از لذت وصل نیست ہمہ نعرہ درد
و شور است پس آنکہ رسی بدانی کہ آن طالب شور چہ ذوق داشت طالب او را گویند مرا از کار باز مدار خذلان در قدم
من زن و مرا واپس از رہ مکن البتہ نیایم سر بر رہ خود رفتنی ام آن بدبخت چشمے پر آب کند گوید ہلہ چون انجا برسی سخن ترا
رواجے و اوجے شود یک لعنتے نامزد حال ما کنی و او را بگوئی داغ اِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بجبین او
نقش تر نویس قاضی عبارت ھل من مزید ہم ازین کردہ است **قولہ**[۱۲۱] مستان در کبہ وسقٰیہم ربہم مستی میکنند

Marfat.com

فِی صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ باتو حرب نکردہ است از شیخ واسطی بشنو

رباعی

این بیتہا

زلف بت من ہزار شور انگیزد ؎ روزے کہ نہ از بہر بلا برخیزد

وان روز کہ رنگ عاشقی آمیزد ؎ دل زرد و جان رباید و خون ریزد

خلق[۱۲۳] از ابلیس نامے شنیدہ نمی دانند کہ او را چندان ناز در سر است کہ پروائے کسے ندارد

اے عزیز چرا او ناز در سر دارد از بہر آنکہ ہمقرین آمدہ ست با خد و خال چہ گوئی[۱۲۴] ہرگز خد و خال

بے زلف و موے کمال دارد لا الہ و اللہ کمال ندارد نہ بینی کہ در نماز اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

یعنی ہر دو بخیال خویش محالے دارند یکے سرمستی دوم بیعقلی کند مست محبت کہ از شراب بیانی مستانہ شدہ است مستی

کند دوم در خرابات حرمان و خذلان سر نہ فراز دو بدان اعتبارے نکند اما اعتبارے او میگیرد اگرچہ درست می آید اما ذوق را

باش یک سخنے گویم با تو در وجہ باشد منبع درد چیست نہ انکہ طالب وصال است نہ انکہ درد او سوختنی او ہمہ بے وصال

استیناس ہرگز نیافتہ باشد نایافتہ است قدرے دوری درمیان افتاد یا باہمہ اتصال و اتحاد سیری درمیان

نیست باہمہ مرادات نامرادی کار اوست پس نہ انکہ منبع درد ہمین وصل وصال باشد **قولہ**[۱۲۲] با تو حرب نکردہ

است اینجا دو وسوسہ است یکے از و باز میدارد دوم طرف او میکشد ہمانکہ گویند مصرع

از طرفے تو میکشی و از طرفے سلا سلم اینجا مرد طالب عاشق را حرب تمام ہست

قولہ[۱۲۳] خلق از ابلیس نامے شنیدہ اند و ایم اللہ من ابلیس را دیدہ ام چنان زار و خوار و حیران است کہ تقریر

نیاید یعنی چنان او بدرد و سوز و اندوہ و غم ہجران مبتلا ست کہ پروائے کسے ندارد جوانمرد او سر طائفہ شد نہ انکہ

ابلیس ابو الجن ہمہ شیاطین از زادند پیشوا و سرور ہمہ او پادشاہی میراند بر تخت نشستہ و جہانے را دعوت

بسوے خود میکند در پردۂ قہر صورتے را می نماید کہ این بدبختان از بدبختی ہرگز باز نیایند بلکہ مزید تر خواہند

قولہ[۱۲۴] چہ گوئی ہرگز خد و خال بے زلف و ابرد کمال دارد اللہ اللہ نظر حسنہ الفرد شعر

الوجہ مثل الصبح مبیض والصدغ مثل اللیل مسود

Marfat.com

گفتن لازم آمد از بہر این معنی ناز و غمزہ در سر گرفتہ است و او خود سر متکبران و خود بینان است [۱۲۵]
خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ ہمین ناز است این بیتہا بشنو نظم

گوئی دو زلف یارم در سر چہ ناز دارد ؏ گر دلبری و شوخی کارِ دراز دارد
با گل حدیث گوید با لالہ پاے کوبد ؏ با ماہ خشم گیرد با زہرہ ساز دارد

ضد ان تلا استجماعا حسنا ؏ الضد یظہر حسنہ الضد

مشاہدہ کردہ باشی اگر بہ سپید روئے برگندم رنگے خالے سیاہ در غایت سیاہی جمع شود نمکے بیفزاید حسن بکمال روے نماید جائے نظامی گفتہ است **بیت**

جشنی سپید نبود ختنی نمک ندارد ؏ تو سپید با حلاوت نمکے تمام داری
سخن از حبش ہاکن علم از ختن برآور ؏ کہ ہزار چون نظامی حبشی غلام داری

مقصود این داشت اگر با سپیدی نقطہ سیاہے جمع شود ملاحتے و حسن افزاید اما اینجا چند سخنے است باید دانست آرے خال سیاہ روے سپید را نمکے بکمال دہد لیکن بشرط انکہ روے مثلا مدور و مبیض و سرخ است یک نقطہ را خالے لطیف نازکے بر لب یا بر بینی اما اگر تقسیم آن روے باشد مثلا گوئی تمنے دیا عشرے دیا سبعے سیئہ شود بدان ماند کہ نتوان دیدن جز خشم نگوئی اے خدا چہا بر روضہ ثنائی کند چہ خوش میگوید و جا نرا تازہ میکند **بیت**

کو جمال طاعتے تا مرترا رخصت دہم ؏ بہر دفع چشم بد خالے ز عصیان داشتن

اکنون بر این نکتہ کہ گفتیم ابلیس و محمد نیمے ربوبیت سیاہ و نیمی سپید نہ اند چہرۂ جمال ربوبیت محبوب و مطعون سانی و دیگر گویم نہ این چنین است کہ ہر جا کہ سپیدی بر سیاہی جمع شود جمال باشد جز در چہرۂ انسان مخصوص و اگر نہ انسان سیاہ رنگ است در غایت سیاہی آن سیاہ ترکند و زشت تر سازد اما در چہرۂ محمد خالے و خدے میگویم خال روے این آمد کہ بارے گفتند کہ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ بر چہرۂ نبوت تصویر ذنب کردند خال رخسار او آمد زیبائی بر زیبائی افزود و جمال بر جمال زیادت شد محبان یابند و ضدیان نشناسند تا این سخن ما را با ہمہ وجود خویش سجود کند **قولہ** [۱۲۵] **داد خود سر متکبران و خود بینان است** خود بینی او نہ آنکہ از سبب آنست کہ یک چشم او کور است و لکن اگر ربوبیت را حق دیدن دیدہ بودے تکبر نکردے او خود را با ہمہ وجود خویش نقائی و نرائی دیدے چونکہ چشم بنودیکطرف نظر افتاد و از طرف دیگر غافل شد اگر کور بودے این نگفتی خلقتنی من نار و خلقتہ من طین نہ آنکہ ہر دو از معدن الوہیت رستہ اند ہمانکہ شیطان است

Marfat.com

اگر باورت نیست از خدائے تعالیٰ بشنو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ دریغا سیاہی بے سپیدی و سپیدی بے سیاہی چہ کمال دارد ہیچ کمال ندارد حکمت الٰہی اقتضا چنین کرد حکیم دانست کہ بحکمت خود چنین باید و چنین شاید بدین درگاہ جملہ برکار است ف در اگر ذرہ نقصان در آفرینش او دریابد نقصان حکیم بود و منافی عقل حکمت باشد و موجودات و مخلوقات در نور ہا زین و شرف آمدند و این بشنو رباعی

ابروے تو با چشم تو ہم پہلو بہ ؛ ہمسایۂ طرار یکے جادو بہ
آن خنجر انگاہ ہمان گیسو بہ ؛ داند ہمہ کس کہ پاسبان ہندو بہ

اے عزیز آن بزرگ را گوشدار کہ چہ گفت مراین دو مقام را گفت ان الکفر والایمان مقامان وراء العرش حجابان[۱۲۵] بین اللہ وبین العبد گفت کفر و ایمان بالائے عرش ن فوق دو حجاب شدہ اند میان خداوند و بندہ زیرا کہ مرد باید کہ نہ کافر باشد و نہ مسلمان انگہ ہنوز

قولہ[۱۲۶] خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ گفتم ہر دو از معدن ربوبیت رستہ اند واز روے خلقت تسویہ است بے شبہ و از روے اعتبار تفرقہ و از سبب وجود و کثرت غیریت ف غیریت تو اینجنین بدانی جہان ہمہ تاریک ہمہ ظلم است سیاہ مکدر و اینچنین تاریکی و اینچنین اضطلامی نور محمد با تشکلے و تمثلے کہ او را خدا دادہ بود پیدا آمد چون ازین جہان پیدا آمد چون ہمہ ظلمت و کدورت بود ہر آئینہ نقطہ بر رخسارش افتاد قولہ[۱۲۷] حجابان بین اللہ وبین العبد در بعضے نسخہ فوق العرش است ایمان و کفر بستہ بانکارے و اقرارے دارند انکار و اقرار در حجاب دوئی باشد اما در مشاہدہ و معائنہ انکار و اقرار رخت وجود خود بربستہ اند یعنی یک حجاب عرش است و راء آن این دو بالاتر از و اند و دوم معنی از عرش درگذری این دو حجاب باقی ماند یکے این کفر دوم ایمان تو گوئی کفر با و راے عرش چہ نسبت آرے ہم از انجا آمد چون از انجا آمدہ باشد و راے عرش بود کفر و ایمان از صفات او باشد یکے از قہر دوم از لطف و ہر دو نسبت بصفات ذات دارند آنجا کہ اعتبار ذات و صفات او عرش چہ زن کند۔

Marfat.com

درین دو حجاب باشد و سالک[۱۲۸] منتہی جز در حجاب کبریا اللہ و ذاتہ نباشد شنیدی کہ چہ میگویدلی مع اللہ وقت لا یسعنی ملک مقرب ولا نبی مرسل خود گواہی میدہد بر اسرار این مقام ہا تا ابدالاباد این مقام ہا کہ خواہد جستن۔ رباعی

از عشق نشان و دل باختن است ٭ وین کون مکان ہر دو بر انداختن است
گہ مومن و گاہ گاہ کافر بودن ٭ با این دو مقام تا ابد ساختن است

تو چہ دانی اے عزیز کہ چہ گفتہ میشود دریغا[۱۲۹] از عشق اللہ کہ کبیر است ہیچ نشان نمی توان دادن تو چہ دانی کہ آن چیست کہ نشان ان چیز نتوان دادن کہ بندہ در آن باقی تواند ماند اما آن چیز کہ ہر لحظہ جمالے خوبتر زیباتر نماید و عالم تمثیل را بکار دارد و ہیچ عبارت و نشان نتوان دادجز لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ دیگر عبارت و شرح نباشد لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک چون عذر بے ادراکی و بے نہایتی خواست دیگر آن چہ دہ سر دانجا از خود فانی شود بیان کند کہ بیان آنجا قاصر آید و فہم آنجا گداختہ شود و سر دانجا از خود برسد اے عزیز

رباعی

این بیتہا بشنو

اے عشق کہ بے نشان جمالے داری ٭ در اصل وجود خود کمالے داری
ہر لحظہ تمثل و خیالے داری ٭ ای عشق دریغا کہ چہ حالے داری

قولہ[۱۲۸] و سالک منتہی جز در حجاب کبریا اللہ و ذات نباشد یعنی منتہی ہر چند کہ اتحاد شد اما عظمت و عزت او ارادتش نخواست با این ہمہ درین حجاب ماند و ابستہ این سخن گفت۔ مصرع

تعریف تو بقاعدہ خواجگی خوش است

ہمہ آنکہ این دو حجاب ایشانرا ہمان رہ بر عبور دن از ذات او ندارد و ندہد اگر وقتے غلطے و یا بہدے ازان ذات خواہند خطے گیرند و یا گرفتند صد ہزار توبہ درمیان نہند و البتہ خواہند کہ ہم چنین ماند حجاب ذاتہ و این حجاب را نتوان برگرفت و انکہ قصدے نمود او زندیق و بدبخت و دوزخی شد اللھم انی اعوذ بک منک جز این تدبیر نیست

قولہ[۱۲۹] دریغا از عشق اللہ کہ عشق کبیر است من اول کلام الی کلامنا ہمین سخن رفتہ است اما غایت قاصی

Marfat.com

اگر عشق [۱۳۰] حیلہ تمثل نداشتے ہمہ روندگان کافر شدندے از بہر آنکہ ہر چیز کہ او را اوقات بسیار بر یک شکل و بر یک حالت بیند از دیدن [۱۳۱] او وقت وقت ملالت آید اما چون ہر لحظہ دیا ہر روزے جمالے زیادت و شکلے افزون تر بیند عشق زیادت شود و ارادت دیدن مشتاق آن زیادت تر بہجتہم ہر لحظہ تمثلے دارد بجمونہ را ہم چنیں معبود نہ ہمگی تمثلے دارد پس درین مقام عاشق ہر لحظہ معشوق را بجمالے دیگر بیند و خود را در عشق وے کمال تر و تمامتر بیند

رباعی

ہر روز ز عشق تو بحالے دگرم ٭ وز حسن [۱۳۲] تو در بند جمالے دگرم

بعبارتے دیگر پیش آوردہ است اعوذ بک منک دیگر چیست ہمین لا احصی ثناء علیک بک منک الیک بیادرب حکایت ہم ازین درماندگی است و تمام رباعی ہم ازین عبارت است ادراک او نہایت ندارد **قولہ** [۱۳۰] اگر عشق حیلہ تمثل نداشتے چون ظہور حقیقت بصورت تمثل است و او بصور متضاد و اشکال مختلف متجلی تحقیق تمثل پس ہر جا کہ صورتے است و شکل است تمثل آمد بچیزے کہ کافر روا آوردہ تمثل اورا آوردہ است محلے ہر کاز کافر نباشد تا ہمی ابخیین می فرماید **قولہ** [۱۳۱] از دیدن آن وقت وقت ملال آید آرے ملال آید و اگر مرد مہوس باشد اما بجان مرجود از عاشقان پرس یعنی اگر تصور کنیم عاشق معشوق را بہم ورشد نخواہد ہم ازین صورت تفرقہ شود اگرچہ ازل ابد بران گذرد مگر کہ عاشق نیست تا نمی گوید چون عشق انواع تمثل دارد بسیری نمی آرد لکل جدید لذت گفتہ اند اما ازین قدر باشد چون آن دیدار اگرچہ بصفت تضاد تکرار باشد ہیجانے و آن از علتے کہ نخستین بود آن نماند مرد را دیدن روے خوب و مباشرت بایشان معتاد شد اگر درین معنی باشد ہم اعتبار باشد **قولہ** [۱۳۲] وز حسن تو در بند جمالے دگرم آرے این ذوقہا بتقلبات و احوال متفادت رو نماید ہر دم من شراب لفظ جز سکنجبین خالص نمی اشاید تیرا نشان نمی یابد این چنین حالت از تکرار تجلی پیش آید انجا یکے نشکلے ہست صورتے بر تو تجلی کرد و تو عاشق او شدی پس او آمد بصورتے دیگر تجلے کرد اکنون از اول اعراض میکنی و یا بہر دو روے می آری و یا کرا متوجہ الیہ ساختی این شد اگر کوئی ان کہ معشوق من است این خود نیست برین صورظاہری شود قلندر بیرون شدہ امنا و صدقنا گوید لیکن صورتے او نمود بدان عاشق شدی دوم بار بدین صورت می شوی فافہم و اغتنم اینجا عشق بازی نیست دیگر نظارہ

Marfat.com

تو آیت حسن را جمالے داری ؛ من آیت عشق را کمالے دگرم

ہرگز دانی ۱۳۳ کہ قوت وحظ معشوق از چیست و عاشق نصیب از چہ یابد و عشق خود بچہ زندہ است و از عشق نیز بیان نتواند کردن جز بر مزد مثالے کہ از عشق گفتہ شود و اگرنہ از عشق چہ گویند و چہ شاید گفتن اگر عشق در زیر عبادت آمدے فارغان روزگار از صورت و معنی عشق محروم نیستندے اگر باور نمی داری ازین بیتہا بشنو نظیم

اے عشق در بغا کہ بیان از تو محالست ؛ حظ تو ز خود باشد و حظ از تو محالست ۱۳۴

انس تو با بروست و بآن زلف سیاہت ؛ قوت تو ز خداست و حیات تو ز خالست

اسم تو شریعت ست و عین تو گناہ است ؛ جان و دل ما ئی دیگر ہمہ قالست

جمال مطلق است و عشق تعیین طریقہ طلبد اگر بمثلے لیلے ظہور نبودی مجنون عاشق نشدی **قولہ** ۱۳۳ ہرگز دانی کہ قوت حظ معشوق از چیست معشوق قوت از عشق عاشق گیرد و عاشق قوت از حسن معشوق و اگر عشق عاشق نبودے حسن معشوق روے جمال ندیدے و اگر حسن معشوق نبودے عاشق را صفت کمالات دست ندادے پیچ از خود بر خوردار ی نگشتے تو میدانی کہ عشق چگونہ چیزے است گدائے را بہ برشاہے بہ بہتریں حالت میرساند زہے قہر عشق زہے سلطان عشق **قولہ** ۱۳۴ و حظ از تو محالست ہر کہ گوید کہ من از او ہیچ چیزے برخوردہ ام واجب باشد کہ برود گویند لاحول ولا قوۃ الا باللہ این حظ خود است کہ بادے است ہمہ از خود حظے گرفتہ است اما درین پردہ ازان فیض ہم نمانے است مگر کہ والشمس و ضحیہا سوگند روے موے خود دہد اگر بیگانہ شناسد اما یگانگی درمیان است این عاشق جدا و را ہمہ جور و ستم گیرد و با ہمہ بے رضائے او از و خلق تمام گیرد **بیت**

دست برم ہر نفسے سوے گریبان تتے ؛ یا بخراشد رخ من یا بدرد پیرہنم

والضحی سوگند بر خسار مصطفیٰ و اللیل بموے مصطفیٰ باشد ترینہ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ہم بین تقریب میدہد ہم ازان بعدت بود درمیان محبوب را متعصبے پیش افتاد و گرد دوست من فراغت گیرد او بیگو بد بجان و سر خود و بحرمت روے تو یکے اثبات وحدت میکند و اثبات تو اہم بحرمت ترینہ وَمَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ باشد

Marfat.com

اے عزیز ہرگز دانستہ کہ عاشق چون سوگند خورد بچہ یاد کند بدانکہ چون معشوق با عاشق خود غمزہ زندہ و سوگند یاد کند باشد کہ گوید کہ بجان من چنین کن فورب السماء والارض بدین ماند و باشد کہ چون معشوق بعاشق سوگند یاد کند گوید بموے و روے من نگر وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا[۱۲۵] وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ہمین معنی دارد و دانی کہ آن آفتاب چیست نور محمدی[۱۲۶] باشد کہ از مشرق ازلی بیرون آید و ماہتاب دانی کہ کدامست نور سیاہ عزازیلی کہ از مغرب ابدی بیرون رود رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ این سخن را بغایت رسانیدہ است و بیان این ہمہ شدہ است ہرگز[۱۲۷] این سوگندہا ترا رو دادہ است والطور والتین واللیل والضحی این ہمہ بر آن ماند کہ میگوید بجمال تو و بروے زیبائے تو لعمرک بجان

قولہ[۱۲۵] والشمس وضحہا الی آخرہ ہمین مرتبط است کہ من در والضحی گفتہ ام قولہ[۱۲۶] نور محمد باشد ف محمدی

نور محمد ہم از نور خداست نور محمد فیض قدیم است این نور با آفتاب ماند و ماہ در اصل سیاہ است اما فیض از ضیائے آفتاب گیرد از و ہم نوری نماید ہمہ بے این قوت اضلال ابلیس است اگر این نصیبہ نہ بودے ہیچ کسے را اضلال کردن نتوانستے، ہیچ چیزے در جہان لذتے و خوشے ندارد و جائے کہ نیست ندارد مگر فیض او این تعین درجات اصطحاب این فیض میکند بیچارہ گرفتار شر مار شدہ آنجا می افتد مشرق و مغرب مشرق نسبت بروشنائی دارد و مغرب بتاریکی و مغرب فرو رفتن است و مشرق بیرون آمدن است فرو رفتن است فرود و خواری شدن نسبت با ابلیس دارد روشنائی و برآمدن محمد و تربیت ہر دو از و است تعالی ایجاد در خاطر تو شبہتے بگذرد کہ او شر چگونہ پرورد چہ میگوئی چیزے مکروہ پیش تو افتادہ است و تو آنرا ہر چہ ہست کارہ بشدت کراہیت بایستی گذاری تا افتادہ ماند و پیش تو قادرے چیزے مکروہ را دارد و قادر است بر دفع آن دفع کند کنون ترا و مرا بر این سر اطلاعے نیست و آنرا کہ ہست زبانش از این گفتار کند است مر سائے

ای دل چو شراب معرفت کردی نوش ؎ لب بر لب نہ سر بہی مغرو ش
ہر لحظہ چو چشمہ کوہے مخروش ؎ دریا باشی اگر نشینی خاموش

قولہ[۱۲۷] ہرگز این سوگندہا ترا روے نمودہ است مثل این بالا ہم گفتہ شدہ است و طالب محمد را طور تصور کن کہ

Marfat.com

پاک تو و بقدو بالائے تو وچون گوید واللیل بدان ماند کہ گوید بزلف عنبر بوے تو دگیسوے ۱۳۹
چون ہندوے تو دریغا کہ این ہمہ را یک مقام دانستن عین جہل است و محض ضلالت بود
این مقام ہا بسیار است تمامی عشق انشاء اللہ تعالیٰ در تمہید دیگر گفتہ شود عاشق را عشق ۱۴۱
ہنوز حجاب راہ شد و عشق حجاب است میان عاشق و معشوق البتہ عشق باید کہ عاشق را
چنان بخورد و چنان فارغ گرداند کہ جز این بیت دیگر حالت نباشد سر سایے

چندان غم عشوہ ماہ روئے خوردیم ؎ کورا بمیان اندہش گم کردیم
اکنون ز وصال واز فراقش فردیم ؎ کو عشق و چہ معشوق کرا پروردیم

پس ۱۴۲ از عشق عالم محبت پیش خواہد آمد و روے خود خواہد نمود اے عزیز یحبهم ویحبونه گوشدار

بر و تجلی بود او محل ظہور تجلے کہ موسیٰ تاب آن نیاورد قالب محمد است تجلی او را ہمو تواند بکمال و تمام نظارہ کردن
تین درخت است او را سروے تصور کن آن نسبت بالا و قد محمد دارد اما این قدر تفرقہ باشد آن تین کہ بسر و اند
درختے باگل و بار است سرو از نہا بکنار است قد محمد و بالائے محمد ہم تازگی و تری و بلندی نصیبے دارد والفجر واللیل
بالا گفتم آنجا نظارہ کن قولہ واللیل ۱۳۸ بدان ماند کہ گوید بزلف عنبر بوے تو بنایت قاصی یا بند قولہ ۱۳۹ دگیسوے
چون ہندوے تو از کجا آوردی چرا سخن بیگانہ گوئی از مناسبت معنی زلف آوردہ است قولہ ۱۴۰ این مقامہا
بسیار است اما عاشق ہمہ را بجمع است چون عشق جمال معشوق را نظارہ کرد و بریں قرار و استقرار کرد و معتاد
ن عاشق حال او شد ہر آئینہ مطلع گشت قولہ ۱۴۱ عاشق را عشق ہنوز حجاب راہ باشد یعنی آتش چندانش بسوزد کہ از عشق
ہیچ نشانے نماند ہمہ عشق گردد چنانکہ پروانہ سوخت با آتش شمع ہیچ با پروانہ آنچہ بود نماند ہمہ شمع گشت مثال دیگر زنبور
م بجان سرخ سرسری را بجان کند پس آن فیض دہد او را این خود سازد و این خوردن عشق است مرد عاشق را
قولہ ۱۴۲ پس از عشق عالم محبت پیش خواہد آمد یعنی پس آنکہ این او بسوزد و باوے ہیچ از وے نماند جمال
یحبهم ویحبونه در چہرۂ این صورت نظارہ شود فہم کن من کشادہ میکنم نباید کہ ترا مشکل تر گردد یحبهم ویحبونه
محبت خاصہ است بعد فنا مرد عاشق در عشق است تا تو از خود نرفتہ و از جملہ حظوظ خویش نیست نابود نگشتہ

Marfat.com

یجوفہٗ نزا آنگاہ درست آید کہ بہمگی خود روے دریحھم آری آنگہ اورا برسد کہ گویدیحھم کہ بہم
در رسد آفتاب[۱۴۳] ہمہ جہان راتو اند بودن کہ روے او فراخ است اما سرائے دل تو تا ہمگی خود روے
در آفتاب نیارد از آفتاب ہیچ نصیب او نتواند بودن وَمِنْ آیٰتِہِ الشَّمْسُ[۱۴۴] خود گواہی میدہد
کہ یحھم چگونہ[۱۴۵] صفت واسعیت دارد ہمہ کس راتواند بود ایا یجوفہٗ تا ہمگی اورا نباشد از وشعاع
نیابد یحھم خود در خلوت خانۂ یجوفہٗ میگوید کہ محب چیست[۱۴۶] ومحبوب کیست اے عزیز ہرگز[۱۴۷]
در خلوت خانۂ کھیعص ہم سر فا وحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ بود ہ وشنیدہ ہرگز این بیت را

بتحقیق بدانی جمال ہنوز ندیدۂ این گمان نبری کہ محبت از عشق بالاتر است ہمیں محبت است کہ در ابتداے محبت
نام باقی است پس آن عشق شد پس فنا پذیرفت ومحبتے دیگر روے نمود کہ یحھم ویجوفہٗ اشارت بدان است
قولہ[۱۴۳] آفتاب ہمہ جہانرا تواند بود قاضی ثنائے میگوید کہ آفتاب بضیاے خویش ہمہ جہانرا گرفتہ است اما خانہ دل
تو بدان دیوار ہا کہ آن دل ترا حجاب میدارد در روے آفتاب را بضیاے نمیگذارد کہ بروے زند تا این حجاب از میان
برخیزد و بتمامی خود با قیات متوجہ نگردی چشم تو از ضیاے افتاب فیض نگیرد و راے آفتاب نتوانی دید تا آنکہ ہمہ
جہاں عالمی بدین نسبتہ کردہ است بیت

کیے خانۂ من خراب گردد ۔۔۔ تا مہر در آید از در و بام

این بنیۂ وجود غلافے است مر عرفان دل را شکستن وخرابی آن مطلوب کلی است **قولہ**[۱۴۴] ومن ایٰتہ
الشمس تطفیے میدہد مطلوب نداردہ **قولہ** چگونہ صفت واسعیت دارد چو من آیاتہ گفت
آیات یا علامت باشد یا نسبت باشد باشے کہ نظہور او تعین کردہ است چنانکہ بادشاہ آید و علم دولتش
افراشتہ بود و من آیاتہ تلک الاعلام گوئی او باوے است چو خصم چنین بودہ باشد وسعت را احاطہ
صفت لازم اوست تعالیٰ **قولہ**[۱۴۶] محب چیست ومحبوب کیست این راد و امتیاز است ہمان حسن محبوب بود کہ محب را مگرداند و لازمۂ
ہمین محبت محب را کہ محبوب باحسن وجمال ساخت باز و فیض گرفت و دیگر محبوب محب ہر دو یکے اند اما بتفرقہ صورتے یکے را محب
نامند دیگے را محبوب **قولہ**[۱۴۷] ہرگز خلوت خانۂ کھیعص بالا دوسہ بیانے کرد اینجا آن بیان موافق ترا نیست

Marfat.com

گفتۂ بزبان حال

رباعی

دوشم آن بت سیم دست در آغوشم کرد ؛ بگرفت بقہر و حلقۂ رگوشم کرد
گفتم صنما ز عشق تو بخروشم ؛ لب بر لب من نہاد و خاموشم کرد

تخلقوا باخلاق اللہ درین خلوت خانہ حاصل آید در بیضا اویس قرنی را بینی کہ از فاد حی الی عبدہ ما اوحی چہ خبر میدہد میگوید اذا تمت العبودیۃ یکون عیشہ کعیش اللہ تعالی گفت

فہ بین کاف دلیل بر کفایت کردہا دلیل بر ہویت کرد یا دلیل بر عینیت کرد عین بر عیان و غنیت کرد و صاد دلیل بر صفات و

فا بین صفوت کرد کفاک ہویتہ عین صفاک فافہم و اغتنم اکنون اینجا بدان فاوحی الی عبدہ ما اوحی چہ شد

از خود با خود راز گفت اگر ترا درین خلوتخانہ وجود بودے تو ہم از عیان و شہود نصیبے گرفتے **قولہ** لب بر لب من

نہادہ خاموشم کردہ و معنی احتمال میبرد یکے آنکہ لب خود را بر لب من نہاد ہر آئینہ پرتو لب بر لب من رسد گذار

سخن بستہ گردد مرد خاموش ماند یک لب من بر دوم لب من نہادہ ہر دو را یکے ساخت چو ہر دو را باہم پیوست

سخن از کدام رہ بیرون آید و این ہر دو معنی در حقیقت اعتبارے درستے دارند یعنی چو وجود او با وجود من اتحاد

یافت ہر آئینہ خاموشی از زمرۂ حال من گشت ایجاد و معنی آنست یکے آنکہ چونین شد او و من چگویم جائے گفتار

نماند دوم پس آن ہر چہ گوید او گوید سخن من درمیان نماند **قولہ** تخلقوا باخلاق اللہ قاضی علیہ الرحمہ در

کلام ماضی سخنے دیگر نمود بعد آنکہ استفسار بجائے دیگر کرد ازان رو بتخییض نزول فرمود چنین ہم آمدہ است تنزلے

و ترقیے **قولہ** اذا تمت العبودیۃ یکون عیشہ کعیش اللہ تمام عبارت از دو چیز است یکے آنکہ او

نماند بصفتے دیگر متصف شد دوم او بکمال و تمام خود رسید اینکہ گویند فلان تمام شد یعنی مرد دوم فلان تمام

شد یعنی بکمال خود رسید یکون عیشہ کعیش اللہ یحیی و یمیت یعز و یذل **بیت**

تا ملن نبود کہ ہست این رشتہ دو تو ؛ یکتوست ز اصل و فرع بنگر تو نکو

معنی دیگر کعیش اللہ یعنی بلبے دوردے دردے نماند سوزے از دے احساس نشود مردمان گمان برند

کہ او فارغے بے نصیبے است بر نگارکش اگر انا ردم کلہ او را گویند شاید انکہ گویند یعنی ہر چہ خوش آید۔

Marfat.com

چون بندگی تمام شود عیش بنده همچو عیش معبود باشد هرچه اورا باشد که خداوند است آن نصیب تخلق بنده[۱۵۱] را نیز باشد از صفات او چون سمع و بصر و قدرت و ارادت و حیات و بقا و کلام ازان او قدیم و از جهت بنده باقی و دایم باشد ای عزیز کلمه دیگر که ابوالحسن خرقانی گفته است چه گفت فقال انا اقل[۱۵۲] من ربی بسنتین گفت او از من بدو سال سبق برده است و از من بدو سال پیش افتاده است یعنی که من ازو بدو سال کمتر و کهتر باشم وَذَکِّرْهُمْ بِاَیَّامِ اللهِ این

بکند از خیر و شر این سخن اگر بدین معنی است که فاعل خیر و شر است صحیح و مسلم داما سخن دیگر که مردم ملاحده و زنادقه بدین تمسک کنند بمذهب خویش برند و گویند هرچه کنیم عینه کعیش الله باشد ازین عبارت این معنی وهم زند اما تو بدانی اگر خلق این افعال ترا مسلم است اما تو مباشر نباشی بجان سر خود خود را از خود محروم مکن در قدم فجار و فساق سر هنه و خود را از ایشان بدتر و کمتر مکن باز آی هر آنچه هستی باز آی و سخن ما نظری کن و ازان ره گذری ن مکن

که ترا فهم است بدان ره برابر بر تا معلوم گردد بیرق هوای را با علم سلطان عشق برابر منه **قوله**[۱۵۱] **بنده را** نیز باشد از صفات او چون سمع بصر هم بدان اشارت کرد که رسول علیه السلام نبی یسمع وبی یبصر وبی ینطق از جهت او ازان او قدیم آن قدیم این صورت حادث را نیست و نابود کرد چنانکه گفته اند ان الحادث اذا قرن بالقدیم لم یبق له اثر **قوله**[۱۵۲] انا اقل من ربی بسنتین معنی ظاهر است در بر یکی درست می آید اما این عبارت عبارتی بیرون افتاده و شوریده مینماید یکی آمدن او از امکان بفعل بیک ن یکی

ساله خود ازین باشد و دوم بازگشتن بدو این نعمت همه است اما قاضی در معاش و مشروع می آرد بدلیل عبارتی که قاضی بگوید بیان و سر خود فنا ره کن قاضی هم عبارتی کرد ازان سخن ترجمه گفت ما هم ازان سخن عبارت ترجمه کردیم تو بفکر خویش به بین که سالم تر و محیط تر کدام است و دیگر گویم انا اقل من ربی بسنتین من در صفت فعل او متوحد بوحدت ذات خود است پس من دو صفت عبارت ازان دو سال است از وی کهتر و کمتر باشم اثبات تو آید با تعلق صفت است یا بنده تو در افعال او و اگر اتحاد بذات است خودی کجا انا اقل من ربی بود ... در جهت مستقیم شد تو بیدی ... آمده است اما باز میگو همه ...

سالہا سالہائے خدا باشد ہر ساعت روزے و ہر روزے ہزار سال باشد وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ اے عزیز درین مقام حسین منصور را نیز معذور باید داشت کہ میگوید لا فرق بینی وبین ربی الا بصفات الاضافة صفة الذایة وصفة القایمة فیا منا بہ وذاتنا منہ گفت ہیچ فرق نیست میان من وخداوندم مگر بدو صفت یکے صفت ذات کہ وجود ذات ما ازو آمدہ حاصل ما ازو حاصل شد وقوام ما از دست و بدوست چہ خوب بیان کردہ است مگر استاد ابو بکر فورک ازینجا جنید کہ گفت الفقیر ھو الذی لا یفتقر الی نفسہ ولا الی ربہ گفت فقیر آن باشد کہ نہ محتاج خود نہ محتاج خالق خود بود زیرا کہ

سخن است درویش در دیشان است **قولہ** ہر روزے ہزار سال چگوئیم سخن است لیس عند اللہ صباح ولا مساء ابتداء و انتہائے زمانے و وقتے نہ اللہ یعلم تا چند ہزار افلاک ایجاد کرد و باز درکتم عدم برد این حکیم فرزانہ احمق نمیداند افلاک چہ باشد جز موصوف بدین صفت نہ اند عمرے دراز نیافت اللہ یعلم تا چند ہزار سال در ہزار در ہزارہ در ہزار شجرۂ محیط الافلاک تاریخ ابتدائے عالم نبشتہ ام و ہر جا کہ محاسبے دعوے دار بود دادم کہ موازنہ آنرا جمع کن بگو کسے نیارست بدان و نہ قدر عمر عالم کہ میگوئیم بحسب قدمہ کلمتہ بالبصر بل از حساب این سال و این صد و این روز و این ساعت ماضی ازین سالے دانہ گوید کہ سال باری باشد ہمانا گفتیم عبارت از ارادت ظہور خداست شان او کان ولا ابتدائے نہ دانتہائے ہم نہ چنانکہ ابو الحسن میگوید کہ دو سال خردم یعنی مرا ابتدائے و انتہائے است پس من بدین صفت کمتر باشم **قولہ** درین مقام حسین منصور را معذور باید داشت ہمان سخن کہ ما گفتیم حسین منصور ہمان فرمود و جز این نیت دیگر ہمہ **قولہ** مگر بدو صفت ذات واجب است یکے از و بحسب اقتضائے ذات او بانضمام ارادت تنشا حتولد شود این ہمہ ترجمہ این سخن آمد کہ صفات ذات با وجود آمد یعنے آن صفات ذات کہ درین ذات است این اقتضا کرد کہ بحسب ارادت با وقتے بصفت ظہور متظلم گردد **قولہ** مگر استاد ابو بکر فورک ازینجا جنید کہ گفت جائے دیگر این سخن را بمحمد حریری نسبت کند **قولہ** الفقیر ھو الذی لا یفتقر الی نفسہ ولا الی ربہ فقر عبادت از نیستی است فقیر مرد نیست گشتہ پس اندر صفت نیست گشتہ باشد او محتاج خود و رب خود نہ باشد لا یحتاج سلب مجموع است احتیاج

Marfat.com

احتیاج ہنوز صفت ضعف و نقصان باشد و فقر بکمال خود رسیدہ باشد اذا تم افتقر فہو اللہ
ادرا نقد وقت شدہ باشد تخلقوا[159] باخلاق اللہ سرمایۂ او آمدہ باشد در یغا این مرتبہ بلند است
ہر کسے را ازان توفیق ندہند کہ ادراک این تواند کرد اما باہمہ می باید ساخت اے دوست دانی کہ
قصۂ یوسفؑ چرا احسن القصص آمد زیرا کہ نشان[160] بجسم و بجبونہ دارد از بجسم و بجبونہ

نہ بنفس است و نہ برب و یا بارب یکے شدہ است ہر آینہ از خود نیست شدہ نیست شدہ را بارب احتیاج نباشد
زیرا کہ با او یکے شدہ است معنی دیگر گویند فقیر اوست کہ از خود خاستہ خود را در نیستی داشتہ است
و ہیچ احتیاجے برب ندارد ہمہ طلبہا منقطع کردہ باہمہ درد و سوز ساختہ بلکہ عین درد و سوز شدہ است
اینجا درست آید لا یحتاج الی نفسہ ولا الی ربہ **قولہ** اذا تم الفقر فہو اللہ اذا کمل الفقیر
فی فقرہ یظفر بمعرفت ربہ تمامی فقر اطلاع بر حقیقت نفس است و حقیقت نفس بر فنا و حدوث و زوال
است بیشک او را بخود وجودے نیست چون معرفت نفس بکمال شد او را بحدوث و فنا شناخت پس او را
شناخت این کلام بدین اندچنانکہ تو گوئی اذا عبرت البحر فہو مکۃ چون از دریا گذشتی بمکہ رسیدی یعنی بسا نماند
بندہ را در وجہت است ازان رو کہ او را دست آن جہۃ فی ذرائع و حادث دوم او طرف حق است
و آن باقی ابدی چون از صفت حدوث زائل شود کہ عبارت ازان اذا تم الفقر پس او خدا باشد زیرا چہ
نسبت بعبودیت رفت بان نسبت ربوبیت ماند کل شی ھالک الا وجہہ یعنی عبارت کردہ است۔
قولہ[159] تخلقوا باخلاق اللہ میان باخلاق اللہ و میان اذا تم الفقر فہو اللہ آسمان و زمین تفرقہ باشد
اما قاضی رہ بیان درست نمیبرد مگر میگوید ہر کہ متحد است متصف ہم ہست **قولہ**[160] چرا احسن القصص آمد
ازان نام یافت کہ تمام و کمال قصہ عشق است درین محل چہ نسبت دارد گویم زلیخا یوسف را نظارہ میکرد و بچشم
ہوسی خود یوسف را بجمالے کہ یوسف آن جمال را عاریت آوردہ است بچشم فیض کہ باو است نظارہ میکرد
اکنون تا نسبت تخلقوا باخلاق اللہ و اتصفوا بصفاتہ نسبتے بمن و بہ دارد احسن القصص چرا نہ ہست
زیرا کہ مشتمل است بر بسیارے از اسرار طلاب و نہایاے عشاق و آنچہ میان ایشان رود ہر یک را بر رہ
تحقیق طالبان و متوسطان و منتہیان تطبیق دہد و اختصار شرط من است **قولہ**[161] نشان بجسم و بجبونہ دارد یعنی در دوستی

Marfat.com

آنگاہ خبر یابی کہ آیت وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا[۱۶۲] ترا روے نماید و بیان این جملہ با تو بگویند یا در نقطۂ[۱۶۳] طٰہٰ ترا روے جملہ بنماید و تو بہ بینی و بدانی کہ یجھم و یجونہ چیست انگبین[۱۶۴] و شکر بزبان گفتن دیگر باشد و بچشم دیدن دیگر و خوردن و چشیدن دیگرے عزیز عاشق بودن لیلیٰ دیگر است و نام بردن لیلیٰ دیگر است و قصۂ[۱۶۵] مجنون بروے خواندن و شنیدن دیگر جوانمردان را یجھم و یجونہ در خانہ ہم سرشدہ است و الا رحمۃ فی ایں

یوسف و زلیخا ہمیں دوستی بود کہ خدائے بندہ را دوست میداشت و بندہ خدائے را دوست میداشت زلیخا بچشم خود جمال خود را در روے یوسف میدید این ابتلا ہم ازاں بود یوسف از نازی عجب نیازی کہ در میان می نہاد آن حرکت زلیخا بود کہ در یوسف ظاہر می شد زلیخا عاشق یوسف و یوسف عاشق عشق زلیخا یجھم و یجونہ درست ہست **قولہ**[۱۶۲] وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ استماع کلام باری جز بوحی و یا پردہ نتواند شنود بدیں قیاس جمال او را کہ از عالم اطلاق است جز پردہ تقید و صورت نتواند دید **قولہ**[۱۶۳] یا در نقطۂ طٰہٰ ترا جملہ بنماید در حساب جمل معنی طٰہٰ ماہ شب چہاردہ پس حکایت از باری سبحانہ سوگند بنور محمد میخورد و بجمال محمد پس یجھم درست آمد کہ در و جمالے نہادہ است کہ او جمال خود را دوست میدارد **قولہ**[۱۶۴] انگبین و شکر بزبان گفتن ایں جا سخنے میگویم علم بکیفیت وجود شکر چیزے دیگر است و علم بعین دیدار شکر چیزے دیگر است و علم بحلاوت او شئے دیگر است و تو کہ حکایت آن شکری کنی و شکر دراں حال در دہن تو باشد این چیزے دیگر است عاشق باش و دراں غرق باش اگر دمے از دریا غوک وارے سر بالا کشی و فریاد برآری بقدر وسع خویش این حکایت از احوال و این بیان سلوک باشد و الباقیات الصالحات **قولہ**[۱۶۵] و قصۂ مجنون بروے خواندن دیگر با لیلے بودن دیگر و خفہ از دگرفتن دیگر و با لیلے یکے شدن و یکے بودن دیگر تا مجنون عین لیلے نمی شود تو بدانی کہ مجنون بلیلے نرسیدہ است مگر این غرق دریا بود ارشادے باو گفت لیلے امداین غرق محبت ذریا و برآور دگفت انا لیلے۔

Marfat.com

رباعی

یا من بمیان رسول باشم باتو ❊ تنہا زہمہ خلق من و تنہا تو
خورشید نخواہم کہ برآید باتو ❊ آئی برمن سایہ نباشد باتو

یجہم[۱۶۶] و یحبونہ سودائے خود با یکدیگر میگویند چنانکہ لا یطلع علیہ ملک مقرب و لا نبی مرسل یعنی نبی ازان آگاہ نباشد و خبر ندارد من کان[۱۶۷] للہ کان اللہ لہ کہ این نعمت دارد دریغا آفتاب در ہیچ خانہ نگنجد و در خانہا نتواند بود آفتاب صد و شصت چندان است کہ از مشرق تا مغرب رود در خانہ[۱۶۸] پیرزنے کجا گنجد اما ترا با ہمگی افتاب چہ کار و چہ شمار نصیب تو از آفتاب آن باشد کہ خانۂ ترا ہمگی روشن کند ازین آیت چہ فہم کردی فِیْ مَقْعَدِ[۱۶۹] صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ دانی کہ مقعد صدق چہ باشد مقعد صدق سر[۱۷۰] یر سر است کہ محبان خود را

قولہ[۱۶۶] یجہم و یحبونہ سودائے خود با یکدیگر میگویند ہمانچہ گفتم قاضی مکرر میکند بعبارت مختلف قولہ[۱۶۷] من کان للہ کان اللہ لہ ہر کہ مر خدا را بود خدا مرا او راست صورت یگانگی بنماید قولہ[۱۶۸] در خانہ پیرزنے کجا گنجد یکلیہ است ہرچہ مقابل آفتاب داری افتاب ورائے آن قبا بدر خانۂ زال زنے قبا بد زیرا آن کلبۂ شکستہ حجاب اوست ہرچہ از خدا سے ماند ہم بدان بنید کہ مبدا رجوانش است ہمین بنیہ خرابہ سبب شد برائے باز ماندن افتاب از مشرق بمغرب رسید اما در صحرا کہ آنجا صفا و اطلاق است ہرچہ بدین صفت باشد خانہ وجود او خراب گشتہ بود آفتاب حقیقت بر وی تجلی کند تحن کرا بکودہ عبارت قاضی میگویم تا گمان چیزے دیگر در مقال او نباید قولہ[۱۶۹] فی مقعد صدق یعنی محل نشست اہل صدق کدام مقام مقعد است و کدام مجلس عند ملیک مقتدر آن مقعد در حضرت پادشاہے قادر و مقتدر است قدرت از صفات ذاتی از امہات صفات است دیگر صفات را شامل است این ترجمہ این بود قاضی این نسبت را و این حضور را تحقق باخلاق اللہ و توسل بجمال اللہ و جلالہ گفت قولہ[۱۷۱] سر بر سر مہر است کہ محبان خود را بدان نشاند حضرت است خاصہ نسبت بندا دارد ازین نسبت سر بر سر بود در رفتن بود چون مرد عاشق بمشوق رسید در خلوت خانہ وصلت بفراغت

Marfat.com

بران نشاند واز مصطفےٰ ﷺ بشنو کہ باجابر عبداللہ چہ گفت آنروز کہ پدرش عبداللہ ابن رواحہ در احد کشتہ شد و روز احد شہید گشتہ گفت خدائے تعالیٰ پدرترا زندہ کرد و اورا بر عرش مجید با موسیٰ بداشت و عرش مجید را مقام او کرد ۱۷۱ اے عزیز حق تعالیٰ در خانۂ ن ۱۷۲ والقلم صد و چہاردہ ہزار بار کلام ۱۷۳ وکلم اللہ موسیٰ تکلیما شنیدہ بود یکبار در دن کھیعص وحی خدا کہ فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ ۱۷۴ اورا از سرگفتن با محبان خود کہ امتان محمد اند آگاہ کردند کہ میگفت یا احبائی من امت محمد و یا مساکین امت محمد و یا فقرای امت محمد از لذت استماع این ندا کہ

نشست ہر آئینہ بر اکثر خفایا مطلع شد اما این قدری باید دانست البتہ بیگانگی باقی است معشوق را

ف حقیقتے نگاہ داشتن و از عاشق پنہان کردن رسمے مستمر است و عاشق را عربدہ و شور نمودن و یکے را بدہ کردہ

نمودن عادتے معہود است این بیگانگی باقی است با ہمہ اتحاد و وصل و اتصال میگویم انیت باقی است

ف قربت بحکم حال ۱۷۱ **قولہ** وعرش مجید مقام او کردہ یعنی اورا بحضرت قربت حال عرش خاصۂ مجلس اوست ہر کہ انجا رساند

ف نرساند بنو دیگر بدولت قربت رسیدہ است ۱۷۲ **قولہ** نون والقلم عبارت از ارادت و تقدس تقدیر

قدیم میکند نون بین صورت ہلال مانند از انجا غایت دوات کند سوگند بدوات و قلم و انچہ مسطور

باشد آن عبارت از تقدیر ازلی است اکنون میگوید موسیٰ را درین جہانخانہ چہاردہ ہزار بار کلام

شنیدہ بود اما انکہ او از سماع حکایت کرد گفت این گفتار و این شنیدن اگر نہ این باب شد خود اکثر اوال

ہمیں است گر حجاب بشریت ازین نظر زمانے منقطع گرداند ۱۷۳ **قولہ** کھیعص در کھیعص فقریب گفتہ ام

ف درمیان کہ ہای ہویت است واو درمیان گیرد ۱۷۴ **قولہ** واورا از سرگرفتن با محبان خود در ہای ہویت سر

ف بود اوحی الی عبدہ ما اوحی تجلے کرد ہمو بود کہ بوئے محمدی آورد ہمو خود ادا میکرد و ہمو خود می شنود

ہویت کھیعص اینجا مستقیم ۱۷۵ **قولہ** با محبان خود امتان محمد آگاہ کردند چند نام است کہ او ایشانرا

دوست دارد یکے فقیر دوم مسکین سیوم حبیب و این مسکین و این فقیر را حبیب نام نہند مسکین بدو سکون باقی

است ہر آئینہ حبیب اوست فقیر از ہمہ نیت شدہ بدو ماندہ است اینجا فعیل بمعنی فاعل کردہ خواہی مفعول ہر دو

Marfat.com

بایشان میکرد آنکہ ہمہ کلام از و شنیدہ بود او را بیہوش کرد فخر موسی صعقا از نجا افتاد چون
او را باخود داد ند دعا کرد اللھم اجعلنی فی امۃ محمد رسول اللہ مغنی و مطرب این جماعت
کہ مجان خداوند خود او باشد فَھُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُوْنَ بیان این سماع میکند کہ او [۱۷۸]
با بندگان خود باشد و سخن و کلام با ہمہ کس گویند اما سر با دوستان و گدایان امت محمد
بگویند از سر وحی [۱۷۸] تا کلام بسیار مراتب و درجات است اے عزیز در مقام اعلی شب
معراج با محمد گفتند کہ اے محمد تنہا ے دیگر فاعل من بودم و سامع تو و نمائندہ من بودم و بیندہ
تو امشب گویندہ تو باش کہ شنوندہ من و نمایندہ [۱۷۹] تو باش و بیندہ من

درست است **قولہ** [۱۷۶] دعا کرد اللھم اجعلنی من امۃ محمد این سخن نسبت بغیرت بیند باز از غیرت باز آید
رہ تدبیر و صلابت گیرد موسی این سخن شنیدہ امت محمد را اجابتی میگوید بیہوشانہ افتاد چون بہ ہوش آمد اندیشہ ف وصفت
کرد رضا بحرمان کردن کار عاقلان نیست گفت اللھم اجعلنی من امۃ محمد یعنی چنانکہ ایشان را خطاب
کردیا اجابتی مرا ہم الحاق بدیشان کن تو مرا بگذار خویش فقیر نام نہ مسکین بگو **قولہ** [۱۷۷] او با بندگان خود باشد
چون مرہم بریش زنند خنکے و راحتے در ریش افتد فَھُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُوْنَ ازین حکایت کردہ است
مردم چنین حکایت کنند از وراے سراوقات عزت ندا اے اے پیر آ بدان خنکی و نرمی و لطافت و
نازکی ہمہ ان سخن توان شنیدن تحمل کردن و اگر درین جہاں بر استعداد آنجہان یک ندا فتد ز بس خنکی بیج جانے
زندہ نماند لو سمع اھل الدنیا لماتوا طربًا یعنے بر پریشانان بدن شنوندگان چنین ہم گفتند او در سرود
ما در سماع و رقص گیے ہمچنان باشد کہ یا ما حریفی ہم بیکدم و نیاز ترا تحمل نیست قیض ارست این چنین شعبدہ گریہا
بکند در عشق بوالعجبہا باشد و ان غیم حکیم **قولہ** [۱۷۸] از سر وحی الکلام بسیار مراتب ست بے شبہ درجات ست
وحی ہم یکے است کہ بالا و سر است و سر یکے است کہ بالا و وحی است یا خفی یا جلی کجا آنکہ بر دست پیکے پیغام گوئی
بفرستی و کجا آنکہ گوش بگوش سخن گوئی و کجا آنکہ بہ ایماء و اشارتے بسندہ باشد کجا آنکہ بدالت و ہیت معلوم شود و کجا آنکہ
اقتضاے ذاتی این تقاضا کرد **قولہ** [۱۷۹] امشب نمایندہ تو باشی بیندہ من آرے چون بیگانگی نماند یگانگی آمد

Marfat.com

اے عزیز مقام دیگر کہ معشوق مصطفیٰ بود و عاشق او کہ عاشقان کلام معشوق دوستدارند آن شنیدہ کہ مجنون چون لیلی را بدیدے از خود برفتے و چون سخن لیلی شنیدے باخود آمدے این مقام خود مصطفیٰ را عجب نیست کہ ابوالحسن خرقانی آرزین مقام نشان باز میدہد گفت مرا وقتے پدید آمدے کہ در آن وقت گفتے کہ اے خدا مرا از تو دردے پدید آمدہ است

گہی او نمایندہ این بیند گہ خود با خود بازندہ بدیگرے نمی پردازد وقتے این بیت گفتہ بود **بیت**

بوالعجب کاریست بس طرفہ رہے گاہ من او باشم او من گہے

قولہ در یغا درین مقام گر معشوق مصطفیٰ بود ہر آینہ حکایت عاشق و معشوق ہم گفتیم ہم چگونہ معشوق گشت و او بچہ عاشق کہ لک عکس بہ بیان مختلف باعبارات متنوع یک مقصود را بیان میکنم و میان ہر بیان آسمانے و زمینے است **قولہ** عاشقان خود کلام معشوقان دوست دارند چون سبحات جلال الوہیت بر دل طالب عاشق آید او را از و بردارد بنشاط و سکر باز آرد گوید احیی باذن اللہ کہ او باز بصورت و ہیت خود شود چون آن تجلی جمال دیگر نظارہ شود این نظارہ قاضی این بیان کرد کہ مجنون چون لیلی را دیدے از خود رفتے و چون آواز شنیدے بخود باز آمدے **قولہ** گفتم ای من معشوق تو از انچہ فیضے کہ باوے متعلق است بانور مطلق اتحاد یافتہ است و او در صورت ظاہر شدہ ہر آینہ گوید اے من معشوق تو کہ او در اطلاق داو در تقیید **قولہ** اے تو معشوق من خود را در تقید دیدہ و او خود بذات مطلق است ہمان آید اے معشوق من خلعت ہستی خود پوشاند او را عاشق خود گرداند بلباس و صورت او ظاہر شد معشوق گشت **قولہ** وقتی گفتم ای خدا مرا از تو دردے پدید آمدہ است آرے موجب درد دو چیز است یا بر غوز و انتہا اطلاع نباشد یا البتہ انیت باقی است **بیت**

تو او نشوی مگر ار جہد کنی جاے پرسی کز تو توئی برخیزد

سہ این عبارت و عبارت بعد این در متن میچ یکے از سخنہاے متن زبدۃ الحقایق (تمہیدات) کہ پیش نظر من اند یافتہ نشدہ (ع-ح)

Marfat.com

واز تو دروے دارم کہ تا خداوندی برجای باشد این در دمن برجا باشد و خداوندی ہمیشہ[۱۸۳]
باشد پس این در دمن ہمیشہ خواہد بود از مالت فاوحی الی عبدہ ما اوحی جائے دیگر بیان
میکند کہ گفت جان بلسنو یعنی ابوالحسن[۱۸۴] بزبان روستائی[۱۸۵] کہ جانم فدائے او باد حاضر نبودے
آنجا کہ فاوحی الی عبدہ ما اوحی رفت پس چہ بلسنو و چہ عتبہ و شیبہ یعنی کافرم[۱۸۶] اگر
آنجا حاضر نبودم اے عزیز اسرار وحی خبر نتواں داد زیرا کہ این آن مقام باشد کہ مرد را
بقربت جائے رسانند کہ در آن مقام سوال کردن[۱۸۷] حرام باشد مثلا چون مقام او جستن

قولہ[۱۸۳] واز تو دروے دارم کہ تا خداوندی تو برجاے باشد این در دبر جاے باشد اینت تو باقی است
قولہ[۱۸۴] بزبان روستائی یعنی رسمے است میان روستاییان البتہ در لقب و در اسم قصرے کنند و بکنند
سخن گویند محمد ممتا گویند محمد او محمن و محموہم گویند ہمبرین قیاس در جملہ اسامی کہ رسم ایشان است قولہ[۱۸۵]
اگر حاضر بود خود تحقیق بود و اگر نہ خود چہ عتبہ و شیبہ و ابوالحسن یعنی ہر کہ اینجا رسید نبیا او ولیا ہمی گوید
تو عاشق دمن معشوق و من معشوق و تو عاشق و با این ہمہ بہم دروے دہند کہ آنرا حدے و اندازہ نباشد یعنی در
صورت ظاہر میگویم با تو شخصے عاشق یکے شد و ہر روز ابتلاش زیادت تر چہ گمان میبری کہ آن ہمان
شخص است نہ ہر ساعت او گذشت[ف] اما تو او را کے نمی توانی گرد این تقلب و آن تحول او را بین ہمہ درد کہ ف او دگر است
داده اند و آتشے کہ در نہاد او نہاده اند شب و روز بدان ہمہ آن می سوزد و زمانی فرا نمانیم دیگری
اندازد او بصفت دیگری می سوزد و می افروزد قولہ[۱۸۶] یعنی کافرم اگر آنجا حاضر نبودم این معنی دیگر است
قاضی گفت و اگر نہ راست با ہمہ کفار برابر باشم قولہ[۱۸۷] سوال کردن حرام باشد در حضرت کہ با ہمہ عزت
و عظمت متصف باشد دران ورطہ سوال کردن حرام باشد زیرا کہ از قوت حرمت و بے ادبی است و خود را
میان آوردن در حاجت پیشتر آوردن است و دوئی بیگانگی را اثبات کردن اینجا یک سخن بطریق
تمثیلے باشارتے بطریق انموذجے میگویم محمد ملکوت و جبروت و لاہوت ہمہ با خود جمع دارد و حی با او آید
ہم ازان اوست کہ صورت آفتاب نماید و پس آن او را بیگانہ گرداند و خود او را شہود دہد امرے دہنے و

Marfat.com

دہمسر و مقصود او طلیدن و مانند این و انچہ بدین تعلق دارد گفتن و پرسیدن حرام باشد و خطرے تمام باخود دارد درین مقام اگر آنچہ او نداند معلوم او کنند کہ بیند و بداند و اگر نکنند سوال کردن قطعیت و فرقت آرد کہ اگر سلطان اسرار مملکت خود با یکے بگوید تربت عالی باشد اما نشاید کہ کسے از سلطان این اسرار پرسد زیرا کہ ہیچ حال چہ اگر سلطان ترا گوید کہ قیام پادشاہی من بہ تست ہیچ خطرے نباشد اما کہ اگر سلطان را گوید کہ قیام پادشاہی تو بمن است و از من است کار بر خطر باشد و الخلصون علی خطر عظیم[۱۸۸] ہمین باشد اے عزیز اگر بہ بہشت نرسید وُجُوهٌ یَوْمَئِذٍ نَاظِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ با تو غمزہ نزدہ است آن بہشت کہ عوام را وعدہ کردہ زندان خواص باشد چنانکہ دنیا زندان مومنان است مگر یکی معاذ رازی ازینجا گفت الجنة سجن العارفین کما ان الدنیا سجن المومنین[۱۸۹] خواص با خدا باشند

حکمے و حکیمے و امتالے و غیرے درمیان آید بحق آن خدائے کہ ترا آفریدہ است زنہار زنہار درین بیان در نیائی و خود را گمان بنری کہ درین بیان فہم کردم و اگر روزے فہم پیش آید گمان ضرورت باشد اگر سوال کند بیحرمتی پیش آید و اگر نکند حرمان باشد اینجا درد ضرورت دامن گیر باشد کار بر خطر باشد این بدان ماند کہ تو گوئی ظہور را نیست وجود تو بدود اگر من نبودمے اورا ظہور نبودے سو اگر او نبودے مرا وجود نبودے اکنوں ازاں ملک اگر تصور قیام بقائے وجود باشد ہمان آید کہ قاضی میگوید و اگر دواعی و نفاذ عنایت کنی آن توانی **قولہ** والمخلصون علی خطر عظیم[۱۸۸] مخلص آنست کہ خود را تسپرہ کردہ است و یا میکند و اگر در و تسپرہ کردن است ہر آینہ فی خطر عظیم باشد و اگر صفت خلوص او را مستمر و مسیدیم و تسپرہ بزہ باشد **قولہ** لجنة سجن العارفین[۱۸۹] سخن بتدیان و طالبان و مسکینان و خداجویان است آنکہ در فضائے توحید گم شدہ است بہشت و دوزخ در صحرائے دل او بیرشہ نیرزد سجن العارفین چہ باشد و سجن المومن چہ باشد آرے مومنے کہ نماز روزہ و مجاہدۂ دیگر میکند و ہیچ بدو نقدے ندادہ اند درین زندان خانہ او جائے میکند تا فردا ثواب بہشت رسد ہر آینہ این دنیا زندان خانہ او باشد

Marfat.com

چہ گوئی خدائے تعالے در بہشت باشد بلے باشد ولیکن در بہشت خود باشد در آن[۱۹۰]
بہشت کہ شبلی گفت ما فی الجنۃ احد سوی اللہ گفت در بہشت جز خدائے دیگر
کسے نیست و نباشد اگر خواہی از مصطفےٰ نیز بشنو ان للہ جنۃ لیس فیھا حور ولا قصور ولا لبن[۱۹۲]
ولا عسل تجلی ربنا ضاحکا درین بہشت دانی کہ چہ باشد آن باشد کہ ما لا عین رأت[۱۹۳]
ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر کسے را کہ بہشت این باشد او را بہشت عوام
طلب کردن خطا باشد کہ این طایفہ را بزنجیرہائے نور و لطف بہ بہشت کشند نروند و قبول[۱۹۴]
نکند کہ یا عجبا لقوم ینادون الی الجنۃ بالسلاسل وھم کارھون ہمت عالی چنان ندیقادون

مہمان خانۂ او کہ عارف ہنوز صور و تمثال ماندہ است ہر آئینہ الجنۃ مجلی العارفین شد قولہ[۱۹۰] خدا در بہشت باشد
قائلی سخن خوب گفت در بہشت باشد و لے نکو نگفتہ است ازان بہشت عنایت کرد لیست فیھا حور ولا
قصور ولا لبن ولا عسل این بہشت عبارت از تجلی و کشف و ظہور عین او ست این بہشت ہم نقد وقت
عارفان در آخرت است بدان عبارتے کہ قائلی میفرماید مگر ازین بہشت دو اند گوئی بہشتے علاحدہ کہ ذات
چنین و چنین باشد قولہ[۱۹۱] شبلی گفت ما فی الجنۃ احد سوی اللہ شبلی میگوید مرد عارف کہ غرق
عین و عیان است او جز خدا را نہ بیند و درین جہان جز یک وجود دیگر نیست قولہ[۱۹۲] ان للہ جنۃ لیس
فیھا حور یک معنی گفتم دوم معنی ہم گفتہ اند مردمان متعبد و متنزہ بہشت وجدان اللذۃ فی طاعۃ اللہ الجلیل
الجمیل مرد طالب در عبادت خدا ذوقے و لذتے یابد جملہ نعیم بہشت را بمقابلہ او ہیچ گویند تا آنکہ گفتہ اند استحلاوۃ الطاعۃ
ثمرۃ الوحشۃ من اللہ لذتے دارد و از معصود محروم میگرداند بریں قیاس شدہ طالب ذوق در دو عالم بہشت نامند
زراعت و توکل و تہذیب اخلاق و امثال این را بجنب آن وجدان و فوزان لذت بہشت نامند قولہ[۱۹۳] مالا عین رأت
ہر چہ گفتم صوم و نماز انہا ست کہ لا عین رأت و لا اذن سمعت و لا خطر علی قلب بشر بحایت از و باشد قولہ[۱۹۴]
خطا باشد خطا چہ باشد نہ طلب ہر چہ طلب قصر پادشاہ را گذاشتہ خاکروبی گلخن تابے طلب کنند قولہ ابجا لا قوام یقادون

Marfat.com

باید کہ زن ارغون آسیہ را بود کہ در دعا ہمی خواہد رَبِّ ابْنِ لِی عِنْدَكَ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ ۱۹۶
این عندک جز بہشت خواص نباشد اے عزیز فَهُوَ فِی عِيْشَةٍ مَّرْضِيَّةٍ فِی جَنَّةٍ عَالِيَةٍ
وطوفہا دانیۃ چہ فہم کردہ اگر خواہی کہ بدانی در نقطہ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ ۱۹۸

الی الجنۃ این نیز حکایت طالبان است قومے ہمہ خود را بذل برائے او کردہ اند ایشانرا بے حصول المقصود
ایشان در بہشت فرستند قبول نکنند گویند ما برائے تو طاعت کردیم نہ برائے بہشت بجزائے ما بدہ فرمان آید
وعدہ بہ بہشت است گویند خلف آن وعدہ انگہ شود در بہشت آئیم دہی واگر وعدہ را بنقد ندہی کرم
وفوزان لطف باشد فرمان شود ایشان با ما بحجت پیش آیند و ما تقدیر جز آنجا نکردہ ایم و زنجیرہائے نور
در گلوئے ایشان باندازد کشاں کردہ در بہشت برند **قولہ** عِنْدَكَ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ عندیت میخواہد

ف خانہ مسکن و مقرات جز خرقۂ قربت و ہدایت درمیان نباشد خانہ مسکین و مقدس است البتہ تمکن و قرار مع اللہ لواعد الاعتبار
می طلبد **قولہ** فَطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ہر آئینہ یکے مجازی و حقیقی دارد محی الدین ابن اعرابی مشاہدہ میشود
یکے آنرا شرح دیدار میکند و انچہ از الوان بہشت او حکایت کردہ است او ہمہ مجاز صفائے دل بطے
میدہد تو میوہ گوئی و از ان میوہ تسبیح و تحمیدے و کاریکہ تو کردہ و ساغرے و جماعتے کہ از بہشت حکایت کنی
عنایت از اطمینان و آرائے و قراری اگر این سخن بدین بیان بازی آرد خود کارے نیست و اگر از عیان و عیان
ف تشطح میگوئی و ہر چیزے ہم صورت بیان است ما تزاہر دو بیان مینمایم اما تشطح نکنے و رہ دہن گم نکنی **قولہ** ۱۹۸
در نقطۂ سبحان الذی اسری بعبدہ گفت اضافت کرد و اضافت خصوصیت تقاضا کند فی عبادی نیز اضافت
است و آن اضافت بہ نفس او ست تعالی بعبدہ بعبدی فیما نحن فیہ بیک معنی میرود و حاصل خصوصیتے
ف باخوند کار باو سے پیدا کن ترا بحقیقت بندہ اش خوانند آخوند کار نیستے تمامے دارد اگر جزو بعضے گوئی ہم شاید نیستے کہ
مال مرد جزو مرد بعض او ست و از فقہا و حکما پرس بدین گرچہ میگویند زکوۃ بر بنی ہاشم روا نیست چنانکہ
ایشانرا ہر کدا خدائے این نسبت آورد کہ فیض او با او نسبت پیدا آورد اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ برائے او چنین
بندہ قربت باشد و اسری باشد تحفہ دگر گہ شب بردند ہر چہ نہانی و خفی است در شب کنند با مصطفیٰ

Marfat.com

عبودیت خود درست کن تا این خطاب با تو نیز باشد کہ یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً[۱۹۹] مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ[۲۰۰] گفت در دل بندگان من درآ تا در بہشت من توانی آمدن آن بزرگ را ببین کہ از و پرسیدند ما فعل اللّٰہ بک گفت ادخلنی ربی فی جنۃ القدس یخاطبنی بلا واسطۃ ویکاشفنی بصفاتہ گفت مرا در بہشت قدس خود درآورد گاہے مکاشفۂ صفات میکنم و گاہے[۲۰۱] مخاطبۂ ذات میابم آخر دانی کہ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ[۱۹۸] این مقام باشد قطوفها دانیة[۲۰۲] رزق باشد درین بہشت آخر دانی کہ جز از رزق معدہ رزقہاے دیگر است رزق قالب است و رزق[۲۰۳] روح است رزق قالب ہمہ کس را دہند قُلْ مَنْ یَّرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اما رزق جان و دل ہر کسے را اندہند کہ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ اے عزیز

رازے کہ در میان نہادہ اند ہر آینہ شب اختیار شدہ بندۂ خاص باشو بر اسرار مطلع شو بیت

بندۂ خاص ملک باش کہ با داغ ملک ؎ روز ہا ایمنی از شحنہ و شہباز عسس

قولہ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً[۱۹۹] عاشق و معشوق راضیہ عاشق و مرضیہ معشوق و ہر دو معنی را اعتبار بطریقہ شیخ ابو الحسن خرقانی گفتہ است کہ گاہے من معشوق او عاشق **قولہ**[۲۰۰] در دل بندگان من درآ قربت او خصوصیت او جز بدل نیست پس فادخلی فی عبادی دخولے خصوصے کہ جز بندگان خواص را نباشد پس چنین آید کہ فی قلوب عبادی وادخلی جنتی چہ نقد کہ ازان لا فیها حور ولا قصور عبارت کردہ است و آن جنت جز اہل دل را نیست پس در آن جنت درآ و ازان برخور **قولہ**[۲۰۱] گاہے مخاطب ذات می یابم چہ معنی دارد مخاطبۂ ذات ہمان حکایت صفات است اما اگر چنین گوید گاہے مخاطبۂ ذات ہمان عبارت از صفات باشد **قولہ**[۲۰۲] رزق روح است رزق لم یتنفع بہ رزق تن آنچہ بقاے او بدست رزق دل حضور و مراقبہ و بدانچہ او را تصفیہ شود و رزق روح آنچہ بدان قوت در بیان او و دہند و مشاہدہ مربہ باشد رزق بر حقیقت است کہ روح بدان خطاب دارد و رزق اخفی عنہ کہ ہمہ وجودات یکے

Marfat.com

ہر چند می نویسم بیشتر می آید افزون ترمی شود اما ے دوست از سعادت محبت خیز دواز[۲۰۳] محبت رویت خیز دانم که ہرگز از محبت ہیچ علامت دیدہ یا نہ علامت محبت آن باشد کہ ذکر محبوب بسیار کند من[۲۰۴] احب شیئاً اکثر ذکرہ العزیز وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ[۲۰۵] محکمہا بسیار باخود دارد علامت محبت خدا آن باشد کہ محبوبات دیگر را در بازد و محبتہا را تحریک کند و محبت خدا را اختیار کند اگر نکند ہنوز محبت خدا غالب نباشد زن و فرزند و مال و جاہ و حیات و وطن ہمہ از جملہ محبوبات است اگر راحت این محبوب غالب باشد نشان آن باشد کہ نگذارد کہ زکوٰۃ و حج و صدقہ از تو در وجود آید ہر یکے محکمے[۲۰۶] است تا خود بزیارت خانہ خدا و رسول او تواند رفت کہ این ہمہ محبوبات را او داع کند و محبت خدا را اختیار کند تا کولات و مشروبات ہمچنین محبوبات است باسماک این محبوبات اختیار محبوب کند و زکوٰۃ و صوم را اختیار کند ہمچنین این علامت یک یک می شمارد اگر چنانکہ حب این محبوبات غالب آید بر حب خدا بداند کہ او را با خدا ہیچ حسابے نیست از خدا بشنو قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْھَا وَتِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَھَا وَمَسَاکِنُ تَرْضَوْنَھَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَجِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ العزیز این آیت ہمہ را

باشد و آنرا بیک بلع زود ببرد آنچنان کہ آردغے برنیارد **قولہ**[۲۰۳] از محبت رویت خیز د آرے ہمچنین است اما نخست رویت باید تا محبت شود **بیت**

ہر چیز را تا بخوبی نیابی ؎ جز آن دوست را تا نیابی نجوئی

اما بحثے کہ من قبل رفتہ است من وجہ محبت نماند اما تمام این باشد کہ بعد رویت بود غلبہ ہوس مداومت تمنی ساعۃ فساعۃ دلی را ہمان خواہش این را بہ نسبتے محبت نام کند **قولہ من**[۲۰۴] احب شیئاً اکثر ذکرہ خداوند سبحانہ و تعالیٰ میفرماید وَاذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا رسول علیہ السلام میگوید من احب شیئاً اکثر ذکرہ حاصل کلام اللہ کثیراً ای اجوا اللہ میگوید واذکرونی اذکرکم شما مرا دوست میدارید دوستی مرتبط چنانکہ در محبوبہم و محبونہ گفتم **قولہ** اشد حبا للہ یعنی ہمہ روز در ذکر اوست بدین صفت کہ ہمہ چیز را فراموش کردہ است بلکہ از ہر طرف نسیان و غفلتے کردہ است بلکہ ہمہ را وداع بعداوت

Marfat.com

از خدا باز داشته است ترا اینجا در خاطر آید جب من دنیا کم ثلثه ویا عائشه
حبک فی قلبی کالعقدة علی الجبل وجائے دیگر گفت اولا وفا اکبادنا محبت این
اصلی نباشد این محبت[۲۰۷] خود مصلحت باشد که در راه نهاده باشد هم تا کید محبت خدا
را یا محبوبات دیگر که اصلی باشد ترک آن واجب شد و محبت خدا بر آن غالب
باشد مگر که حدیث دیگر نشنیده گفت او کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابا بکر خلیلا
اگر دوست گرفتمے ابو بکر را دوست گرفتمے اما دوستی خدا مرا با آن نمی گذارد لکن
ابو بکر را دوست گیرم اینجا اے عزیز دقیقه هست بداند چیزے را دوست داشتن
نه بمعیت در کمال عشق و محبت قدح و نقص نیارد مگر این بیت نشنیده **شعر**

احب لحبها تلعات نجد	وما شغفی بها ولا هواها
وما حب الدیار شغفن قلبی	ولکن حب من سکن الدیارا
اطوف علی جدار دیار لیلی	اقبل ذا الجدار وذا الجدارا

کرده است جز یک چیز را آن محبوب است نزدیک او همه دشمن اند سلمان قاضی طریقت طلب ف طلبه ذ طریقه
و دلداری طالبان و دلجوئی عاشقان هم میکند می آموزد طالبان را که چنین کنند قاضی تذکیر هم گفتے از بزرگان
شدائی بسیار آمده است درین میان هم اشارتے خفیه کرده است چنانکه بالوف وشروب تو بگوئی نماز
در روزه بگذار حاصل اینست البته در بند چیزے نباشی **بیت**

عبارا نرا خار باشد مفرش عیار شهرے ازین راه بکش

۲۰۶ **قوله** این سخن محبت خود مصلحت باشد آرے مصلحت باشد مجاز باشد اعتبارے هوس هم نامند
و شغفت هم گویند و میل طبع و خلقی هم نامند اما محبت خدا از همه معلومات منزه است نسبتے بدینها ندارد
اما چون این حساب دانان معنی دامے آن غایبت که مجاب می آیند ازین موجب در حجاب شده اند

Marfat.com

اگر مجنون را با سگ کوے لیلیٰ مجتے و عشقے باشد آن محبت نہ سگ را باشد ہمہ عشق لیلیٰ باشد گر این بیتہا نشنیدۂ رباعی

مجنون[۲۰۶] روزے سگے بدید اندر دشت — او را بنواز ید بدو شادان گشت
گفتند[۲۰۷] بوے پرسگت این شادی چیست — گفتا روزے بکوے لیلیٰ بگذشت

ہر محبت کہ تعلق بمحبوب دارد آن شرکت نباشد آن نیز ہم آثار محبت محبوب باشد اگر عالم قلم و خط و کاغذ دوست دارد نتوان گفت کہ بہمگی عاشق علم نیست محبوب لذاتہ از نہا ہیچے باید کہ باشد اما چیزہاے دیگر کہ محبوب باشد از بہر محبوب اصلی زیان ندارد و ہر کہ خدا را دوست دارد لابد[۲۱۰] باشد کہ رسول او را و شیخ خود را دوست دارد و از بہر طاعت نان و آب را دوست دارد کہ سبب بقاے او باشد و زن[۲۱۱] را دوست دارد و بقاے نسل منقطع نشود و زر و سیم را دوست دارد کہ

قولہ[۲۰۶] مجنون روزے سگے دید اندر دشت این ہا چیزے از بیکسی دوست دارند یا این است کہ چیزے ازان بادے ہست مثلاً سر و را دوست میدارند بقد معشوق مینماید دیگر نسبتے بدو دارد و سگ کوے او است رقیب و دربان او را دوست ہمایۂ اوست چنانکہ میگوید بیت

سلام علی جیران لیلیٰ فانہا اعز — علی العشاق و من ان تسلما

گر چہ این نسبتے بعید است امکیں عاشق حالیا بنقد وقت خود دل جوئی میکند اما آنکہ چیزے نسبتے بدو دارد تا ہم محتمل کہ چیزے تسلی شود یک لحظہ قولہ[۲۰۸] گفتا روزے بکوے لیلے بگذشت یک نظرست و این شاید در اول حال چنین باشد اما اگر چنین اتفاق افتادہ بود کہ شئے نمائی از جمال لیلے برخوردہ است بوہے و خیالے آنکہ در کوے لیلے گذر دارد او را تواند دید انکہ پیش پیر ارشاد آنکہ درست است حکایت الکل بالکل حوت بطریق خویش کند اما خود را از خود جدا کردہ دارند قولہ[۲۰۹] زیان ندارد و انستم اما بیک سخنے با ما بگو او را لذاتہ دوست میدارد و گر آن چہ قولہ[۲۱۰] لابد باشد کہ رسول او را دوست دارد بدو اعتبار یکے انکہ وسیلہ

Marfat.com

بدان متوسل تواند بود تحصیل نان و آب لابد سرما و گرما برف و باران
و آسمان و زمین را دوست دارد از آن معنی که اگر زمین نباشد گندم را
سنگ نروید و بذر گرا همچنین دوست دارد آسمان و زمین را دوست دارد
که صفت و فعل خدایست و لله ملک السموات والارض مثال این چنان
باشد که عاشق خط و فعل معشوق را دوست دارد که همه موجودات فعل و صنع
اوست به تبع محبت او دوست داشتن شرکت نباشد و حجاب راه او نشود
اما اصل و حقیقت کردن این محبتها شرکت و حجاب راه و باز ماندن از محبوب
اصلی است گوشدار که چه گفته میشود و بالله التوفیق ۲۱۲

است میان او و خدای تا این توسل بدو نکند و بخدا نبرد دیگر این را دوستی نام نهند اما بصلحی و
بعلتی و دیگر پیغمبر را تمثل و تشکل او می بیند او را بدو دوست میدارد اینجا هم دوستی او دوستی
خدای تعالی باشد ۲۱۱ **قوله** زنانرا دوست میدارد اینجا همه کار را جمع کنیم بگوئیم باز آیم
بگوئیم انا لله و انا الیه راجعون و این آیت هم خوانیم فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ
مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ و اینست ۲۱۲ **قوله** گوش دارکه چه گفته می شود
گوش داشتیم از تذکیر قاضی این معلوم شد یک رابطه بریده اند اگر آن رابطه بدست هست
بهر چه آدمی آرد بخدا رود می آرد اگر آن رابطه بدست نیست فهم یهیمون فی کل واد

Marfat.com

تمہید اصل سابع در بیان روح

اے عزیز گوشدار جواب سوال خود را کہ پرسیدہ یَسْأَلُونَکَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ اما ندانم کہ جملہ چیز ہا کہ در باطن تو پوشیدہ است بدانستی کہ آنگاہ پس از شناختن این ہمہ طالب حقیقت روح باشی دانم کہ تو گوئی من بجز از قالب روح دیگر چیہ باشم اکنون گوشدار انشاء اللہ کہ بدان رسی کہ صفتے ہر لحظہ از صفات تو بر تو عرض کنند چون آنجا برسی ہفتاد ہزار صورت بر تو عرض کنند ہر صورتے بر شکل صورت خود بینی گوئی من خود یک ام ہفتاد ہزار یکے بودن چون صورت بندد و این آن باشد کہ ہفتاد ہزار خاصیت صفت در ہر یکے از بنی آدم متمکن و درج است و ہمہ لطفہا تابیہ است ہر خاصیت و صفتے شخصے و صورتے شود مرد چون این صفات را بیند پندارد کہ

تمہید اصل سابع

قولہ یَسْأَلُونَکَ عَنِ الرُّوحِ بیان تفسیر تاویل این آیت کنم قاضی آنچہ گوید بعضے ازان بودہ باشد کہ گفتہ ایم اقول وباللہ التوفیق از رسول علیہ السلام اہل کتاب پرسیدند کہ روح چیست فرمان آمد بگو اے محمد روح امرے از امور باری است یعنی شانے از شیون است کنایت ازین باشد کہ او چیزے خاصہ اوست جز او کسے نداند و دیگر محمد را علیہ السلام این زمان شد تو این بگو البتہ ازین جا این نمی آید کہ او نمیدانست سرے است ہر کسے فہم نکند از حق و از پیغمبر این سخن بر نبی و بر متلمذان این تواند گفتن کہ مردم فہم کنند آن گو کہ در وسع فہم ایشان باشد معنی دیگر قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ امر باری عنایت ازین است اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ روح را امر گفت قُلِ الرُّوحُ

Marfat.com

خود او ست و او نباشد ولیکن از و باشد این صفات بعضے محمودہ و صفات

مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ شان او چہ گفت اِذَآ اَرَدْنَا شَیْئًا اَنْ نَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ روح آن کسے است کہ احیا کند یا خود ہمین کن عبارت از روح باشد یعنی قولہ کن روح باہر کہ متعلق شود آن چیز و کسے و در حس و در عقل آید این را روح نامند روح نامے از نامہائے خدا است در ماثور است یا روح یا روح الروح این روح را چند معنے گویند نفس ناطقہ را روح نامند روح اعظم را روح نامند فیض را روح نامند جبرئیل را روح نامند فرشتہ جز جبرئیل عظیم ترین فرشتگان است او را روح نام است و دیگر تمثل فیض سبوح قدوس را روح خوانند با انسان روح حیوانیست روح نباتی است و ہر معنے کہ انسان دارد آن صفت چون متمثل شود بصفت کسے شود کہ مناسب آن صفت است مثلاً در طالب صفت رحمت در افت است بصورت آبے و درختے سبز و صورتے خوب نماید اگر صفت قہر است و ہر چہ نسبت باید دارد چنانکہ مارے و گرگ دمے نماید اگر بصفت اکلے و شربے و جماعے بقرے و بز غالۂ نماید ہمبریں قیاس در آدمی اوصاف بسیار دارد و ہر صفتے صورتے و شکلے و آنکہ گفتی میگوید کہ تو دانی با ہمہ یک روح است انکہ او گفتہ است اگر بفہم گفتہ است راست است زیرا چہ ہمہ متعلق و منشا ہم از یک چیز اند ہم از و منتزع اند و ہم باو رستہ اند قاضی سخن با بلہی میگوید کہ از صفات او صاف چیزے ندارد و تتے از بندگی خواجہ می پرسیدم از مردم شتے بسامی شود بین آن مردم آوند آب بستانند نزدیک سبورہ و آبرا غلطانند بجاے خود نشنید دنموے مروی کہ آمدہ است بکند مسلے از جائے گیرد بجاے دیگر فراز کند و رو تمام بران گداز و پس آن با من بیاید با من یکے گردد و این گذاردن او از وظیفہ در دمن بحساب باشد

شیخ فرمود نباشد آن تو نہ کسے است با تو این کارہا کند اما این قابے کہ داری ترا بدین قالب آورد خویش بجائے می باید آورد و بعضے صوفیاں روح را ہمین صفت گفتہ اند ارادت اللہ حیات را روح دوالروح است آنا ینکہ قدیم گفتہ اند بریں تو ہم گفتہ اند ۔

Marfat.com

خیر باشد و بعضے مذموم وصفات شر باشد این صفات را بتمام نتوان عدد و شرح کردن
این بروزگار دراز توان یافتن و دیدن اما در قالب تو چون گوئی تعبیہ کردہ اند و تو
بحقیقت آن لطیفہ کہ در قالب حامل آمدہ است اے عزیز ہرگز ندانستہ کہ قلب
لطیف است و از عالم علویت و قالب کثیف است و از عالمے سفلی است خود
ہیچ الفت و مناسبت میان ایشان نبود و نباشد واسطہ و رابطہ میان دل و قالب
پرگمانشتہ کہ یَحُولُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ ترجمان قلب و قالب باشد تا آنچہ نصیب
دل باشد دل با این لطیفہ گوید و این لطیفہ با قالب بگوید اے عزیز اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ

قولہ روزگار تواں دریافتن و دیدن یعنی تصفیہ و تزکیہ مجاہدات شود آن صفات بر و تجلی کند
معلوم تو گردد قولہ قلب لطیف است از عالم علو است لہ بجا سخنے بباید دانست شاید گفتہ ہم
باشیم کہ قلب متولد از نفس و روح است چنانکہ فرزندے از مادر بزاید پدر عربی باشد و مادرش جویریہ
ہندیہ اکنون آن پسر چیزے ماند پدر و دو بچیز ے ماند جویریہ باشد چون میان آن دو نسبت تولدی
شد چون پدر او روح است از عالم سفلی نباشد با عالم علو نسبت برد و ازین رو کہ آن جویریہ است ہر
آئینہ خو و معدن او ہمان قالب بودہ باشد قاضی میگوید کہ از عالم علو است بدین نسبت میگوید کہ
از روح متولد است و ناسبتے بمادر نیست ہر آئینہ نسبت بہ پدر کنند گویند کہ فلان ابن فلان
سبب میان ایشان صورت مخالفتے باشد و اما باز ضرور یست فرزند را کنار مادر ماندن و باوے بودن
و این رابطہ کہ میگویند بیان نکتے کہ ما کردیم ہمان رابطہ است حاملے کہ از لطافت با قلب نسبت دارد و
باضافتہ مترجم میان قلب و مردم تا انکہ گفتہ اند المرء با صغریت اے قلب و اللسان لسانرا باوے نسبتے است و لطیفہ
قالب ہمین لسانست چنانکہ شاعر گوید

بیت

لسان الفتی نصف و نصف فؤادہ فلم یبق الا صورۃ اللحم و الدم

قولہ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ چہ فہم کردہ این فہم کردہ ایم چون شرح صدر رسول اللہ صلے علیہ وسلم

Marfat.com

چہ فہم کردہ اگر قلب را مجرد در قالب تعبیہ کردندے قلب با قالب قرار و اُنس نگرفتے و قالب باحوال قلب طاقت نداشتے گداختہ شدے این لطیفہ حقیقت آدمی را واسطہ و حایل کردند میان قلب و قالب اے عزیز این قدر ندانی کہ قلب ملکوتیست و قالب ملکی در ملک کسے زبان ملکوت نداند اگر زبان جبروتی نباشد اگر خواہی مثالش بشنو عجمی زبان عربی فہم نکند الا بواسطہ ترجمان کہ ہم عربیت داند و ہم عجمیت آخر معلوم شد

شد بر ہمہ خود اطلاع یافت بواسطہ تصفیہ تجلیہ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْ ہمین عبارت شد کہ ہر ذیمہ کہ از ان او بود بے بکل شستہ اند و بران اطلاع کلی دادہ اند تا بر ہمہ اوضاع واقف گشت قاضی میگوید تا این صفت نشود بر این اطلاع میسر نشود بعضے گویند قلب نہ این است کہ مضغۂ صنوبری جانب چپ اوست آویختہ است میگویم راست است دل آن است کہ ایشان گفتہ اند ولیکن این لطیفۂ رحمانی است و این سر حقانی متعلق بدین مضغۂ صنوبری کہ درون سینہ طرف چپ آویختہ است چنانکہ چشمان پیہی و پیہی در میان است و پلکے و جامۂ کہ در میان نہادہ اند حفظ اوست آنصورت چشم است آن لطیفۂ ابصار و آن تحفۂ رویت بر بستہ نبود راست شفافے عکس پذیرد ولیکن آن متعلق بدین صورت ظاہر است ہم برین صفت دل اگر اینجا گویند چشم چہ گمان بری این پرکالہ پیہی و پیغولہ است چشم عبارت از نورے آن ہمہ راست بودہ باشد اما مردم جمع الجمع آن ہر دو را یک جمع آوردہ اند **قولہ** اگر قلب را مجرد در قالب تعبیہ کردندی آرے اگر قلب را نسبت با قالب نبودے در و قرار نگرفتے و قالب حمل او کردن نتوانستے آن لطیفہ کہ قلب است و آنچہ با ویست این قالب را مجرد گیرد تحمل آن نکند ذرہ ذرہ گردد **قولہ** آن لطیفہ حقیقت آدمی را کہ باز دو اج نفس و روح نتیجہ شدہ است ان ملکوتی است و قالب ملکی ملک طاقت ملکوت ندارد کہ اگر ملکوت را ملک نسبت نبود زیرا چہ ملکوت باطن ملکست فرد ہمیشہ قایم است **قولہ** اگر زبان جبروتی نباشد جبروت عبارت از مجمع ملک و ملکوت و لاہوت است پس آنکہ جبروت داند سخن ملکوت شناسد چنانکہ عربی و عجمی ترجمانے کہ قاضی مثال گفت۔

Marfat.com

جز این پنج حواس صوری پنج حواس معنوی در باطن ہست اکنون ہمہ در نہاد تو تعبیہ است
اے عزیز تو قالبی و این نہاد لطیفے کہ گفتہ شد نفسی و روحی و قلبی جز از روح اگر چیزے
دیگر ہستی چون آنجا رسی خود بینی کہ مصطفیٰ علیہ السلام طیب ہا ذوق بود و مصالح و مفاسد
نگاہداشتن او را ضرورت بود زیرا کہ افشا کردن و ظاہر گفتن این اسرار بسیارے خلل و
مفاسد گروہے را حاصل شدے و بیشتر خلق فہم نکردے لاجرم کلموا الناس علی قدر عقولھم
بکار در آورد تا ہمہ را بر جاے بداشت اے عزیز ابن عباس رضہ در تفسیر این آیت میگوید
أن یأتیکم التابوت فیہ سکینۃ من ربکم گفت اینست کہ در میان تابوت کہ دل انبیا
علیہ السلام در آنجا بود و در آنجا داشتند باش تا این آیت ترا روے نماید

قولہ پنج حواس معنوی و باطنی است یعنی حواس خمس کہ در مردم است یعنی جامعہ و باصرہ و ذائقہ و شامہ
و لامسہ چنانکہ این خمس است بریں قیاس پنجے دیگر ہست کہ آن باطن است ہمچنیں باصرہ کہ ہست
اورا احساس میکند درون بدان پنج حسے کہ او دارد ہمچنیں پنج اہمیں باصرہ کہ ہست کہ آنرا میگویند فلان را
چشم دل کشاد ہمیں باصرہ ظاہرہ عکس میشود باصرہ دل میگردد ہر چہ بدیں حی بیند ہم بدان می بیند ہر چہ بدان می
بیند شخصے باشد کہ او را حواس باطن بصورت انفتاح روے نمودہ است و لیکن مر او را عمی یا اصم است مبصرات
را حس کہ باطنی او دست نمی یابند زیرا چہ ظاہر او کور است نگذرد یک گوش او شوی فریاد کنی او بداند
کہ چہ گفتی و لیکن او کسے کہ تو گوئی فتح حواس باطن او را شدہ است قولہ چون آنجا رسی خود بینی چہ بیند آنکہ خود را
از نفس و قلب و روح بیند آنست ہمیں را بعین دا مدہ بیند قولہ بسیارے خلل و مفاسد گروہے را حاصل
ف مفاسد مقاصد نیست کروے آرے چنیں گویند آن مفاسد کہ بکشف حقیقت شود آن مفاسد مفاسد نیست و لیکن تحقیق مقاصد
ف مفاسد خود کشف حقیقت بلائے بزرگ است مبادا کہ کسے را شود مصحت دین باید کہ اگر بے اطلاع عیان
او را صورت فساد بداں علم شہود از اعیان محروم ماند و بعد کہ عیان صورت فساد و زیان ہرگز ظہور نپذیرفتہ است
اما رہ تا بالغ افتد کلموا الناس علی قدر عقولھم ہمیں بیان کہ گفتم ہمیں است قولہ ان یأتیکم التابوت
فیہ سکینۃ گویند چنیں سکینہ عبارت ازیں بود کہ چند نشان انبیا در آن بود در جنگہا او را پیش می نہادند بر

Marfat.com

یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ وجائے دیگر کانھم جراد منتشر این پروانہا واین ملخ کہ از کور برآیند سیرت وحقیقت تو باشد چنانکہ امروز صورت است فردا سیرت رنگ صورت یابد این ہمہ نہادہ ہائے خلق باشد مگر کہ مصطفیٰ از ینجا گفت ان الارواح جنود من جند اللہ لیسوا بملائکۃ لھم رؤس وایدی وارجل یاکلون الطعام ہرگز نشنیدہ کہ روح دست دارد وپائے دارد وطعام خوردا گر آن عزیز میخواہد کہ تمام بداند از مجاہد بشنو کہ گفت ان فی جسد بنی آدم خلق من خلق اللہ کھیئۃ الناس ولیس من الناس گفت در تن آدمی خلقے وصورتے باشد ہمچو آدمی صورت مردم دارد اما آدمی نباشد واز عالم قالب وبشریت نباشد از عالم فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ باشد لے عزیز جائے دیگر از

ہر کہ او فرود می آمدے فتح بودے قاضی میگوید کہ آن دل انبیا بود بآن سکینہ تعلق است دیگر سکینۃ مِّنْ رَّبِّکُمْ یعنی دل داود را با دل ایشان یک ربط است او را سکینہ وسکون حاصل شد دیگر فِیْہِ سَکِیْنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ یقینے واطمنانے وقرارے بحقیقت کار **قولہ** کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ زدا کہ بعث ہر صفتے کہ کسے داشت بر صورتے کہ مناسب آن صفت است ہمچنان مبعوث شود اگر صفت ابرار داشت بصفت ابرار مبعوث شود ہم برین قیاس قومے باشد کہ نسبت ایشان بفراشتگ باشد وچنین مبعوث شوند وقومے بجراد نسبت دارند ہمچنان مبعوث شوند **قولہ** لَھُمْ رُؤُسٌ وَاَیْدٍ وَاَرْجُلٌ ارواح دست وپا ندارد آنکہ گویند دارد عبارت از تمثل ایشان باشد چون آن تمثل باشد اکل وشرب ہم برین تمثل قیاس کن گفتہ اند ارواح را شم است ہم از ینجا ست کہ بر تربتہا گلہائے دیرگے وشاخہ وخوشبوئے اند انند ہمانکہ مجاہد میگوید در تن آدمی صفتے ہست ہم بر صورت آدمی است اما آدمی نیست یعنی آدمی مجرد این نیست وبا او آدمی است اگر با او نباشد این کلی باشد ہیچ کار نیاید شخصے از خواجہ من می پرسید کہ شبہا شخصے ہم از تن من بیدا شود واسلہ اخرجہ الحکایۃ بالا گفتہ ام **قولہ** فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ہر جا کہ نحو ست فتبارک اللہ احسن الخالقین آنجا مرتبط اما این احسن مخلوقات است۔

Marfat.com

مصطفےٰ اصلعم بشنوا ان فی جسد ابن آدم لمضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وهی القلب گفت در تن آدمی مضغہ است کہ آن چون بصلاح آید قالب تمام بصلاح باشد چون تباہ و فاسد باشد قالب نیز فاسد باشد و آن نیست مگر دل قالب را شرح شنیدی و نہاد و لطیفۂ خود بدانستی شرح نفس نیز بشنو نفسہا سہ گانہ است نفس امارہ و نفس لوامہ و نفس مطمئنہ درین مقام خود با تو نمایند و چون بدینجا رسی بے شنیدن معلوم تو شود و شمۂ دیگر در تمہید دیگر از نفسہا گفتہ شود انشاء اللہ در یغا اے عزیز قلب نداری کہ آنگاہ بیان آن قلب با تو گفتمے کہ قلب چیست کار دل دارد دل طلب کن و بدست آر بدانی کہ دل کجاست بین الاصبعین من اصابع الرحمن طلب بکن در یغا اگر چہ ال اصبعین من اصابع الرحمن حجاب کبریا بر داشتے ہمہ دلہا یافتندے دل دانکہ دل چیست و دل کیست منظور الٰہی دل آمد و خود لایق بود کہ ان اللہ لا ینظر

قولہ الا وهی القلب اگر در انسان این تحفہ نبودے انسان ہمہ سر بسر فسادستے قولہ اکنون نفسہائے سہ گانہ بشنو نفس عبارت از اوصاف ذمیمہ است ہمین قلب اورا کہ بعبارت نفس خوانند و اوصاف ذمیمہ او نفس است این چو بحسب کدورت خویش در کار ہا موافق آن باشد ہر آئینہ امارہ نامند و انکہ از قسمت ذکاء صفا تصفیہ گرفتہ است و از کدورت بشریت و قالب با او باقی اورا لوامہ میگویند و آنکہ از اوصاف ذمیمہ و قید بشریت و از خطرۂ وساوس رستہ است اورا مطمئنہ خوانند یعنی بحقیقت رسیدہ است و بدان قرار گرفتہ است و خطرات بر ایشان باوے مزاحمتے ندارند قولہ کہ بیان آن قلب با تو بگفتے چو اصابع مقلب است و دل در آن تقلب اگر در تقلب آن اصابع بدانی جائے کہ او دارد مشاہدہ شود و شفائے دلہا باشد چو دل را این صفت است ہر آئینہ نظر حق مشاہدۂ آنجا ب کبریا است اگر آن حجاب برخیزد شفا در شفا باشد چون دل را این صفت است ہر آئینہ نظر حق ہم برین باشد و حدیثے کہ آوردہ است ہم برین مرتبط است۔

Marfat.com

الی صورکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم لے دوست دل نظرگاہ خداست
چون[18] قالب رنگ دل گیرد و ہمرنگ دل شود قالب نیز منظور باشد دریغا
لے عزیز ندانم فایدہ وخطہ این سخنہا کہ خواہد برداشت جانم فدائے او باد معذور
دارمرا کہ مثل القلب کمثل ریشۃ بارض فلاۃ یقلبہا[19] الریاح دلہا را باد رحمت الٰہی
در عالمہائے خود میگرداند، دلہا[20] در عالم دو انگشت جولان میکند از اصبعین جز این
دو مقام کہ مرکز و وطن سالکان باشد فہم بکن کہ این کدام باد باشد و دل را میگرداند از
مصطفےٰ اصلعم بشنو لا تسبوا الریح فانہا من نفس الرحمن[21] این وادی قلب المومن بین اصبعین

قولہ[18] چون قالب رنگ دل گیرد یعنی صاف ولطیف شود مثال دل گردد قالب از عالم ملک دل از عالم ملکوت این
ملکی ملکوتی شود ہر صفائی کہ در روبود درینہم شود دل بتبع روح کہ باو نسبتے تمامے دارد معراج ہست چون
قالب برنگ دل شود تبع دل ایں راہم معراج باشد ہم اینجا گفتہ است کہ قالب نیز منظور باشد این چہ گفتہ
است کہ میگوید جانم فدائے او باشد کہ این سخنان نہم کند عادت مردم است ہم جنس خویش را ہم کار خویش
را دوست دارد البتہ برین باشد کہ کسے باشد کہ فہم کند واشارت برین میکند کہ او نادر است واگر باشد ہمچو من باشد
من فدائے خود م وہر چہ ہمچو من باشد جہان فدائے او باشد قولہ[19] یقلبہا الریاح باد رحمت الٰہی عنایت کرد
معنی حدیث بدین مخصوص نیست یقلبہا الریاح در زمین قہر و در زمین رحمت ہم اندازد اما تماضی بحسب محل باد رحمت
گفت قولہ[20] و دلہا در عالم دو انگشت جولان میکند میان این دو انگشت دو عالم است یک عالم قہر
دیگ عالم لطف و عالم جمال و جلال و عالم ردّ و قبول دلہا ہم درین دو عالم است گاہے باشد بر و تجلی جمال شود گاہے
باشد تجلی جلال شود گاہے صورت جمال در آینہ دل او پیدا آید لطفے روے نماید گاہے باشد عین جلال نماید ظہور او مستتر
شد صورت قہر نمود پیدا آمد چون جمال ظاہر کرد جمال پردہ جلال کرد جلال را پردۂ جمال کرد قہر و لطف و خیر و شر طاعت و
معصیت ہم بدین یک گرہ بر بند قولہ[21] فانہا من نفس الرحمٰن ترجمہ ریح را دشنام مدہید زیرا چہ باد از نفس
رحمن است و در حدیث عبارت از کثرت رحمت است نفس در ہر دو طرف است انہا من نفس الرحمٰن مستتین برائے من الرحمن

Marfat.com

من اصابع الرحمن باشد این رحمن کدامست الرحمن علی العرش استوی دریغا
این رحمن چرا جمال بخلق ننمود تا بدانستے[۲۳] قلب المومن عرش الله چه باشد زهے دل که
صفت واسعیت دارد دگر سهیل عبد الله ازینجا گفت القلب[۲۴] هو العرش والصدر هو الکرسی
گفت عرش دل باشد و صدر کرسی اے عزیز بل هو قرآن مجید فی لوح محفوظ ابن عباس
گفت این لوح محفوظ دلهاے مومنان است مگر که مصطفیٰ علیه السلام ازینجا گفت که
ان العرش یحول ما خلق الله یعنی عرش مجید محیط جمله مخلوقات و موجودات آمد و است

ف الرحمن آنرا باشد و آنرا که اسرافیل نفخ صور کند و ازان باد جهانے زید جهانے همان نفس الرحمت است عالم عبارت از
وجودات اوست که فیض تمثل بچندین اشکال گشته است باد سے خیزد یا از جنبش دریا باشد او بر هوا زند و هوا بر هوا زند باد
خیزد چنانکه آبے باترارے باشد سنگے در وے اندازند هم برین مثال لشکرے چند هزارے یکجا بجنبند هوا بجنبد باد خیزد
ف الرحمن این همه نفس الرحمت باشد فهم کن چه گفتم قوله[۲۲] آن رحمن کدام است غلطے نخضے زیرا چه جاے استفهاے
نیست در بعضے نسخ است این رحمت کدام است اما تطبیق الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى متکل باشد گر انکه
رحمن مشتق از رحمت است ازین رحمن رحمت عنایت کند بر عبد اشتقاق او قوله[۲۳] تا بدانستی که قلب المومن
ف نمودار عرش الله چه باشد یعنی مقر اوست جاے فهم اوست تجلے اوست آینه بقدر اوست ازینجا واسعیت گفتی چه معنی دارد
ف مفاز بصیرت مثال بصیرت است تو به بین چه قدر است پس آن نظاره شود که آسمان و صحرا و مفاوز ها منظور او است که
دل هم همین واسعیت دارد قوله[۲۴] القلب هو العرش والصدر هو الکرسی کرسی به نسبت جرم مختصر تر است
برین مثال عرش بلندی نهاده باشد و پس آن عرش کرسی که بر آن پانهند بر عرش بنشینند بصورت ظاهر تمثل
ایشان این است قلب در وسعت. بروشنے گوید قلب عرش و کرسی صدر و قضیه برعکس میگوید از صدر گذرند
بعد ازان بعرش رسند پس صدر کرسی باشد و دل عرش صدر همچو پیغوله است دو دل نور چشم اکنون ازان صدقه که
ف گذارند گذرانند انگه بمرتبهٔ حکایت بباصره باشد و صدر یکے از القاب قلب است و صفتے که در دل باشد او را صدر گویند
پس او همچو کرسی باشد و قلب هم عرش دل مومنان باشد چون گفت که قلب عرش است و صدر کرسی و قرآن به گفت

Marfat.com

بدانی کہ ما و سمی ارضی و لا سمائی ولکن وسعنی قلب عبدی المومن زمین مرا برنتابد و آسمان
طاقت ندارد و عرش درخور ما نیاید دل مومن ما را قبول کرد نخست ما خود او را قبول کردیم
روزے یکے از مصطفےٰ ﷺ پرسید کہ این اللہ گفت فی قلوب عبادہ در دل بندگان خود
باید جست وھو معکم اینما کنتم این معنی باشد چون دل ترا حاصل آمد و دل باز تا تو
یافتی۔ روح خود جمال عزت با تو نماید اے عزیز اگر شریعت بند دیوانگان حقیقت آمدہ
نبستے بگفتے[۲۴] کہ روح چیست اما غیرت الوہیت نگذاشت کہ گفتہ شود عیسیٰ[۳] کمال
رفعت کہ داشت از ان ذات او را خلعت روح القدس پوشاینده بود[۴]

در لوح محفوظ و لوح محفوظ متکائے عرش و ہم چنان کرسی پس قرآن در دل ہائے مومنان باشد و در واقع آن است
کہ قرآن در دل مومنانست یعنی ایشان حافظ و عالم و مطلع و عارف بر سر کلام اویند علی ہذا تا فی لوح محفوظ باشد
شنیدہ حکما میگویند جملہ وجودات در عرش است باہم بجملہ وجودات در شکم عرشیم ما و سعنی ارضی و لا
سمائے ولکن قلب عبدی المؤمن قلب المومن عرش است و عرش محیط بہم الا بد قلب المومن واسعیت مہ آید
قولہ[۲۵] **بگفتے کہ روح چیست** روح نفس ناطقہ است مرتبط روح اعظم است و روح اعظم متوسط بفیض قدسی
است و فیض قدسی کالجزء من الکل است حکما گویند محی الدین ابن اعرابی مطلقے و عجب سے گوید ما من یتکلم
روح بدبرد محرک آن قالب است مخلوقے از مخلوقات باری است و جملہ موجودات را قیام بروست تعالیٰ اگر ہمہ
وسائط از میانہ برگیری ہم بدو نسبت کنی می شاید و اگر مراتب گیری ہمہ ایشان است قانعی میگوید کہ گاہ از انچہ
عبارت از روح روح است حکایت کنم غیرت آلہی نمیگذارد و ایں تاؤیل بر روح القدسی کہ فیض
قدسی است کہ منوط و مرتبط باصل خود است بیان او کما ہو در فہم ہر عقلے نیاید عیسیٰ علیہ السلام
احیاء الموتےٰ کردے ہمیں روح قدسی بود کہ او را خداوند سبحانہ احیاء الموتےٰ دادہ است و ہر کہ
چون تجلی کند سالک را تفرقہ نباشد و در ان حالت لطیفہ کہ این تجلی رب است یا تجلی مخلوقے از مخلوقات
او موجب اشتباہ چیست شیخ تجلی میکند جہت ندارد و خود دعوی ربوبیت میکند انی انا اللہ میگوید و ہمہ

Marfat.com

واورا ہمہ روح کردہ کہ اَیَّدَنَاہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ آدم وآدم صفتان کہ کرامت وفضیلت
یافتند وبرگران روح یافتند وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ روح ازعالم خدا بقالب فرستادہ اند
ونفخت فیہ من روحی این باشد تا این آیت وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا
ترا روشن نماید انگہ باتو گوید کہ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ چہ معنی دارد

وجودات را ساجد اوی بیند واحیاء اماتت میکند ہر آئینہ مسکین را در خاطر جز این نباشد کہ رب تعالیٰ واو جز مخلوقے از مخلوقات خدا نیست عظیم غلطی است کہ سالک را پیش می آید پیر برائے این روز میباید قومے بر ایشان روح تجلے کردہ است واورا ایشان حق تعالیٰ دانستہ اند وہم بریں ماندہ ترا در خاطر آید چہ باشد مخلوقے را جہتے وجمالے کہ بدان حضرت دارد واو را سپیدی وروئے درخے نتوان گفت وصورتے کہ معتاد صورت آن نیست دعوی الوہیت وخدائی کند ومکونات ساجد باشند واو احیاء اماتت کند اینجا اینقدر باید دانست اِنَّ متاع البیت یشبہ رب البیت ہرچہ از مقربان آنحضرت باشد ہمین گمان رود مثلاً وزیر از پادشاہ می آید تمام مثال پادشاہ بلکہ باشد چہ باو است دار وگیر باو است عزل ونصب باو ہرگز ہرگز کہ پادشاہ را ندیدہ باشد بداند کہ ہمیں پادشاہ است **قولہ** واورا ہمہ روح کردہ چو روحانیت بروے غالب شد ہمہ روح باشد ویا خود بر اصل معنی رود وجودات تمثل است ویکے تمثلات است

قولہ بعالم قالب فرستادند این سخن خواہند بر اصطلاح حکمائے یونانی دخواہند بر اصطلاح محی الدین ابن العربی گویند خواہند بر اصطلاح کہ ما فیض قدسی گفتہ ایم ہم بالا گذشت **قولہ** من روحی اضافت ہم بدان نکتہ شد اعتبار یابد کہ گفتیم مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ باین است مخلوق منشا من اَمْرِ رَبِّیْ یعنی گفت کن روح را سلون باشد دیگر مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ
چون امر را بدان نسبت دہد یعنی روح صفتے از صفات باریست چنانکہ از ان ابی عمر زجاجی است من امر ربی شان من شیون ربی چنانکہ ربی چنانکہ شبان گویند پردۂ غیرت بر رخ آن ذات انداختہ اند کہ گویند رسول اللہ ہم مطلع نبودہ است ۔

سہ در ہیچ نسخہ وشرح تمہیدات عبارت این فقرہ ہمچنین است ومفہوم آن واضح نیست ۔ ع ح

Marfat.com

اے عزیز از دست غیرت اللہ کہ ان اللہ[۲۹] غیور و من غیرته حرم الفواحش او غیور است
واز غیرت او ہمہ محرمات را حرام کرد و شرح جان کردن نیز از غیرت حرام کرد نظم

اے دریغا جان قدسی در درون دو جہان کس ندید ستش عیان و کس نداد ستش نشان
گر کسے گوید کہ دیدم در مکان ولامکان بر درخت غیرتش آویختہ شد پیش ازان

شب قدر کہ منزلت و قدر یافت از روح و ملائکہ یافت تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا
جمال روح چو جلوہ کند ہر جا کہ پرتو این جمال رسد آن چیز را قدر دہد و چیز قدر یابد اے عزیز
قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّي خود شرح تمام داشت ولیکن اہل معرفت را زیرا کہ روح
از امر باشد و امر خدا را ارادت و قدرت است از ایت بشنو اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ
شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ بشنو اے عزیز مگر مقاتل[۳۰] از بہر این معنی گفت مِنْ اَمْرِ رَبِّي
ای من نور ربی[۳۱] اے عزیز مگر امام ابوبکر محطی[۳۲] از ینجا گفت الروح لا یدخل تحت ذل کن م مجاہی
گفت روح در زیر ذل کن در نیاید چون در کن فکان نباشد از عالم آفریدہ نباشد

قولہ[۲۹] ان اللہ غیور احتجاب ہم از صفت غیرت است چو او باستتار محجب شدہ است آن پردہ کہ تو انداز و
برگرفت و من غیرته حرم الفواحش یعنی او نخواست کہ نفسے یاوہ باشد از طرفین و از ینجا این غیرت خواست
نہ غیور مطلع باشد بر آن و نہ انکہ تو او غیرت کنی خود را خود پوشیدہ چو او ئی او لباس او باشد این لباس چون گیرد تو آن
بیمارتے بر نشود و باشارتے نتوان کرد این رباعی ہم موافق است اے دریغا جان قدسی الے آخرہ قولہ[۳۰]
والروح بعضے گفتہ اند روح فرشتہ است جز جبرئیل کہ در شب قدر فرود می آید پس شب قدر شب منزلت
کہ فیض او بر بندگان میرسد قولہ[۳۱] یعنی من نور ربی وخلق ارواح من نور جمال اللہ
وجلالہ وقیل خرج من جمال اللہ وجلالہ الروح لا یدخل تحت ذل کن قول ابے عمر
ازاجی شاید واسطی نیز گفتہ بود بالا گفتہ ایم چو ارادت احیا منفے قدیم بذات او باشد تعالی و روح بحقیقت
ہمانست کہ او صفت خدا است کہ با او یکے می شود فعلے ہذا داخل تحت ذل کن نباشد اینجا بسیاران غلط کردہ اند

Marfat.com

را آفریدگار باشد نعت قدم از لیت دارد العزیز چون او فرماینده و امر کنندهٔ اشیاء و
فاعلیت آمد در روح از جملهٔ آن باشد پس آمر باشد نه مامور فاعل باشد نه مفعول قاهر
شد نه مقهور راز برائے خدا این چیز را نیز گوشدار که عبداللہ عمرؓ روایت میکند از مصطفےؐ
میگویند که ملایکه گفتند بار خدایا بنی آدم را دنیا مسکن و وطن کردی که در دنیا میخورند
و آشامند چون دنیا نصیب این کردی آخرت سرائے ما گردان فاوحی اللہ تعالیٰ
الیهم انی لا افعل و لا اجعل من خلقت بیدی کمن قلت له کن فکان گفت بفرشتگان
آنکس که اورا بید قدرت خود پدید کرده باشم چنان نباشد که آنکس که گفته باشم اورا که
باش آنگاه باشد یعنی که خلقت بیدی مخلوقات ید اللہ چنان نباشد که مخلوقات فعل
اللہ بدانم که ترا در خاطر آید ان اللہ تعالیٰ خلق الارواح قبل الاجساد بالفی

گمان برده اند که هرچه از ذل کن برون شد قدیم باشد اگر وجودے غیر باری گفتند آنرا قدیم اعتقاد کردند
غلطی ناخشے است گفتار و بیان فهم نه کردند و آنکه قاضی باری می فرماید هم بران و اعتبار که گفتم هانست
اگر [illegible] از جملهٔ ثانیه است غلط محض است **قوله** کن قلت له کن فکان جمله تصورات همه بید
قدرت اند الا آنرا که گفت خلقت بیدی نسبت اضافت تشریفے خاصے باشد دیگر پرا که باوے این
اضافت کرده برین مرتبه نبود آنجا که کن فکان خلقت بیده الا این اضافت نیست حاصل یعنی آنرا که برائے
خود آفریدم و برائے عکس تجلی خود ساختم دیگرے همچو او نباشد فرشتگان مقرب انوار بسایط اند بکلمهٔ کن
صورتے که ارادت او شده است آن نور بسایط این صورت پذیرفته است خلقتنی که دهم مهلشرقی و تصویری
باشد آن با ملایک نیست همین کن فکان است الا با ایشان ملک و ملکوت لاهوت و جبروت بجمع آمده است
موجب تشریف بیده همین است ملایک را با همه شرف در مقعد انسان مقعود نباشد **قوله** ان اللہ
خلق الارواح قبل الاجساد شبه در خاطر گذرد که قاضی بالاقدیمی و ازلی برائے روح اثبات کرد
اینجا خلاف این سخن آید قاضی ازین این عنایت کرد آن و خلقت روح را عبارت از اظهار و عرض آمد

Marfat.com

الف سنۃ نزدیک محققان این خلقت روح عبارت از اظہار جوہر و عرض آمدہ صفت فطرت و ارادت را بصفت قدرت و خلقت و الفی الف سنۃ کہ رسد بہر سالے دانی خود کہ چند باشد کہ روزے ہزار سال باشد بلکہ الفی الف سنۃ کہ رسد آنگاہ کہ ادرا در عالم تقدیر کمیت و کیفیت آورد آسمان کجا بود زمین خود نبودہ است شب و روز کجا باشد کہ الفی الف سنۃ پدید باشد جز اچنان پندار کہ چون مخلوقات دیگر باشد جان عزیز و لطائف دیگر دارد ابوبکر وقاق این بیت ہا از جہت این معنی گفتہ است **نظم**

شہر و وطن ما ز نشان بیرون است — بر ہر چہ مثل زنی ازان بیرون است
این راز نہفتہ از نہان بیرون است — یعنی کہ خدا از دو جہان بیرون است[۳۴]
جانم ہمہ حق است و حق ز جان بیرون است — آن با نقطہ و نقطہ ازان بیرون است

این روح را روح قدسی خوانند و دو روح دیگر ہستند کہ اطبا و حکما یکے را حیوانی و متحرک خوانند و آن دیگر را علمار و حانی خوانند کہ باقالب آنرا اضافت کنند

برصفت قدرت و ارادت یعنی او با ازل موجود بود ظہور او عرضے است کہ بر و طاری شد خلقت عبارت ازانست اللّٰہم ہمین آمدن ازلیت بفعل و از احتجاب بظہور نہ آنکہ این حدوث است آنرا کہ قدم و ازل اثبات کنی گوئی اورا آمدنی و بودنی ظہورے و کنتے لاحول ولا قوت الا باللہ و آنکہ الف الف سنہ عبارت از کثرت ظہور است تو ان عنایت کردن ولیک بالا چون خلق گفتہ باشد این عنایت کردن زیادتی بود و بیتہا شہر و وطن ما ز نشان بیرونست مقصود آنکہ وجود ما قدیم است باقی دیگر ہم برین شدہ است **قولہ** یعنی خدائے از دو جہان بیرون است یعنی اختلاط و امتزاج و نسبتے بشئے ما را نہ دارد تعالی و تقدس او ہمہ است و از ہمہ جدا است سخن مرتضیٰ رض را ہم برین ربط تو ان داد انہ مع کل شئ لا بمقارنۃ و غیر کل شئ لا بمزایلۃ ۔

Marfat.com

وانسانی آنکہ باقالب آن را اضافت نکنند و اضافت کردن این روح حیوانی برد و
وجہ است وجہ اول آنست کہ چنین توان دانستن کہ جان آدمی حقیقت آدمی باشد
و آنرا آدمی حال باشد در حالے متصرف باشد و در حال دیگر نباشد این جانرا در تن و تصرف
او را در قلب چنان دان کہ تصرف من درین قلم اگر خواہم ساکن کنم و اگر خواہم متحرک اکنون
متصرف بودن جان را در تن و قالب حیات خوانند و این تصرف چون منقطع شود موت
خوانند و باز دادن این تصریف را بعد الانقطاع احیا خوانند و بعث خوانند و این انقطاع
یا جزوی باشد کہ نوم خوانند و یا کلی بود کہ مرگ خوانند و باز دادن روح ہمچنین یا جزوی

ف بحثہ قولہ جان آدمی حقیقت آدمی باشد یعنی خلاصۂ آدمی ہمو است و آن خلاصہ دوم مراد باشد یکے آنکہ تحفہ ہم از ورستہ
چنانچہ زر و نقرہ از زمین و خاک است ہمان خلاصۂ زمین و خلاصۂ خاک است دوم لطیفۂ قدسیہ از عالم قدسی آوردہ باو
ف بحثہ تعلق دادہ بیان او را ہم خلاصہ باشد حقیقت باشد اما در بیان ثانی خلاصہ باشد نہ ازان او تحفہ لطیفہ آوردہ اند
با او تعلق دادند اما آنکہ اتفاق و اجماع بر آنست کہ آن خلاصۂ انسانست کہ آن روح حیوانی است و آن حقیقت
انسانست قولہ و آنرا او حال باشد در حالے متصرف باشد و لیکن تصرف و تحرک گذاشتہ تصرف
سکون کردہ است قاضی سکون او را نام نہاد کہ تصرف نمیکند این تصرف را عزل نیست مگر ہمان یک عزل کہ ازین
جہان برند و او بہ کار کنند قولہ حیوۃ خوانند این را حیات نمیگوئم اما آثار حیوات است مگر ہم بران صفت
میگوئید چنانچہ ہمہ گفتند الحیوان الجسم الحساس المتحرک بالارادۃ در نوم انقطاع و عزل نیست اما روح تصرف
قالب یا خود داشت و خبار رہا کردہ او را در تصرف میدارد در خود کارے میباشد و آن دمے از و بری آید و آن
رگے از و می جنبد با عراض حیوانی کہ در وست نہ آن تصرف روح است چنانچہ عاشق زبانے با ہمہ تعلق کہ با معشوق
دارد و نظر بہ نظارہ کند مہ را بیند و آفتاب را بیند و آب را بیند سرو گل بیند تصرف او با او باقی است اما
بکار است کہ بحسب حال خویش میکند قولہ یا جزوی باشد ازین جزوی کلی او را باز قوت نخواہد شدن
و آنرا پاز روزے باشد کہ قوت طاری شود۔

Marfat.com

باشد کہ انتباہ خوانند یا کلی باشد کہ بعث وقیامت خوانند وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِاللَّیْلِ
انقطاع جزوی نامیدثُمَّ یَبْعَثُکُمْ فِیْهِ آمدن جزوی تاچہ بود لِیُقْضٰٓی اَجَلٌ مُّسَمًّی تا مدت بودن
او ورقالب بسر آید وقت بود[۳۹] او در دنیا منقضی شود اِلَیْهِ یَرْجِعُ زود دریغا[۴۰] اَللّٰهُ یَتَوَفَّی
الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا اگر مدت بودن آن ورقالب بآخر رسید
باشد خود تصرف جان بیکبارگی منقطع شود و دیگر تصرف نکند واز خواب[۴۰] باز نیاید فَیُمْسِكُ
الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ واگر از اجل مسمی وعمر پدید کردہ چیزے ماندہ باشد دیگر بارہ
پس از خواب تصرف کردن درآید کہ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰٓی اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی او مصطفی علیہ السلام
بوقت خواب ہمین گفتے[۴۱] اللّٰهُمَّ هٰذِهٖ نَفْسِیْ اَنْتَ تَتَوَفّٰهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْیَاهَا اِنْ اَمَتَّهَا
فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاعْتَصِمْهَا بِمَا تَعْصِمُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ اگر آن عزیز میخواہد
کہ جمال یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ[۴۲] ترا بپوشہ نماید از کون ومکان درگذرد چون از

قولہ[۳۹] دریغا از دست دریغا دریغا درماندیم اگر عادت بود قاضی را چنانکہ تو ترا عادت بینائی میباشد

قولہ[۴۰] واز خواب باز نیاید یعنی مرگ ہمین نوم است اگر باز آید نوم باشد اگر نہ مرگ باشد چنانکہ حق گفتہ اند
اما اگر چنین محقق بودی بایستے کہ در وقت از ہاق لعلے وجے وسکراتے نبودے لکن بعد اتمام بدین مینماید

قولہ[۴۱] اللّٰهُمَّ هٰذِهٖ نَفْسِیْ معنی حدیث اے بار خدائے این نفس مرا تو تمام کردہ یعنی اورا از حس او بردہ
مرگ او حیات او بنا بران است وبارادت وخواست تست اگر این نفس را بمدرکی توفی بداری یعنی باز
نگردانی بمیرانی پس گناہان اورا بپوشش اورا بیامرزدان ارسلتها یعنی اگر خواب بیدار کنی اورا نگاہ داری
بصفتے کہ تو بندگانے کہ پیغمبران عصمت کردہ تعصم تعصم عبادك وعبادك درست است تمام وتمامیست قولہ
یلقی الروح روح صفتے از صفات باری است بالا ازان عنایت کردہ شدہ است واین صفت چون تمثل
کند تمثل روح باشد وہمان رحمت عام کہ تمثل بصورتے است ہمانست کہ بر عرش مستوی است در دعاہائے
ماثورہ خواندہ باشی یا روح الروح وچون ارادت رحمت تمثل شد بشمال استوی بر عرش استوی حقیقی ایدمعنوی
بود معنوی گفتن حاجت نیست حنبلی مسکین ہم اینجا غلط خوردہ است مجسمہ را ہمین یاد دادہ است یا رفیع الدرجات

Marfat.com

ہر دو جہان در گذشتی از خود نیز در گذر تا روح را بینی بر عرش مستولی شدہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی پس از عرش نیز در گذر تا رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ را بینی در عالم مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ پس درین مقام تو خود کلید مقالید آسمان و زمین شوی کہ لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ از شیخ ابو سعید ابو الخیر بشنو کہ چہ میگوید نظم

اے در بغا جہان قدم کہ پوشیدہ است ۔۔۔ پس کہ دیدہ است روے و ندا او شنیدہ است

ہر کہ بند حسن او اندر جہان کافر شود ۔۔۔ اے دریغا کین شریعت گفت ما ببریدہ است

کن فکان بر ہم زن و از خود برون شو تا رسی ۔۔۔ کین چنین جان را خدا از دو جہان بگزیدہ است

چون ازین تمثل گذرند ہر آئینہ بعین تمثل رسند ازان قاضی عنایت میکند از صورت گذری بمعنے رسی صورت تمثل و معنی تمثل رفیع الدرجات ذو العرش این آبد از مقعد عرش رفعت کرد خداوند عرش بذات خود ظہوری فرمود و ازین گذشتن نو این مراد دارد کہ در اے عرش ببین یعنے برین تمثل ہمان کہ من او را دیدم وے نداوست او تمثل است اجتہاد کن تا بمقصود رسی **قولہ** وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ آن ذات این صفت ندارد شخصے مائی را احاطہ او میسر شود و ما قدروا اللہ حق قدرہ ہمین معنی دارد و آن صفتے کہ تمثل کردہ است آن صفت یک تمثل دارد اللہ اعلم از حساب اعداد بیرون است **قولہ** لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ چو موحد مبقی محرک مسکن نداشتی متصف او است آنرا می مراد است مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہر آئینہ چون دلکن میگوید شعری بصفت او شود از بعض تمثل گذشتہ بود اطلاع بر عین ذات آید برین اعتبار ہمان شخص مقالید السموٰت والارض بود **قولہ** ہمان قدسی این اضافت دو معنی دارد جان ہمین قدسی است و دوم جان از عالم قدس آمد و برین بیان او را کم کسے دید و کم کسے شناخت **قولہ** کافر شود چرا شود زیرا چہ حسن آن کند کہ او را بخود متعلق دارد از ورائے باز ماند ہر آئینہ کافر شود و این صفت دارد ہر کہ بیند چنین پندارد کہ او را دیدم بر ہمن و جوگیہ و مجوس ہمبرین قید ماندہ اند گمان دارند با خود مگر او را دیدم او را می بینم بدین دو مصرع کہ فرمود گفت از معنی بالا بہ کلی بیرون است آنجا وہمے و گمانے و گریبود و اینجا گزیدگی و اختیار است ازین جا این اشارت آمد آن روح را کہ گمان

Marfat.com

ہنوز دل خود را ندیدۂ جان را کے دیدہ باشی وچون جان را ندیدہ باشی خدا را چہ گونہ دیدہ باشی چون وقت باشد ترا خود در عالم اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ آرند وجملہ اسرار الٰہی در دائرہ بائے بسم اللہ ویلوریم بسم اللہ بنمایند پس عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ معلوم تو شود ۱۲ ہمہ در دل تو منقش شود و دل تو لوح محفوظ گردد بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ترا خود گوید آنچہ با روح امین گفت پس قطرہ از علم لدنی در دہان تو چکاند علم اولین وآخرین

بردی وبر حسن او کافر شدی نہ این است کہ این اوست دست شخصے گزیدۂ اوست **قولہ** ہنوز دل خود را ندیدہ شخصے داریم این دیدار نہ اینچنین است اول دل بیند بعد ازان جان بیند بعد ازن خدا را بیند شاید اگر مخمصان بر این اند بر ہر کہ دل تجلی کرد ہمہ اسرار در خانۂ وجود او موجود گشت اما قاضی میگوید بیان ترتیبی ای کشد **قولہ** در دائرہ بار بسم اللہ ویا در میم بسم اللہ قاضی سبین را ازیں چرا گذاشت گر از بے میم بدایتے ومنتہائے میخواہد بیان کند این محقق است کہ مرتضی میفرماید کرم اللہ وجہہ العلم نقطۂ کثرہا الجہل پس نقطہ باشد ہمہ علوم در وے مندرج است اگر این نقطہ مفہوم کسے گردد علم اولین وآخرین مکشوف او باشد آدیم میم عبارت از مبتدا میکند از بدایتے کہ عبارت از ازل است چون باز گردد معنی این بود ہر آئینہ باخود ازیں جہان چیزے برد ہر دو عالم علم جزویات وکلیات حاصل او باشد نماز حقیقی خفتن ابن عباس مرتضی را رضی اللہ عنہ در خانہ آورد تفسیر بار بسم اللہ ہمہ شب شستہ با عبد اللہ بن عباس گفت وتمام نشد ابن عباس گفت وجدت نفسی عندہ کالجرۃ عند البحر من خود را نزدیک مرتضی سبوے پیش دریا دیدم **قولہ** عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ہمین معنی است کہ او تعلیم بقلم میکند وتو متعلم می شوی عرض معنی آیت ندارد یعنی آنکہ تعلیم کرد ما این آموخت کہ او نمیداند در پائے بسم اللہ ہمہ معلوم باشد علم بالقلم فرشتہ ایست از فرشتگان مقرب وتمثیلی است وتمثلات ارادت باری وآن فرشتہ صلوات علیہ معلم ایشان اوست بارادت باری تعالی علم بالقلم ہمین معنی باشد کہ آن فرشتہ معلم تو شود تو نقطۂ بار بسم اللہ را بدانی کہ چہ معنی دارد **قولہ** پس قطرۂ از علم لدنی انچہ در تجلیات ذات وصفات او مفہوم گردد آن علم من لدنی است یا خود تعالی یکے را در آیتے خود بیان فرماید کہ مراد ہمہ ازین این است پادشاہے بیرون آید از ہیبت واز حرکت وسکنت او مرد متفرس را فہمے شود واز فراستے بیند کہ

Marfat.com

بر تو روشن و پیدا گردد فطرت قطرۃ فی فی علمت بها علم الاولین والاخرین این مقام باشد
چنانکہ انبیاء و رسل را یکے نُزِّلَ بِهِ الرُّوحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِکَ بر کار بود ترا نیز جذبۃ من
جذبات الحق راہبر باشد ایں نیز ندانم چہ فہم خواہی کرد میگویم کہ چون محبت مجبتہم تا ختن
آرد بارادت و ارادت تا ختن آرد بامر کہ اِنَّمَا اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْـًٔا این امر کدام است
قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ گواہی میدہد کہ امر چیست و بر کیست پس امر کیمیا گری کند
بانقطہ عبودیت کہ تو آنرا قالب خوانی پس قالب را چون پروانہ در آتش عشق و محبت
مستغرق گرداند تا یکی نو چنان شود کہ این منتہا با تو گوید کہ ترا ازین واقعہ چہ بودہ است مرباعے

نغمہا گر عشق ہمی مونس و ہمخانۂ ماست غمہا ہمہ یک جرعۂ پیمانۂ ماست
از عقل فراگذر کہ در عالم عشق او نیز غلام دل دیوانۂ ماست

اینجا غلط دارد و در اکثر نسخے اینجا رحمت دارد و باخود بیان کند این را علم لدنی خوانند شخصے از خواجہ من پرسید کہ من
امشب بحکم زمان خواجہ استغراقے داشتم سبحانہ و تعالیٰ بر من تجلی کرد بر جملہ موجودات اورا متعلق دیدم و از
جمال او ہیچ یکے خالی نبودہ است و آن محل من از خواجہ پرسیدم مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ
ہیچ نمی دارد خواجہ زمانے و آرے گفتم علم من لدنی این را گویند خواجہ فرمود عجب فہمے کہ خدا یتعالیٰ درین راہ
داده است فقطرت قطرۃ فی فی یعنی علم باریتعالیٰ لاتناہی و قطرۂ ازان در دہنے چکید علم اولین و آخرین
معلوم شود بدان مانند کہ روح این فرود آمد و جذبۃ من جذبات الحق را راہبر و رہنمائے او باشد قولہ
چون محبت یحبهم تا ختن آرد با لا گفتہ ایم چون ارادت او برین باشد کہ یحبهم و یحبونه
تا ختن آرد قل الروح من امر ربی بود ہمین لفظ کن باشد کہ او بارادت کن او را حیات این روح آمد
قولہ پس امر کیمیا گری کند یعنی چنانکہ در کیمیا اکسیر بر مس زنند زر گردد ہمچنین چون روح را بر قالب
تعلق دہند قالب بر صفت روح گردد چنانکہ پروانہ با آتش عشق و محبت مستغرق شود ہم بدان سوزد این
منتہا موافق آن آید و ہیچ منتہا مناسبتے نمیرد و الا حاصل اینست کہ ہر چہ قابل علم انسانست چون آنرا فہم کنی

Marfat.com

قلم اللہ خود با لوح دل تو بگوید آنچہ گفتنی باشد و دل تو با خود گوید آنچہ باشد این جملہ آنگاہ باشد کہ تو خادم و مرید دل باشی چون دل پیر باشد و تو مرید پس دل مخدوم باشد دل ترا قبول کند و ترا تربیت دہد تا کار تو بجائے رسد کہ جزا و مزد خدمت تو ہر روز تو رسد

و تو با خود این بیتہا بگوئی

بستم کمر عشق بنام دل خویش — بردم بر دلبرم پیام دل خویش
حاصل گردد مراد و کام دل خویش — ۔۔۔ من زمیان جان غلام دل خویش

تا بدانی جانرا با قالب چہ نسبت است درون است یا بیرون پس بدانی کہ

ہم بیک سخن باز آید یکے نفخہ تمام شود **قولہ** قلم اللہ انچہ خداوند سبحانہ بید قدرت خویش منقش کردہ است ہمان قلم اللہ بار روح دل تو بگوید کہ در کمین جان است گہے دیدہ گہے شخص بانگشتان خویش بدرون واسطہ قلم خطے و کتابتے کند این معلوم کن اصابع الرحمٰن قلم اللہ است وارد است خط و کتابت **قولہ** دل پیر باشد قلم اللہ بر روح دل اسرار نبشتہ ہر آئینہ دریں حالت دل آمر باشد تو مامور **قولہ** کہ جانرا با قالب چہ نسبت است گفتہ است دو نسبت یکے ہم ازین قالب را بستہ خلاصہ و لطیفہ اوست دوم این قالب را بستے بار روح دادند نسبت صورتی او را با این تعلق کردہ اند و نسبت متعلقہ اول اختیار حکما است و اختیار بعضے صوفیہ است و دوم اختیار اکثر محققانست آن را خروج و ولوج کہ قاضی گفت عبارت ازین است کہ او تعلق دارد بان قالب کتعلق العاشق بالمعشوق و الملک بالمدینہ و بالا نیز گفتہ ام عاشق با معشوق تعلق دارد نہ خارج است زیرا چہ ہمہ وحدت و در تخیلہ او منقش است و در شہر حاضر و داخل نہ زیرا چہ صورت دوئی آئینیت و دوگانگی پیدا است مثال دیگر ہم گویند ماہی در دریاست و اگر گوئی نہ داخل نہ خارج زیرا چہ اگر داخل بودے عین او بودے ممتزج با جزائے او بودے و این دل خود ہم چو ظرف و مظروف نیست محی الدین ابن اعرابی اینجا نیز باصطلاح معقول سخن گوید او کالکلی البطیعی است و کلی طبعی در اجزائے خویش نہ داخل نہ خارج از ایشان است نہ متصل نہ منفصل۔

Marfat.com

خدائے تعالیٰ با عالم چہ نسبت دارد درون است یا بیرونست روح ہم داخل است و ہم خارج او ہم داخل باشد با عالم ہم خارج و ہم روح نہ داخل است نہ خارج او نیز در عالم داخل باشد نہ خارج الیعنی فہم کن کہ چہ گفتہ میشود روح با قالب متصل نیست و منفصل ہم نیست خدائے تعالیٰ با عالم متصل و منفصل نیست این بیہا گوشدار

بیت

حق بجان[۵۶] اندر نہان و جان بدل اندر نہان — اے نہان اندر نہان اندر نہان اندر نہان
اینچنین سرے عیان گو انتہا نست و بیان — اے جہان اندر جہان اندر جہان اندر جہان

وجہ دیم اضافت کردن این جان با قالب چنان باشد کہ اضافت و اطلاق لفظ انسان با دمی چون لفظ انسان را اطلاق کنند قومے از عوام پندارند کہ مفہوم ازیں جز قالب نیست الا اہل دل دانند کہ مقصود ازین خطاب و اطلاق جز جان[۵۷] حقیقت مرد نباشد چنانکہ گویند فلان عالم و جاہل و قادر و عاجز و سخی و بخیل و مومن و کافر

---

[۵۶] قولہ حق بجان اندر نہان معنی یعنی حق بجان متعلق است یعنی در نہانی یعنی تعلق او باوے است اندر در نہانی نمود کوئی ہمین روح است او نیست دل در وے و جان بدو متعلق جان ہم بدل نہان باشد این جہان اندر جہان خطاب او را کرد کہ او جہان است و او ہم در جہانست پس این اندر جہان اندر جہان کلی طبیعی و مظہر وجودات موجودات موجود و از جملہ موجودات نہان قاضی ہمان خوش نہانی میگوید اما یک بندۂ خدا است کہ ناخوش الناس اوست تجاوز اللہ عنہ مثالے است از حکما کہ عالم صورت خدا است و محل مظہر خدا عالم قایم بخود او و خدا پیدا بعالم چنانکہ سراب در ہوا ظہور ہوا سراب و سراب صورت ہوا و سراب قایم و ہوا ظاہر بسراب

[۵۷] قولہ جز جان حقیقت مرد نباشد این سخن نیز خطا است حق صواب سخن این است قالب مرکب روح فیضے کہ این روح کہ آنرا یک جا جمع کند انسان نامند۔

Marfat.com

اینہمہ اوصاف جانست ونعت او ونشان او ونشاید کہ قالب بچیزے باشد ازین صفات
بہیچ حال بر قالب نیز من طریق المجاز ہم اطلاق کنند یعنی لفظ آدمی وانسان چنانکہ گویند
زید قصیر وطویل وعریض واعمی اما کافری ومسلمانی وسخاوت وبخل وعلم وعمل وجہل این جملہ مخصوص
باشد بجان بے نصیب قالب اما کوتاہی ودرازی وکوری وکری مانند این نصیب
قالب باشد وجانرا ازان ہیچ نصیب نباشد پس فرق باشد میان اطلاق مجازی کہ
بر قالب ومیان اطلاق حقیقی کہ بر جان ودل درین معنی سہ گروہ آمدہ اند گروہے از
عوام چنین پندارند کہ آدمی جز قالب نیست چنانکہ خدائے تعالیٰ بیان میکند اِنَّا خَلَقْنَا
الْاِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَبْتَلِیْهِ وجائے دیگر گفت اِنَّا خَلَقْنَاکُمْ مِنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ و
گروہے دیگر از علما ہم جان فہم میکنند وہم قالب چنانکہ خدائے تعالیٰ گفت وَصَوَّرَکُمْ
فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ اما گروہ خواص اطلاق آدمی وانسان را بر جان کنند وآدمی را جز جان ندانند
وقالب را از ذات انسان ندانند بہیچ حال بلکہ قالب را مرکب دانند وآدمی را کہ
جان است راکب وسوار وہرگز مرکب از ذات راکب نباشد اگر کسے بر اسپ نشیند او

قولہ اینہمہ اوصاف جان است آرے اوصاحب جان است ولکن با قالب وفیض او فیض جاہل
چگونہ باشد چو مرد را اطلاع بر حقیقت نمیدہد گوئی او جاہل است چنانکہ روح را جاہل نامند **قولہ** بے نصیب
قالب قاضی ہرچہ صوری است نسبت بقالب میکند وہرچہ معنوی است بجان نسبت میدہد **قولہ** اِنَّا
خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ اینکہ عوام گویند کہ انسان قالب است راست میگویند انسان ہمین است حیوان ناطق
این صورت است وہمی است کہ عوام میگویند وطِیْنٍ لَّازِبٍ ہمبرین دلیل میکن ارضی است کہ سماوی باوست
اگر نظر بر صورت ارضی کنی حکم کنی کہ انسان ہمین است وانکہ شئے با او تعلق است ازان او نہ با او ماند
وہمہ وقت از و جدا اما تعلق مائی است **قولہ** اگر کسے بر اسپ نشیند آرے تمثال نیکوست ولیکن انسان
را بقالب کہ قلب روح انسان چرا خوانند چنانکہ تو گوئی سوار آمد ازین عبارت شخصے بر مرکبے نشستہ آمد انسان

Marfat.com

دیگر باشد و اسپ دیگر و قفص دیگر باشد و مرغ دیگر تا بینا چون قفص بیند گوید این مرغ خود
قفص است اما بینا در نگرد و مرغ را میان قفص بیند و داند که قفص از برائے مرغ باشد و
قفص محتاج مرغ باشد و از برائے مرغ قفص بکار دارند اما چون مرغ را خلاص دہند قفص
خود کجا بود و فیض چہ یابد آنچہ بصفات بشریت و قالب تعلق دارد چون اکل و شرب و جماع
و نوم و خواص این صفات را باطلاق از خود نفی کنند نگویند که خوردیم و خفتیم گویند بخوردہ و خفت
و گرسنہ است و تشنہ است ارباب بصایر را بطریق مشاہدہ معلوم شدہ است و
دانستہ اند که جان چون راکب است و قالب چون مرکوب و چون کسے اسپ را
علف دہد و اسپ علف خورد ہرگز اضافت خوردن اسپ بخود نکنند این قوم ہمچنین روا
ندارند اضافت خوردن و خفتن باخود کردن بعدہ که حقیقت ذات انسان چیزے
دیگر باشد و آنچہ خورد و خسپد چیزے دیگر اما ایں عزیز ہر که گوید که آدمی مجرد قالب است
و بپوسد و بریزد در گور و جان را عرض خواند و جز عرض نداند چنانکه اعتقاد بعضے متکلمانست
و گوید که روز قیامت خدا باز آفریند و اعادت معدوم ازین شیوہ داند این اعتقاد

گوئی آن مفہوم شود که ذاتے متصرف آن ذات مستعلی بران ذات روح است ہرگز قالب روح نباشد مگر بران معنے
یعنی که گفتیم اما بحث در تجزیہ بات عالم است **قولہ** نابینا در نگردد و احساس معنی کند واز مرغ ہم اورا احساس شود
یعنی نبینی که ہوائی بوئی و بحرکتے این فعل عین مرغ است اما بینا بحق دیدن بیند پرندہ را چیزے دیگر است
و قفص دیگر است **قولہ** نگویند خوردیم و خفتیم و بعمری اگر گویند خفتیم و یا خوردیم ہر دو یکے باشند آن خوردیم و خفتیم
دانی بچہ ماند چنانکه مرد متعزز دکرم گوید که ما چنین کردیم او کسے است که از خود بیرون آمدہ از شخص حکایت میکند که
ایشے او گوید ما خفتیم ما کردیم ما خوردیم خورد و خفت ہمین معنی دارد **قولہ** اضافت خوردن باخود نکند این قاضی
ما این قالب را بہ است و دہندہ علف روح است پس ہمیں آید اگر گوید ما خوردیم عبارت ازین معنی باشد
که روح مربی قالب است اقتدار و تمکین آن دارد که خوردم چنانکه اسپے و دابۂ که اورا علف دہی۔

Marfat.com

باکفر برابر باشد اگرچنانکہ آدمی بمرگ فانی شود پس[۶۵] مصطفیٰ علیہ السلام بوقت مرگ چرا گفت
بل الرفیق الاعلیٰ والعیش الاصفی والکامس الاوفی، وانکہ گفت القبر[۶۶] روضۃ من ریاض
الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران وآنکہ با دختر خود گفت وقتے وے بخندید انا اسرع لحاقا
بی درینا العزیز چرا بلال حبشی بوقت مرگ گفت غدا نلقی الاحبۃ وحبیبی محمدا وحزہ
وتمامی این معنی از خداستنو ولا تحسبن[۶۷] الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم ومعطیھم

قولہ[۶۵] پس رسول علیہ السلام وقت رحلت چرا گفت بل الرفیق الاعلیٰ آرے او علیہ السلام آن بود
کہ بمرگ فانی شود از انچہ قالب ہمین قلب شدہ و قلب او بار روح وفیض متحد شدہ است وفیض قابل فنا نیست
این چنوئے چون فانی شود وانکہ گفت بل الرفیق الاعلیٰ والعیش الاصفی مع الذین انعمت علیھم
گفت اختیار ماندن در رفیق بدستش دادند یعنی رب تعالیٰ خواست کہ او عیشی بحضرت قرب باشد وآن اختیار او باشد
اگرچہ بود او در دنیا ازین عیش بیرون بود اما صورت ظاہری ہم خواست کہ مزاحم وقت او باشد ہمہ او تمامہ وکاملہ عین
عیش ومتحد بر رفیق اعلیٰ باشد وآنکہ فانی شود حکما چنین گفتہ اند ان الموجود لا یصیر معدوما بل ینتقل من صورۃ الا صورۃ
من ہیئۃ الے ہیئۃ علے ہذا فنا کلی نیست آرے اگر فنا کلی بودے بعث نبودے از ہیچے ہیچے آوردہ است
واز صورتے بصورتے باز گشتہ است قولہ[۶۶] القبر روضۃ من ریاض الجنۃ ہیچ نسبتے این را بے بقاے
آدمی را دلیل نمیکند معنی حدیث این است یکے در گور نہند او را ببند گور نکند و گور او باغے و بوستانے باشد سبزے
مکرر ہے و ناجوبے نباشد و گور او بدان صورت کہ نماید کوکے تنگے کافتہ اند و در آن او را فرو آورد و این صورت نماید و نہ آنچنان
باشد روضۃ من ریاض الجنۃ نسیمے از بہشت و روحے از آنجہان پیش از انچہ او مبعوث شود بعد مردن بصفت او کہ
آن مقبورہ فائز باشد بچیزے کہ من الجنۃ ومافیہا او حفرۃ من حفرۃ النیران این برعکس آن بلال رض در حالت مردن این میگفت
کہ فردا با دوستان ملاقات کنیم وآن دوستان محمد و گروہ محمد ازین ملاقات نہ ملاقات جسمانی ملاقات روحانی است
این نیز دلیل میکند برین بعد مرگ آدمی فانی نمی شود قولہ[۶۷] ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ مقتول
در راہ خدا و اند یکے انکہ در جہاد اکبر کشتہ شود دوم آنکہ در جہاد اصغر انیست موت صوری و حقیقۃً زندہ اند

Marfat.com

جائے دیگر گفت المؤمن حی فی الدارین وجائے دیگر گفت ان اولیاء اللہ لا یموتون ولکن
ینقلون من دار الی دار این ہمہ بیان آنست کہ اگرچہ قالب بمیرد جان زندہ و باقی
ماند و اگر قالب را بمنزل گور برند جان را فِی مَقْعَدِ صِدْقٍ رسانند و اما آنچہ فہم توانند
کرد و اعتقاد عوام را بشاید آنست کہ قالب مسخر و مطیع روح باشد و روح فرمائندہ
قالب اما گاہ باشد کہ نسبت و اضافت روح باشد چنانکہ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ
کَفَّارٌ ظلومی و کفوری صفت جان باشد نہ صفت قالب آنجا کہ با مصطفیٰ گفتند
قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ این اشارت باشد بقالب و در آیت دیگر گفت لَا اَعْلَمُ الْغَیْبَ
وَلَا اَقُوْلُ لَکُمْ اِنِّیْ مَلَکٌ این نیز اشارت بقالب است اما آنچہ گفت اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ و
انا لست کاحدکم این خطاب با جان است و این حدیث نیز مصطفیٰ گفت

خدرب تعالیٰ دست تصرف و فنا و نیاز و گداز کردہ اند در فضائے ربوبیت قدم نہادہ بفراخت پا در راز کرد و خوش
خورم فِی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ انیان کلام نیز ہمیران مرتبط است کہ گفتم قولہ المؤمن
حی فی الدارین ہم بدان معنی کہ گفتم حیات دنیا را شرح حاجت نیست حیات آخرت را تلویحے کردہ ام
تو فہم خواہی کرد قولہ اولیاء اللہ لا یموتون ہمانکہ گفتم قولہ و روح فرمائندۂ قالب چون متحرک مدبر
قالب روح باشد ظلمے و کفرے کہ در قالب ظاہر باشد بقدرت و بمکنت روح باشد و بحقیقت کہ اضافت بدو شود
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ قولہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ نسبت جنسیت بیان کرد یوحی الی بیان
خصوصیت شد این قالب بآن وجہے کہ باوے است این محمد محمدیہ است اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یوحی
بیان کرد کہ این بشر با من نسبتے تامے دارد ہر کہ بچو من باشد و بدان صفتے کہ منم بود یا صاحب الہام باشد و یا خداوند
وحی اگر ولی است الہام باشد و اگر نبی است باوحی باشد و نبوت منقطع و ولایت باقی است اَنَا بَشَرٌ گفتہ است
اینت را اضافت بشریت کرد و ہویت ما یوحیٰ الے اشارت فرمود وَلَا اَقُوْلُ لَکُمْ اِنِّیْ مَلَکٌ وَلَا اَعْلَمُ الْغَیْبَ ہمین معنی
مرتبط است قولہ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ در ولایت نسبت بہ بشریت دارد و لیکن بشریتے خاصے و قالبے

Marfat.com

انا اعز علی اللہ من ان یدعنی فی التراب اکثر من ثلث لیال این نیز اشارت باجان پاک اوست
که در خاک نگذارند اما انچه گفت انما انا ابن امرأة تاکل القدید فی الجاهلیة این از قالب
شریف او باشد ایعزیز کنت بنیاد آدم بین الماء والطین هم با جان باشد پوشیده نیست
که قالب ازین معنی معزول بود اما مجازاً قالب را نیز جان شاید خواندن که قالب در حکم
جان است وعقاب وعتاب وعطا وجزا جمله باو ست از مصطفی بشنو که گفت
یحشر الناس یوم القیمة علی نیاتهم وجائے دیگر گفت یحصل ما فی الصدور یوم
تبلی السرایر اگر سواری می آید با اسپ گویند سوار آمده است اسپ را با سوار باز خوانند
مخصوص این قالب را چنان صاف شفاف کرده است که نسبت با روح بر دو است هر آینه استحقاق هم او را
باشد آن عبدیت که او داشت بحسب قربتے که او را بود صلی اللہ علیه وسلم روح نبی و ولی را نباشد هر آینه سیاست
محقق گردد **قوله** باجان پاک است جان او هرگز خاک نبود و نباشد و نیست اما معنی حدیث این
است که قالب مر آن صورت ظاهری که من دارم درین صورت خاکی جز سه روز نباشم و این سه روز بر آنچه میگویند زیرا چه نسبتے درین جهان بود بخاصیت چیزے ازین جهان باو ے هست بعد اصفاے آن صورت شیئے
مائی باقی بود آنرا تمام فرو ملد ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اهلها براے سپردن مانده
است بطهارت تمام وصفاے کمال در علوی عروج فرماید قالب را با روح از و درین جهان هیچ نمانده است
مگر آثار رحمتے که باو ے بوده است که بدان بقاے دوام دین است و تکرار سخن واحد مگر زیادت تاکیدے
و تشیئے مطلوب باشد و نیز اشارت بدنیست **بیت**

تا ظن نبری که هست این رشته دو یکتوست ز اصل و فرع بنگر تا نکو

و نیز اشارت بدین باشد که شرف نبوت و عهدهٔ عزت تاج قربت حق تعالی از میعالم بود **قوله** کنت نبیا
و آدم بین الماء والطین یعنی در عالم ازلی او من نبے بود م و آدم در ارادت او آبے و گلے پدید
آمده و در آن ازل نبی بود و این در ازل بین الماء والطین چنین حدیث در صحیح بخاریست مولانا فخر الدین

Marfat.com

از مصطفےؑ بشنو کہ گفت اَنؐ فی جسد ابن آدم مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ و...

اذا اشدت فسد الجسد کلہ اگر خواہی تمامتر بشنو نظر اللہ تعالیٰ ہرگز بر قالب نیاید
ونیفتد بلکہ بر جان و دل افتد کہ ان اللہ لا ینظر الی صوركم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر
الی قلوبکم ونیاتکم خدائے تعالیٰ مدتے نظر مجازی باقالب کند تا یکچند کہ در دنیا باشد
تا بوقت مرگ چوں وقت مرگ باشد قالب را نیز کہ منظور دل بودہ باشد موت
نیاید ولنحیینہ حیوٰۃ طیبۃ واگر قالب منظور دل نبودہ باشد مرگ کلی باشد کہ امواتٌ غیر
احیاءٍ ایں معنی دارد۔ دریغا ہر کہ جان پاک مصطفےؑ را بشر خواند کافر است از خدا بشنو
فقالوا ابشر یھدوننا فکفروا و جائے دیگر گفت ابشرا منا واحدا نتبعہ انا
اذا لفی ضلال وسعر ایں جان باشد کہ از بشریت صافی بود و ازیں جہان کی باشد

د ج الانسان آوردہ است نقل از صحیح بخاری کردہ است خلقت انا و علیؓ من نور واحد قبل ان یخلق اللہ
آدم باربع الف سنۃ فرکب اللہ ذلک النور فی صلب بنی آدم فلم نزل فی شیٔ واحد حتی افترقنا فی
صلب عبد المطلب ففی النبوۃ وفیہ الخلافۃ الکبری باجماع اہل دیں لعلی محقق و مقرر است و خلافت صغریٰ کہ
حقنان عبارت از امارت دنیاوی کنند مختلف است **قولہ** الا ان فی قلب ابن آدم مضغۃ
مضغہ ما قالب و قلب متعلق معنی لطیفہ متعلق بدوست پس ایں لطیفہ را مضغہ خوانند چنانکہ جاز اقلب گویند
قولہ مدتے نظر مجازی باقالب گوید گفتہ ام کہ دل را مرگ نیست اگر مردہ است مردہ باشد در البعث تنشرون
ہم چنیں مردہ باشد آں دل کہ زندہ شد ہرگز نمیرد ہمارہ زندہ ماند ہم ازینجا دل را لعنت نیست **قولہ**
ہر کہ جان پاک رسول را صلی اللہ علیہ وسلم در اول تمہید گذشتہ است ابشر یھدوننا ایشان بصفت انکار
گشتند یعنی بشر صفت ہدایت نباشد بنابر ایں انکار نبوت محمد کافر شدند ایں ندانستند کہ صورت بشر تمثل است
تمد نور بود عین نور بود تا آنکہ سایہ او بر زمین نیفتادے **قولہ** ابشرا منا واحدا یعنی یکے از خود جنس خود را
پیروی کنیم پس اگر کنیم در گمراہی باشیم و در دوزخ باشیم آرے بشر است اما یکے از ایشان نیست در قولہ

Marfat.com

اما انما انا بشر مثلکم قالب باشد کہ آن قالب ازان جہان نباشد دریغا جہود ان[۷۹]
ترسایان گفتند نحن ابناء اللہ واحباءہ ما فرزندان و دوستان خدائیم جواب داد
ایشان را قل فلم یعذبکم بذنوبکم بل انتم بشر ممن خلق ہنوز در کسوت بشریت مقیم
شدہ اید دوست ما چگونہ باشید دوستان خدا بشر نباشند کلیت شما ہم بشریت
است باش تا از صورت بحقیقت رسی آنگاہ بدانی کہ اصل حقیقت است نہ صورت
چہ گوئی بشریت تو ہمچون حقیقت محققانست باش العزیز تا آنجا رسی کہ حقیقت
عناصر و طبایع و ارکان بر تو جلوہ کند چنانکہ این چہار ارکان و چہار عناصر صورتے چون
آب و آتش و خاک و بادہ و چون حرارت و برودت و رطوبت و یبوست این جملہ
نسبت دارد بعالم دنیا و مدار دنیا بر ایں آمد است جائے رسانند ترا کہ حقیقت
این چہار چہار گانہ ترا روے نماید زندہ شوی و عیش و حقیقت ترا حاصل آید بشنو۔

البشر[۷۹] صادق اند و ورا احداً امنا کاذب **قولہ**[۸۰] جہود ان و ترسایان گفتند با دعاے محبت شنود
و نسبت بخواست من و تو نباشد اگر عیسیٰ گوید انا ابن اللہ غلط گفتہ باشد اما جاے مغالطہ است **قولہ**
بل انتم بشر ممن خلق از تحقیق نبوت و محبت اگر تصور کنیم تلازم این عدم عذاب و مغفرت
بذنوب نباید زیرا چہ نیاید دوستے را عذاب کند غلامے کہ لایق دوست باشد اما خدا با محمد این میگوید کہ با
ایشان بگو اگر شما دوستانید شما را عذاب چرا میکند و نجواری چرا دری آرد باید بشر شفقت کند و عذاب کردن او
از شفقت بیرون باشد **قولہ**[۸۱] بشر نباشند بشر باشند اما بصفت الوہیت خدا خود را خود دوست دارد بشر طیکہ بصفت
متصف است او دوست خدا باشد خدا او را دوست دارد **قولہ**[۸۲] کلیت شما ہم بشریت یعنی نظر ایشان ہمین بود
کہ جز آب و گل و ہوا چیزے دیگر نیست این ندانستند کہ صفت الوہیت با ایشان است و قاضی بیایانی
ہمین سخن را بنا میدہد **قولہ**[۸۳] زندہ شوی ایں عناصر اربعہ را حکماء ہیولی گویند و این جہان را صورت ہیولی
مراد گویند و قدیم خوانند و صورت را حادث اگر این طبایع سوی اللہ داری قدیم گوئی غلطے فاحش باشد

Marfat.com

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِہٖ اینجا بیان این ہمہ میگوید خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَ
مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ ہمین معنی کہ گفتہ شد وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی ترا
بہ نہایت رساند دریغا جز این آب آبے دیگر میجوے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ
کجا طلب این آب کنی وکان عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ دلیل این شدہ است بر طلب این

واگر این طبایع را اقتضائے ذاتش خوانی او خود بخود در پردۂ طبایع خود را اظہار کردہ است برین بیان اگر
چہارگان جلوہ کند حقیقت بر تو جلوہ کند چہ باشد یعنی عروس عناصر حسنے باجمال وکمال کہ او وار بر تو در سرادقات
طبایع جلوہ کند چنانکہ دیدۂ شعبدہ گرے پردہ در میان نہد روشنی آنجا کند وآن صور را بگرداند ہا تصورات را بر
چرخے شاندہ میگرداند این پردہ را طبایع تصور کن وچرخے کہ بران شاندہ میگردد آنرا صورتدان او افعالے
وحرکتے کہ او میکند آن نمود از حقیقت است فافہم واغتنم **قولہ** وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِہٖ
شمس وقمر صورتے امر و بیان حقیقت صورت از عالم طبایع شمسے وقمرے ونجومے است وتنویر استدارت ایشان
صورتہا امرہ از حقیقت ایشان خبر داد آن نور در ایشان را نام اوست شمس وقمر ونجوم **قولہ** یَتَنَزَّلُ
الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ این آیتے کہ ابو مسلم او میگوید لو فسرت ھذا الآیۃ یقطع ھذہ البلعوم
وآن در تن کدام باشد کہ تن او ببرند یتنزل الامر بینھن باشد یتنزل الامر میان
سمٰوات وارض کہ قوام ایشان وجود ایشان ونور ایشان بدانست واو تعالیٰ در حجاب
سمٰوات وارض خود را پیدا کردہ است اما ترا نظر جز صورت شمس وقمر نیست **قولہ** وَاَنَّ
اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی آرے چو صور از میان برود ہیولی مراد را حقیقت او شمری کہ از اقتضائے
ذاتی اوست منتہی بچہ شود ان الی ربک المنتہی باقی ہمہ او ماند انتہا ہم بدو شود **قولہ** وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ
کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ہر کہ حیات یافت از ارادت رحمت یافت عرشش علی الماء مسکن ومتجلی او مظہر معکس آب
باشد زیرا چہ آب صاف است روشن است لایق آنست کہ معکس انوار الٰہی باشد و بے نور الٰہی
ہیچ شرمتے نبود۔

Marfat.com

آب و بدین آب سوگند خورده است وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ علی ابن طالب گفت این دریا مسجور بالاے عرش است جز این باد که دیدی بادے دیگر مجو ست و آن کدام باشد آنست که مصطفیٰ گفت لا تسبوا الریح فانها من نفس الرحمن جز این آتش آتش دیگر را در دل خود تاب ده که نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَةِ العزیز بنا شنید روایت میکند که مصطفیٰ گفت خلق اللّٰہ تعالیٰ الارواح والملائکۃ من نور العزۃ و خلق الجان من نار العزۃ العزیز باش تا بجان رسی در عالم جان بدانی که جز این ارکان طبایع این جهانی عناصر و طبایع آن جهانی هست و آن کدام باشد چنانکه این ارکان بند این جهان شده است عناصر حقیقت این چهارگانه بند و قید آن جهان شده است بو علی سینا را معذور داری آن جا که گفت ـ

قوله ۸۸ بادے دیگر جو بوسے گفته ام بچه سترسے بالا کرد و همه است اما و را نشد رهوریت این اشیا تا نی میگوید یعنی در اثر دریا به بین که چه چیز است آنجا قوله ۸۹ آتش و ذوقا جهن آتش که داخل عناصر و چه است نفسی که باد سے متعلق است با آب آن فیض بر و سوزده حرارت شوق همه از ان رسته است هر آینه این حرارت نار الله خوانند نار الله الموقدة التی الی آخر هم برین مرتبط است و این آتش است که بدان باز است قوله ۹۰ من نور العزة این نور نار در یکے محل قرار دارد پر توسے از نار گرفته اند و ساخته اند نور خلاصه نار است آنچه در جانست در ایشان هست در ارواح مذکور هست اما بصفت عارض و بیتے سدرج قوله ۹۱ که جز این ارکان و طبایع آنجهانی دیگر این را بیان کرده ایم قوله ۹۲ بجان رسی در عالم جهان بدانی مدام جان که تناضی گفته است نون شده کن یعنی چون بجان در عالم جان رسی یعنی بدرجه فهم او رسی بدانی جز این ارکان و طبایع کدام است قوله ۹۳ بند انجهان شده یعنی انجهان را قایم میدارد و بجز این باشد قوله ۹۴ حقیقت این چهارگانه یعنی حقیقت انجهان ظهور آنجهان بدین شده است و حجاب انجهان و ظهور آنجهان بدین چهارگانه شده است چنانکه اقتضاے ذاتی گفتند ـ

Marfat.com

عناصر اربعۂ قدیمہ بدین عناصر کہ قدیم میخواند عناصر حقیقی و عناصر بہشت میخواہد نہ عناصر دنیا و ریغا خلق بسے مختصر فہم آمدہ است و از حقیقت کار سخت دور افتادہ انداز معانی آن باللہ التوفیق ۔

تمہید اصل ثامن در بیان قرآن

العزیز از ین آیت چہ فہم کردی کہ حق تعالی میگوید لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ و مصطفیؐ گفت

قولہ عناصر الاربعۃ قدیمۃ ہم ہمان اعتبار کہ بالا گفتہ ام و اگر جز آن باشد غلطے محض باشد

قولہ عناصر بہشت نمیخواہد و قدیم چہ باشد یعنی او را فنائیت او قدیم است یعنی اقتضائے ذاتی است آن در بہشت عناصر اربعہ ہم از عکس پرتو است این عنایت نیکوست اما در شرح اشارات بوعلی باید دیدن کہ او آنجا بکلام معتی قدیم گفتہ است اما این بہشت میگوید عنایت قاضی است ۔

تمہید اصل ثامن

قولہ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ قاضی معنی آیت ظاہر و باطن گفت معنی ظاہر او را و باطن و انچہ ما را دست دہد گویم خدا فرمودہ قرآن بر نوع انسان نازل شد و اکثر ایشان بصفت اعراض و انکار پیش آمدہ و قرآن را کہ این صفت است اگر بر کوہے انزال کنیم خاشع گردد و پارہ پارہ شود علے ہذا دل ایشان سخت تر از کوہ باشد معنی دوم انکہ اگر قرآن را بر دلے کہ صلابت و قوت ہمچو کوہ باشد بموجب تواتر تجلیات و توالی کشوفات کہ باو ے شدہ است و او گمان برد ہر صادرے وارد ے کہ بر و افتد و از جاے اضطراب تواند کرد او را از جاے نتواند گردانید اگر این قرآن برائے آنچنان دلے انزال کنیم قرآن آن قوت و آن شوکت دارد کہ آنچنان دلے را خاشع و متصدع گرداند اگر قاضی این معنی

Marfat.com

القرآن غنی لا فقر بعدہ ولا غنی دونہ العزیز چون قرآن نقاب عزت از روے
خود برگیرد و بر قعۂ عظمت بردارد ہمہ بیماران فراق لقاے خداے تعالیٰ را شفا دہد
وجملہ از درد خود نجات یابند از مصطفےٰ بشنو کہ گفت القرآن ھوالدواء العزیز قرآن
چیست کہ طالب را بیکشد و بمطلوب میرساند قرآن را بدین عالم فرستادند در کسوت حروف
در ہر حرفے صد ہزار عزۂ جان را تعبیہ کردہ اند آنگاہ این ندا در دادہ اند واذکر فان الذکری

عنایت کردہ باشد زہے عنایت کہ بود معنی دیگر خاصہ قرآن وآن سر تجلی او صفت اللہ تعالیٰ است کہ بر کوہ تجلی
کند چنانکہ کوہ موسیٰ ذرہ ذرہ گشت این کوہ نیز ہمچنان شود صفت از موصوف منفصل نیست چون صفت بآن
موصوف تجلی کند ہمان پیش آید کہ موسیٰ را و کوہ موسیٰ را پیش آمدہ بود این سخن قریب است بدوم سخن کہ گفتیم
کہ مے در صلابت وقوت تجلیات ہمچو کوہ گشت آنچنان مضطرب چنانکہ کوہ موسیٰ مضطرب شد **قولہ** القرآن
غنی قرآن غنی است یعنی قرآن و اسرار قرآن کہ بکنوف علوم شد غناش دست داد کہ ہرگز بعد ازان فقر نباشد
بجائے رسید کہ بازگشت نباشد او را کسے نتواند کہ ازان بازگرداند ان اللہ لا یوصف بالمحال یک شے کہ آن
جزء لا یتجزی باشد آزاد و کردن کسے نتواند آنکہ گوئی کسے تواند محالے باشد اینجا نقطۂ وحدت است
تجزیہ و تقسیم نپذیرد علے ہذا این عنایت باشد کہ بعد ازان غنا فقرے نباشد و ہر جا کہ غنا است کہ آن جز قرآن
است آن غنا غنایست و دون بمعنی قبل باشد یعنی پیش او کہ بین یدیہ غناے دیگر نباشد **قولہ** چون قرآن نقاب
غیرت از روے خود برگیرد یعنی بر حقایق او مطلع شوی بدانی ہر جا کہ کلامے است کلام اوست چون نقاب
خواست بر قعۂ عزت و عظمت از روے برنشود ہر بیماری کہ بود شفا یابد **قولہ** القرآن ھوالدواء اطلاع
بر حقیقت و مبدا و معاد بقرآن شد ہر آینہ در و شک و ظنون را شفا داد مرد بصحت و یقین اصلی باز آمد **قولہ** انہ
این ندا در داوند متکلم حقیقی کلام او غیر حرفے و صوتے باشد و چون خواہد آن کلام کہ او را حرف و صوتے نیست کسے
را بدان علم دہد جز در کسوت صوت و حرف نباشد کلام صفت متکلم و صف آن متکلم بر تر نیست پس در حرفے کہ متکلم بر آن
شاہد و ظاہر است تو چہ گوئی در این چنین کلام ہزار ہزار عزۂ جان ما را تعبیہ کردہ اند یا نہ **قولہ** واذکر فان الذکری

Marfat.com

شیخ المؤمنین گفت تو دام دعوت و رسالت بنہ انگہ صد ماست دام ما خود و اندو با بیگانگان خود ما را ہیچ طمع نیست اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْہِمْ ءَاَنْذَرْتَہُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ہر چہ ہست و بود و خواہد بود جملہ در قرآن است وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ اما تو قرآن را کجا بینی ہیہات ہیہات قرآن در چندین ہزار حجاب است تو محرم نیستی اگر در درون پردہ تو را راہ بود سے این معنی کہ بتو میرود جلوہ کرد سے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ قرآن خطاب لم یزل است با دوستان خود بیگانگان را ازان ہیچ نصیب نیست حرف و کلمات کہ بسمع ظاہر شنوند زیرا کہ سمع باطن ندارند اِنَّہُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ و جائے دیگر گفت وَلَوْ عَلِمَ اللّٰہُ فِیْہِمْ خَیْرًا لَّاَسْمَعَہُمْ و اگر دانستے کہ ایشان را سمع باید دادن خود دادے ہرگز از بیگانگی خلاص نیابند چہ گوی بولہب و بوجہل قرآن دانستند یا نہ اما از جہت عربیت و حروف میدانستند اما از حقیقت اکور بودند قرآن از ایشان خبر داد کہ

شیخ المؤمنین اصل دین را بیاد داد سر کلام متکلم بیان کن تا کہ مؤمنان را نفع باشد **قولہ** تو دام رسالت بیگانگی یعنی آنچہ از خدا بہ رسید ماست و تو بدان تبلیغ منکی آن را انکار کن مجملے کہ آنجا نہادہ و انکہ انجا گستردہ ہر کہ صید ما باشد از بہر آن ما نیفتد و دانہ پائے خود آنجا آید **قولہ** ہر چہ ہست و بود گفتم جملہ اسرار مبدا و معاد در قرآن بہ نقد است **قولہ** جز حروف و کلمات کہ بظاہر بشنوند چنانکہ سنائی گفت **بیت**

عجب نبود کہ از قرآن نصیبت نیست جز نقشے ؎ کہ از خورشید جز گرمی نیابد چشم نابینا

قولہ اِنَّہُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ہر چہ سمع قبول ندارد اگر چہ سمع صوری دارد ہمین آید لمعزولون **قولہ** لَاَسْمَعَہُمْ بسمع القبول و اصغاء الوصول **قولہ** چہ گوی ابوجہل و بولہب قرآن دانستند اینجا موافق بقولہ لاسمعہم ترجمہ درست آید نہم ابولہب این بود کہ محمد ما راست کرد و ابوبکر و عمر این دانستند کہ او تعالیٰ چنانکہ قبیح و حسن آفریند ہم کلامے مذموم و ممدوح پدید آرد او گوید کہ اگر تو از خدائے سخنے شنیدہ باشی بدانی کہ ہر چہ ہست او گوید اگر تو حکایت کنی مردمان انکار کنند و از تو بزار گردند **قولہ** اما از حقیقت کور بودند بایستے کہ بگویند از سخن حقیقت کر بودند ہم نگفتند یعنی کردہ بودند از سمع کلام حقیقت

Marfat.com

صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ الیعزیز بدانکہ قرآن مشترک الدلالت واللفظ است وقت باشد کہ لفظ قرآن اطلاق کند و مقصود از آن حروف و کلمات قرآن باشد و این اطلاق مجازی بود و درین معنی قرآن چنین گوید کہ کافران بشنوند وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْهُ حَتّٰی یَسْمَعَ کَلٰمَ اللّٰهِ اما حقیقت قرآن آن باشد کہ چون لفظ قرآنرا اطلاق کنند جز بر حقیقت قرآن اطلاق نکنند و آن جز بہ حقیقت نفتد و این اطلاق حقیقی باشد و درین مقام قرآن گوید کافران نمی شنوند کافران اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وجائے دیگر گفت وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَکِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا

گنگ بودند از گفتار حقیقت کور بودند از دیدار حقیقت **قولہ مشترک الدلالہ** چہ باشد مشترک الدلالتین را مشترک اطلاق گویند اما مشترک بوجہ قرآن اگر عبارت از کلام نفسی است و اگر کسے شنود ہمہ مختص بذات تعالی و آنکہ جبریل شنید دیدار لوح نبشت آن برائے استماع کلام نفسی حرفے و صوتے مخلوق کرد آن حرف و صورت را جبرئیل شنید و ہمان حرف و صوت جبرئیل بمحمد رسانید قاضی درین کلام گوید بیگانگان جز حرف و صوت نشنیدہ آنچہ بر محمد نازل شدہ است دیگرے کہ در ضمن آن حرف و اصوات اعلام و تلمین کردند جز عارفان محقق ندانند و آنکہ حقیقت کلام اللہ است از آیتہا است کہ لا یطلع علیہ شخص ولا یسمع احد آن کلام ازلی و ابدی و دیمومی است آن کلام را انقطاع و ابتدا نیست لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار ہم در قیامت گوید این دم بحق گوید او بذاتہ با کلام است چنانکہ او را انقطاعے و انصرافے نیست کذلک کلام او را۔ آنکہ در نقہ اکبر گوید ہی حرف و صوت کلام اللہ است بدانمعنی گوید کہ خداوند سبحانہ و تعالی آن کلام نفسی را سبحانہ خواہد و میتواند بشنواند جبرئیل در لوح محفوظ نویسد تا جبرئیل محمد علیہ السلام را بشنواند عبارت ازین است این تمام گفتیم ہوش دارد کہ ملاحض و صدایق علما تشخیص و تہذیب کردہ نبشتہ ام برائے فہم مسترشدان و عامۂ علما **قولہ نمی شنوند کافران** یعنی اسرار او را و حقایق او را نہ کلام نفسی کہ مومنان و کافران و ابرار و فجار **قولہ انک لا تسمع الموتی** کہ ایشانرا موت حقیقی است کہ در تصرف کتم عدم اند۔

Marfat.com

ابولہب از تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَہَبٍ چیزے دیگر نشنود و ابوجہل از قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ چیزے
نشنید کودک از لفظ اسد و گرگ و مار حرف[۱۴] بیند اما عاقل ازان لفظ اسد معنی[۱۵] بیند آنچہ
بوجہل و بولہب ازقرآن بشنیدند ابوبکر و عمر نیز بشنیدند اما ابوبکر و عمر را دادند از فہم حقایق
معانی قرآن ابوجہل و ابولہب را آنچہ نباشد وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا
فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ و جائے دیگر گفت وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ
لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا و این حجاب بیگانگی نگذارد کہ ایشاں جمال قرآن را بینند
ایعزیز گر عمر خطاب[۱۶] ازینجا گفت لیس فی القرآن ذکر الاعداء ولا خطاب مع الکفار
گفت نام بیگانگان در قرآن نیست با کافران خطاب نباشد اے دوست نام ایشاں
در قرآن از بہر دوستان یاد کرد تا ایشاں بدانند کہ خدا با ایشان چہ کرم کردہ است و
خطاب ایشان از بہر دوستان است وگرنہ نام بوجہل و بولہب و فرعون در کتابت در قرآن
چہ فائدہ دارد ایعزیز در راہ سالک مقامے باشد کہ چون بدان مقام رسد
بداند کہ ہمہ قرآن در نقطۂ[۱۷] بائے بسم اللہ و با در نقطۂ میم بسم اللہ و ہمہ موجودات را در نقطۂ
بسم اللہ بیند مثالش راگوشدار اگر گوئی لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ آنچہ در آسمان

قولہ[۱۷] **حرف بیند** مگر کہ حرف بیند بگو کہ صورت و ہیکل بیند **قولہ**[۱۸] **معنی بیند** معنی ایذائے و قتلے کہ او دارد کودک
مطلع برمعنے ایذا و قتل اسد نیست شاید دست بیند از دیگر داند کہ چیزے منقشے و مصورے است اما عاقل داند
کہ چہ بلا است **قولہ**[۱۹] **لیس فی القرآن ذکر الاعداء** یعنی مراد اعدا نیند غرض اینست کہ ایشان بشنوند
بدانند در قرآن بدین معنی ذکر اعداء در قرآن نباشد **قولہ**[۲۰] **چون نقطۂ بائے بسم اللہ** قال علی کرم اللہ وجہہ العلم
نقطۃ کثر ہا الجہل ہم ازینجا گویند العلم کلمۃ بل حرف بل نقطۃ ہمہ یک چیز است آنکہ درویشاں گویند در جائے
کس است یک حرف بس است نقطہ ہمانست کہ گفتار امیرالمومنین علی آمد یعنی از حقیقت اگر سخنے گوئی خواہی حقیقت
را بدانی و آن حقیقت چنانکہ نقطہ ولیکن از تقسیم و تجزیہ بیرون اگر تجزیہ و تقسیم پزیرد آن نقطہ حقیقی نباشد

Marfat.com

وزمین است ہر یکے رایگان یگان مفرد نام بر شماری روزگارے بے نہایت بکار باید داشت باشی تا آن دولت دست دہد خود را بینی در دائرہ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ[۲۱] او محیط بندہ باشد و بندہ محاط او نا وجود خود در نقطۂ کہ در زیر با بسم اللہ است و جلالت با بسم اللہ را بینی کہ خود را بر محرمان درگاہ جلوہ میدہد از نقطہ این با اما این ہنوز نامحرومی باشد کہ اگر جمال[۲۳] سین یا میم بینی آنگاہ بدانی کہ محرومیت چہ باشد دریغا از قرآن[۲۴] جز حرف سیاہ نمی بینیم

و آن عدم تقسیم و تجزیہ بجملہ اعتبارات است و بجز این ہر چہ گوئی سترے بدان نقطہ کردہ باشی و دیگران یعنی اہل کثرت و غافلان از حقیقت وحدت در نقطۂ بسم اللہ بینند یعنی کثرت و تفرقہ بینند آرے جزئیات را نہایتے نیست کلی اینست لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ **قولہ**[۲۱] اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یعنی تجلی حقیقت شود او سبحانہ محیط بہمہ اشیا چون تو بدان احاطت رسیدی ہمہ را باشی باز نہ آنست آن جزئیات در عالم تو باشند اما او تجلی کرد کہ ہمہ محیط است تبع آن توہم محیط شدے بکلی نہ بجزوی احاطت جزئیات بدان شد یا نہ فلاسفہ علیہم اللعنۃ چنین گویند ان اللہ اعلم بالکلیات لا بالجزئیات **قولہ**[۲۲] محیط را باصطلاح محی الدین ابن اعرابی انرا بالا گفتہ ام احاطت یعنی باشد باز ہر جزوے شخص معین نہ اگر گویم و خواہم بر قول شیخنا فلسفہ توفیقے و ہم این مسلم محقق است در فتاوی کبری و جاے دیگر ہم ہست لو شاءت ہا یعلم اللہ اعداد انفاس اہل الجنۃ والنار لم لا فلک ان تقول اللہ لا یوصف بالمحال اگر جزئیات آنجہا نزد جزئیات آخر او را جمع آری ہمی آید ان اللہ لا یوصف بالمحال **قولہ**[۲۳] اگر سین و یا میم بینی بہ عبارتے و بہ اعتبارے کہ نقطہ تجزیہ و تقسیم نپذیرد بیان کنی جز ستر حجاب او نباشد یعنی چون نقطہ پ رسید نیم از محرومیہ بود و بیش از سر بود پس ہنوز در نقطۂ با فانی گشتی با محرومی بودی پس فانی بد و شود پس بقا بد و شد بکمال رسید نباشد و گر چیزے نباشد از نقطۂ با چو اعتبار محرمیت کنی و سین و میم را در میان آری لا بہ ستر در ستر باشد محرومیت ہم در پردہ بود **قولہ**[۲۴] دریغا اما از قرآن جز حرف سیاہ نمی بینیم سنائی گوید ۔ بیت

عجب نبود کہ از قرآن نصیبت نیست جز حرفے ۔ کہ از خورشید جز گرمی نہ بیند چشم نابینا
عروس حضرت قرآن نقاب آنگہ بر اندازد ۔ کہ دار الملک ایمان را مجرد بیند از غوغا

Marfat.com

چون در وجود صورت باشی جز سواد و بیاض فتوانی دید چون از وجود بدر آمدی کلام اللہ ترا در وجود خود محو کند آنگاہ ترا از محو باثبات رساند چون باثبات رسی دیگر سواد نہ بینی ہمہ بیاض[۲۵] بینی و برخوانی وعندہ اُمّ الکتاب جواہر و اقرار او در چندین ہزار حجاب[۲۶] بخلق فرستادہ اند و اگر جلالت نقطہ باء بسم اللہ بر عرش آمدے و یا بر آسمانہا و زمینہا بر جاے گداختہ شدندے لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ ہمین باشد نوش باد آنکس را کہ بیان این ہمہ کرد و گفت کل حرف فی اللوح المحفوظ اعظم من جبل قاف گفت حرفے از قرآن در لوح محفوظ عظیم‌تر[۲۷] از کوہ قاف است این لوح خود دانی کہ چہ باشد لوح محفوظ دل بود و این قاف دانی کہ چیست قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ۔ ایعزیز در عالمے

قولہ[۲۵] ہمہ بیاض بینی عبارت از فنا و بقا یکند چون فنا از حق شود بقا بحق باشد ہم رنگ یکی بود و اینکہ میگوید سواد نبود ہمہ بیاض بینی مقصودش اینست بشارت از اصطلام و بیاض عبارت از کشف و انجلا سواد عبارت تاریکی و اصطلام برود ہمہ کشف و انجلا باشد چنانکہ رسول علیہ السلام میفرماید اذا ادبر اللیل من ھٰھنا اقبل النہار من ھٰھنا شب برود ہمہ روز باشد سواد ہم بیاض باشد بلکہ سواد نہ بیاض قولہ[۲۶] قرار او در چندین ہزار حجاب بخلق فرستاد گفتم نقطہ عبارت از مین حقیقت است کہ تجزیہ و تقسیمہ نپذیرد بدین معنے نہ عرش ماند و نہ آسمان و نہ زمین ہمہ یکبار یکجا گداختہ شوند آیت لو انزلنا ھٰذا القرآن الٰی آخرہ ہمبرین ارتباط یافتہ است قولہ[۲۷] عظیم‌تر از کوہ قاف است و ہر حرفے کہ مرکب ہمہ از یک نقطہ چون کوہ قاف محیط بتمام دنیا ہست بیک حرف و لوح محفوظ و لوح باتمامی خویش یک نقطہ است و نقطہ احدیت محیط بجملہ وجودات است نعلے نہ ایک حرف لوح محفوظ اعظم از کوہ قاف باشد چنین بود کہ اعظم کوہ قاف باشد و تمام قرآن با نہ حروف و کلمات بحقیقت باز گردی ہمہ بنقطہ باز آید قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ہمبرین اشارت

Marfat.com

از عالمہائے خدا قرآن را بنامے خوانند کہ در آن عالم دیگر نخوانند در پردۂ قرآن را مجید خوانند
بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ در پردۂ کتاب مبین در پردۂ دیگر عظیم خوانند وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ
الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ دیگر عزیز خوانند وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ در عالم دیگر کریم خوانند کہ وَاِنَّهٗ
لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ در جاے دیگر قرآن را حکیم خوانند کہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ قرآن را چندین
ہزار نام است کہ بسمع ظاہر نتوانی شنیدن اگر سمع درونی داری در عالم حم عشق این
نامہا پوشیدہ باتو بر صحرا نہند دریغا گر کہ مصطفےٰ ازینجا گفت اقرأوا القرآن واتلوا غرایبہ
غرابت قرآن جستن کار ہر کسے نباشد اے دوست باش تا بکتاب خانۂ اول ما خلق اللہ
نوری رسی آنگاہ اوستاد ادبنی ربی فاحسن تادیبی قرآن را بلا واسطہ بر لوح دل نویسند

قولہ کہ در عالم دیگر نخوانند چون قرآن محیط ہمہ است تا گفت ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین جملہ جزئیات
این عالم و آن عالم ہمہ ران نقطہ باز می آید و قرآن را بہر عالمے بنامے دیگر میخوانند و مرجع او ہم بدان نام ہمین قرآن
را بجاے آسمان و بجاے عرش و بجاے زمین ہم وجود تست راہم برین قیاس بر تفہیم این معنی جاے سبع من المثانی ف وجودات
گفت جاے عزیز گفت بیان ما دقیق تر از بیان قاضی است اما ترا ہم باید **قولہ** سبعًا من المثانی دو بار
نزول مثانی گفتہ است اما منزل ہمان یکے است عزیز گفتند از آنچہ بر ہمہ غالب و قوی است عزیز گویند از آنچہ فہم
تو نادر و اندک ہمہ بر ین نسبت جاے کریم جاے عظیم جاے حکیم سہ نام گفت و میگوید چندین ہزار نام ہم بران باید آمد ما گفتہ ایم
جملہ جزئیات عالم قرآن است و باز گشت ہم بدان یک نقطہ است نقطہ در عالم حم عشق حاصل گفتہ است لکل شئی
سر و ستر القرآن المقطعات اینہم در مقطعات پوشیدہ اند تا باکہ کشادہ شود و حم ہا را عنایت از حجاب کن میم را
مستتر بین میں را عیان و آن سین بر سر نسبت بر تاف را قربت نام نہ این ہمہ علمہا ف در حم عشق پوشیدہ و فہم کن کہ ف عالمہا ہموم
ما چہ میگویم **قولہ** والتمسوا غرایبہ غرایب ہم مثل آن کہ ما گفتیم **قولہ** اول ما خلق اللہ نوری اول
ظہورے کہ پذیرفت باقتضاے ذاتی او نور بود آنگاہ ادبنی ربی فاحسن تادیبی ہمین تعلیم کرد ہم بدین واسطہ
در دل بجاے لوح محفوظ بہ نقش شد پس ق ص حم عسق یک منہاجی است چندین را ذکر چنانکہ باشد

Marfat.com

وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ورین کتاب خانہ بدانی کہ ن وَالْقَلَمِ چیست العزیز چون او خواست کہ مجان را از اسرار ملک و ملکوت خود خبر دہد در کسوت حروف بپوشید تا نامحرمان مطلع نشوند گفت الم المص الر المر کھیعص طٰہٰ طسم طس یٰسٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ ن العزیز مگر کہ این خبر از مصطفےٰ[۳۱] نشنیدہ کہ گفت ان لکل شیٔ قلبا و قلب القرآن یٰسٓ[۳۲] این جملہ نشان سر احد است با احمد کہ کس بجز ایشان بران واقف نشود سر بسائے[۳۳]

اے سرو سہی ماہ تمامت خوانم — یا آہوے افتادہ بدامت خوانم
زین ہر سہ بگوئے تا کدامت خوانم — کز رشک نخواہم کہ بنامت خوانم

ف جان این جملہ[۳۴] حروف را در آن عالم سر مجملی خوانند و حروف ابوجاد خوانند العزیز درین عالم نیز کہ گفتیم حروف متصل منفصل[۳۵] گردد نہ آنچہ خلق خوانند یُحِبُّوْنَهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ پندارند کہ متصل است

قولہ[۳۱] قلب القرآن یٰسٓ ای وس ہر دو قریب المخرج اند و ہر دو از حروف تہجی است جملہ قرآن ہمین تہجی است و سواد ہمدرین تہجات است قولہ[۳۲] نشان سر احد است با احمد یعنی خداوند سبحانہ احد است این اسرار با دوست خویش احمد گفتہ است و دیگر سر احدیت حقیقت احد است چہ آنرا بیان کنی و با کسے گوئی ہر آئینہ در حقیقی را بصورتے و بیانے آری آنگاہ گوئی پس میم ازینجا بران زیادت شد احد با احمد ہمان حجاب شد چنانکہ سنائی گفتہ است

بیت

از احمد تا احد بسے نیست . میمے بمیان حجاب معنی است

قولہ[۳۴] با سر و سہی حاصل بیت اوست با ہمہ نا مہا ظاہر شدہ و غیرت محبت این تقاضا میکند کہ نامے معین و مشخص نکنم و بہر نامے اجمالے و ہم تا رقیب نادان بران مطلع نشود و غیر محرم بران وقوف نیابد قولہ[۳۵] این جملہ حروف در عالم سر مجمل خوانند بیکے ف این ہمہ در یکحرف مندرج و مجمل اند اگر آن حروف را بیک ف از یکے جدا گانہ کنم و یک صورت ترکیب سازم ا بجد خوانند ہیچ معنی نیست از روے لغت گر الفے و بائے و جیمے و دالے کہ یکے کردہ اند چنانکہ الف و لام اگر ابجد خوانی ہمہ بدانی و اورا فہم کردی ہمہ در فہم تو آید قولہ[۳۶] حروف جملہ متصل منفصل گردد اجمالے و تفصیلے ہوا یم اجمال را در تفصیل نہیم و تفصیل را در اجمال باشیم آمدن تو از عالم اجمال

Marfat.com

چون خود را از پردہ بدر آرد و جمال خود در حروف منفصل بر دیدۂ او عرض کنند ہمچنین باشد ی ح
ب ہ مد اگر مبتدی باشد چون پارۂ رسد حروف ہمہ لفظ گردد العزیز ہنوز بر آن نرسیدۂ ف۔ پارہ بوے رسد
کہ ترا ابوجاد[۳۷] عشق نویسند نشان این ابجد نوشتن آن باشد کہ حروف متصل منفصل گردد وَلَقَدْ
وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ این معنی باشد فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ نشان این ہمہ است و این جملہ را ابجد ف ابوجاد
عشق نوشتن خوانند در طریقت بر لوح دل سالک باش تا جمال این آیتہا ترا روے نماید کہ
كَتَبَ فِي قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ تا ہمہ قران با معنی بر تو آسان شود وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ
مِنْ مُّدَّكِرٍ العزیز جمال قران انگہ بینی کہ از عادت پرستی بدر آئی تا اہل قران باشی کہ
اهل القران اهل الله خاصة این اہل آن قوم باشند کہ بحقیقت قران رسیدہ باشند اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ
الْقُرْاٰنَ از ایشان حاصل آمدہ باشد زیرا کہ ایشان قران قبول کردہ باشد وَكَانُوْا اَحَقَّ بِهَا وَ
اهلها این معنی باشد زینہار گمان مبر کہ قران ہیچ نامحرمے را ہرگز قبول کند و با وے سخن
گوید قرآن[۳۸] غمزۂ جمال خود با دلے زندہ کہ اہل باشد اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ
گواہی میدہد العزیز کہ کمترین مقامے کہ مرد از قران آگاہ شود آن باشد کہ بآخرت[۳۹] رسد زیرا کہ
ہر کہ باخرت نرسید قرآن نشنید من مات فقد قامت قیامته او را آن باشد تا خود در قیامت

بتفصیل است و باز گشتن از تفصیل باجمال است ی ح ب ہر حرفے را اجمال تصور کن بلکہ نقطۂ او را اجمال گفتن و پذیرفتن
این نقطہ صورت ی ح ب ہم تفصیلے دان و باز آنحروف را با کلمات دیگر اجمالے و تفصیلے تصور کن **قولہ کہ ترا ابوجاد**
عشق نویسند و ہمان ابجد است نقطہ حرف با بجد رسید این ابوجاد آمد **قولہ قران غمزہ جمال خود با دلے**
زندہ کہ اہل باشد یعنی خود را جلوہ دہد و او را بر خود کشد **قولہ بآخرت رسد** یعنی از خود بدر شود
چو از خود بدر شود فہمے دیگر کہ آن نسبت باخرت دارد روے نماید یعنی حقیقت قران او داند من
مات فقد قامت قیامته ہم ازین عبارت کہ از ہستی وجود خود و ظاہر خود بمیرد آنچہ در قیامت بعد موت
آن او را بنقد باشد فہم بآن او کند۔

Marfat.com

برانگیزد الیعز یز ہدایت قرآن مردان را باشد کہ این حروف مقطع بایشاں حدیث کنند
منہ ہرچہ وجمال خود بردیدۂ ایشان جلوہ دہند کہ چہ فہم کردہ انداز قران پیش ازان حروف متصل باشد
الیعز یز خلق بظاہر قرآن قناعت کردہ اند وہمہ از و پوستے می بینند باش تا مغزا و
خورند القرآن مایدۃ اللہ فی ارضہ مصطفےٰ ازین قوم چگونہ شکایت میکند یارب
اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا اگر حسن بصری ازینجا گفت انزل القران لیعملوا به
فاتخذوا دراستہ عملا گفت قرآن از بہر عمل فرستادہ اند شما خواندن اورا عمل ساختہ آید الیعز یز
ہم گوش ندارند قران چون بشنوند ہم گنگ آمدہ اند قران چون خوانند عمی چون دیدہ ندارند
جمال آیات چون بینند ہرگز بوجہل با فصاحت او از قران حرفے نشنید زیرا کہ عرف نفسہ
باید تا عرف ربہ باشد ایشانرا معرفت نفس خود نیست معرفت خدا چون باشد

قولہ حروف مقطع بیکدیگر اتصال یافتہ است معنی مفہوم محقق شدہ است ہمیں متصل است کہ از منفصل
می آید و ہمان منفصل است کہ متصل می شود ہمان سرے کہ در مقطع است در اتصال ہمان سر تجلی کند زیرا چہ گفتیم
ہمیں منقطع کہ متصل میگردد **قولہ** القران مایدۃ اللہ فی ارضہ یعنی مردم در آخرت نہم بکنند بدانند چون
بسر قرآن رسند آنہمہ دنیا دانند وہم در دنیا بینند **قولہ** اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا و
مایدۃ اللہ باشد و او را اجز بصورت حروف دیگر فہم نکنند مرشد و ہادی ہر آینہ گلہ کند و بشکایت پیش آید
قولہ انزل القران لیعملوا بہ مقصود انزل القران آنست کہ بحقیقت فہم او رسند و باقتضائے
ان فہم عمل کنند و مردمان ہم از وجوہ لفظی و نحوی درسے کردند ہمیں را علم دانستہ اند **قولہ** صم بکم عمی مرد
رسید قرآن شنود ہر آئینہ بدانچہ او رسیدہ است آن سر ہم در قران دریابد و خواہد سخنے ازان گوید چون
نداند چگونہ ہر آئینہ ابکم اند جمال او را مشاہدہ خواست کرد بصیرت بدان فہم نرسیدہ بحقیقت اعمی باشد
قولہ من عرف نفسہ معرفت نفس آنست کہ او را حقیقت روبیت شناسد و چہ بحق حقیقت شناختہ من عرف
نفسہ فقد عرف ربہ درست آید و دیگر ہر کہ نفس را شناختہ کہ این تمثل کیست و از کجاست و بکجا باز گردد

Marfat.com

ایشاں بیگانہ اند اگر تو گوئی فرعون و ہامان و قارون آخر این نامہا در قرآن است
من میگویم نام ایشان در قرآن نیست و بوجہل[۴۶] دید و بوجہل قرآن نشنید دوستان خدا از قرآن چیزے دیگر شنوند زیرا کہ عاشق را لطف مقہر یکسان باشد ہر عاشق کہ لحظۂ لطف معشوق را بیند و لحظۂ قہر او آن عاشق ہنوز خام باشد زیرا کہ ہر کہ فرق داند میان لطف و قہر او ہنوز عاشق لطف باشد و قہر نہ عاشق معشوق دریغا گوے را آن چہ کار باشد کہ سلطان او را

ف در قرآن ابوجہل دید و بوجہل نشنید

بتحقیق شناخت خدائے رسیدہ باشد **قولہ** بوجہل[۴۶] دید فرعون و ہامان و قارون قومے متعصب اند ابوجہل ذکر ایشان در قرآن دید لیکن قرآن را نشنید دوستان ازین مقام چیزے دیگر دانند ایشان چنیں گویند کہ معشوق اگر قہر و اگر لطف است معشوق آن جمال دارد عاشق را بد و آن ابتلا است۔ بہر صفتے کہ باو ے روے نماید او را خلعے و ناز ے و لذتے تمام باشد مثالے باتو گویم عاشق معشوق را در غضب بیند و بصورت غضب برآمدہ باشد آندم غمزہ اش در کار است و چشمش در انگار است و عاشق را ازین دو تے تمامے و لذتے در کار است اگر عاشق بر روے معشوق می خندد و بہ برش میکشد و صد ہزار لطف در آن حالت میفرماید ساعتے و وقتے دیگر است و با شخصے دیگر است بر اسپے رعنا سوار است و کلاہے کج نہادہ و تگ را بریشان بستہ جبہ را گرد آوردہ میان یک داشتہ حربہ بدستش برکردہ ہر یکے می آید تا گذارد بحق الحق جمالے دارد ہرگز در آن لطف و در آن مرحمت نبودہ است تو وقتے عشق باختۂ و این صورت نظارہ شدہ است پس فہمے درست کردہ و اگر نہ از عاشقان پرس وقتے گہے است معشوق عاشق را بر زمین زدہ است اگر مالش میکند و در آن گمان مالی راحتے در سینہ کوست و اگر ترا پیش آمدہ باشد بدانی و لمری من این نباشتہ کردہ ام آنگہ میگویم اکنون اینجا قہر لطف باشد اگر معشوق بہ لطف پیش آید زہے کار و اگر بہ قہر پیش آید بسے کہ آن دیوانہ گمراہ شدہ گم کردہ ہمچنین میگوید آن فرعون و ہامان من بودے کہ چندین قہر بر من رفتہ و بدان جمال تلذذ می بودے۔

ف آمد

Marfat.com

بچوگان: زندیا قہر بچوگان لطف گوے بہ ارادت چہ کار وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ہمین باشد
چہ دانی کہ این بر و بحر کدام است وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا
يَحْتَسِبُ این آینہ ہر دو شدہ است یعنی اخرجہ من البشریت واوصلہ بالربوبیۃ
بربوبیت باشد بحر ربوبیت وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ من الطیبات ایشانرا غذا میدہد
کہ یرزقہ من حیث لا یحتسب ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی درین مقام گواہی میدہد
چون بدین مقام رسد از و گوے سازند کہ سلطان بچوگان عشق و محبت آنرا در میدان

ف۔ پس باد ہر ساعت این الہیت زند پس آن ساعت این ندا کند ۔ ر باعی

فرمان بری و زلف بمیدان ببری چوگان کنی و گوے بہ شاہان ببری
اگر تو فرمان چوگان سر زلف بمیدان ببری چیزے کہ بگفتہ نپایان ببری

قولہ بچوگان لطف زندیا قہر گیے را بچوگان لطف زدن چہ معنی دارد اما او بقہر گوے را زند و او را لطف در باب اوشد قولہ
فی البحر و البر برعنایت از لطف و بحر قہر و اگر عنایت عکس کنی با عتبار رے ہم توانی قولہ ومن یتق اللہ ہر کہ با خدا شد
او را از جملہ مضایق مخرجے پیش آید چون عاشق متقی باشد آن وجودات حقیقی در سمی و عادتی خویش نظرش بحقیقت حق
افتد اگر در قہر اندازد ہم بدو ناظر و نظارہ باشد اگر لطف افتد ہمیں صفت و اگر ازین ہر دو بیرون آید ہمان و ہمان مردان کار
جز او نباشد بر ہر دو یان یجعل لہ مخرجا درست تری شیند قولہ اخرج من البشریۃ بشریت ہم از عالم ربوبیت
اگر چنین گوئی اخرجہ من البشریت واوصلہ بالربوبیۃ سخن مرتب شد قولہ بربوبیت باشد یعنی اینکہ تو با خود خودی
تو با تست عنایت از کند بحر غرق است و در نقر او گم شدن است و در غطے و حطے در رفع و وضعے است عنایت از ربوبیت
کردہ است قولہ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ من الطیبات عنایت از بر کردایت عند ربی کرام رزق ازین الطیب
باشد تا ایتوتت عند ربہ آید طعام نعمتے ازان سو برلے تو آید چون بیوتت عند ربہ شد و در حضرت او ہم قہر است ہم لطف
اگر بلطف نبود از طیب بہ ہود آن لذتے و راحتے باشد و اگر حنظل مانند چنان چون او خود دہد رزقے طیب نشمرند چون عنایت بحق
شد و در عنایت ہر دو است قولہ از و گوے کند میائے کہ ما کردیم استعارت قاضی را بعنایت ما توفیق دہ کہ

ف۔ تعریح وضع

Marfat.com

ایعزیز فرو فرستادن پیغامبران و رسولان سبب عنایت و رحمت و شفقت و
نعمت الٰہی باشد بر خلق جہان کمیعص گواہی میدہد وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
وجائے دیگر گفت لولاک لما خلقت الافلاک اگر نہ از برائے وجود تو بودے وجود کونین
وعالمین محو و معدوم بودے وجود عالم از بہر وجود تو ظاہر و آشکارا کردیم و ترا اے محمد از برائے
خود برگزیدم در یقا کہ مصطفےٰ را از بہر خود آفریدہ تا مونس و ہم سرّ او باشد کہ خلقت العالم لک
وخلقتک لاجلی وجملہ موجودات از برائے محمد آفریدند ایعزیز جملہ عالم غذائے باز آمد و باز غذا

ہمیں معنی باشد **قولہ** کمیعص و آن ذکر رحمت رب است **قولہ** وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ مراد شخص واحد است۔
عنایت بجملہ پیغمبران بود از آنچہ از روئے نبوت ہر یکے باوے نسبتے دارد و باعتبار نسبت ارسال ہمہ پیغمبران رحمتے
از خدا است بر بندگان دیگر ہیچ پیغمبرے نبودہ است کہ نور محمد باوے نبودہ است پس آدم الیٰ ان یتم الامر
بمحمد ہمیں محمد بودہ است از نجا این سخن درست آید وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ محمد رہ یگانگی نماید محمد بخدا
رساند محمد از دوزخ باز دارد محمد طعم از بہشت در کام تو دہد و شربتے از کاس وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا در کام
تو چکاند فعلے ہذا ارسال او جز رحمت عالمیان نباشد **قولہ** لولاک لما خلقت الافلاک اکنون تمہید این معنی
بالا گفتیم کہ خلقت کون ہمہ موجودات ذات محمد شد اول مخلوق ہمو آمد چنانکہ محی الدین ابن العربی میگوید کہ از اقتضائے
ذاتی او بود پس کون از ذات است چنانکہ یکدانہ تخمے بکاری او برآید واللہ اعلم تا چند ہزار تخم ازان یک تخم زاید محمد را ہمین
میدان **قولہ** او را از بہر چند احتمال دارد از بہر معنی برائے نظارہ ترا و برائے شہود وجود ترا و دیگر از بہر طریقہ علت
و سبب اگر از بہر تو نبودے کار نشدے و دیگر اگر ترا خواستے نبودے این وجودات را نمی آفرید **قولہ** لاجلی کلمہ جمع است و مراد واحد زیرا ہیچ وجودے نیست کہ فیض وجود محمد باو نیست [illegible]
ہم بفیض وجود محمد پس ہمہ مونس و ہم سر محمد باشند و ہم یک ذات محمد باشند و خلقنا کل لاجلی
درست شنید۔ **قولہ** جملہ عالم غذائے باز آمد انچہ تکا رغذا است او باشد آن غذا از او آید۔

Marfat.com

وتماشائے سلطان آمد کنجشک از برائے بازو بازار برائے صید سلطان باز صید جوذ را جز یہ[۶۰]
تخت سلطان رہا نکند چہ می شنوی محمد باز الٰہی آمدہ است وجملہ موجودات کنجشک و
صید محمد آمدہ است مقصود ہمہ کون وجود اوست واین جملہ خلق طفیل اوست ایمان
موحدان از پرتو روئے چون ماہ اوست۔ رباعی

مقصود ہمہ کون وجود رویست — واین خلق بجملگی طفیل کویست
ایمان موحدان زحسن رویست — کفر ہمہ کافران زز لف مویست

ایعنی[۶۱] چون گوہر اصل اللہ کہ مصدر موجودات است بارادت ومحبت در فعل آمد
کیمیاگری او جز این نیامد کہ ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ[۶۲] مِنْکُمْ کَافِرٌ وَّمِنْکُمْ مُّؤْمِنٌ اختلاف الوان موجودات
نہ اندک کارے آمدہ است اختلاف صورت خلایق آیتے دان از آیات خدا کہ وَمِنْ
اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ[۶۳] اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ[۶۴] سعد
فی بطن امہ واشقی من شقی فی بطن امہ ہر کہ از ارادت خدا سعید آمد از شکم مادر در دنیا

قولہ[۶۰] جز تخت سلطان رہا نکند یعنی سلطان بہ تخت باشد و باز بصید کنجشک کہ دارد و محمد مثال باز است کہ
نبود دست سلطان باشد وجودات ہمہ تبع محمد بزند قولہ[۶۱] چون گوہر اصل اقتضائے ذاتی او مصدر موجودات باشد آن
ارادت کہ وجودات از قوت بفعل رود یعنی ذات او تقاضا کرد و ذات او قابل ولایق آن باشد کہ از وے وجودے ظاہر
گردد حکیم میگوید بغیر ارادت او صورت ظہور نمود مرد مومن موحد گوید اقتضا بود اما بارادت واختیارات او بوجود آمد
قولہ[۶۲] خَلَقَکُمْ ظہورے از ذات بارادت او گفت کافر و مومن آن نیز مرتبط بارادت قولہ[۶۳] اختلاف الوان
نہ اندک کارے آید اینجا سرے بزرگ است کہ او سبحانہ بدین اختلاف صور واشکال در پردۂ ایشان صورت جمال
نمودہ است وہم بدین مستتر است قولہ[۶۴] السعید من سعد فی بطن بطن عبارت از اصل وجود است کہ
آن از ہمہ باطن است بر کسے کہ ظاہر نیست پس ہر کہ سعید بارادت او ہم از ان بطن وکذلک اشقی واگر گویم
بطن ام ہمین مادر کہ زاید آن سعید با سعادت از ازل در شکم مادر خود بدان سعادت آمدہ است۔

Marfat.com

سعید آمد و ہر کہ از ارادت خدا شقی آمد از شکم مادر در دنیا شقی آمد و از برائے این معنی بود کہ
افعال خلق بر دو قسم آمدند قسمے سبب قربت آمد بحسب اکہ اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ
یَرْفَعُهٗ و قسمے سبب بعد آمد و دوری کہ وَقَدِمْنَا اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا
آفرینندہ ما و آفرینندۂ کل ما اوست کہ وَاللّٰهُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ چنانکہ میخواہد در راہ بندۂ
می نہد و میگوید هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ پس شریعت را نصب کرد و پیغامبران را فرستاد تا
سعادت و شقاوت آدمی را در آخرت بافعال او باز بستند مقتضائے کرم بے علت
و رحمت بے نہایت ازان بود کہ او را اعلام کند کہ سعادت ثمرۂ کدام افعال و حرکت
باشد پس انبیا را بدین عالم فرستادند و جملۂ اعمال ایشان را و احوال و صفات ایشان را کہ
در آخرت باشد بدین افعال و اعمال دنیائے باز بستند یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ
مِنْ رَّبِّکَ یا علم من لدنی حاصل آمد بعد آنکہ فرستادن انبیا جز مومن را فائدہ نہ بود مومن را
جز عمل اہل سعادت در وجود و کافر را جز اعمال شقاوت در وجود نیاید پس فرستادن
پیغامبران بخلق مومنان را رحمت آمد و اہل کفر را شقاوت آمد لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ
اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ خداوند تنہا دو بر مومنان از فرستادن محمد از نزد خود

قولہ و از برائے این معنی بود اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ و از شقی این آمد وَقَدِمْنَا اِلٰی مَا عَمِلُوْا
الی آخرہ چون خلقت ما و خلقت فعل ما ہم برائے فاعل واحد است از اکہ سعید آفرید بافعل سعید آفرید و
از اکہ شقی آفرید بافعل اشقیا آفرید خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ بدین اشارت کردہ است قولہ پس انبیا را بدین
عالم فرستادند یکو سخنے است این اما برین معنی کہ تو گفتی فرستادن انبیا چہ معنی داشتہ باشد گر آنکہ ایشان را
فرستادند تا سعید بہ سعادت خویش قبول و انقیاد ایشان کرد و شقی بہ شقاوت خویش انکار و اعراض نمود قولہ
یا علم من لدنی حاصل آمد اگر چنین گوئی عین علم من لدنی باشد کہ از خداوند این علم حاصل باشد کہ سعادت و
شقاوت ہم بہ ارادت او بر بستہ است بست قولہ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ پیغمبر را از نفس ایشان آورد یعنی ہم از
جنس او بود نہ کمالیست کہ او دارد ایشان را فہم کمالیست و طالب۔

Marfat.com

بدیشان تا پیغمبر چہ گوید و چہ کند یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ احوال آخرت ہمہ بیان کند ایشان
راہ شرح طاعات و معاصی بتمامی بکند و بیان حلال و حرام یکے را واجب کند و دیگرے را
مندوب گرداند مبشرین بالسعادت و منذرین بالشقاوت و جائے دیگر گفت وَمَا نُرْسِلُ
الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ امانیز کیھم آن باشد کہ دلہائے عالمیان از خباثت
معصیت و رزائل صفات ذمیمہ پاک کند کہ جملہ صفات ذمیمہ سبب شقاوت آخرت
باشد وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ آنست کہ ہمہ طاعت و اوصاف حمیدہ را بیان کند
تا عموم عالمیان بدانند و کسب کنند تا راہ سعادت روند امت نہادن مصطفےٰ بر
امتان نہ از بہر این باشد کہ گفتہ شد از بہر آن او کہ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ یعنی اگر امت
از نفس محمد نبودندے این کمالیت ندانشتندے چون دیگر خلق بودندے دریغا باشد تا
عربی شوی تا زبان محمد بدانی کہ من اسلم فھو عربی و قلب المومن عربی باشد تا قریشی شوی
کہ نسبت با محمد درست کردہ باشی کہ العلماء ورثۃ الانبیاء چون ہاشمی و مطلبی شدی
و اشواقا الی لقاء اخوانی در حق تو درست آید یُزَکِّیْهِمْ خود درین مقام بدانی کہ چہ بود
وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ است خود را کتاب در آموزد یعنی قرآن و حکمت آن باشد کہ

آن کمالیت بزمانہ دیگر مناسبت بکلی نبودے ہم در اضلال قدیم ماندندے و از کار او فہمے و نصیبہ نداشتندے **قولہ** باش
تا عربی شوی یا محمد نسبتے درست بری آنگاہ بدانی کہ آنچہ بمحمد داده اند ترا بقسمت جزئیت نصیبہ باشد **قولہ** من
اسلم فھو عربی ہمین معنی دارد و لیک میگوید تو عربی بدانچہ او مخصوص است و بدان فائز گردی۔
قولہ العلماء ورثۃ الانبیاء میراث بے نسب و نسبتے نرسد و علماء باللہ یا رسول اللہ نسبتے بردہ اند
و بیان اثبات و تحقق آن کتاب۔ دراز گردد **قولہ** و چون ہاشمی و مطلبی شدی چون او را با تو نسبتے و اتحادے
شد از سبب تفرقہ ظاہر و اشوقا الی لقاء اخوانی ایشان با من نسبتے درست کنند و اشتیاق من برائے
ایشان است۔

Marfat.com

آتیناه رحمة من عندنا و علمناه من لدنا علما و با ایشان بگوید انچه گفتنی باشد ومن یؤت
الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا و این جمله گواهی میدهد که یا محمد ما ترا بیاموختیم انچه بدانستی و
انزل الله علیک الکتاب والحکمة وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل الله علیک عظیما

ای محمد تخلق کن باخلاق ما از فضل اخلاق ما که بتو داده باشیم تو نیز جرعه بر بیچارگان بر
زیرا که هر که ترا بیند ما را دیده باشد و هر که مطیع تو شود مطیع ما باشد من یطع الرسول فقد
اطاع الله - ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون این معنی باشد چون منت آمد بعثت محمد مر مومنان
را پس کافران را از ان چه سود سواء علیهم ءانذرتهم ام لم تنذرهم لا یؤمنون بوجهل و
بولهب از وما ارسلناک الا رحمة للعالمین چه سود یافتند ان ندیده که آفتاب راحت
همه جهان باشد و نعمت همه عالمیان آمد اما اگر بر گلخن تابد بوی های کریهه ازان برآید و
پیدا شود اگر بر گلشن تابد بوی های خوش از آنجا پدید آید این نه از آفتاب آمد بلکه این خلل
و تفاوت از اصل و جرم این چیز آمد آن ندیده که آفتاب چون بر روی ما آید روی ما
سیاه شود و چون بر جامه آید جرم جامه سپید کند العزیز آب سبب حیات ماهی آمد اما سبب

قوله وعلمناه من لدنا علما علم من لدنی علم خاص بذات و صفات و علمی که غیر را سبب گیرند شرح بیان آن خداوند
تعالی به شخصی که علمی که در کمین ذات اوست اعلام دهد و آنرا که باوی دوام قربت است و او را اتصالی باوی
دوام شهود و تجلی است از توهمات و تجلیات و از تخلفات شهود است او نیز بر دارد هر حالتی که برو طاری شود
او را علمی حادث نیز جدید دست دهد همان باشد بجز آن نبود مثلا فرض کنی شخصی حالتی حالی را در مست
غرضه میکند و از وی التماس دارد و از ان داند که عاقبت این کار چه باشد و بچه کشد از ین زیادت گفتن زیادت تر باشد
فافهم قوله من یطع الرسول چه محمد متصف او شدنی باتحاد صفات که اتحاد ذاتی باشد قوله آفتاب بر گلخن تابد ه شد ...
آفتاب بر آید بر همه یک صفت تاریکی را بجهة تیره گند و دیگری کند مونا بود سازد محمد تخلق باخلاق الله بر همه
یات تابش تافت بر یکی بجهت استعداد خویش متصف بصفتی شد.

Marfat.com

موت دیگران آمد اینجا ترا معلوم شود وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا چہ باشد اینجا بدانی
کہ آفتاب نور اللہ چرا جوہر محمد مصطفےٰ را سبب منوری و نور آمد و گوہر ابلیس را سبب ضلالت
و ظلمی و ظلمت آمد کہ تا از نور محمد ایمان خیزد و از نور ابلیس کفر و خذلان خیزد این معنی از
مصطفےٰ بشنو کہ بعثت داعیا و لیس الی من الھدایۃ شیٔ و خلق ابلیس مضلا و لیس
الیہ من الضلالۃ شیٔ الیعزیز بہ تو ان کرد لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ
اللّٰهِ تَبْدِيلًا این معنی دارد مَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ الیعزیز
از آن چہ فہم کردی مگر کہ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ بیان این با تو نکرد است الیعزیز حکمت
آن باشد کہ ہر چہ آنکہ ہر چہ است بود و باشد بشاید و نشایستے کہ خلاف آن بودے سپیدی ہرگز
نشدے بے سیاہی نشایستے کہ بودے آسمان بے زمین لایق نبودے جوہر بے عرض متصور نبودی
محمد بے ابلیس نشایستے طاعت بے عصیان و کفر بے ایمان صورت نبستے و ہمچنین جملہ
اضداد و بضدھا تتبین الاشیاء این بود ایمان محمد با کفر ابلیس تواند بود ن اگر ممکن باشد
ھُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ نباشد ممکن باشد کہ محمد ایمان نباشد و اگر الجبار المتکبر
القہار صورت نبندد کہ نباشد صورت تواند بست کہ ابلیس و کفر او نباشد پس شیٔ پدید آمد کہ
سعادت محمد و شقاوت ابلیس بود ابوبکر و عمر بے ابوجہل و بولہب نباشد ھا من نبی الا و لہ نظیر

قولہ صدا قا و عدلا کنہم ہر کسے بمجیب است او خویش نصیب گیرد و صدق و عدل ہمیں بود قولہ از نور محمد ایمان
خیزد غرض این را ذکر ہمان یک نور یکے را ہدایت بخشید دیگرے را ضلالت نسبت ہدایت و ضلالت بجاری است
قولہ سپیدی بے سیاہی نشایستے اگر بودے چہ عیب آمدے ایمان بودے محمد بے کفر ابلیس چرا نتواند
بود ن اگر ہمہ جہان ہدایت یافتے چہ بد بودے و نے عجائب بودے آرے جوہر بے عرض متصور نبود اگر نشایستے ہمہ کہ جمال
و کمال او پیدا نبود تا ضد را با ہمہ مقابل نکنی بوجہ آید قولہ پس پدید آمد کہ سعادت محمدی بے شقاوت
ابلیس نبود از کجا پیدا آمد اگر ہمہ سعادت بودے چہ بودے اما اختلاف اسامی در میان ہمیں سخن درست آمد

Marfat.com

فی امتہ این باشد ولی نباشد الا کہ فاسقے ملازم روزگار او نباشد و صادق ہرگز بے کاذب نباشد مصطفےٰ سبب رحمت عالمیان آمد اما در حق بوجہل نبود تا کمال شقاوت گوہر او از و پیدا شود ہرگز نشنیدہ کہ نور سیاہ ابلیس و بوجہل از سر تا قدم با نور احمد چہ میگوید این بیتہا بشنو۔

رباعی

اے نوش لبا چہ زہر نابی بر من — وے رحمت دیگران عذابی بر من
دشنم ندہی و دست تابی بر من — خورشید جہانی و نتابی بر من

ہر کار را با غیر منسوب بینی بجز از خدائے تعالیٰ آن مجازی میدان نہ حقیقی فاعل حقیقی خدا را دان آنجا کہ گفت قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ این مجاز میدان حقیقتش آن باشد کہ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا راہ نمودن محمد مجاز میدان و گمراہ کردن ابلیس، ہمچنین مجاز میدان يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ حقیقت میدان گیرم کہ خلق را ابلیس اضلال کند ابلیس را بدین صفت کہ آفرید گر موسیٰ از بہر این گفت اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ گناہ ہمہ خود او راست کسے را چہ گناہ باشد گر این بیتہا را نشنیدہ نظم

ہمہ رنج من از بلغاریانست — بناکامم ہمی باید کشیدن
گنہ بلغاریاں را نیز ہم نیست — بگویم گر تو بتوانی شنیدن

و انکہ میگوید از اقتضائے ذات تہرے و بطشے آمدہ است چون اقتضائے ذات گفتی اتحاد و وحدی بذات اختلاف نباشد و ندارم صفات ہر یکے از ان چارہ نباشد **قولہ** و صادق بے فاسق نباشد بایت کہ گفتہ صادق بے کاذب نباشد فاسق بیکار گفتہ ہمہ ست و بے بانی عمدیت ندارد **قولہ** با نور احمد چہ گوید این گویم کہ از قدم تہام دشمنیم ہر یکے از ما بے بہرہ نیست نور سیاہ با نور پیدا جمع نشود و اگر جمع شود با تیار اتحاد نبع و مصدر باشد این صورت بدیں نام نبود و ہیچ مقام نباشد **قولہ** اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ یک سخن است کہ بہبارت مختلف تکرار افتادہ آرے تذکرات ہیچے نباشد **قولہ** گناہ خود او راست یعنی بارادت خلق است اگر او نخواہد گناہ نباشد اما در لفظ ترک ادب است۔

Marfat.com

خدایا این بلا و فتنہ از تست ولیکن کس نمی آرد بہ جہیدن
ہمی آرند ترکان را بہ یغار زبہر پردۂ مردم دریدن
لب و دندان آن ترکان چو ماہ بدین خوبی تو دانی آفریدن
کہ از خوبی لب و دندان ایشان بدندان لب ہمی باید گزیدن

خلق ہدایت با محمد حوالت کند و ضلالت با ابلیس پس چرا در حق ابو طالب عم او با خطاب کند اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ العزیز ہر چہ در ملک و ملکوت است ہر یک مسخر بہ کارے معین است اما آدمی مسخر بہ کارے معین نیست بلکہ مسخر مختار است چنانکہ احراق در آتش اختیار در آدمی بستند چنانکہ آتش را بجز سوزندگی صفت نیست آدمی را جز مختاری صفت نیست پس چون در محل اختیار آمد بواسطۂ اختیار از وی کارہائے مختلف در وجود آید اگر خواہد حرکت از جانب چپ کند اگر خواہد از جانب راست کند اگر خواہد ساکن باشد اگر خواہد متحرک از بہر این کار در عالم ابتلا و امتحان فرستادہ اند

ف۔ آبشخان است لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا اگر خواہد مطیع بود اگر خواہد عاصی پس مختاری آدمی چون مطبوع آمد و با دو آتش است در تربیت و احراق و اتباع بعد ما ہر کرا برای سعادت آفریدند

ف۔ واتباع بعد ما نداداون بود بعد ما

قولہ چنانکہ احراق در آتش قاضی ازین مقصود این دارد کہ خواہد اختیار را ثابت کند یعنی ہر چہ او میکند باختیار خود میکند او را بصفت اختیار آفریدہ اند چنانکہ آتش را بصفت احراق نیکو سخنے است نقصے می شود از گفتار آنکہ او خود را آفرید و این را اختیار میگوید اختیار ہست ولیکن بدین صفت بدین بیان اگرچہ رہ نقصے می بوئی ولیکن سخن بدان باز میگردد کہ آنکہ بدین صفت آفرید کہ اختیار کند ہر چہ کند اختیار شئے معین را کہ در و آفرید بدان عذاب کرد چہ معنی دارد آنکہ در بزرد وی میگوید اختیار ضروری ہم بدین معنی است **قولہ** اگر خواہد حرکت از جانب چپ کند این صورت کہ حرکت چپ و راست با خود را ست گرفتار است آن چپ و راست رفتن ہم بفعل یکے باز میگردد او را اختیار داد کہ بر چپ او راست دست یابد نہ آنکہ ہمان اختیار او ست کہ او را ہمچنین کرد

Marfat.com

جز مختاری بحرکات اہل سعادت نباشد وہر کرا برائے شقاوت آفریدند جز مختاری اعمال
اہل شقاوت نباشد واہل ایمان را بیان میکند کہ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ
جَنّٰتُ الْمَاْوٰی نُزُلًا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ واہل کفر را قدح کردند ووعید آتش فرمودند وَاَمَّا
الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ کاماشیوہ ارادت در شرع مقبول نیست شرع میگوید اعملوا
فکل میسر لما خلق لہ واینجا دانم کہ ترا در خاطر آید پس دعوت وبعثت انبیا ورسل را
فایدہ چہ باشد العزیز دعوت انبیا ورسل نیز بریکے آمد از اسباب حصول علم بسعادت
وشقاوت مثال این چنان باشد مثلا عسل درپیش کسے نہند واورا آرزوے عسل بود
ودر آن عسل زہر است اگر مخبرے آنجا نبود جبل مرد باشد بزہر آمیختن انگبین از خوردن
آن اورا جز ہلاک حاصل دیگر نباشد اکنون اگر مخبر اورا گوید کہ عسل آمیختہ بزہر ہست واو
این مرد را دروغ زن نداند لابد ترک آن عسل گفتن اورا ضرورت باشد این اختیار سبب
حیات او باشد اکنون بدانکہ العزیز ضرب اللّٰہ مثلا دنیا وشہوات او ہمچون عسل دان کہ
گفتم وخلق ہمہ عاشق دنیا شدہ اندزیرا کہ نزد ایشان شہوات دنیا لذیذ است در
حال واز ہر لذت یکساعت بسیار سے حزن حاصل می آید کہ رب شہوت ساعة اورثت
حزنا طویلا پیغامبران مخبران آگاہ کنندگان اند مر زہر دنیا را گفتند مار است کہ زہر
ولرو واگر از زہر احتراز کنید سود دارد وایشان را مصطفیٰ میگوید کہ الدنیا حیة فقتلوا ... فاتقواها
وجاے دیگر گفت در قرآن بیان میکند اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِیْنَةٌ اینجا خلق سہ گروہ
آمدہ اند گروہے ایشانرا صادق دانستند ترک دنیا کردند وہمگی آخرت مشغول شدند

بجہل مرد انگبین بزہر آمیختہ بخورد

فرجع الامر الی بیان واصل **قولہ مثال اینچنانست** باشد یکو مثال ... بگوید ... است
این اما بر بیان بالا کہ گفت ولیکن کسی آرد مجیدن این معلوم میشود کہ عسل ہموکردہ ... ودر وزہر ہم تعبیہ
کردہ است وباز دارندہ وخواندہ ہمو است این مثال بران چہ تطبیق یابد۔

Marfat.com

تا فلاح و سعادت ابد یافتند و گروہے دیگر وعظ و پند ایشان فراموش کردند از پس شہوت خود رفتند تا عاصی شدند گروہے دروغ زن دانستند تا ہلاک شدند و گفتند اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا یعنی میدانم کہ از عطاے این کلمہ شنیدہ یا نہ کہ ان اللہ تعالیٰ یعامل العباد فی الابد علی ما علمھم فی الازل گفت در ابد با بندگان خود آن کند کہ در ازل کردہ باشد این کلمہ ازیں جا گفت کل مولود یولد علی الفطرت فابواہ یھودانہ و ینصرانہ و یمجسانہ یعنی ہر کہ از فطرت سعید آمد سعید باشد و ہر کہ از فطرت شقی آمد در آخرت شقی باشد از خدا بشنو فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ہمہ بیانہا ازین آیت حاصل شدہ است ایں عزیز اینجا سرے غریب است بدان کہ دنیا محل آخرت کردند

قولہ علی ما علمھم فی الازل ہر چہ در ازل بایکے مقدر است مابین الازل و الابد ہم بدان معاملہ است تا آنکہ

ف ۲ عبداللہ انصاری میگوید ہمہ برانند تا چہ بود اینجا محمد حسینی سخنے گفتہ است ہم برانند تا چہ بود عبداللہ انصاری بران تا چہ بود محمد حسینی برین کہ تا چیست باز چون ہمچنین باشد آن سوال باز گردد بجنبت انبیا و دعوت چہ فائدہ دہد

قولہ کل مولود یولد بر آنچہ مفطور است مولود ہمچنان باشد سوال مشکل تر شود اما اینجا سخنے میگویم آن چنانچہ ہست ہمچناں باشد و ہمچناں رود انبیا و رسل مبعوث برین اند آنچہ برین اند خلقت طاری شود بدعوت انبیا و ارشاد ایشان آن طاری منمحل گردد و مثلاً یکے را در اصل خلقت سعید آفریدہ است و بواسطۂ اصطحاب اشقیا نعت و صفت شقاوت بر ایشاں افتادہ است انبیا او را ارشاد و تعلیم و تنبیہ کنند آن وصفے کہ بر او افتادہ بود بدعوت ایشان از و مرتفع شود با اصل سعادت خویش باز گردد و ابو بکر رضی اللہ عنہ در اصل خلقت سعود است اصطحاب آباء و امہات و اجناس خویش صورت ضلالے و شقاوتے ہی نمود و رسول اللہ علیہ السلام او را تنبیہ و ارشاد زبود چو اصل خلقت ہمیں سعادت بود واسطہ تلمذے و تفکرے درمیان نبود ہم بیک دو دعوت قبول او د و اسعد سعدا گشت ۔

Marfat.com

وقالب را محک جان کردہ اند صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً بیان خوبہ وارد گوشدار از مصطفیٰ ﷺ بشنو کہ گفت الدنیا مزرعة الاخرة میگوید دنیا تخمے است میان ازل وابد نہادہ دریں تخمہا جملہ رنگہا پیدا می آید سعادت از دنیا واز قالب ظاہر شد وشقاوت ہمچنان وگرنہ در فطرت ہمہ یکساں بودند تفاوت از خلقت نیامدے مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ بلکہ تفاوت از قوابل وقوالب آمد اگر دنیا وقالب ضروری نبودے چرا مصطفیٰ ﷺ را بآن باز گذاشتندے کہ بدعا وتضرع گفتے لیت ربک لم یخلق محمدًا او ابوبکر گویدیا لیتنی کنت شجرة وعمر ؓ گویدیا لیتنی کنت طیرًا دریغا ایں فریاد از دنیا وقالب بری آید وگرنہ این سخن را و ایں شکایت نبی وولی را باحقیقت چہ کار معنی این سخن سہ بزرگ اعنی مصطفیٰ ﷺ وابوبکر وعمر ؓ

قولہ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ہریکے ازان بدین جہان آمد اللہ سبحانہ وتعالے اورا برنگے مخصوص گردانید وہیچ رنگ بہتر از رنگ خدا نباشد یعنی آنکہ ازان رنگ نیست کہ اورا بتدلے وتحولے پذیرد وآنرا کہ رنگ سیاہ کردہ است البتہ سپید شدنی نیست وانرا کہ رنگ سفید کردہ است سیاہ بروطاری شدنی است واگر شود نشستن بصابون زدن سفیدی باز گردد زیرا چہ این صبغ اوست قابل تحول نیست **قولہ** الدنیا مزرعة الاخرة یعنی ہر رنگے اورا اینجا آوردہ است ہم بدان رنگ باز میگردد ہر کہ گندم کشتہ است گندم باشد وہر کہ جو کشتہ جو باز گردد آنرا کہ رسول علیہ السلام گفت رب محمد لم یخلق محمدًا برین اشارت کرد در رنگ وروش لطیف منظرے در اصل خلقت داشتم دارم این دعوت واین را ارسال واین ملامت خلق برمن زاید افتاد البتہ باین رنگ آمیزی میکند واگر من ہم باصل او بودمے کہ متحد بصفات او وبذات او بودم والبتہ مرجع من ہم بدان باشد این بلاے زیادتے برمن شود کہ مرا این بسر باید بودن ہر آینہ این آرزوے بودیا لیت رب محمد لم یخلق محمدًا اشنیدۂ این سخن را کہ عشق با بود ونابود خود در اصل خلقت وجود خود آمیدہ وآسودہ بود نغمہ آن در گوش اور سید رقص کنان بر میخانہ عشق دوید تو میدانی کہ این آمدن کدام بلاست۔ بیت

نمیرفتم بلا شدے بوئے زلفش ؎ خراب اندر پئے آن بوئے رفتم

Marfat.com

آنست کہ گفتند کاشکے ما را در عالم حقیقت نگذاشتندے و ہرگز بعالم حکم و تکلیف نفرستادندے
ایں نیز آدمی یک صفت ندارد بلکہ صفات بسیار دارد در ہر یکے از بنی آدم دو صفت[90]
باعث است یکے رحمانی و یکے شیطانی کہ یکے را روح[91] خوانند و آن دیگر را نفس امارہ
خوانند قالب و نفس شیطانی بود و جان و دل رحمانی بود و اول چیزے کہ در قالب
در آمد نفس بود اگر قلب سبق یافتے ہرگز نفس را در قالب[92] نگذاشتے قالب کثافتے
و آرہ باضافت با قلب و نفس صفت ظلمت و آرد و قالب نیز از خاک است ظلمت
دارد با کمینگرانس و رغبت گرفتہ اند و نفس را وطن پہلوے[93] چپ آمد و قلب را وطن صدر آمد

نظم

وقتے گفتہ بودم

ہشتم ولیک نیست نابود ؛ نابود و لیکن بود را بود

نابود چہ بود بود را بود ؛ نابود چہ بود عین مقصود

گفتار مسکین عامی است اما بسیار اسرار را جامع و محیط است و آنکہ میگوید ابوبکر گفت طیر اطیرا بالہوی باین
سخن نسبتے ندارد و ہمچنان سخن عمرؓ رسول اللہ علیہ السلام اصل بود را تمنا بردو نخواہد کہ درین جہان آید صدیق اکبر
چنان اشارت کند اگر در طیرے بودے در ہوائے دنیا مرور فضائے شہوت گرفتار نبودے و اگر این وجود
بشریت نبودے بہتر بودے ہمچناں عمر میگوید **قولہ**[90] **دو صفت باعث آمد** ہر چہ بنورد صفا نسبت دارد آنرا
رحمانی مینامند و ہر چہ بلاہت و بلادتے جمودت دارد او را شیطانی میگویند و اگر نہ سبعی ہم ہست و نفس موذیہ ہم ہست
علے ہذا بسیار صفات باشد و نفس الماچون ہمہ این اند کہ از خدا باز میدارند آنرا شیطانی نامیدہ است **قولہ قلب**[92]
خوانند اگر بمعنی نفس نباشد **قولہ اگر سبق قلب یافتے** قالب و نفس خود قرین اند خلاصۂ قالب نفس است
ہم از وست چنانکہ کنجد و عصارہ وروغن است کنجد را شیلیدہ اندروغن کشیدہ اند این تمثل نفس شد و عصارہ تمثل
قالب تا آنکہ جملہ ہوائے نفسانی با قالب نسبتے تمام دارد خوردن و آشامیدن و جماع کردن و آب سرد و گرم ہمہ لذتہا اما
در پردۂ قالب لذت میگردد **قولہ**[93] **پہلوے چپ آمد** یعنی ہر جا کہ شرے است نسبت بہ یار کند نہ ہمین

Marfat.com

نفس را ہر لحظہ تزین بہ ہوا و ضلالت دہند و دل را ہر لحظہ بنور معرفت مزین کنند اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ پس درین خلق سہ گروہ آمدہ اند گروہے را توفیق دادند تا روح ایشاں نفس را مقہور کرد تا سعادت یافتند وَاِنَّ جُنْدَنَا لَھُمُ الْغَالِبُوْنَ این معنی باشد و گروہے را شقاوت در راہ نہادند تا نفس ایشاں روح را غلبہ کرد تا شقاوت یافتند اُولٰئِکَ حِزْبُ الشَّیْطَانِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطَانِ ھُمُ الْخَاسِرُوْنَ این باشد سیوم گروہ قوف ماندند تا وقت مرگ جان او ہمگی رنگ نفس گیرد و شقاوت پدید آیدہ اگر جان رنگِ دل گیرد سعادت پیدا شود و اگر موقوف بماند از اہل اعراف باشد وَعَلَی الْاَعْرَافِ رِجَالٌ یَّعْرِفُوْنَ کُلًّا بِسِیْمٰھُمْ از مصطفٰے علیہ السلام بشنو کہ درین معنی چہ گفت اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِیْمِھَا درینجا ہر چند بیش می نویسم اشکال بیش می آید درینجا ہنوز در نفس امارہ مقیم ماندہ این اسرار جز بگوش قلب نتوانی شنیدن باش تا نفست مسلمان شود کہ اسلم شیطانی علی یدی و رنگ دل گیرد تا دل آنچہ بزبان قال

قولہ[94] اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ قلب صدر نامے است از نامہا یعنی قلب بیان آیت بالا گذشتہ است قولہ[95] اہل اعراف شود قاضی سہ گروہ کرد اما بحقیقت بدو باز گردد مجرمان و فائزان اہل اعراف اگر ہمارہ براعراف باشند محرومند و اگر با اہل جنت باز گردند سعودیو ندمرگ را اثرے اینجا دادن توجیہ نیست[96] قولہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ قاضی بسیارے از سخنان اہل تحقیق بدہ میرود آنرا کہ مختم بسعادت و یا شقاوت شود این سخن عوام خلق است آن قوم را سعادت و شقاوت قدم بیشتر نہادہ اند کار ایشاں بہ یکبارگی رسیدہ است شقاوت و سعادت در دریاے وحدت نیست و نابود اند معنے دیگر اعتبار نیست عمل را گر مختم معنی دیگر بہر چہ او ختم کردہ است عمل بحسب آن ختم کردہ است اگر او ختم بسعادت است ہم از ان او سعد و اگر او مختم بشقاوت است اعمال او اعمال اشقیا خواتیم جمع بحسب افراد باشد۔

Marfat.com

بزبان نتواند گفتن باتو بزبان حال گوید ازیں کلمہ آگاہ شوی لسان[۹۷] الحال انطق من لسان القال ہرچہ شنوی اگر ندانی عذر پیش آور آنرا وجہے بنہ واگر دانی مبارکت باد دانی کہ نعت مسلمان چہ چیز آمد برخوان اَلَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ ہرچہ داند لیسلم سازد و ہرچہ نداند عذر بنہد در نعا مصطفے از نیجا گفت المسلم من سلم المسلمون من یدہ[۹۸] ولسانہ وقرآن از منکران چنین شکایت کردم وَاِذَا لَمْ یَھْتَدُوْا بِہٖ فَسَیَقُوْلُوْنَ ھٰذَا اِفْکٌ قَدِیْمٌ یعنی چون بہ سخن راہ نبرند گفتند دروغ است ما ہرگز از مادران و پدران نشنیدہ ام مَا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِیْ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ جواب ایشان باز دادند کہ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ظاہر بینان گویند مانیز[۹۹] این کلمات از شافعی و ابوحنیفہ وغیرہما نشنیدہ ایم آن دیگر گوید علی چنین گفت و ابن عباس چنین گوید العز یزی این قدر نمی دانی کہ مصطفے علیہ السلام چرا با معاذ جبل گفت قس الامور برائک گفت ہرچہ بر تو مشکل گردد فتوی آن با دل خود رجوع کن نہ از نفس امارہ و یجوز و لا یجوز از مفتی دل خود طلب کن فتوی دل را گویم

گفت

قولہ[۹۷] لسان الحال این سخن بالا گذشتہ است ہمانجا ببین قولہ[۹۸] من یدہ ولسانہ از مسلمانے کہ مسلمانان از دست وزبان او سلامت اند قلبش بصفت جلا و صفات ونفسش بصفت ہدول وذہوت زین چنین مسلمانے افتکے افترائے نیاید و صادق را با افک نسبت نکنند قولہ[۹۹] ما از شافعی و ابوحنیفہ قاضی میگوید نمیداند از دہنش چہ بیرون می آید امیر المومنین علی را رضی اللہ عنہ با ابوحنیفہ و شافعی رضی اللہ عنہ برابر میکند علی ہرچہ گوید ہم از حق و حقیقت مشاہدہ بیان کند اما علما اند و متقیان مجتہدان اند ہر آئینہ معاملات بحسب ظاہر حکم کنند اے بے انصاف علی را با ایشان برابر منہ کہ او پیشوائے جملہ اہل دل است اگر بشرب علی درکام تو نچکیدہ است فانت علی ہذا نہر دلست انت علی شیئ۔

شرب

Marfat.com

نہ نفس امارہ راچون مفتی ما نفس امارہ بود و ماپے او گیریم لاجرم حال ما کہ ہست بدتر بود مارا مخالفت[100] نفس واجب و فریضہ است مگر این کلمہ نشنیدۂ کہ خدائے تعالیٰ باداؤد پیغمبر علیہ السلام گفت یا داؤد تقرب الیّ بعداوت نفسک گفت اے داؤد با من دوستی کن بدان کہ نفس را دشمن داری واز بہر من باو ے عداوت میکن اما چہ گویم درین معنی کہ علما جاہل ترا زجاہلان شدند کہ العلم علمان علم بالقلب وعلم باللسان بعلم زبان قناعت کردہ اند و علم قلب را فراموش کردہ ایعزیز از دست راہزنان طفلان نارسیدہ علماے روزگار در دین خلل افتاد و ایشاں قومے باشند کہ راہ شیاطین دارند و راہ خدائے تعالیٰ زنند وقتے داود گفت الٰہی کیف حال عالم الدین حق تعالیٰ داود را گفت کہ یا داود دلا تسال عنی عالما اسکرہ حب الدنیا فقطعک عن محبتی اولئک قطاع الطریق علی عبادی گفت یا داود بپرس تو از من عالمے را کہ مست گردانیدہ است او را دوستی دنیا پس قطع کند ترا از دوستی من ایشان راہ زنان اند بر بندگان من در نطق نزدیک بایشاں و در معاملہ دور ایشان بود ایعزیز اگر شافعی و ابوحنیفہ کہ مقتدائے امت بودند اگر درین روزگار بودندے بحمد اللہ بسیار[102] رفوائے خلل ہا بآثار این کلمات روحانی یافتندے و ہمگی روے بدین کلمات آوردندے و

قولہ[100] و مخالفت نفس واجب باشد اگرچہ او بہ ہوا و لذت بخلاف دل باشد و اگر از نفس آن زاید کہ او دل میزاید آنجا مخالفت نیست موافقت ہست قولہ[101] یا داود تقرب الی بعد اوت نفسک ہمان معنی است کہ من گفتہ ام نفس را خدا آفریدہ داور انسبت بعداوت داد کہ او را حجاب خود کرد ہر کہ بدو ماند از خدا باز ماند۔

قولہ[102] بسیار رفوائید علوم قاضی بچہ را ہست و خام کار است مر پختہ نیست نمیداند کہ شافعی در وقت خویش او تاد بودہ است بوحنیفہ از و قدم پیشتر دارد و شیخ فرید الدین قدس اللہ سرہ در وقت چنین نبودہ است

Marfat.com

جز بدین علوم الٰہی مشغول نشدند و جز این نہ گفتند و ریغا[۱۰۳] اگر بینائی باطن ندارند نہ از آن باشد تو پنداری کہ یا لیت رب محمد لم یخلق محمدا از برائے این ہمہ بود کہ گفتیم اگر گفت از بہر ظاہر بینان گفت العزیز درین مسئلہ چہ گوئی بلبل[۱۰۴] را آن بہتر باشد کہ سرائیدن او بر گل باشد و راز او با گل باشد کہ مقصود او گل است یا او را در قفس کنی تا دیگرے بیاہنگ و نغمات او خوش شود و مقصود بر گیرد و حقیقت این گفتار از مصطفےٰ ﷺ کہ یا لیت رب محمد لم یخلق محمدا انیست کہ میگوید کاشکے این قالب نبودے تا در بستان الٰہی بر گل کبریا سرائیدن ثنائے لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسک

کہ ابو حنیفہ حقیقت را در پردۂ شریعت پوشیدہ و شافعی و احمد بن حنبل بر معروف فیروز کرخی بسیار تردد و اختلاف میکردند و از کلمات توحید میپرسیدند آنکہ اگر فائز نبودہ اند ہم چون نادانے میبودند آنچہ ترا فہم می شود دانستی کہ ورائے آن چیزے دیگر نیست مرد بیرون افتادہ و جلباب حیا از دوش انداختہ ہر چہ خوش آید گوید و کبار و اخیار رو در آن معرفت را نوش کردند و آروغے از ایشان بر نیاید تا انکہ مردمان گمان بردند چنانکہ ہمیں مرد گمان برد کہ ایشان از ان عاری بودہ اند و العیاذ باللہ روزے خواجہ منصر الدین اودہی قدس اللہ سرہ العزیز مرا دید و مرا عجب تا صفے آید ازین قاضی عین القضات و چہ دریغ می آید از حسین منصور این چہ گفتار کہ ایشان گفتند نہ آنکہ سبکسار بودند **قولہ** دریغا بینائی باطن ندارند قاضی اگر بینائی ایشان بودے از باطن ایشان کور نماندے **قولہ** بلبل[۱۰۴] را بہتر باشد سرائی کہ او بر گلے باشد ہر جا کہ بلبل سراید بر گل دارد آن سرا یا با گل ہست و آن را نزدیک او ست این بلبل جز در گل نباشد نالہ انس جز با گل نبود او جز از فیض گل نرستہ اکنون نباید کہ ازین حکایت قاضی دور تر افتد **قولہ** بر گل کبریا لا احصی ثناء اگر این قالب نبودے بر گل کبریائی کہ نالیدے دانکہ او با او یکے بودہ است نالہ کجا بودے وجہ معنی بالا گفتہ ام کہ با انکہ او اتحاد راستی با او داشتہ اما صورت ظاہر او دوری نبود و ہم ازین نالید کہ لیت رب محمد لم یخلق محمدا لا احصی ثناء علیک دو معنی دارد یکے آنکہ بدان فہم کہ قاضی گفت

Marfat.com

میکردے ایعزیز این حدیث نشنیدہ از مصطفٰے علیہ السلام کہ مرا در زمین محمد خوانند
و در آسمان فرشتگان احمد خوانند ایعزیز دانی کہ در عالم الوہیت او را بچہ نام خوانند
گفت کاشکے محمد نبودے کہ محمد با دنیا و خلق تعلق دارد و آن عالم قالب است
مگر این آیت نخواندہ کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ
اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ چہ گوئی موت و قتل بر جائے آید کہ تن او بود نہ بر حقیقت
اگر محمد نام قالب نبودے موت را بدو نسبت نکردندے زیرا کہ موت بر
حقیقت او روا نباشد ایعزیز چنانکہ قالب مصطفٰے علیہ السلام مرتبت داشت
جان عزیز او بہمیں نسبت مرتبت دادہ اند بجمال قالب از تو الب انسانی در حسن
و خوبی بر سر آمد پس جان نیز پیش از جملہ ارواح ملکی و بشری بسر آمد و آنچہ قالب
او را دادہ اند آن کرامت و عزت امتان او را ہم دادہ اند۔

دوم کہ محمد میگوید او را ثنائیست تا من احصائے ثنا کنم او بصفت ثنائے خویش چنانکہ ہست ہست فہم
کن قولہ و در آسمان فرشتگان احمد خوانند اگر قاضی اینجا نبشتے کہ در زمین احمد در نوشتن محمد
خوانند و در آسمان بنام احمد خوانند این نیک مناسب آمدے بیان تحقیق در کتاب اللہ نیست کہ
مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ قصہ در زمین نداشتہ اند کہ او احمد و محمد ما را دیدہ
پرسیدند گفت از غیب دو نفر گفتہ رفتہ اند کہ در شکم تو پیغمبر آخر الزمان است چون برائی دو نام نہی
او را بر اہل کتاب یک الزام ایشان ہم بدین بود کہ احمد محمد نام داشت کہ توریت ہم بدین ناطق است۔
قولہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ جز سر رسالت از احد نیست و محمد صفتے ندارد کہ آن صفت را اعتبارے
کند مگر رسالت آمدن و رفتن او نسبت بآمدن و رفتن ہمہ رسل است و تو ندانی کہ رسل بصورت بشری ظاہر گشتند و
موت صوری پیدا نمودند تا آنکہ ہیچ نبی در گور نماند حیات و نماز او در گذارد و فرشتہ او را نخورد
اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ را چگونہ دلیری کہ امیر دیا کشتہ شدا چنین نماید آنکہ گفتم حیات محمد

Marfat.com

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ہمین معنی دارد
در بعضا وقتے دیگر گفت لی خمسة اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی و
انا العاقب وانا الحاشر خود بیان این نامہا نخواندہ در لوح دل نام دیگرش
چہ دانی در شب معراج او را نبی خواندند کہ السلام علیک ورحمة اللہ برکاتہ و
جائے دیگر گفت یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ واو خود را سید میخواند کہ انا سید ولد ادم ولیس
والقرآن الحکیم ہمین معنی دارد یعنی یا سید المرسلین اگر خواہی کہ نام روح مصطفےٰ بدانی
از اصحاب او شنو اصحابی کالنجوم و طریق از اصحاب او شنیدن آنست کہ اصحاب

یعلم اللہ ہر بار کہ این اضافت شنیدم موی اندام من خواستہ است **قولہ** مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ یعنی نسبتے کہ میان بنوت وابوت باشد محمد ازان بری است ہر چہ افعال واقوال بشری بدو نسبتے کردند موے اندام خواستہ ہمہ نمود است واو از جملہ آن بیزار است ودر آن مقصود اقتدائے ماست
نمودار
قولہ لی خمسة اسماء انا محمد وانا احمد یعنی حقیقت ہر دو با صد باز گردد و گفتم میان احد و احمد تفاوتے نیست مگر بمیے صوری کہ درمیان افتادہ است وچون او را خواستہ اند محمد را با دنیا تعلقے دہند قصد راز شد محمد نامیدند ماحی محو کنندہ صورت ومعنی است سخن بسیار است اما کوتاہ کنیم انا العاقب او پس آیندہ است کار ہمہ عاقبت بدو باز گردد اول ہمو بود آخر ہمو است **شعر**

انی وان کنت ابن ادم صورة ؛ فلی فیه معنی شاهد بابوتی

فارسی بیت

گفتا بصورت ارچہ ز اولاد آدمم ؛ از روے مرتبہ ہمہ عالی برترم

منیش اسم اعظم است این سر ہم در عالم است آشکار و ہم نہان است وانا شر ہر کجا کہ وے از خدا باز ماندہ است نشر او محمد کردہ است وین بیان بسیار سخنان است اما گفتیم مقصود اقتصار دارم پس سین از سید ویا از یاگرفتہ این معنی عربیہ آمدہ است **قولہ** اصحابی کالنجوم یا شند شمس وقمر را ایشان شناسند کہ نسبتے با قمر و شمس دارند نجوم در شمس

Marfat.com

اورا محب شوی و بدیشان تشبہ کنی در اخلاق و صفات او کہ من تشبہ بقوم فھو منھم [۱۱۱] بمرتبہ متابعت و محبت اولیا و اصحاب پیغامبر از اصحاب پیغمبر شود و المرء مع من احب چون محبت ایشان درست گشت درین مقام اخوانیت با ابوبکرؓ و عمرؓ درست گشت پس درین مقام اورا [۱۱۲] رابطہ راہ دہند از خدا بشنو نام محمدؐ چیست کہ [۱۱۳] رای قلبی ربی

پیغمبران معتبر شود

و قمر دیدند یکے آنکہ قمر بہ تلالو، خورشید برآید نجوم را اینقدر نمود نماند آفتاب برآید ہمہ نیست و نابود نماید محمدؐ را بدین باید شناختن نیستی و نابودی در تو پیدا آید کہ محمدؐ چیست و کیست **قولہ** [۱۱۱] من تشبہ بقوم فھو منھم ہر کہ از امتان نسبت با صحاب او بر دچنانکہ ایشان شناختہ اند او ہم بشناسد **قولہ** [۱۱۲] اورا رابطہ راہ دہند سبب اسلام عمر رضی اللہ عنہ یک روایت چنین نویسند ابوجہل با عمرؓ گفت کہ عروس حمیت عرب گم کردی چہ باشد یکے از میان ما برآید بت اسلاف ما کند و ما ہیچ انتقام آن بخشیم عمرؓ گفت امروز آن روز است کہ این تیغ گردن دشمن ما محمدؐ در خانہ آمد بر پدر خود خطاب ہمین سخن گفت پدرش ہم بدان اشارت زمود ساختہ شد و بعداوت برون آمد خانہ دخترؓ ہم پیش در عمرؓ بود درون شد تا دامادرا نیز برین یار کند دخترؓ عمرؓ دامادو ہر دو ایمان آورہ بودند اما از عمرؓ پنہان میدارند چون درون در شد زید حارثہ دامادو دخترؓ عمرؓ چند آیتے از طہ نازل است تکرار میکند و یاد می گیرند ہر یک با ہمہ جدا شدند و کاغذ را پنہان کردند پرسید چہ میکردید ہیچ کار بود دیدا دامادگفت بر محمدؐ سخن خدائے می آید ما شستہ یاد می کردیم گفت ایمان آوردید گفت آرے دست باید داد دامادنہاد خیلے کند مالی باو سے کرد تا آنکہ سرش را شکستہ خون تا پائے رسید دامادرا مضطر دانست گفت ہان اکنون ازان باز آمدی یا نہ گفت اے عمر این دین آن دین نیست کہ بدین شدت و بدین تالم باز گردیم تو مرا میزنی ما آرزوئے میبریم کہ ہم درین حال و ہمبدین شدت بمیریم عمر این فضیلت و تحقیق او دید متامل شد گفت این استحکام و استقامت از بہر زہ نباشد دامادرا گذاشتہ دخترؓ را گفت کاغذ بمن دہ گفت پدر دین ما انیست کہ تا باطہارت وضو نباشیم ما این را دست نگیریم گفت وضو چہ باشد گفت انکہ تو با نجاست کفر ما کاغذ بدست تو چہ گونہ بدیم عمر گفت بلہ شما بخوانید من بشنوم و این چند آیت

Marfat.com

چہ باشد این آیت برخوانی یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا
وَّنَذِیْرًا این ہر پنج نام جان محمدؐ آمد و طراز علم او و فرد این نامہا است کہ سراجًا منیرًا
مرید[۱۱۵] است کہ از خواندہ یا شنیدہ میگوید گر از دیدہ گوید ولیکن از دیدن خدائے تعالیٰ
اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ شنیدہ ولیکن از ینجا بر شنو کہ لی[۱۱۶] مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ
ملک مقرب ولا نبی مرسل مرا این معنی حاصل آوردہ است کہ گوید وَاللّٰهُ یَدْعُوْا
اِلٰی دَارِ السَّلَامِ خدائے جل جلالہ این ہمہ کہ میگوید و صد ہزار چندان مراد دادہ است
در کتب کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ بزبان معلم وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا در مدرسہ
عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ مفہوم و معلوم من کردہ است در ینجا عاشق را

از سورۂ طٰہٰ بودہ است مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی اِلَّا تَذْکِرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ
خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی الرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی عمر لختے در خود یافت و فتح و نصرت
او خداوند تعالیٰ کرد و گفت وَاللّٰهِ مَا هٰذَا کَلَامُ الْبَشَرِ محمدؐ کجا است گفتند در خانہ زید ارقم احادیث میفرماید
آن سو توجہ شد خبر بر رسول علیہ السلام والصلوٰۃ رسانیدند صحابہ تردد گشتند تا برائے چہ می آید عداوت مستقیم
بود اگر ہمران است حمزہ تیغ از نیام کشید پیشش داشت گفت اگر بصلح می آید بسم اللّٰہ و اگر نہ این و گردن عمر
رسول اللّٰہ فرمود اے حمزہ ترا با عمر کارے نیست من دانم و عمر حمزہ گفت سَمْعًا وَّطَاعَةً تیغ در نیام کرد
عمر در سینہ رسول اللّٰہ علیہ السلام استقبال کرد و روے رسول اللّٰہ علیہ السلام دید گفت وَاللّٰهِ مَا هٰذَا وَجْهُ الْکَذَّابِ
رسول اللّٰہ دست بر سینہ زد فعل شرک را بیکبارگی بشکست عمر بنور ایمان منور گشت القصہ بطولہا الا ما بضرورت قصہ خوانی
کردیم قولہ[۱۱۳] از خدا بشنو کہ نام محمدؐ یعنی طٰہٰ نام محمد است و آن بحساب ابجد چنین باشد کہ این شب
ماہ چہاردہ قولہ[۱۱۴] رای قلبی ربی چون دل محمدؐ ممتلی برین است و ہمہ او ہم بدین کشف و تجلی است او جز
را نمی بیند و جز با سب نیست رای قلبی ربی دو معنی میشود رویت قلب رب است و دیدار قلب او عین
رب است پس نام دے بر اقتضاء این حدیث حبیب و محب و عارف و رائی و ما اشبہ ذلک باشد قولہ[۱۱۵]
مرید است قاضی مرید اگر بے دیدار بے گفتار از خدائے شنیدہ گوید قولہ[۱۱۶] مے مع اللّٰہ وقت بہ سخنے

Marfat.com

ہیچ بلائے سخت تر و عظیم تر نباشد از انکہ از روے معشوق دور باشد
و بہ ہجران مبتلا شود و آن گاہ با نا اہلان گرفتار گردد او را و بلا
باشد یکے فراق معشوق و یکے وصال نا اہلان مگر مصطفٰے
علیہ السلام ازین جا گفت ما اوذی نبی مثل ما اُوذِیت
گفت بلا و رنج ہیچ کس چون بلا و رنج من نہ بود لاجرم آن ولایت
کہ او را بود ہیچ کس را نہ بود و غیرتِ الوہیت متولی شدہ ایست نمی گذارد کہ بیش
ازین گفتہ شود ما نیز نوعے دیگر آغاز کنیم وَبِاللّٰہِ التوفیق

تمہید اصل التاسع در بیان کفر

العزیز این آیت گوشدار کہ وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ گفت

گفتی کہ قاضی مرید است اگر از کتابے خواندہ و یا از کسے شنیدہ گو یدگر از دیدہ شنیدہ میگوئی با خدا دشمنے است
کہ فرشتہ مقرب و نبی مرسل نگنجد درین مضیق این گفت و شنیدہ از کجا آمد و این عبارت از ذہول است
این عبارت از تو ئی کہ شعور از چیزے ندارد و ما گفت و شنیدی گنجد خود بینی ہم گنجد۔

تمہید اصل تاسع

قولہ وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ درین اشارت میکند بر دو شرک
شرک جلی و شرک خفی شرک جلی جز خدائے پرستی و یا با خدائے دیگر یرا پرستی شرک خفی [illegible]
نہایت نیست تا آنجا رسد کہ ہو ہو باشد و مع ہذا مرد مطلع و عارف خالی از شرک نہ وَمَا یُؤْمِنُ
اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ اکثرے، میگوید شاید دیگری عنایت از و
کل کند

Marfat.com

نیابی ہیچ مومنے را الا کہ مشرک باشد مگر کہ مصطفےٰ ازین جا گفت کاد الفقر ان یکون کفرا یعزیز گوشدار اے دوست ہرگز دیدہ کہ دیوانگان را بند برنہند گروہے از سالکان دیوانۂ حقیقت آمدہ اند صاحب شریعت نور نبوت داشت کہ دیوانگانرا بند پر پانہاد شریعت را بندایشان کردند مگر ازان بزرگ نشنیدہ کہ مرید خود را گفت با خدا دیوانہ باش و با مصطفےٰ ہوشیار یعزیز سوختگان عشق سودائی باشند و سودا بستے دارد با جنون و جنون راہ با کفر دارد باش تا شاہد ما را بینی آنگاہ بدانی کہ چرا دیوانہ باید شدن

دوستی ہرگز دیدہ کہ کسے از دست بت دیوانہ شود این بیتہا نشنیدہ

قولہ کاد الفقر فقر از امور اضافی است و سالک بفقر ایستد فقرش بکفر کشد و آنکہ گفت زیرا چہ شرک خفی باوے است یکے بیکے گیری فقر را چہ معنی بری عیاں را چہ نسبت دہی قاضی آن مقدار کہ بیان میکند و ہر چند کہ میگوید بیشتر در شرک و کفری افتد **قولہ** شریعت را بندایشان کردند قومے را حقیقت دیوانہ کرد پس آنکہ دیوانہ شد بند بر پایش چہ سود مند آید اما این بدین معنی سخن باشد شخصے ہمارہ در بند شریعت است لحظۂ از طریقت برو تا بداو از غلبہ آن شورش آنچہ خواہد

از دوستی جلباب حیا از روی برافگند پاے خود را در بند شریعت گرفتار یابد نبی رب العزت تعالیٰ معجزۂ علم قدیم دانستہ قومے چنیں ہم باشند از حقیقت ما اطلاعے یابند نخست بند بر پاے ایشان کردند تا آن دم کہ آنرا از خود بگسلند خود را گرفتار در بند یابند اگر خواہند برو شکنند آن بند شکستہ نشود اما ایشان برون افتد **قولہ** با خدا دیوانہ باش یعنی در اسرار او غرق باش با رسول علیہ السلام ہوشیار ہر چیزے را بر محل او نہادن شرط باشد سر را نہان باید کرد و بندگی خدا آشکارا باید کردن **قولہ** سودائی باشند آرے از خلل دماغ خالی نیست **قولہ** جنون راہ بکفر دارد یعنی از مرد رفتہ او للجنون فنون پیش آمدہ کسے باشد کافر ہم شود **قولہ** از دوستی بت دیوانہ شود ہر کہ این شاہد را بیند از دست رود تحمل دیوانہ وار شود لیکن چو باوے است قرار گیرد او ہمارہ در بر او باشد

Marfat.com

رباعی

ہر کس کہ بکفر عشق بینا آمد — از دست بت شاہد یکتا آمد
در مذہب شرع کفر رسوا آمد — ویراکہ جنون و عشق سودا آمد زیراکہ

سالکان حضرت الوہیت بر فنون و تفاوت آمدہ اند بعضے ایشان بنائے دین شدند و آگاہ خود حقیقت کار آمدند خود را دیدند کہ زنار داشتند پس خواستند کہ ظاہر ایشان موافق باطن باشد زنار نیز بر ظاہر بستند و گفتند اگر باطن کہ مسکن ربوبیت است آگندہ بکفر و ضلالت بود و از زنار خالی نباشد اگر ظاہر کہ محل نظر خلق است زنار دارد باکے نیست العزیز فہم خواہی کردن یا نہ چہ دانی کہ چہ گفت پیشوا کہ گروہے دیگر ہست آمدند زنار نیز بر بستند و سخنہاے مستانہ آغاز کردند بعضے را بکشتند و بعضے را بر دار کردند و بعضے مبتلاے غیرت او کردند چنانکہ این بیچارہ را خواہد بودن ندانم

از جملۂ عاقلان عاقل تر و از ہمہ ہوشیاران ہوشیار تر باشد **قولہ** بنا و دین شد زنار باخود دید یعنی بحقیقت کما ہو متصف نیافتند گوئی زنار در بر ایشان است و بر سینۂ ایشاں است و انکہ گوید بستند تا ظاہر با باطن یکسان شود آن زنارے در زنار بازنار را مادر دمند آشفتہ بودند ضروری باشد **قولہ** باکے نیست چرا باکے نیست و صورت را با معنے نسبتے ہست یا نہ شخصے متمثل بصورت محمدؐ شد دیگرے متمثل بصورت ابوجہل باکے نیست قاضی فہم کن کہ ما چہ میگویم مار و کژدم را باید کشت سر تفنگ را و مصطفےٰ را احتشام می باید داشت **قولہ** گروہے دیگر مست آمدند اگر مست میبودند کشتن ایشان روا نبودے اما با ہمہ ہوشیاری در صورت اثبات و تحقق پیش آمدند بلکہ بدان دعوت و ارشاد نہادند ہر آئینہ کشتن ایشان ضروری افتاد **قولہ** مقصود این بیچارہ تماشاے شئے است مرد عارف و محقق را از جناب حضرت حقیقت دور تر می نماید **قولہ** مبتلاے غیرت کردند یعنی گرفتار بغیرت گشتند ہیچ سرے از اسرار معشوق خویش آشکارا نکردند با خود فضیحت و رسوا شدند۔

Marfat.com

کہ کے خواہد بود ہنوز دوراست و بعضے را بر دیوانگی حمل کردند و مقصود ایشان بود کہ رستہ شوند از آفت و زحمت خلق کہ بارگران است از عقل دیوانگی اختیار کردند و از زحمت خلق و دنیا نجات یافتند چنانکہ روندۂ گفتہ است

نظم

ہر زمانم جان و دل نزدیک دلبر میشود — واز جمال حسن رویش ہر دو کار میشود
بس بیان جان و دل بر قالبم زحمت شدہ است — بے تن و قالب مرادم خود میسر میشود

البعض من الخلق ندانند کہ از زنار و کفر مقصود ایشاں چیست ان[13] فی الخمر معنی لیس فی العنب کفر و زنار ایشان از راہ خدائے تعالیٰ باشد و معین بر کار طریقت ایشان باشد گفتہ اند ہلاک بہ باشد کہ زندگانی باغیر او کردن مصلح

در روے تو کشتہ بہ کہ از روے تو دور

تا از خلق نگذری بحق نرسی وَمَنْ[14] یَخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ این معنی باشد

---

[13] قولہ وان فی الخمر الخ ہر چند کہ مربع خمر عنب است اما بخاصیت اماک و امتزاج مزہ و اثرے دیگر پذیرفتہ ہمچنین شد کہ انچہ در خمر است در عنب نیست بہمہ وجوہ او شیرین این تلخ او مفرح این مسکر او حلال این حرام برین نمط قاضی میگوید زنار و کفر کہ من گفتم یا ہمچو خمر ماند کہ در وے چیزے خاصیتے ہست کہ من قبل آن نبود حقیقت ہم شریعت است متنزع و ملتقط از وست اما مخ او ست بلکہ مخ مخ او بر مثال عنب و این بر مثال خمر است زنار ے و کفرے کہ آن سالک را پیش آمدہ است آنکہ نہ از شریعت تبری کردہ است لیکن حالے و استحلالے او را پیش آمدہ است از آنچہ او بود او را برد

[14] قولہ وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ قاضی ازین میگوید ہر کہ از معتاد شریعت برون آمد آن ہجرت مقید بریں حالت بود کہ جزا ہی اللہ و الی الرسول نیست ہمان معنی باو ے است و ہمو است کہ او را بریں آوردہ و اگر او را

Marfat.com

کجائی[۱۵] تو این دیوانہ عاشق را ندیدہ کہ ہمچون بلبل در ہجران گل سرائی کند و بانگ و فریادی آرد چون گل را بیند از شوق ہزار چندان نالہ کند روزگارے بدین شیفتہ میرود کہ از وجود خود نیز تنگ می آید و جز نالہ و سوختگی سودے نہ چوں با او باشم چندانے نور شوق و بیم آنکہ مبادا کہ فراق دگرباره درمیان آید یا نالہ و دردی باشم و تو نیز از بہر من موافقت کن و این بیتہا از سر درد میگوے رباعی

معشوق منی بے تو نمی آرم زیست　　درمان وصال تو نمی دانم چیست
تا عشق فراق کرد دیوانہ دلم　　در عالم کس نیست کہ بر من نگریست

ایضاً[۱۶] شمہ از کفر گفتن ضرور است بدانکہ کفرہا بر سہ اقسام اند و خلق ہمہ کفرہا یکے دانستہ اند ایضاً گروہے دیگر از سالکان حضرت ربوبیت و رونگان عالم قرب الوہیت ایشان را مدتے با خود واگذاشتند و ہشیاری اختیار کردند گفتند عصمت شریعت برائے عصمت قالب شرط است روزے چند صبر کردند تا بمقصود رسیدند ایضاً باش تا بدین مقام برسی انگہ دانی کہ زنار داری و بت پرستی و آتش پرستی چہ باشد ہشیار را از عقل و علم نگذارد کہ نظر بیگانگان

درین حالت قتلے و قطعے و ضربے بکند زیانکار او نباشد زیرا چہ واجب در ذمہ کرم خداست کہ برون آمدن بخود نبود و ہم بدو بوده است **قولہ کجائی تو** قاضی علیہ الرحمہ از سوز و فراق و احتراق نالہ و شور میکند۔ آرے مرد عاشق است و دردمند قرارے نیافتہ است روے نیکی ندیدہ است کالمحب علی القتل یباشد موجب گفتار ہمین است **قولہ[۱۷] اے عزیز** شمہ از کفر کلی است یباید دانست ہر چہ از خدائے باز دارد آنرا صوفیان محقق کفر نامند کار بجائے است ہر حالے، ہر مقامے و ہر دیدارے و شہودے و عیانے کہ از وے واز یگانگی واز یکے بیکئی او باز دارد آنرا کفر گویند **قولہ[۱۸] بت پرستی چہ باشد** ہمین باشد از خدا دوری باشد۔

Marfat.com

بر جنون و سوداے ایشان آید مصرع

سگ واند[18] و کفشگر کہ در انبان چیست

گفتم کہ کفرہا بر اقسام است[19] گوشدار کہ کفر نفس کفر ظاہر است و کفر قلب[20] است و کفر حقیقت است کفر نفس نسبت دارد با ابلیس و کفر قلب نسبت بمحمد[21] و کفر حقیقت[22] نسبت دارد بخداے تعالی بعد این خود جملہ ایمان باشد در[23] ینا کہ از دست خود گستاخی میکنم بگفتن این سخن ہا نہ درین جہان نہ در آن جہان گنجد اما بگویم ہر چہ باداباد اکنون گوشدار کفر اول کہ ظاہر است کہ خود ہمہ[24] عموم خلق را معلوم باشد کہ دشنامے و علامتے از علامات شرع رد کند یا تکذیب کند

قولہ[18] سگ واند کہ بوے شناسد و کفشگر کہ چیزہاے بوناے کہ خود نہادہ است و دیگر کس نداند کہ در انبان چیست قولہ[19] و کفر نفس نسبت دارد با ابلیس نفس نیا سایدگر بدوئی لذت نگیرد مگر بدوئی و این نفس نسبت با ابلیس دارد و از انجہ یک چشمش کور است او وحدت بشرکت آمدہ است پس کوری در وے است مر و ما ترا باز میدارد و نمیداند ہر چند ایشان را از و باز میدارد ایشان با و نزدیک تر اند قولہ[20] و کفر قلب نسبت دارد بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم قلب جاے است میان نفس و روح و شرع بندے میان روندہ و میان خداچناں بمحمد ماندہ است بحقیقت لحظہ نمیکند قولہ[21] و کفر حقیقت نسبت بخدا دارد او را شناختہ و در شناختن او سہ چیز واند عارف و معروف و معرفت بصورت این عرفان حجاب خدا شدہ است قولہ[22] بعد ازین خود جملہ ایمان باشد نے چنین باید گفت نہ کفر باشد نہ ایمان قولہ[23] در ینا از دست خود کہ گستاخی میکنم ہیچ گستاخی نیست اما سخن گستاخانہ است قولہ[24] عموم خلق را معلوم باشد یعنی لات و عزی پرستند و باز گشت آن بمعنی حرمان باشد۔

Marfat.com

کافر شود این کفر ظاہر است اما کفر دوم بہ نفس تعلق دارد و نفس بت باشد کہ النفس[۲۵] ھی الصنم الاکبر و بت را خدا کند أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ و گر ابراہیم ازین جا گفت وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ[۲۶] أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ مراد این کہ بہ نفس تعلق دارد کہ خدائے ہوا پرستان باشد بعبدہ ماخوذ فتار این کفر شدیم[ن] این ہنوز در کون و مکان باشد آنکس[ش] کہ رخت از کون و مکان بر گرفت شدہ ایم اول مقام کہ بروے عرض کنند مقامے باشد کہ چون آن مقام بیند پندارد کہ او صانع است اگر درین مقام باز ماند و توقف کند ازین قوم باشد إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ہر روز صد ہزار سالک بدین مقام رسند و اندرینجا بمانند وَكَأَيِّنْ مِنَ الْكَافِرِينَ خود گواہی میدہد این مقام را العزیز ہر کہ در کفر منع[ث] شدہ تا درین مقام کفر بکمال یافتہ باشی ہمگی

این بیت ہا گوئی رباعی

قولہ[۲۵] النفس ھی الصنم الاکبر زیرا چہ ملازم شخصی شخص بدست او بہ صورت اسیرے دور ماندہ می نماید و این بیت چنان مشغول میدارد کہ از خدا بازی دارد گوئی ہمین بس آدالہ اوست قولہ[۲۶] وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ قاضی عنایتہ کرد ازین اصنام نفوس مراد است علما این را کفر ظاہر دانند قاضی کفر دوم عنایتہ می کند قولہ آن کس[ش] کہ رخت از کون و مکان بر گرفت چون شخص از کون و مکان در گذشت قدسی بر و تجلی کند و بکلی قدسی بدان ہیئت باشد سالک گمان برد کہ این عین مقصود ہست شنیدہ باشی آن متاع البیت لیشبہ رب البیت کالائے خانہ بہ کہ خدائے خانہ ماند راست چرا و برین صفت تجلی کند ہر آئینہ گمان برد کہ او صانع است و او نہ باشد قولہ[۲۸] ہر کہ در کفر منع شدہ منع اما با التحقیق او بالانصاف منع او را با ہمہ دید نقص او با ہم یافت ورت دین منع او را پیش افتاد بندہ خدا قاضی بدان دہم می گوید مگر منع ہم کارے دارد و بدین صفت ہر دو دیوارے ہم تا این برابر باشد منع می گوید دین منع از و آمدہ است و انچہ از و آمدہ است او را با ہمہ می یابم ہر آئینہ او یکے بیکے رو آوردن چہ معنی باشد آن کفر منعان از تو ۱۲

Marfat.com

جہانے بے نشان [29] اے کفر مغان از تو جہانے دارند [30] وز حسن تو کسان کمالے دارند
کافر نشوند کہ کفر راہے دور است از کفر دریغا کہ خیالے دارند

در بیان ماجرا ابلیس را بدانی و بہ بینی کہ ابلیس کیست اے دوست فریاد از دست حسن بصری رح [31]
کہ این مقام را شرح چگونہ مید ہد کہ ان نورا بلیس من نار العزۃ [32] کقولہ تعالے خلقتنی
من نار و خلقتہ من طین پس ازین گفت و لو الھم نورہ لخلق لیعبدون
بالالھیۃ گفت اگر ابلیس نور خود بخلق نماید [33] ہمہ او را بہ معبودی و خدائی پرستند چہ گوی یعنی
او را بہ خدائی نمی پرستند و غلطی ازین آیت نشوند [34] فرأیت من اتخذ الھہ ھواہ الیعزیز

---

[29] قولہ این کفر مغان از تو ہمیدان آن معنی کہ گفتم [30] قولہ جہانے دارند کفر بہ حقیقہ برایشان کجا
مجلی است و آن حقیقے با ایشان بدان متجلی کجا شدہ است چیزے ہم بہ خیال گرفتند [31] قولہ کہ ابلیس کیست
کوری محجوبی لعینی سری افتادہ از حقیقۃ و عین الحقیقۃ و حق الحقیقۃ محروم ماندہ است [32] قولہ ان نور
ابلیس من نار العزت البتہ عزت ابلیس را از قربت و رحمت بدور دارد و عزت او ہم ازان
او ست رحمت او ہم آن او و ہر دو حجاب اند باز آمدن بنار ابلیس قہر است و بدین معنی
گفتہ است فبعزتک لاغوینہم اجمعین و گر من نار العزت یعنی عزت
او قلت معرفت او ابلیس را از حقیقۃ او باز داشت و عزت او کہ ہیچ یکے بہ حقیقہ
جمال او استغراق و قرار نتوان گرفت ابلیس را بدور انداخت ابلیس محروم و محجوب ماند
ہر دو سہ معنی کہ گفتم از روے لغت معنی درستے است و اما اگر بیان ہر یکے کنم کتاب دراز گردد
[33] قولہ ہم او را بخدائی پرستند ہر آئینہ فیض کہ با ولیست چون او را پیدا نماید و قدرت آن باشد
ہمان آید کہ آدمی گوید و آن قوے کہ پس روان دین شیاطین و جن و ابلیس را معبود خوانند [34] قولہ افرأیت
من اتخذ الھہ ھواہ یعنے ابلیس ہمہ ہواے ایشان ترویج میکند تا آنکہ متوجہ ہواے
خود شوند و ازو بازمانند ہر آئینہ بجاے آلہ ہواہ باشد۔

باز آمدن ابلیس بنار قہر است

Marfat.com

چون ابلیس از نار عزت باشد چنین تواند بود ون مقام دیگر که با کفر حقیقت نسبت کردیم بروے
عرضہ کنند العزیز بت پرستی و آتش پرستی و کفر و نار ہمہ درین مقام باشد بو سعید ابو الخیر رح
نگر ازین جا گفت مصراع ہر کہ بیند حسن و اندر زمان کافر شود زیرا کہ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ہمگی او چنان بخود کشد کہ در ساعت بے خود شود چہ گوئی در سجود کردن

قولہ ہم درین مقام باشد فیض او تعالیٰ بہمہ اشیا ست بدین صفت نہ داخل نہ خارج نہ متصل نہ منفصل
اگر قایلے داخل گوید بغلط گفتہ باشد زیرا چہ چنان نماید و آن کہ منفصل گویند نہ آنکہ از وجدا ست
اما چنان دانند و اگر قرب گویند بالحق و الحقیقۃ قرب باشد و اگر بعید گویند ہم نسبتے بہ قربت
بعید تو ان کردن المقصود چو او با ہمہ باشد حقیقۃ کار ہمین است بر سالک تجلے شود
ہمہ را بدان قربت یک نسبتہ و یک قسمتہ بیند بدین یقین و بدین گمان بت پرستی و آتش پرستی ہم کند و کفر
و زنار ہم بر بندد و لیکن اینکہ حکایتِ تو فرد باشد و از ملامت سخن باشد حکایت دیگر است
سخنے با تو گویم چنانکہ یا بہشت یا دوزخ ہم ہست دوزخیان در دوزخ باشند و وجع و الم آن
احساس کنند و فیض خداوند سبحانہ و تعالیٰ با ایشان باشد و مشاہدہ ایشان بود یا اینہمہ
رنجہ و اذی برابر باشد چنانچہ امروز عارفے بود ہر کہ بکشف حقیقۃ رسیدہ باشد و البتہ بجائے حجاب رنج
بروے قابل نیست رنجور شود و مبتلا حبس بود لے و قولنجے او در نالہ زار است و در زاری و مشقت است مثلا
و در تدبیر خلاص و فرار و در تدبیر با این ہمہ او بر و تجلی کردہ است او محتجب نیست اما حال این است کہ گفتیم
فرد اہمین مثال است در اتباع پاکی محمد صلعم است و آنکہ نیست حال او چیست قولہ ہمگی او چنان بخود کشد اتباع محمد
می گویم ہر موجودے را در روے است وجہ ہمہ الی ربہ وجہ ہمہ الی ذاتہ و شخص ازین رو کہ او او است
باقی است و ازین رو کہ این اینست فانی است چون فانی صفتہ با خویش ممکن گردد و فیض او
بکمال خود متجلی شود وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ہمین بود این صفت و این تجلی او را تمام بخود بجذبہ
و در این چنین حالت سالک فیضِ قدیم را فی الحال سجود کند ۱۲

Marfat.com

محمدؐ را کفر نباشد کفرِ محمدی[۳۷] این مقام باشد سالک را در لقا العزیز مصطفٰے علیہ السلام ازینجا گفت مَنْ[۳۸] رَآنی فقد رای الحق گفت ہر کہ مرا بیند خدائے را دیدہ باشد چنانکہ درین مقام کفر و شرک باشد چون ازین جا بگذرد خداوند این دو مقام را بیند خجل و شرمسار شود و توحید و ایمان آغاز کند و ہمگی این گوید اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ[۳۹] لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اگر باور نیست از خدائے تعالٰی بشنو کہ گفت وَكَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ چون ستارۂ جان خود را دید گفت ہذا ربی این چرا گفت از بہر آنکہ کعب الاحبار رضی گفت در توریت خواندہ ام ان ارواح المومنین من نور جمال اللہ وان ارواح الکافرین من نور جلال اللہ گفت ارواح مومنان از نور جمال خدا باشد و ارواح کافران از نور

قولہ کفر محمدی[۳۷] این مقام باشد یعنی کشف حقیقۃ کہ ہر چہ کند شرع محمدی در بند آورد و این کفر محمدی باشد کہ ہمہ اطلاع جز توجہ بمکۂ احمد بیش نباشد این کفر بحال او گیرد قولہ مَنْ[۳۸] رَآنی فقد رای الحق بیان کردیم تقلید رانی کفر محمد شد خداوند ایں دو مقام را بیند این خداوند بوہم قابل عین الاشیاء خود چنیں بود آنکہ تقلید محمد بود ازان حالت خجالت و شرمسار آورد چنانکہ گفتہ اند خجالت زدہ ام کہ ترا می جستم قولہ الَّذِیْ[۳۹] فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حاصل ہر دو آیت بہ فہم قاضی این است مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ نُرِیْ اِبْرَاهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ ہمان چو این چنین باشد فقد رانی کفر آید قولہ مَنْ[۴۰] نور جمال اللہ تعالٰی قاضی در کلام ماضی حکایۃ از بحری کردانیدم در غلطاوست افتادہ است رویت کوکب را عنایت از تجلی روح کرد کجا این کجا آن سخن دیگر جان را تطبیق بہ کلام بالا دہی نسبتے دارد اما باز گفتن چہ حاجت گفتہ ام روح تجلی کند بر صورتے کند کہ اوست تعالٰی زیرا چہ از جہات ستہ صفت نزاہت دارد قربے و بعدے و دخلے و خرجے ہم ندارد و با این ہمہ دعوی خدائی کند در نظر سالک احیا

در غدیریست

Marfat.com

جلال اللہ باشند پس ہر کہ جمال روح خود را بیند جمالِ معشوق را دیدہ باشد و جمال معشوق بر اثر
اگر مومن بیند روح خود را جمال دوست دیدہ باشد و اگر کافر بیند روح خود را جلال دوست
دیدہ باشد پس ازان بر گذشت پس ازان گفت فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّي
چون ماہتاب! کہ نور ابلیس است دران مقام بدید گفت ہذا ربی کہ نور جلال خدا است پس
از ان بر گذشت فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً چون آفتاب نور احمدی بدید کہ جان احمد دران
عالم آفتاب شد گفت هٰذَا رَبِّي و در عالم ضد این دو نور کہ یکے آفتاب آمدہ است و یکے
ماہتاب و سوگند او شنو بدین دو مقام فو وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ إِذَا تَلٰهَا این دو

دلالت کند کتاب اللہ تعالے است قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي یعنی ہمانچہ کلمہ کن کند در روح ہمان
کند چون این چنونی تجلی کند سالک ہذا ربی گوید اینجا بسیار سالکان در بند ماندہ اند ارواح مومنان
از نور جمال خدا است و ارواح کافران از نور جلال نور جمال عبارت رحمت و از لطف و رافت اوست
تعالے مومنان مرحوم اند ملطوف اند و در رافت و رحمت باری مومنان با این جمال نسبتے تمام دارند نسبت
خلقت ایشان ہم بدین باشد کافران برعکس آن میگویند قاضی چو در ایشان نشان جمال خدا ے دید
ہذا ربی ازان گفت قولہ جمال معشوق دیدہ باشد نہ بعینہ جمال معشوق دیدہ باشد اما پرتو عکسے
و ظلے بدو نسبت دہند قولہ چون آفتاب نور احمدی بدید مومن از نور جمال است و کافر از نور
جلال بسببے بہتے و عظمتے دارد و قہر ہم از جلال معین باشد ابلیس مقہور ہر آئینہ تجلی نور جلال نسبت بدو
و این را کہ ماہتاب گفت ہم بدان سبب کہ صفت نوع کرد و جلال ہم ہمین صفت دارد و شیطانی
و قہرمانی نور احمدی نورے کہ ہمہ اشیا بجنب آن محیط خردے در صحرائے باشند چون از صفت
ابلیس نسبت قہر جلال دارد گذر نور احمدی بر دے تجلی کند سالک با ایمان حقیقی آنجا برسد و اگر نہ ہمہ
کفر در کفر بود از شرکی نباشد قولہ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا سوگند بنور احمد است وَالْقَمَرِ إِذَا تَلٰهَا سوگند
بکسے است کہ او فیض از نور گرفتہ و آن نور جلال او است جلال او بے جمال نیست قولہ یکے دران عالم بہ شب

آئین چنین

Marfat.com

نور کہ یکے درین عالم شب آمد و یکے روز آنجا خود نہ شب است نہ روز لیس عند اللہ صبح ولا مساء مقام از نور ماہتاب تا بہ مقام نور آفتاب مسافتے دور است از نور تا ظلمت چند انست کہ نزد تو از عرش تا ثری تو گر این بیت ہا نخواندہ رباعی

از نور نبود منزلے بس دور است — کین نور ز ظلمت است و آن از نور است
توحید یگانگی برون از نور است — آن کس کہ نداند این سخن معذور است

این نور ہا کہ گفتم ہمہ عالم نورانند و دران عالم کفر و شرک پیوستہ شدہ اند مگر نشنیدہ کہ مصطفے در دعا گفتے اللّٰھم انی اعوذ بک من شرک الخفی از بہر آنکہ برسیدند لئن اشرکت لیحبطن عملک باوے بکار در آید اے دوست پنداری کہ بہ کفر بنیا شدن اندک کار است مصطفے علیہ السلام کہ مبنائے این کفر آمد بنی کہ چہ میگوید اللّٰھم انی اعوذ بک من الکفر

آمد ہر جا کہ بہ جلال و روشنی و لطف و کرم نسبت دارد روز باشد ہر چہ بہ ظلم و تاریکی و کفر و قہر نسبت دارد شب خوانند و گفتہ ام یک نور محیط ہمہ اشیا است بدان نسبت نہ روز باشد نہ شب قولہ لیس عند اللہ صبح ولا مساء چون عندیت گفت صباح و مساء آنجا چہ گذر باشد صباح و مساء عبارت از برآمدنی و فرو شدنی است و آنجا این ہر دو چہ گذر دارد قولہ این نور ہا کہ گفتیم چون نور او نسبت بغیر او برد و اگرچہ صفات باشد و رمزے از شرک خفی بود اثبات دوئی میکند اگر وہم دوئی باوے باقی ماند این شرکت لیحبطن عملک قصہ صادق باشد رسول اللہ چہ با تحاد انتہائے نفی شرک باوے بود قدم او آن جا مستقیم است و ہیچ یکے نباشد کہ شرک باوے نباشد چون ہم شرک باشد از جمال احدیت بحق حقیقہ محروم و محجوب باشد شنیدہ باشی کہ بہ حقیقت تمام رواد یکے نہ نمودہ است او دارد و با خود ہرگز بہ تمام خود کسے را مطلع نکند و دیگر اطلاع بر تمام او یکے از محالات است قولہ اللّٰھم انی اعوذ بک من الکفر آن کفرے کہ عبارت از دوئی باشد اطلاع بریں کفر اندک کارے نیست ۱۲

Marfat.com

مگر ازین جا بود کہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ بوقت زنار ے خواست کہ برمیان بندد و گفت

اِن قلت یوماً سُبحانی ما اعظم شانی فانا الیوم کافر مجوسی اقطع زناری واقول

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ گفت این ساعت

زنار بریدم و شہادت یقین اختیار کردم و در عالم ز عالم سالکان یکے کفر اجلالی خوانند

و دیگر کفر اجمالی و ریا العزیز کفر الٰہی را گوشد از تا بہ کفر اول بینا گردی پس راہ روتا ایمان بدست

آری پس جان بیدہ تا کفر ثانی و ثالث را بینی پس جان مسکین تا پس ازین بہ کفر نچہارم راہ یابی پس

مومن شوی آنگاہ وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ خود گوید کہ ایمان

چہ بود پس وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خود را بر تو جلوہ دہد خودی ترا در خودی خود زند تا ہمہ او شوی

پس اینجا ترا فقر روی نماید چون فقر تمام شود کہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ ہمگی تو او باشد یعنے چون ہمگی تو او

قولہ فانا الیوم کافر او مجوسی سبحانی ما اعظم شانی گفت ہمہ کفر بر گفر و شرک باشد چون ازین عا

ترقی کرد و صرف وحدت گفت اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ گواہی میدہم کہ او یکے است و محمد با او

یکے شدہ بہ نیابت رسالت او امیکند خواجہ می فرمود وقتے بایزید با مداد گذارد دست بہ حضرت برداشت

اللہم ارزقنی یداً اوسکینا اقطع بہا زناری مگر ہمین زنار است کہ ورا ے آن ترقی طلبیدہ کہ از زنار سبحانی

در گذرد و بتوحید رحمانی متصف شود قولہ یکے کفر جلالی خوانند آرے کفر ابلیس جلالی باشد کفر محمد جمالی

مناسب ترسخن اینست کہ کفر ابلیس را قہری خوانند و کفر محمد را لطفی خوانند قولہ پس را در و یعنے اول کفر ابلیس

و آن شود پس از انجا ترقی کن بکفر احمدی رَس پس آنگہ ثالث بینی پس آن گفت بہ کفر چہارم کہ آن کفر الٰہی و آن شود پس

است چون ازین جا گذشتی مومن حقیقی باشی اگرچہ اینجا رسی ہم از شرک خالی نباشی آیت ہمین حکایت کرد

وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ قولہ جلوہ دہد یعنی تو از خودی خود بدر شوی تا آنکہ

تو نمانی وجود جز دو چیز نیست یا ممکن یا واجب چون ممکن مضمحل شد ہر آئینہ واجب شد ممکن بہ امکان صفت

نپذیرفت واجب چو بر ظہور و استقبال نمود ہمہ وشد تمام گشت ممکن از میان خواست امکان

Marfat.com

باشد کفر نباشد چہ گوئی کفر نباشد کاد[52] الفقر ان یکون کفرا این باشد توحید دیگانگی این جا باشد گر چنین منصور ازین جا گفت شعر

كفرت بدين الله والكفر واجب لدي وعند المسلمين قبيح

گفت کافر شدم و کفر بر من واجب است آن بزرگ را ببینی که عذر این چگونہ می خواہد گفت آنے کاشکے من آن کفر بودمے کہ دین اوست مگر کہ مصطفی علیہ السلام ازینجا گفت ما خلق الله شیئا[55] اشبہ بہ من آدم گفت ہیچ چیز شبہ و مانند او نیامد مگر کہ آدم[56] ہم شکل او ہم شبیہ او آمد اگر شبیہ او نداشتے آدم چون مخلوقات دیگر بودے اگر خواہی کہ معنی این بدانی و ایمان و کفر موحدان را معلوم شود

رخت دوئی بر بست پس وجود جز خدا را نہ شد این درست آمد اذا تم الفقر ہو الله چون فقر تمام شود و رفت جز خدائے نماند قولہ کاد[54] الفقر ان یکون کفرا چون کفر صورت امکان داشت فقر بہ کفر شد قولہ کفرت[53] بدین الله یعنی از دین او تعبد عامہ کار شان بیشتر شدہ است و مرا این بیشتر شدن واجب و این پیش من احسن الاشیاء بود در واقع ہم چنین است و مردمان آن را قبیح دانند قولہ این کاشکے من آن کفر بودمے یعنے کفرے کہ او داشت و ازین سخن کہ کفر است بدین الله عبارت کردہ است من بودمے و آن مرا بودمے قولہ ما خلق الله شیئا[55] نسبت بہ بعضی مثل و اقرب است ہیچ چیزے خدائے تعالی نیافریدہ است کہ خداوند را بدو مثل توان زد جز آدم در اصول کلام دیدہ باشی انسان را مثال بیارند برائے ثبوت صفات زایدی و ذاتی قولہ ہم[57] شکل و شبہ او است معنی آن شکل و شبہ گفتم متکلم گوید باید او تعالی سمیع باشد و اگر نہ اصم آمد و باید کہ بصیر باشد و اگر نہ اعمی آمد آن مثال را حجت بسازد برائے اثبات صفات باری را شنیدہ ضد را مثل نگویند اما مثال خوانند و دیگر این جا سخنے از تشبیہ و تشکل گویند خلق آدم علے صورتہ ہمہ بر ین معنے آید رأیت ربی لیلۃ المعراج فی صورۃ امرد شاب قطعہ ہم بر ین مرتبط است این سخن با ہمان سخنے کہ بالا گفتہ ایم محیط است ۱۲

Marfat.com

ازین بیت ہا بشنو رباعی

اندر دو جہان مشرک و کافر مائیم — زیرا کہ ہست و شاہد و دلبر مائیم
با گوہر اصل ہیچ ناید در غور — این گوہر اصل را چو در خور مائیم

نامد

ایعزیز این سخنہا نہ ذوق ہر کسے باشد این سخن ہا را بذوق عشق در توان یافت مگر ازان بزرگ نشنیدہ کہ گفت صد ہزار و اند ہزار نقطۂ نبوت را بہ خلق فرستادند تا خلق آشنا شوند و ہمہ بیگانگان را در دائرۂ آشنائی حاصل بیاید ای عزیز اگر ذرہ عشق از حضرت بیگانگان نیافتند بہ فرستادند ہمہ بیگانگان آشنائی یافتند و بدیدند کسے کہ بیگانگان چگونہ آشنائی یافتند ای عزیز نگر کہ چہ می بایست تا جہان غافل از راز حقیقت خود دور ماندے کہ مصطفی علیہ السلام ازین جا گفت لو اراد اللہ ان یغفر العبا لما خلق ابلیس اگر خواستے کہ بندگان او جملہ مقرب باشند ابلیس را واسطہ حجاب درمیان نیاوردے در ایضا

قولہ ہمہ بیگانگان آشنائی یافتند یک سخنے است بیاید دانست عشق و محبت جنس تقاضا کند و بندہ را با خدائے چہ جنس است کہ عشق و محبت یاوے باز فیض او تعالیٰ با ہمہ است و او را بیگانہ نیست و غیر او نیست ہمان فیض عاشق می شود و ہمان فیض معشوق میگردد و چون سر این فیض از گریبان سر بر کند بر این اسرار و اطلاع یابد وقتے کہ بیگانگی او بر خیزد بحسب قولہ ہمہ ہدایت می یافتند عشق این جا عبارت از ہدایت ازلی است قولہ لو اراد اللہ ان یغفر العبا ما را در مغفر عباد این جا اطلاع بر اسرار و ظفر بہ قربت باری باشد ابلیس را پیدا آورد تا تروبج ہوا و ہوس کند ایشان بہ ہوا از خدا محروم ماندند و سخن حقیقت این است اللہ تعالیٰ ہوائے مرکوز انسان کردہ مراد ات حواس را پیدا کرد و ابتلائے حواس بدان ملذوذ ذات خود شد ایشان چنان مشغول شدند بلذت حواس کہ از خدا محروم ماندند ابلیس کہ در می آید ہم ازین دریچہ درمی آید شکم را گرسنگی داد و لذت او سیری از طعام داد تشنگی داد و لذت او بخوردن آب داد قولہ ابلیس را واسطہ و حاجب درمیان نہ کردے سہ و در ہر سہ نسخہ ہائے تمن این عبارت موجود نیست ۔ ع ح ۱۲

Marfat.com

بزبان مصطفےٰ عربی علیہ السلام گاہے نشنیدہ اے شنوندہ این کلمات کہ خلق پند اشتہ اند
از برائے خلق نیست بلکہ
کہ انعام و محبت او با خلق از برائے خلق است نہ از برائے خود بلکہ از برائے خود میکند کہ عاشق
چون عطا دہد معشوق را و با وے لطف کند نہ با معشوق میکند بلکہ آن با خود میکند در نیاز دست
این کلمات تو پنداری کہ محبت خدایا مصطفےٰ علیہ السلام از برائے اوست این محبت
با او از بہر خود است ازان بزرگ نشنیدہ کہ گفت خدا را تبارک و تعالیٰ چندان از عشق خود افتادہ
کہ پروائے ہیچ کس ندارد و بہ ہیچ کس او را التفات نیست و خلق پند اشتہ اند کہ او عاشق
ایشان است اگر خواہی از شبلی بشنو کہ گفت وقتے در مناجات گفتم بار خدایا کرا بودی گفت
ہیچ کس را گفت کرائی دگر را خواہی بود گفت ہیچ کس را او را غشی و بیہوشی پیدا آمد
و این بیت درین معنی با وے میگفت شعر

گفتم کہ کرائی تو بدین زیبائی — اے خالق ما و سرور و مولائی
گفتا کہ چنیں سخن تو می فرمائی — من خود خود را کہ خود منم میدانی

ہای گویم اگر او خود ہستے کہ ہمہ مکشوف و متجلی گردند حواس دگر فتاری حواس بلذائذ نہ کردے و لذائذ
را پیدا و شاہد نہ گردانیدے و ایشان را بران قادر نہ کردے تا ابلیس بران نہ بر ایشان یا بد
قولہ عاشق چون عطائے وہد این سخن شنیدہ باشی کہ عاشق بر معشوق نہ برائے معشوق
میرود و بر لے خود میرود و دلش او بر دست بدل خود می یابد چنانکہ از سر تو دستار برد تو دنبال
او روی بے دل نمی روی و بنال دستار خویش میروی ہر چہ برائے معشوق می کند برائے خود می کند نہ برائے
معشوق قولہ ہیچ کس را التفات نیست یعنے او را چندان با خود است کہ ہمارہ در تماشائے جمال خود
ہمارہ در نظارہ حسن و احسان خود خود را شناسد خود را بیند خود را داند خود با خود باشد ہمانچہ گفتہ بدین
مانند است بیت ۔

غیر تش غیر در جہان نگذاشت — لاجرم عین جملہ اشیا شد

Marfat.com

عاشق نہ بود ہر آنکہ باشد رائی عاشق آنست کہ عاشقست ہر جائی

العزیز محبت خدا با مصطفٰے علیہ السلام محبتِ خود شود چہ می شنوی اے آنکہ مطالعہ این کلمات میکنی کہ مجرای این بچارہ شدہ است بدانکہ نگہدارندہ این کلمات از خداست نصیب این کلمات بہ بہرہ وخلق نباشد زیرا کہ آن کس کہ محروم این کلمات نباشد این توفیق نیابد کہ خود را با این کلمات دہد و آن کس فہم نکند و نداند معذور باشد کہ از موسٰی علیہ السلام کامل تر نباشد ہم بہ علم و ہم بہ نبوت کہ سہ کلمہ از خضر حمل نہ کرد چہ می شنوی اے گدائے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ موسٰی علیہ السلام حامل سہ کلمات اسرار نبود تو این ہمہ کلمات را تحمل کنی شکر این نعمت کجا توانی کردن بہ بین کہ این سخن مرا کجا می کشد وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ العزیز ہرگز دانستہ کہ این بحرین کدام است گر دریا حقیقت ص بحر مکہ کان علیہ عرش الرحمٰن حین لا لیل ولا نہار ندید و با شر تا از خفیہ دنیا کہ در دریاے بشریت است بیرون آئی چون بیرون آمدی پاے ہمت بر سر تن زنی کہ مالی

گفتہ اند ہر چند مجنون جمال لیلٰے در روے لیلٰی دیدے نہ آنچنان بود جمال خود در روے لیلٰے دیدے لیلٰی ہمین بود

قولہ سہ کلمہ از خضر حمل نہ کرد نیکوئی گوئی ولیکن ہر یکے را بر سر ہر سرے وقوف نیست موسٰی علیہ السلام ہم را بسیار اسرار باری اطلاع داشت واگر نہ بنوت نباشد بر اے ایذان موسٰی را تنبیہ او کہ ہم تو اسرار اطلاع نہ دیگران اند کہ ایشان مطلع اند حوالہ بہ خضر شد ابتلاً من اللہ موسٰی ازین غافل بود کہ قتل نفسے کہ بغیر آنکہ اثبات موجبات شرعی ثابت شدہ باشد آن عین عبادت محض طاعت باری باشد بہ صحبت خضر این معلوم کردہ باشد ہم کہ کسے صورت ظاہر نماید کہ عین کبیرہ است و آن عند اللہ عین طاعت و عبادت باشد **قولہ** بحر مکہ حین لا لیل ولا نہار عجب بیانے کہ قاضی دارد علیہ الرحمۃ سخن درین میرنتکہ گدایان محمد حامل اسرار گشتند بفضل اللہ و عنایتہ موسٰی سہ کلمات اسرار حمل نتوانست کرد از انجا غوطہ خورد در دریاے و گرفتار این سخن موسٰی با یوشع می گفت ازین جا بحرین را درمیان بیان نہاد

Marfat.com

لِلدُّنیا حَتّٰی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیْنَۃِ خَرَقَھَا بیان این ہمہ می کند اے دوست تو خود ہرگز
نفس را شکستہ بہ مجاہدت کردن و بہ مخالفات او نبودہ کہ فَاقْتُلُوا النَّفْسَ بِسَیْفِ الْمُجَاھَدَاتِ
وَالْمُخَالِفَاتِ حَتّٰی اِذَا لَقِیَا غُلَامًا فَقَتَلَہٗ این باتر چون این قدر حاصل آمد وَاَمَّا الْجِدَارُ فَکَانَ
لِغُلَامَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَۃِ روے نماید در شہر انا مدینۃ العلم یتیم اَلَمْ یَجِدْکَ
یَتِیْمًا فَاٰوٰی این بیان با تو کند پس تا اکنون در ضلالت بودی این ساعت ہدایت یافتی وَوَجَدَکَ
ضَآلًّا فَھَدٰی ضلالت مصطفٰے علیہ السلام این بود کہ تو دانی ضلالت او عشق بود با خدا این عشق حجابے

گفت ازین بحرین چہ مراد است عنایت کرد کہ چون حقیقت معانی عبارت از صفاے وصلت دارد چون بحر بجاے
بر دکہ لا لیل ولا نہار پس فقیر کہ از ہر دو گذشتہ باشد چو چنین بود حمل اسرار توان کردن از بشریت بیرون
آمد ہمت از و بر تو رفت رسول اللہ علیہ السلام می گوید مالی وللدنیا این را سر حقیقت گفت و انکار
مقصود کلمۂ تامۂ بشر یافتہ است ازان آن را بیان کرد کہ مقصود چیزے کہ بہ خانۂ شب تصور باشد
و نہ روز قولہ فِی السَّفِیْنَۃِ خَرَقَھَا سفینہ مراد از سفینۂ بشریت باشد و خرقہا مراد از قید بشریت
بودن یعنے از دریاے دنیا عمرت کہ در گذشت قولہ اے دوست تو ہرگز نفس را نکشتہ البتہ کلام
قاضی از اضطراب خالی نباشد قولہ بہ مخالفات او مخالفات و کشتن او عبارت از بر دن آوردن او
از ہواے اوست و عظیم ترین ہواہاے خود انیت است چون این دست دہد آنجا رسد فَکَانَ
لِغُلَامَیْنِ یَتِیْمَیْنِ یتیم چیزے نادرہ را گویند درۃ الیتیمۃ شنیدہ باشی روے نماید قولہ انا مدینۃ
العلم رسول اللہ را کہ یتیم گویند ازین جا کہ نادرۂ خلقت اوست فَاٰوٰی او را بہ جاے خود جاے
دادہ است یتیمین یتیم رسول اللہ را نام کردند بدان سرے کہ رسول اللہ رسیدہ است
انوار آن محل باید اکنون این ہمہ پیش از ہدایت بود چون یتیم بدین علم رسید آن ساعت ہدایت یافت
وَجَدَکَ ضَآلًّا در ایام ما تقدم فَھَدٰی پس آن ہدایت یافت در سوز عشق می سوخت اینہم در
اطمینان قرار بوجدان آمد و آنکہ انہ لیغان علی قلبی گفتہ است ہم بدین اشارت کردہ است

Marfat.com

شدہ است میان خدا و میان او ایعزیز من کیستم کہ این سخن بگویم انہ لیغان علی قلبی
حتّٰی استغفر اللہ فی الیوم واللیل سبعین مرۃ خود بیان این کند مرا چہ گناہ باشد چون این
غین وحجاب برداشتہ شود ضلالۃ نباشد ہمہ فہدی باشد اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا
یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ اورا ماصل آید اگر باورت نیست از خدائے تعالٰے
بشنو در قصۂ یوسف علیہ السلام در شان عشق یعقوب کہ فرزندانش گفتند او را اِنَّکَ لَفِیْ
ضَلٰلِکَ الْقَدِیْمِ اورا ملامت کردند و گفتند کہ تو ہنوز با عشق یوسفی اگر این جا ضلالت بمعنی دیگر
باشد وَجَدَکَ ضَالًّا فَھَدٰی جز عشق معنی دیگر ندارد این خود رفت مقصود آن بود کہ گفتم
کہ خدائے تعالٰے جز عاشق خود نیست پس گفتم کہ محبت مصطفٰے علیہ السلام محبت خدا بود عمر خود را
الیعزیز این کلمہ گوش دار و بگوشِ جان بشنو کہ حق سبحانہ وتعالٰے مصطفٰے علیہ السلام را دوست
داشت اورا از جملہ مکونات ومخلوقات برگزید و اشست اورا از عالمیان پوشیدہ داشت مگر ازان
بزرگ نشنیدہ کہ چہ گفت ہمہ عالم خدا را دانستہ اند ولیکن نشناختہ اند اما محمد علیہ السلام را خود
ندانستہ اند نشناختہ اند الیعزیز نگر کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربّہ بدین کلمہ

کہ در عشق میسوخت دمی خواست کہ باطمینان وقرار برسد و ہر روز چند بار استغفار میکرد قولہ اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ چون ہدایت باشد وہم ضلالت برخیزد و این صفت نبود مگر صفت او سبحانہ ومحمد متصف بہ صفت او شد او را ہمہ ہدایت شد و ہمہ ضلالت نماند برائے آن سخن را کہ از ضلالت عبارت چہ کردہ است این حکایت پسران یعقوب با یعقوب گفتند اِنَّکَ لَفِیْ ضَلٰلِکَ الْقَدِیْمِ ای حبک القدیم قولہ کہ خدائے تعالٰے جز عاشق خود نیست پس این ہمہ گفتار ہا درمیانہ چہ بود و با این سخن چہ نسبت باشد قولہ محبت خدا بود خود را پس این سخن گوید کہ جز او در وجود نیست پس عشق و محبتے کہ با کس دارد جز با او نیست قولہ خدا ایرا دانستہ اند ولیکن نشناختہ اند دانستہ اند بقدر طاقت وفہم خویش نشناختہ بہ کمال او چنانکہ او است محمد را خود ندانست کہ کیست و نشناختہ چیست

Marfat.com

نسبتے دارد از عالم غیرت درگذر ای عزیز آن عاشق دیوانہ کہ تو او را ابلیس خوانی در دنیا خود ندانی
کہ در عالم الٰہی او را بچہ نام خوانند او را اگر بنام او بدانی نام خواندن خود را کافر دانی ای عزیز یہ می شنوی
آن دیوانہ را خدا دوست داشت محک محبت دانی کہ چہ آمد یکے بلاو قہر و دیگر ملامت و مذمت گفتند اگر دعوی
عشق نامی کنی نشانے باید محک بلاو قہر و دیگر ملامت و مذمت بر وعرض کردند قبول کرد در ساعت این دو
محک گواہی دادند کہ نشان عشق صدق است ہرگز ندانی کہ چہ می گویم در عشق جفا باید وفا باید تا عاشق
پختہ بلطف و قہر معشوق شود وگرنہ خام باشد و از وے چیزے نیاید ای عزیز کمال معشوق را مقامے
باشد از مقامات عشق اگر دشنام معشوق شنود او را خوشتر از لطف دیگران داند و ہر کہ نداند ہنوز در
راہ عشق بیخبر باشد نگر این بیت ہا نشنیدہ بیت

ہجران تو خوشتر از وصال دگران — منکر شدنت بہ از رضائے دگران

قولہ نسبتے دارد آرے دارد ولیکن این معرفت ذات مصطفیٰ پیش می رود و محبت تو با خدا و خدا با تو
یکسان می شمارد قولہ بچہ نام خوانند در عالم الٰہی ہیچی و نابودی نخوانند شیطان آن جا گم نام است
بعد ازان در عالم محمدی بیائی ابلیس نام تہی او خود دیوانہ است او را دیوانہ چہ میخوانی قولہ خود را کافر دانی
آرے کافر باشند زیرا چہ از خدا بہ بندگی آمدن باشد قولہ یکے بلاو قہر صورت تصویر می کند گوئی او گفت
کہ من دوست می دارم گفتند اگر دوست می داری ملامت و قہر اختیار کن آدم را سجدہ نکرد بلا را برگزید عاشق
عشق بلا اختیار کند و لیکن این چنین است آن را کہ جہت معشوق است و از جہت او ست چو امر ضروری
است کہ اول با وجود علم درین بلا افتاد چنانکہ گوئی ہر کہ دوستی می کند قطع ید را من قبل اختیار کردہ باشد
قولہ ہجران در عین وصال میان عاشق و معشوق ہجران است کہ ہرگز از میان نہ خیزد و در میان
ہجران وصالے است کہ ہرگز رو بدوری نیارد ہر چند کہ وفا با ہمہ عین جفا داند ہر جفا کہ کند ہمہ وفا داند
قولہ خوشتر از لطف آید دشنام کمالے جمالے دگر است و در لطف لذتے و ذوقے دیگر آرے لذتے گیرد

سہ این عبارت در نسخہ ہائے متن تمہیدات یافتہ نشد

Marfat.com

ایعزیز این سخن راچون مقلوب کنی و بازگردانی جائے برسد کہ باید گفتن کہ دوستان او پرورد لطف وقہر خدا باشد ہر روز ہزار بار از شراب وصل مست گردند و بعاقبت زیر لگد فراق اولیت شوند عاشق ہنوز مرید است و مرید را بر درخت فراق کنند در عالم دنیا اگر نشنیدہ کہ دران عالم باجویندگان او چہ خطاب می کنند این می گویند نظم

جویندۂ ما بشہر در بسیار است ہر کس کہ مرا جوید کارش زار است
بر درگہ ما زدہ ہزاران دار است بر ہر داری سر مریدے زار است

ہر روز کہ می آید ہزار بار درون جویندگان حضرت الٰہی جواب می دہد کہ ما خود می دانیم کہ معشوق ما بہ قہر و بلاست اما ما خود را فدائے بلائے او کردہ ایم از وے بلا از ما رضا از وے قہر از ما مہر گر این بیت ہا نشنیدہ رو نظم

معشوق بلا جوئے ستم گردام وز آب دو دیدہ آتشین تر دارم
جانم بر داین ہوس کہ در سر دارم من عاقبت کار خود از سر دارم

این سخن با این کلمہ کہ او عاشق خود است نسبتے ندارد و قاضی بزرگ را بخطے مبین بری آورد و با اختیار خویش نظرے بہ چراگاہ می بیند کہ حضیضے صافے و چراگاہ می بیند فرود می آید رخشے می گیرد سخن را بسیط و طویل و عریضے می دہد با خود و الہ و حیران است موضع لخشاں صفا و زلال است نمی تواند قرار گرفتن می لخشد می افتد.

قولہ زیر لگد فراق اولیت شوند این ہمہ عاشق شدن و فراق و لطف کشیدن، درست و پشت شدن ہمہ از عالم تلوینات است مرد کار ازین ہا برون باشد قاضی از نقطۂ حقیقت در دائرہ اطراف می گردد و مرکز گذاشتہ حوالی را رعایت می کند آرے یک طریقہ بیان این است از بیان اطراف و حوالی حکایت از مخ کنند.

قولہ از و بلا و از ما رضا سخن طالبان بیگوید طالب را مجاہدہ و مشقت دیدن و بلا و قہر و قطرۂ از مراد بکام او چکانیدن درین درجات افتادہ کار بجائے می کشد کہ صفتش انا مت [illegible] کلمہ ۱۲

Marfat.com

گفتند ما از و در و زہے عشق گفت ما در دو ابدی را اختیار کردیم و رحمت و لطف نصیب[۸۰] دگران کردیم ہر روز صد ہزار درد پیاپے آن مہجور نوش می کند و این بانگ بر می دارد بیت

در نواد در عاشقان را جام مے با خمِ مے[۸۱] ہمسنگ دہ ہر کسے را با نبذ و در خورِ فرہنگ دہ

زہے جوان مرد کہ حسین منصور این جا گفت ما صحت الفتوۃ إلا لاحمد ولا بلیس العزیز چہ می شنوی گفت جوانمردی دو کس مسلم بود احمد را و ابلیس را جوانمرد و مرد[۸۲] در رسیدہ بہ کمال این دو مرد آمدند دیگران جز اطفال راہ نیابند اے جوانمرد ابلیس می گوید اگر از سیلی دیگران میگریزند برگردان تا نہ کہ ما خود آنرا برگیریم رباعی

منیقیم از عشق تو بر دلم غم بر غم باد سودائے تو ام معلنم دم در دم باد
با آتش عشق این دلم محکم باد عشقے کہ نہ قابل است اصلش کم باد

گفت چون معشوق ما را اہل یادگار خود کرد اگر گلیم سیاہ بود و اگر سپید ہمہ یکے بود و ہر کہ این را فرق

قولہ زہے عشق[۸۰] ما این سخن طالبان جانباز ہم گویند و رسیدگانِ مست شدہ ہم گویند طالبان ازین گویند کہ از حالتِ روزگار خویش این را احساس کنند ہر چہ مجاہدہ می بینم و معشوق بہ مراد نیست مجرد درد و طلب نیز لذتے و ذوقے دارد گفتند نصیب ما ہمین آمد رسیدگان ازین گویند کہ ہر چہ کردیم تا این جا کہ رسیدیم البتہ از دوئی و از انیت خلاص نشد درد ابدی باشد قولہ نصیب[۸۰] دیگران کردیم بر دست تست نصیب لطف و رحمت نصیب دیگران کنی اما این بگو کہ نصیب قہر آمد یا نصیب لطف بدست اوست بر ہر کہ خواہد بکند از تو چہ خیزد یکے بستانی و دیگرے را بگذاری قولہ ہم[۸۱] سنگ دہ حاصل اینست ہر کسے کہ این لائق آنست بدو بسپار قولہ مرد رسید[۸۲] یعنے یکے با کمال قہر و دم با نہائے لطف احمد صلوات اللہ علیہ بجلے است از عالم رحمت و لطف کہ پرتوے از تابش قہر پیرامن او گشتن نیاید و ابلیس علیہ اللعنۃ در ہاویہ کہ نسیم لطف ہرگز آنسو نہ وزیدہ است و نوزد پس بہ کمال قہر رسید ابلیس و نہایت لطف یافتہ محمد قولہ کہ خود ما آن را بہ گیریم[۸۲] و خستہ را چہ سوزند و اگر سوزند او را چہ باک می آید کہ او سوختہ است

Marfat.com

داند عشق او ہنوز خام است از دست دوست چہ عسل و چہ حنظل چہ شہد چہ زہر چہ لطف چہ قہر آن کہ
عاشق لطف بود یا عاشق قہر او عاشق خود بود نہ عاشق معشوق العزیز چون سلطان قبا و کلاہ خاص
بکس دہد این بس باشد باقی و حساب عاشقانت العزیز باد گفتند کہ گلیم سیاہ لعنت چرا اندوشی
نیندازی بیت

گفت می نہ فروشم گلیم می نہ فروشم اگر بفروشم گلیم برہنہ ماند دوشم

اے دوست دانی کہ درد او از چیست درد او از انست کہ اول خازن بہشت بود و از جملہ مقربان
حضرت از ان مقام تا مقام دنیا آمد خازنی دنیا دوزخ او را شوریے باز داد و از ین درد می گوید

بیت این جور نگر کہ بر من مسکین کرد خود خواند و خود براند دردم این کرد

اے عزیز دانی کہ چہ گفت گفت چندین ہزار سال است کہ معتکف کوے معشوق بودم چون قلم قلم کرد

اما از سوختن باز دارند و باز سوختن و ہند اند کے الم باشد قولہ در عشق خام است قاضی فرق نہادہ است
پس چہ توان گفت آرے آرے از ین نسبت کہ از دست او ست چنین آید اما این قدر می باید دانست
کہ حنظل بخاصیت خود در ین تلخ کند شکر شیرین کند قہر شکند رد شکستہ و آوارہ و سیہ روسیاہ و لطف
برآرد و روشن و تازہ تر کند اما چون از ین بگذشتہ باشد محب آن را بیک حساب شہد و زہر قاتل است و عسل
مرہی است ہمین تفرقہ بس است قولہ این بس باشد قہر و لطف ابتدائے عشق از جمال و لطف سر بر کرد
این طالب بجائے کشد کہ وجود آن صاحب لطف و صاحب حسن عین مقصود شد و آن را در بر کرد اول
جمال و لطف است بعد از ان قہر و جلال نخست طلب نیاید گر شئے ملذوذے پس آنکہ آن طلب عشق
کشد بعد از ان ہر چہ رسد کشد قولہ چرا از دوش نیندازی او خود خواہد کہ انداز د اما در ہاویہ افتادہ است
کہ او را از ان بردن آمدن میسر نیست در لعنتے باذوق لعنتے او را بسندہ می کنند ہم بدین روے دادہ است
بارے لعنت اوست کہ بدین لعنت انداختہ است یعنی ایشان ہمچنین میگویند او قرب اوست و قرب او
بعد اوست باکہ بعد است نہ قرب از انچہ بعد بعد قرب است و قرب در قرب بعد است ہم ازین است کہ

Marfat.com

نصیب[۵۸] من از در رد آمد یعنی هرچه می‌شنوی چون بر منش رحمت آمد عوض رحمت هزار لعنت کرد
وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ باش تا بر دریائے[۵۹] وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي
گذر کنی آنگه یائے یٰس وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ با تو بگوید که یائے لعنتی ویائے ابلیس چه می‌کنند
ویائے کهیعص با تو بگوید که کاف السلام علیک ایها النبی یا محمد چه می‌کنند بجلال قدر لم یزل
که از ازل تا ابد لام و کاف سلام علیکم ویائے وصلت ص والقرآن از محمد یک لحظه خالی نبود

او می گوید بیت
می نه فروشم گلیم می نه فروشم — اگر بفروشم برهنه ماند دوشم

قوله[۶۰] اوّل خازن بهشت بود در بهشتها تا قاضی اشکالے نیست جز این سخن چندان مرتبط نمی‌بود قوله
نصیب[۵۸] من از در رد آمد قبول بار و جمیع نه شود اما چون در را زد و در دید آن رد را قبول نام نهاد یعنی
خالی نه گذاشت آرے بنامے نسبت کرد اگر ملطوف و مرحوم و مقبول نخوانند بارے ملعون و مطرود و مرجوم گفت — بارے
عاشق سوخته را این قدر بس باشد بر آتسلی روزگار و اگرنه بیچاره سوخته آتش عشق از لطف و جمال
رو نماید عاشق خواهد با آن لطف و جمال یکی گردد چنانکه گفته اذا العشق شدة الشوق الی الاتحاد
این میسر گردد و صبر از وے ممکن نه در بضرورت استقامت باید این در ور اهل عشق در طلب و قربے
در نفعے نهاده اند و تحمل کار بجائے کشد هم بدرد و سوز راضی باشد بجائے مقصود وصل گیرد تا آنکه این را
بدان فضلے نهد مقصود مقصود انتهاز به محبوب به وصل نه شد و به هجران شد این هجران بجائے وصل آمد و فصل
ازین شد که وصل او انفصالے در انقطاعے دارد اما در و ابدیت چو ابدی باشد و لذت ابدی باید هجران
فاصل شود و بر وصلت ازین بها دره و ابلیس را اعتبارے کردند و سوز او را وزنے نهاد قوله[۵۹] تا از
دریائے وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي گذر کنی یا نَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي ویا در حبیبی و در یاء
لعنتی هر سه جا هر سه یاء دلیل بر اختصاص دارد یا اختصاص عبادی مخصوص و لعنتی یاء متکلم در روحی یاء متکلم
ازین رو که هر شے از کسے آمده است یک نسبت دارند هر چه کسے را ور لیس در روحی محقق شد همان در یاء — بکسر ش
لعنتی باشد اگر رد از و آمد اگر قبول از و آمد هجران از و آمد وصول از و آمد مرد عاشق مرد و یکے معنی نهاده
دیگر ذوق گرفته و در الٓمٓ الف ابتدائے خلقت کرد این بشارت بر وحی کرد لام اشارت بتوسط

Marfat.com

وبناشد ویاسے لعنتی با ابلیس بخصوصیہ گوئی اگر کسے را قوت وغذا باز گیرند زندہ باند وجودش
بجاے تواند بود العزیز از کلمہ الف وجہ فہم کردہ نیک بتفہیم المرشرب محمد است اصداء المرشرب
ابلیس بعزتش کہ ہرگز خداوند بے واسطہ نہ گوید کہ چنین کن او بیچ کارے نکند اگر
وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ورحق مصطفےٰ علیہ السلام دانستہ ممکن باشد کہ این سخن نیز بدانی لَقَدْ
كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةً لِّأُولِي الْأَلْبَابِ از عبرت ہاے کہ این آیت این یامین در
درون پردہ یا قومے کہ در درون پردہ بودند دانست کہ او دزدی نکردہ یا یوسف او را
گفت کہ برون پردہ چنین خبر دہ کہ من دزدم یعنی نیز چنانچہ جبرئیل ومیکائیل وفرشتگان

کردہ میم ایشان را بیکدیگر انضمام وملاقات دہا ند حرف مکرر غلیظ اگر در گفتار ولیکن ہم در
ذیل الف لام میم او را بریک مرتبہ واستقند آن عنایت از محمد شد واین عنایت از ابلیس
شد من تمام اشکال قاضی را بیان کردم تو ہر یک را تطبیق بدیگرے بدہ قولہ زندہ ماند یعنی قوت
وغذاے محمد حمیت آمد قوت وغذاے ابلیس لعنت آمد سلام علیکم این جا نیز یاء محذوف است
حقیقت او سلامت است چنانچہ در نحویہا شناختہ باشی قولہ وما المرشرب ابلیس میم حرف
مجوف است میانہ خالی ودو حرف مکرر است کثرت وظلمت وغلظت کردن تقاضا کند وميم جزمیہ
این نور صفا وجلا فائدہ دہد این جا مثالے است سمسم ودہن وعصارہ سمسم عبارت از عالم
جمال است کہ از دہم دہن آید ہم عصارہ خلاصہ لطیف ابتدا ووسط او ہمان عصارہ
آخر او وغلیظ این نسبت با ابلیس شد وآن عصارہ از ان دہن واز ان سمسم خالی زقولہ وَمَا
يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ قصہ یوسف وابن یامین معلوم است ابن یامین را یوسف شناخت کہ این برادر
من است وزادہ خالہ من نہ از برادران دیگر نسبتے خاصہ داشت یوسف او را بسر گفت کہ تو مرجی من
تر از ایشان بر سمت دزدی بر خود میدارم یوسف میدانست این یامین دزد نیست وابن یامین
نیز میدانست من دزد نہ ام وآن کسانیکہ محرم این راز نبودہ اند گوئی این صاع را کہ در رحل او پنہان داشتند
بروہ؟

Marfat.com

در غیب الغیب او لاتسجد لغیری در غیب می شنیدند اسجد و لآدم و در پس پردہ ہائے غیب با او می گفت لا تسجد لغیری
العزیز چہ می شنوی ہیت

از عالم اگر عالمیان بگریزند از عالم ازین بس کہ حالم دانی

پیش علانیہ او را گوید اسجد و لآدم و در سر[۹۳] با او می گفت اے ابلیس بگو ءَ اَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًا این خود نوع دیگر است اما ہرگز دانستہ کہ خدا را دو نام است یکے الرحمن الرحیم و دیگر الجبار المتکبر از صفت جباریت ابلیس را در وجود آورد و از صفت رحمانیت محمد علیہ السلام را پس صفت رحمان

ایشان ہم میدانستند اما مصلحت طراز یوسف برائے ظہور جمال عشق بازی خود را برائے شدت شوق و طلب یعقوب برائے یافت آن نعمت فجاۃً دلگشتہ این شیوہ با خود ہم برین مثال قصہ ابلیس دان ماند کہ او را بظاہر گفتہ اند اسجد و بسر گفتند لا تسجد لغیری مشتگان مغرب کہ ایشان محرم بودہ اند درین قصہ کہ با او گفتہ اند لا تسجد لغیری علی ہذا ابلیس گناہگار یست و آنچہ او فرمود و اغوا نجود یست تامی گوید فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّہُمْ اَجْمَعِیْنَ علی ہذا برین تقدیر ہمان چہ محمد را رحمت آورد ہمان ابلیس را لعنت آورد و محرمان کار بدانند اینجا سخنے ہست اگر ابلیس فہم نہ کرد و مقربان تا صبح قیامت ندانند ما چہ کنیم ابلیس را گفتند اسجد لآدم و بسر[۹۴] گفتند لا تسجد لغیری بدانی کہ این سجدہ آدم را نیست این سجدہ خدائے را ست آن کور بین دو بین یک چشم گم کردہ و یک نظرے از وے رفتہ ہمان یک نظر باقی ماندہ دو است مگر کہ این می گوید کہ آدم را سجدہ مکن اینجا غلط بر غلط است و ردّ او ہم برین جملہ است و دیگر خواست این بود کہ آدم را سجدہ مکن و نہ کند و بہ سبب آن مردود گردد حاصل این آنکہ بر حسب تقدیر و خواست گوئی با او گفتہ اسجد لآدم و لا تسجد لغیری

قولہ و در سر[۹۵] با او گفت لا تسجد لمن خلقت طِیْنًا یعنی با ابلیس سطر باز گونہ خوانند بسر گفتند لا تسجد لغیری و در علانیہ گفتند این بگو لا اسجد لمن خلقت طِیْنًا آن مغلقے کہ بالا گفتہ بود آن را شرح میدہد کہ خدائے را دو نام است یعنی مجموع اسامی را بدو نام باز گردد جمال و لطف جلال و قہر رحمن و رحیم صفت لطف جبار و متکبر صفت قہر و ابلیس از صفت قہر و غضب عزازے ابلیس آمد ہر دو صفت خدا را، تفرقہ ضروری است این نسبتے تمام است اما تفرقہ ضروری و بدیہی است مار را با ماہ برابر نتواند کرد کہ او

Marfat.com

غذائے احمد آمد وصفت قہر وغضب غذائے ابلیس اے دوست لَعَنِّیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ
گفتہ است چون روز دین باشد نہ این دین دنیا می خواہد نہ دین آخرت می گوید کہ دران دین کم زنی
باشد وملت یگانگی دین ایشان باشد ودرین دنیا این کفر باشد اما در راہ ایشان ودر راہ دین سالکان
چہ کفر وچہ ایمان ہر دو یکے باشد یوسف عامری گفتہ است رباعی

در کوے خرابات چہ درویش چہ شاہ — در راہ یگانگی چہ طاعت وچہ گناہ
در کنگرۂ عرش چہ خورشید چہ ماہ — رخسارۂ قلندری چہ روشن چہ سیاہ

ہر کسے وریں معنی راہ نبرد ابلیس داعی است در راہ ولیکن ابلیس دعوتی کند از رہ مصطفٰے علیہ السلام دعوت میکند
بدد وابلیس را بدربانی حضرت عزت فرو داشتند وگفتند تو عاشق مائی غیرت بر یگانگان را از حضرت ما

مہلک است واین مبقی محمد مبقی ومحی وابلیس مہلک اما اگرچہ آل ہر یکے از دست قولہ لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًا
بہانہ اسجد است واگرنہ حقیقت ہمانکہ لاتسجد لغیری قولہ کہ دران دین کم زنی باشد وملت یگانگی لغیر ہم
یکے باز گردد اگرچہ دوزخی بود روز رخ افتادہ سوز دور دریا بہ داز درد بنالد واحمری در بہشت باشد ولذت
وذوق بہشت گیرد ومستیہا راند ہر دو ملت بہ یگانگی یکے باشد قولہ ابلیس دعوت ازو می کند یعنی دعوت
ابلیس سر است این دعوت ہم از دو آمدہ است ہم عنایت واعانت می کند وہم قوت می دہد باصل زندہ است
وبہ خدا باقی است ودعوت بہ خدا می کند واو از خدا باز می دارد واو بہ خدا می رساند قولہ وگفتند تو عاشق مائی
ودعوت ابلیس بہ معاونت ومظاہرت او می کند بدان ماند کہ یکے عاشق خود را فرماید کہ بر سر سرا پردۂ من باش
کسے را کہ من نخواہم ادر اندرون مگذار او چو عاشق است ہیچ خواہان او نباشد وہیچ کسی را او نخواہد وسوسہ
جمع خواہد واورا ہمت بریں دارد کہ ہیچ کس گذاشتہ نشود عاشق چرا گفت ودیگران گویند دربانی او نامحرم را
درون نہ خواہد گفت کہ عاشق را رہنمائے تمامے است درین کہ ہر یکے را خواہد دلدہی پیدا آرد کہ لائق
حضرت محبوب نباشد قولہ ودعوت بد وی کند یعنی بامصاحبت تقاضا کند رسول اللہ کہ خلق را
بہ مصاحبت واتصال رحمت حق دعوت از وی کند وابلیس علیہ اللعنۃ دعوت از وی کند یعنی بہ بعد از رحمت وانفصال از وصلت وقربت او می کند ۱۲

Marfat.com

باز وارد این ندا بمکن رباعی

معشوقہ مرا گفت نشین بر درِ من ۔۔۔ مگذار درون ہر کہ ندارد سرِ من
آنکس کہ مرا خواہد گو ہیچ مباش ۔۔۔ این درخور کس نیست مگر درخورِ من

در بیغاگناہ ابلیس عشقِ او آمد با خدا و ذنب مصطفےٰ علیہ السلام دانی کہ چہ آمد عشق خدا آمد با او یعنی عاشق شدن ابلیس خدا را گناہِ او آمد و عاشق شدن خدائے تعالےٰ پیغامبر را گناہِ او آمد لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر این سخن را نشان شدہ است جہلے باید تا ذرہ ازین ذنب و گناہ در انصبے دہند ذرہ ازین ذنب کہ عبارت ازان انابت آمد بر آدم

قولہ لیغفر لک اللہ عشق بایکے چرا موجب گناہ باشد از آنچہ خود طالب شدن و او را مطلوب ساختن خود را عاشق و او را معشوق ساختن حقیقت عشق چیست عاشق می خواہد کہ با معشوق یکے گردد و دیگری خواہد محیط و مدرک او شود عالم او را معلوم کند خود محیط و او را محاط کند نہ آنکہ این ذنب عظیم ترین ذنب است خوب طبیعے گفتہ است بیت

زہے طعن جاوید خورشید را ۔۔۔ کہ گویند معشوق نبلوفر است

چو نہ باشد چون گلخن آبے پر پادشاہے عاشق شود ہماں مثال است گناہ محمد بموجب عشق خدا باد سے این چہ باشد محمد خواہد ہمان رہ بہ بندگی ایستد و ذوق طلب و لذت حرارت عشق گیرد او ابتدائے این را محبوب و معشوق خویش سازد ازین لذتہا و ازین ذوقہا محروم شمرد نہ آنکہ این گناہ شمرد لیغفر لک اللہ ما تقدم معنی این چنیں باشد محمد ما ترا بہ حقیقت محبی و محبوبی اطلاع دادیم با خود یکے گردانیدیم اگر تو بارادت و شوق دوتر ابدوش گیریم ہر دو یکے باشد اکنون امروز کہ تو این گناہ میدانستی این را گناہ مدان کہ این اجتبائے خاصہ است و اطلاعے مخصوصے است جز تو این جا کہ رسد لیغفر لک اللہ فتحنا لک فتحا مبینا دادہ ایم تا آن فتح مبین گناہِ ترا بر تو پوشد غم گناہ از دل تو برد ما تقدم و ما تاخر ہمیں حکایت کند یعنی ابتدا و انتہا ہمی سرا است کہ ما ترا گفتیم قولہ تعالےٰ کہ عبارت

Marfat.com

صفتان بخش کردند و باین ہمہ خلعت او این آمد کہ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ذرہ این ذنب
جہانے ر کفر آمد ہمگی آنرا این ذنب بروح مصطفٰے علیہ السلام نہادند العزیز عذر این ذنب از بر اے ازبرائے او
شراب او خود بخود است کہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اے عزیز
اگر ذرہ این ذنب بر کونین و عالمین نہادندے ہمگی ایشان بر قدر خصوص شدندے مگر ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ ازین جا گفت اے کاشکے من گناہ و سہو مصطفٰے علیہ السلام بودے دریغا
ایاز گفت ہیچ ذنبے در خدمت سلطان چنان نمیدانم کہ مرا بر تخت مملکت می نشاند و آن گاہ او در
زیر تخت من می نشیند و می گوید اے آنکہ عشق ما از تو مراد یافتہ است اے آنکہ وجود ما از وجود تو

از آن انابت آمد یعنے انابت اول باشد بعد از آن ہدایت شود جہانے انابت کرد بعد ازان
بخشش ہدایت یافت انہ کان ظلوما جہولا ظلوم بعنایت ہدایت یافت و باین
ہمہ کہ ہدایت یافت او ظلوم و جہول است بر حقیقت کار و اطلاع کسے را نیست و اطلاع
بر سر نیت ذرہ از ذنب جہانے کفر آمد قول ہمگی آن ذنب بروح رسول علیہ السلام
نہادہ اند کہ اطلاع بر سر انابت و ہدایت و اجتباء جزاو را نیست انابت و اجتباء بہانہ
بود ہدایت صورت پیش نمودہ است اما اصل با محمد ہمان خواست او بودہ است اگر آن چہ
با محمد نہادند و بدان ذنب کہ او را نسبت کردہ اند اگر ذرہ بر کونین نہند ہمہ بہ صورت
فنا روند و در مقام نابودگی استوار ایستند اینکہ محمد را بریں اطلاع شد چہ شد کہ ہمہ را
فانی دید و جز او کسے را نیافت صدیق اکبر رض ہم ازین آرزو کرد کہ کاشکے من ذنب
بسہو محمد بودے حکایت آیاز و خوندکار محمود بر اے این مثال آوردہ من بالا
گفتہ ام بدین بیانے نسبتے ندارد اما صورتے است کہ خوندکار خود را در محل عبدان
شمرد و بندہ را محل و در جبۂ خوندکارے دید محمد ہر چند کہ بندہ است اما خدا
این می کند چنانکہ بندہ با خوندکارے کند ۱۲

Marfat.com

زیبائی یافتہ است اے آنکہ وجود تو ملکت حضرت ما گشتہ است اے ما از تو وائے تو از ما
اے عزیز نمی یارم گفتن مگر کہ شریعت را بہانہ کنی نگہبان شدہ است بر آنہا کہ از سر ربوبیت
سخن گویند ہر کہ از ربوبیت سخن گوید در ساحت شریعت خونش بریزد اما چہ دانی کہ حقیقت
با او چہ می کند محمود گفت لشکر خود را کہ ہر چہ خواہید بگوئید از من و از ملکت من اما از ایاز ہیچ
مگوئید ایاز را بمن بگذارید تا دران حالت ہر چہ از محمود گفتند سے خلعت یافتند و ہر چہ از ایاز
گفتند سے غیرت محمود دیدار از وجودشان بر آوردے در یغا چہ می گویم اگر چنانکہ دانستہ کہ مجنون
لیلی را چہ و محمود ایاز را چہ دانستہ ایاز محمود را چہ در دنیا پس ممکن باشد کہ بدانی کہ محمد را خدائے تعالے چہ بود
و چیست و خدا مر احمد را چہ بود پس احمد را با احمد سرّیست کہ مصطفے علیہ السلام را آن سرّ بچون ایاز
با محمود آن ذنب می دہد و درین ذنب مستغفر می بود الیعزیز وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي
أَنْقَضَ ظَهْرَكَ این ذنب را بیان می کند و ازین ذنب کمال و رفعت یافتہ است وَرَفَعْنَا

قولہ وجود تو ملکت حضرت ما گشتہ این سخن با محمد درست است اما بہ حکایت درست نیست
عاشقہ و معشوقے بہ حقیقت سخن اما اگر عاشق و معشوق گوئی ازین چنین آید این سخن دیگر است میان عاشق و معشوق ادعائے
بسیار رود این نیز ازان قبیل باشد قولہ اے ما از تو وائے تو از ما برین سخن تخت نشاندند ایاز چہ
معنی دارد وزیر تخت الیسا دند محمود چہ اگر تو بر تخت نشینی ترا چاکرے ہم ہمان باشد و آنکہ تو خوندگانی مرا
رہ دین بغلامی استانیدہ یکے است آن دیوانگان چنین گویند از خود رفتگان برون افتادگان رہ دین
گم کردگان این سخنان گویند کہ خدا بندہ و بندہ خدا است ہر یکے عاشق و معشوق است و ہر یکے مرید
و مراد است قولہ اے ما از تو اگر بندہ نبودے خدائی پیدا نبودے و اگر خدائی نبودے خود بندگان نمی بودند
قولہ نگہبان شدہ است سخن از ربوبیت یعنی اثبات بندگی و خدائی کردن است و تحقق عبودیت شدن
است و کز لک الوہیت و اما سخن از آیہ در اشکال قاضی می گوید قولہ در حقیقت چہ دانی
آرے ایاز را محمود این می گوید سرّ بسرّ ما را رعایا را برین گفتہ اطلاعے نمی دہند چون این شخص چہ حکم شریعت اگر چہ
بر خواص این می گوید کہ من ازین و این از من او را بمن بگذارید قولہ دیدار از وجود ایشان بر آوردے

Marfat.com

لَكَ ذِكْرُكَ این منفعت آمد و مزید زاد کہ اَنَّ اللہ تعالےٰ لینفع العبد بذنبہ الغیر
سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا بیان می کند کہ محمود با ایاز می گوید لَمْ تَذْنَبُوا لجاء اللہ
بقوم یذنبون فیغفر لھم ویدخلھم الجنۃ اگر این گنہگاران نبودندے گنہگاران بایستندے
تا این ذنب بعاد اشتندے ترک این ذنب کفر باشد و فران این ذنب طاعت اے عزیز
در جنت قرنس کہ گفتم یک ماہ این بیچارہ را داشتند چنانکہ خلق پنداشتند کہ موت حاصل آمدہ است
پس باکراہ تمام مرا بہ مقام کون و مکان فرستادند کہ مدتے دیگر دران مقام بودم درین مقام دوم
ذنبے از من در وجود آمد کہ عقوبت آن ذنب روزگارے چند گشیدم نہ بینی کہ بہر این ذنب کشتہ شوم
چہ گوئی کہ آن کس کہ عاشق را مانع باشد از رسیدن بمعشوق بہ بینی کہ چہ بلا آرد و درین معنی
این بیچارہ را دردے اشارہ است با او کہ نمی دانم کہ ہرگز درمان یابد یا نہ ہرگز دیدہ کہ کسی درد

اگر سخن از ایاز گوید و این گوید کہ محمود با ایاز گوید دیگران گویند گان بر آرد قولہ کہ مجنون لیلیٰ را چہ بود با ہم
قاضی جملہ بالا بیان کردہ ایم چند سطرے بالا بخوان بہ بین قولہ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْ اَنْقَضَ
ظَهْرَكَ ہمان مغفرت ذنب کہ لِیَغْفِرَ لَكَ اللہ موضع وزر نہاد و این ذنب دوئی و منع او رفع
دوئی قولہ کمال و رفعت یافتہ آرے اگر آن دوئی بودے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ چہ معنی داشت
رفع و ذکر را چہ معنی بودے قولہ اَنَّ اللہ لینفع العبد بالذنب صافی و مودیدن لُ اللہ
سیئاتھم حسنات چون تبدیل سیئات بحسنات شرعی یا ہر چہ سیئات بیشتر باشد حسنات بیشتر
باشد نفع بندہ بذنب آمد و قاضی برائے آن آوردہ است کہ این ذنب فوئی مرد را صاحب ذوق و شوق
و طالب واجد کرد در فقے و وجاہتے او را و او پس نفع بالذنب شد قولہ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ سوئے و شب
بردنوچہ میگوئی محبوب شب بردن نہانی بردچہ مقصود جز کارے نہانی کہ نہانی و چیزے
کہ کسے دیگر مطلع نباشد کہ او را رسد شب بردن محمد و شب بردن گنہ محمد شد محمد و نسبم او بردن و شب بردن و ہمہ
چہ معنی داشت قولہ محمود با ایاز می گوید یعنی خدا با محمد چنین فرمودہ است اگرچہ بندگان من

Marfat.com

معشوق دارد و با این ہر دو خود را نگہداشت کہ اگر با او باشد این دیگر خونش بریزد و اگر آن دیگر باشد ہمچنین الیعزیز نگر ہرگز عاشق خدائے و مصطفی علیہ السلام نبودہ و آنگاہ ابلیس ہمہ را درین میان وسوسہ کردہ است از زبان او این بیت ہا گفتہ نظم

در فکر سر زلف تو بیچارہ شدیم — در قہر و در چشم شوخت آوارہ شدیم
از ناپاکی طبع خون خوارہ شدیم — ما نیز بہ طبع خویش غم خوارہ شدیم

اگر این در برادر یا ان او باشد چہ گوئی درمان یابد یا نہ ہر کرا و عالم ابلیس رنجور و خستہ کند و عالم

بہ عین حقیقت و بکشف سر مستعد و مطلع باشد خدائی نماند کار بہ بیکاری کشد خدا تو مے دگر را بیافریند کہ ایشان بہ صفت ذنب دوئی باشند تا کار خانہ رد و قبول و ہجران برجا ماند قولہ یک ماہ این بیچارہ را بداشتند قاضی می گوید یک ماہ مرا برین حال کہ خود را نمی بینم و خود را درون نرفتہ مے یابم و این صفتے است کہ مردم را دو سہ حال پیش آید بیک حال آن باشد کہ از جملہ ارادات و اختیارات فارغ شود تا آنکہ از حرکات و سکنات ہم بماند صوفی میان ما بود او را یک ساعت برین حال داشتہ بود ند این چنیں ذہول را مردمان موت نامند و این گمراہی تمام است خود را خود بینند بدرفتہ باشد و از انجا پیشتر بروند کہ خود را با دے یکے می بیند و درین مقام گہے دیگر دیدہ است کہ با او ہم یکے است یکے از میان رود آن گہے دیگر بود او را باز گردانید یعنے او را بدو باز داد ند تا کشتہ پرکالہ پرکالہ گردد و اگر ہم بران بود سے ذہولے بود سے و مردمان موت دانستہ بود ند این کشتن پیش نیامدے قولہ اگر با او باشد این دگر خونش بریزد مثالے ہیچ محالے است قاضی میگوید اما تردد در فنا و بقا ضد آن احوال گہے باخود دہد گہے او را از وے بردن این را دو معشوقہ نام نہاد و ولی خونش ریزد قولہ عاشق خدا و مصطفی بود عاشق خدا و مصطفی کسے نیست ہر کہ عاشق مصطفی عاشق خدا است و ہر کہ عاشق خدا عاشق مصطفی است اما از خدا بہ مصطفی از مصطفی بخدا رفتن این را و عشق بیان نمی کند صورتے می دارد اما اگر صورت را با معنی یکے گوئی عشق محمد با خدا باشد و عشق خدا با محمد باشد و از خود بخود رفتن و از بود آمدن این ہمہ ابیات است قولہ اگر این در را

Marfat.com

محمد او را شفا حاصل آید زیرا کہ کفر رقم فنا دارد و ایمان رقم بقا تا فنا نیاشد بقا نیابد بہر چند فنا درین راہ بیشتر بقا درین راہ کامل تر از فنا و بقا این بیت ہا بیان میکند رباعی

گر خالِ خدد چشمِ تو کافر باشد — این جان و دلم درد مجاور باشد
شرط است اگر زلفِ تو بیداد کند — ما را صنما لب تو داور باشد

اے دوست مقامے ہست کہ سالک دران مقام باشد بر خطر باشد کہ المخلصون علیٰ خطر عظیم

مقام و مراتب

این معنی باشد و آن را مقام بالیت و ہوا آرزو توان خواندن نہ با تو گفتم کہ ہوا جان نفس تست تا ازین عالم ہوا درخت بیخودی و بے بالیتی بہ صحرائے الٰہی نیاری از خوف نجات نتوانی یافت و اما نتوان خواندن

مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى گفت ہر کہ قدم از عالم ہوا بدر نہاد قدم در بہشت نہاد پس درین بہشت بجز خدائے تعالیٰ کسے دیگر نباشد شیخ شبلی رح گر ازین جا گفت مَا فِي الْجَنَّةِ اَحَدٌ سوی اللہ الیہ یزنشیخ سیاوشش با ما گفت امشب

درمان او باشد ہر چہ در دے افتادہ است در دو ہم طلب ماندہ است علی العموم رنجور و کشتہ شدہ است چون ازین بآ عالم محمد یعنی سکر و صحو دست دہد ازین درد شفا یابد از و باز ماندن کفر است و دوئی از و باز ماندن است دفنا و بقا را اعتبار کردن عین دوئی آمد پس کفر را ہم فنا گویند و ایمان را ہم بقا و ایمان عبارت ازان آمد کہ فنا با بقا یکے شد و ہم بود فنا و بقا از میان خواست ہر چہ بقا بیشتر آید کامل تر باشد بقا فنا باشد فنا ست بقا فنا ست و بقا بقا این ہمہ در عبارت قاضی متضمن می شود و این بیت ہا ہمان معنی دارد گفتیم قولہ والمخلصون علیٰ خطر عظیم آنچہ قاضی گفت نہ قبل از نعت ابلیس و وصف محمد آن را گفت این ہمہ مقام پر خطر است این سخن بران تطبیق داد و اما مخلص آن بود کہ در دو مقام نہ زود قولہ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى بدان ماند نزدونش نبود

نَقِيضَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ وَلَا يَرْتَفِعَانِ ہر چہ جز خدا در فہم محققان آید آن ہوا ست پس چون نفی شد ثبوت ہمان یکذات باشد اما مردمان آن را ہر چہ مہوی نفس باشد ہوا گویند و محققان بران کہ ما گفتیم و قاضی ہمان ذات گفت کہ چون ہوا رفت دو مرد با خدا یکے گشت خوف ازمیان برخاست قولہ مَا فِي الْجَنَّةِ اَحَدٌ

Marfat.com

مصطفےٰ علیہ السلام را در خواب دیدم کہ از در در آمد گفت عین القضات ما را بگوے کہ ہنوز ساکن سرائے[۱۲۱] سلوت سکونت الٰہی نہ شدہ گو یک چند ے صبر کن و با صبر موافقت کن تا آنوقت آید کہ ہمہ قرب باشد ما را بے بعد ہمہ وصال باشد بے فراق چون این خواب از بہر ما حکایت کرد صبر این بیچارہ از صبر ببالید و ہمگی در گفتن این بیت ہا کہ خواہد آمدن مستغرق شد چون نگاہ کردم مصطفےٰ علیہ السلام را دیدم کہ از در در آمد و گفت کہ آنچہ با شیخ سیاوش گفتم شیخ سیاوش بیداری یافت از نور مصطفےٰ علیہ السلام نصیبے شعلہ زد از ان نصیب ذرّہ بر و آمد در ساعت سوختہ شد خلقے می پندارند کہ سحر و شعبدہ است و ریغا جائے کہ مصطفےٰ علیہ السلام با محبان خدا جمع آید چون منے و چون تو سے آن جا طاقت چون دارند اکنون آنچہ این بیچارہ را با مصطفےٰ علیہ السلام رفتہ شمہ از ان از شما دریغ ندارم و ریغا اے محبان من ہر کہ مستمع این بیتہا آمد امید وارم کہ از آنہا باشد کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ خلعتے بہ ازین خواہی کہ در محفل محمدی[۱۲۲] از زبان من این بیت ہا بشنو العزیز اگر روزے گوئی خداوندا آنچہ این بیچارہ را دادی ما را نیز

سوی اللہ تعالیٰ چو جز خدا را شعلی وجودے نہ دید و جملہ وجودات را ہیچ ہا فی و آنجہا فی ہمہ بہ نسبت وجود موجود یافت بہ ضرورت این سخن گفت ما فی الجنۃ احد سوی اللہ تعالےٰ و کذلک الدنیا گفتہ اند ان للہ تعالیٰ جنۃ لیس فیہا حور ولا قصور عبارت ہم ازین ہست است قولہ شیخ سیاوش ما گفت محمد با سیاوش این رمز کرد کہ عین القضات ہنوز در دو[۱۲۰] کفر ایمان ماندہ است چنانکہ ذکر با کرد قولہ ساکن سرائے[۱۲۱] سلوت الٰہی نہ شدہ ایم سرائے سلوت آن است کہ اطمینان و قرارے آنجا دارد و جز یک وجود را وجودے دیگر تصور نیافتند قاضی بتدریج و مرتبہ ترقی می کرد و شوق بر وغلبہ کرد و ارادت شوق او مثل بہ مثال مصطفےٰ گشت شعلہ از شعلات وحدت برجان آوردہ در ساعت سوختہ شد و درین سوختگی آن سلوت یافت کہ سیاوش بدان اشارت کردہ ہمین[۱۲۳] قاضی سحر و شعبدہ می نامد بودن بہ صورت دیگر نمودن ہستی دیگر در حقیقت چیزے دیگر ہر آئینہ شعبدہ و سحر گویند قولہ خلعتے بہ ازین خواہی[۱۲۴] قاضی میگوید بدین سخنان من

Marfat.com

نصیب کرامت کن چہ گوئی مار و انداریم چنانکہ امروز بہ گفتن از شما دریغ نداشتم فردا از علم
وحقیقت آن دریغ نداریم اے دوست عسل بزبان راندن دیگر باشد و عسل دیدن دیگر عسل خوردن ۱۲۲
دیگر اکنون این بیت ہا را گوش دار تا تو نیز طولی شوی یا باشد کہ آنچہ با ما خواہند کردن ترا نیز نصیبے

دہند تو پنداری کہ قتل در راہ خدا اندوہ آمد و بلا باشد قتل در راہ او بخشیدن جان آمد چہ قتل در راہ ما جان آمد
گوئی کسے دوست ندارد کہ جانش عزیز تر آن روز کہ سرور عاشقان و شہید ارباب عرفان
حسین منصور رحمۃ اللہ علیہ را بر دار کردند شیخ شبلی رحمۃ اللہ گفت آن شب مرا با حق تعالیٰ مناجات
افتاد و گفتم الٰہی متی تقتل المحبین فقال الی ان اجد لہ الدیت فقلت یا رب و ۱۲۵
مادیتک فقال لقائی وجمالی دیت المحبین دانی کہ چہ می گوید گفت گفتم بار خدایا محبان
خود را تا چند کشی گفت چندانکہ دیت یابند گفتم دیت تو مرا و را چہ باشد گفت جمال و لقائے
دیت ایشان باشد ما کلید سرے از اسرار بدو دادیم او سر ما آشکارا کرد ما بلا در راہ او نہادیم

اعتقاد کن و گفتار مرا بپذیر دل بدار تو از ان از خدائے نصیبہ طلب چنانکہ در دنیا در گفتار دریغ
نداشتم در آخرت ہم ترا نصیبہ شود قولہ عسل خوردن دیگر این جا سخن گویم عسل بزبان راندن دیگر
باشد و واقعون عسل کہ از مگسان است وچونہ شہد و بچہ شہد دیگر باشد خوردن عسل دیگر و اینکہ عسل حکایت
کنی و عسل در دہن تو باشد این چیزے دیگر اگر مردم متحقق در بیان مقامات تحقیق برین صفت
باشد کہ عسل در دہن باشد و ارشاد و ہدایت بدین کنند بذوق خویش این ہدایت و ارشاد
محققان است قولہ قتل در راہ ما جان آمد اما قتل جانان باشد جانان بجائے جان آمد آن قتل ہمی جان ۱۲۴

باشد رباعی از درد منال چون دوائے تو منم — بیگانہ مشو چو آشنائے تو منم
گر بر سر کوئے عشق ما کشتہ شوی — شکرانہ بدہ کہ خون بہائے تو منم

این کہ قتل را مختار جان کرد مراد این است قولہ الٰہی تقتل شبلی را خدا گفت تا کجا محبان را کشی یعنی موجب ۱۲۵
کشتن تو محبان را چیست این کشتن کجا منتہی شود مقصود کشتن تو چہ باشد گفتا آنجا کشم کہ برائے او دیت باشم

Marfat.com

تا دیگران سر ما نگهدارند اے دوستان در سر چه داری سر آن داری که این سر
در بازی تا او سر تو شود و در بیاید هر کسے سر آن ندارد زود باشد تا روزے چند دیگر عین القضات را
بینی که این توفیق چون یافته باشد که سر خود را فدا کند تا سر او را یابد من خود می دانم که کار من چون
خواهد بودن اما اے عزیز این بیت ها را شعور باید

چندان ناز است در عشق تو در سر من — کاندر غلطم که عاشقی تو بر من
یا خیمه زند وصال تو بر سر من — یا در سر من غلط شود این سر من

اے عزیز این بیت ها که گفتم از برائے شوق مصطفے علیه السلام گفتم که وعده کرده ام به گفتن
هنوز خود نه گفته ام زیرا که سودا مرا چنان بیخود و شیفته میگرداند که نمی دانم که چه میگویم و مرا
از سر سخن یکبارگی می برد و بعاقبت هنوز من قدیم ترمی آیم و او با من کشتی می گیرد که تا خود کدام
از ما افتاده شود اما این همه میدانم که من افتاده شوم که چون من بسیار افتاده اند

یعنی تا ایشان مستحق رویت شوند و رویت ایشان لقا و جمال من چون ایشان کشته شوند یعنے از
بیرون است خود بروند و با خود نمانند جمال مرا ایشان مشاهده کنند ترجمه که قاضی گفت از بیان ما بیرون نیست
قوله تا دیگران سر ما نگاه دارند این سخن زیادتے درمیان نهاده است با لا نسبتے ندارد
اما اگر گویم فتنه مقابله افشائے سر او دانستن سر از و بود چو او را بمقابله آن کشم آن بیگناه را یدے
و هم و پنداو چه باشد لقائے جمال ما بود قوله تا سر دوری باشد عجب سروری است که
من و مائی مراد دارد و یا سروری طائفه خود هر دو سخن بنزد محققان چیزے خیر است اما
قاضی دیوانه مثل آن کلمات گوید این بیت ها که قاضی گفته است و معنی این را فرموده بالا مرتب
گفته است و این رباعی از ان احمد غزالی در سوانح گفته است و همین معنی را آن جا بیان کرده است
قوله هنوز نگفتم می باید دانست هر که ضعیف بود با حریف مقاومت کردن نتواند همو افتد باد او غیب و باصادم حق کرا مقاومت
میسر است مگر او بخود قائم دارد و آنکه قاضی میگوید که من نیافتم تا نکه خود افتد مقاومت با او بدی کند چون افتد هم بد و افتد ۱۲

Marfat.com

سودائے عاشقی نماند سودائے عشق باقی باشد اکنون گوشدار این بیت ۱۳۰ بالشنو کہ بسیار نکتہ ہا

ازین بابی نظم

کے بود ۱۳۱ جانان کہ آتش اندریں عالم زنیم — ملت کفر و مسلمانی بہم برہم زنیم
دانگہے از جنت و فردوس و دوزخ بگذریم — خیمہ جان از برون کون و مکان محکم زنیم
پس نشینیم با تو و با تو ہمی شربت خوریم — کم زنی را پیشہ سازیم و کمی را کم زنیم
پس دل و جان را غذائے حسن روئے تو کنیم — وین غمان عشق را از بیغمی برہم زنیم
از وجود وصل تو تا فرد و یکتائی شویم — پائے ہمت بر دو عالم نیز بر آدم زنیم

اے دوست بنگر کہ مصطفے علیہ السلام عذرستان دیوانہ چون خواستہ است آنجا کہ گفت ان اللہ لا یؤاخذ العشاق بما صدر منہم گفت انچہ از عشاق در وجود آید بر ایشان نگیرند زیرا کہ ہر کہ چیزے گوید و یا کند با خود باشد و با اختیار خود کند اما عاشق بے اختیار باشد انچہ عاشق کند بے مراد او در وجود آید و بے اختیار او صادر شود اے عزیز چہ گوئی ہرگز خواندہ کہ چون ۱۳۲ از دوزخ بدر آیند پس ایشان را پاک کردہ باشند و چون در بہشت شوند ۱۳۳ ہیچ مواخذہ نباشند

قولہ سودائے ۱۲۹ مرد سودائی و مرد عاشق نماند ولیکن عشق و سودا ہا ماند یعنی معشوق ماند و عاشق نماند زیرا کہ عشق صفتے است قائم بہ حسن معشوق و حسن معشوق رفتنی نہ عشق او رفتنی نہ قولہ گوشدار این بیت ۱۳۰ وعدہ کردہ بود این آن ابیات است قولہ کے بود ۱۳۱ جانا یعنی طالب را نہ مطلوب کفر نہ مطلوب اسلام و نہ بیم دوزخ و نہ امید بہشت او کسے را میخواہد بہر چہ او دست دہد بہشتش ہمان و دین او ہمان پس کفر و اسلام را بہم زدن این معنی باشد قولہ چون ۱۳۲ از دوزخ بدر آیند این دو معنی احتمال دارد چون از دوزخ بگذرند زیرا کہ دوزخ ہمہ را یک گندے ہست چون از و گذشتند ہر آئینہ جائے مواخذہ نماند و حلم از ایشان خود خواستہ است دیگر قومے را بعذر گناہان ایشان در دوزخ اندازند و بعد ازان پاک شدہ در بہشت در آیند قولہ ۱۳۳ پاک کردہ باشد چہ ایشان گذرند میان او شوند و آتش ایشان را حکم پاکی کردہ باشد گر ایشان نگردد بر این چنیں مواخذہ نبود ۱۲

Marfat.com

وظلم تکلیف گردد ایشان نگردد این خود بہشت عموم باشد الیعزیز چہ می شنوی اما آتش دوزخ چنان دانی
کہ چہ باشد ندانی کہ آتش دوزخ محبان عشق خدا باشد تبارک وتعالے مگر ازان بزرگ نشنیدہ کہ گفت
العشق عذاب اللہ الاکبر گفت عذاب اکبر عشق خدا میدان مگر بسملی از ینجا گفت العشق نار
تقع فی القلوب فاحرقت ما سوی المحبوب الیعزیز اگر خواہی کہ دوزخ محبان را بدانی وعذاب
اکبر بشناسی آیت ولنذیقنهم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر گوش
باید داشتن کہ عذاب اکبر کافران را باشد کہ او خود را بدیشان نماید آنگاہ آتش عشق و
شوق نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ در دل ایشان افگند پس ازان

قولہ این بہشت عموم باشد اما دوزخ محبان دوزخے خاص است کہ آن آتش عشق ومحبت در دل
ایشان می سوزد قولہ العشق عذاب اللہ الاکبر عذاب اکبر عشق خدا میدان زیرا کہ آتش بدین است
وآتش اکبر عشق بر دل چون عذاب در دل باشد بالاترین ہمہ عذاب ہا باشد وہر کہ بعذابے گرفتار است
بتحمل کہ سلوتے شود وآنکہ بعذاب عشق گرفتار شود قابل نجات نیست ہیچ وقتے معشوق ہمرا خود نیابد
وہیچ گہے خود را بہ انتہاے مراد رسیدہ نہ بیند وہیچ وقتے از وصال او سیر نہ گردد واگر خود وہم افتد
کہ معشوق با کسے دیگر سروکارے دارد خود این بلائیست کہ گفتن نمی آید واگر زمانے فراق اتفاق خود آن
بلائے دیگر است ودر عین وصال وہم فراق ہم می باشد چہ گویم اندازۂ گفتار نیست ہمان مسکینان دانند
کہ بکدام بلا گرفتار اند جلال رومی علیہ الرحمۃ جائے گفتہ است دیوانہ بکوی گوید ببیت

ہزار محنت و درد و بلا و نامش عشق ہزار رنجش جور و جفا و نامش یار

قولہ العشق نار یعنی بدان عشق مانند چنانکہ آتشے باشد کہ در موضع افتد ہمہ چیز را بسوزد مگر زنکہ او
سوختہ نشود خلاصۂ آدمی قلب است خلاصۂ قلب محبوب اوست ہر چہ در قلب ماسوی المحبوب
است آتش او را بسوزد جز محبوب کہ او قابل سوختن نیست کہ او بر مثال زر است قاضی ابن می گوید عذاب
در عشق چیست کہ ہر یکبارے تجلی شود پس آن محبوب گردد بدان طلب آتشے کہ دارد آن عذاب
ایشان وآن دوزخ ایشان باشد چنین ہم ہست با وجود آنکہ حجاب نباشد آتش عشق در دل باشد

Marfat.com

از ایشان محتجب شود و ایشان محجوب مانند این دوزخ کَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَئِذٍ
لَّمَحْجُوْبُوْنَ[۱۳۸] این دوزخ را گواہی میدہد العزیز سلیمان علیہ السلام چرا گفت مرہدہد را
ووعدہ عذاب کرد تَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَالِیَ لَآ اَرَی الْهُدْهُدَ آنجا گفت
لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا[۱۳۹] شیخ ما گفتے لایتلینہ بالعشق ثم لایذیقہ
بالفراق عن المشاهدة ہرگز دیدہ کہ ہدہد جان تو یک لحظہ[۱۴۰] از حضرت زبوبیت
خالی بودہ باشد تا غیرت الٰہی با تو این آیت بگوید لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا العزیز
باش تا مسلمان شوی آنگہ بدانی کہ غیرت الٰہی چہ باشد مصطفےٰ علیہ السلام را ببین کہ ازین
آیت چون بیان می کند اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یغار المسلم[۱۴۱] ملبس المسلم علی نفسہ این کلمہ را خواہی
شنیدن کہ قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ[۱۴۲] اگر با آتش دل ابراہیم
این خطاب نہ کردندے آتش دل ابراہیم شعلہ بزدے کہ ہرگز درون و بیرون جز آتش ندیدے
مگر کہ آن بزرگ ازین جا گفت کہ بار خدایا یک لحظہ مرا در دوزخ بگذار تا بیگانگان از آتش
دوزخ یک بارگی نجات یابند اگر ذرہ آتش دل مشتاقان بر آتش دوزخ رسد چنانکہ
کافران را عذاب باشد از دوزخ دوزخ نیز عذاب یابد از آتش دل ایشان حذر فرما[۱۴۳]

و محبت بدان بسوزد موجب آن گفتہ ام قولہ عذاب[۱۳۷] اکبر کافران را در تجلی احتجاب معنی ندارد اما
تحقیق و سخن این است کہ او تعالیٰ بہمہ صور و اشکال متجلی است با کافران بہ صورت قہر و عذاب
متجلی باشد ایشان ہمہ در عذاب باشند قولہ لمحجوبون[۱۳۸] یعنے او متجلی و ایشان را ہم تجلی او نیست
اگر فہم تجلی بودے اندکے تسلی شدے عارفان کہ از جادہ منحرف اند ایشان را ہم تجلی قہر شود و لذت
نظر ایشان برگیرند میدانند و می سوزند و میگویند این عذاب از جملہ عذاب بسخت تر است اگر فردا در
با عارفان دوزخی دوچار شود این سخن یگانگی مرا نیکو شناسی قولہ لایتلینہ[۱۳۹] بالعشق
تجملات عاشقان است کہ ارادت بحسب حال ایشان است کہ ایشان ہیچ بلائے بالاتر ازین
تجملات نمی دانند اگر بہ حقیقت باز آئی ہیچ دولت بالاتر از عشق نہ و ہیچ مصیبتے بالاتر از

Marfat.com

مومن فان نورک اطفی نارہ از نیجا دانم کہ ترا در خاطر آید شیخ ما را چون حالتے
رسد عذر وے نماید در حوض آب می نشیند چون کسے دست در آنجا میزند از گرمی آب دست
سوختہ می شود العزیز این آتش ہنوز مرید ما نشدہ آتش دل پیران فلانہی را کسے نشان نتواند
دادن باش تا بمقامے رسی کہ آتش دہند ترا کہ جگر حقیقت تو از حرارت آن آتش سوختہ
شود از عمر خطاب شنو کہ گفت در خانہ ابوبکر صدیق[۱۴۴] شدیم مرہمہ خانہ را پر از بوے جگر سوختہ
دیدم پیش مصطفیٰ آمدم و این حالت با او گفتم گفت اے عمر دست ازین بدار این مقام
ہر کس را ندہند عمر رضہ گفت در ہمہ عمر من مرا یک ساعت آرزو می باشد کہ جگر سوختہ مرا نیز دہند

بد انکہ فراق نیست قولہ ہد ہد[۱۴۰] جان تو نیکو میگوید اما ہمین فراق کنایہ از عذاب باشد بدان نہ آنکہ بواسطہ فراق ذبح
نشود ہمی فراق خود ذبح است قولہ ان اللہ یغار المسلم[۱۴۱] غیرت می کند بنابر مسلم یعنے نمی خواہد کہ مسلم
بغیر پردازد جز بہ و تعالے پس کو مسلم غیرت کند بر نفس خویش یعنے نخواہد کہ نفس او بجاے دیگر نہب کسے شود
قولہ قلنا یا نار کونی بردا[۱۴۲] اگر آتش ابراہیم خطاب نشدے کہ سرد شود آتش ابراہیم شعلہ زدے
وہمہ آتش ہا سوختے وہمہ آتش ہا نبت گشتے چنانکہ آن بزرگ می گوید کہ یک لحظہ مرا در دوزخ دہند من آنرا
دل خویش بدوزخ دہم آتش دوزخ رو بسردی آرد قولہ حبذا یا مومن فان نورک[۱۴۳] آن نور خلاصہ
نار است چون خلاصہ بگذرد افتد در نیست گردد ہر آئینہ تو بگذر تا آتش من کشتہ نشود قولہ در خانہ ابوبکر[۱۴۴]
از بندگی خواجہ شنیدم بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ بمقام برجوم کرد بعد ازان کہ در حکم او آمد از وے این
پرسید کہ ازین نکاح غرضے نداشتم جز آنکہ محرمیت میان شود از حالت ابوبکر پرسم او گفت تا ثلث
شب بہ حضرت رسول اللہ علیہ السلام بودے از انجا باز گشتے قدرے بمن مشغول شدے پس آن در
صحن خانہ مشغول شدے بوے خوش ساختے کہ از مشک و عنبر و گلاب و غیر آن بودے احساس نتوان کرد
ہم شب بدان حال بودے چون صبح دمیدے آہے زدے بوے خاستے چنانکہ پرکالہ گوشت مردار را
بسوزند عمر چشم پر آب کرد و گفت کہ آن بوے جگر سوختہ او بودہ است این حکایت از مصطفیٰ شنیدہ باشد

Marfat.com

مرا میسر نشد اما ندانم کہ دران عالم خواہند داد یا نہ الیعنی بیزا بوبکر صدیق با این جگر سوختگی ہنوز می گفت یا دلیل المتحیرین زدنی تحیرا اگر کہ امام ابو اسحٰق اسفرائی ازین جا گفت کہ وقت نزع با او گفتند تراچہ آرزو می کند گفت اشتهی قطعة کبد مشویة گفت پارہ جگر سوختہ مرا آرزو می کند در لغا از جوش دیگ دل مصطفٰے علیہ السلام کان یصلی وفی قلبہ ازیز کازیز المرجل گفت جوش دل مصطفٰے علیہ السلام از مسافت یک میل بشنیدے باش تا بدانی کہ این کہ بشنید ابو بکر صدیق شنیدہ باشد اما باش تا این حدیث با تو غمزہ زند کہ ان اللہ تعالٰی یحب کل قلب حزین ۱۴۵ دانی کہ چون این حزن ترا قبول کند چہ گوئی این بیت ہا می گوئی رباعی

از عشق تو اے صنم دلم خون شدہ است — جان در طلب وصل تو بیرون شدہ است
لیلی شدہ مرا تو اے شاہد بت — جان و دل من عاشق و مجنون شدہ است

اے دوست دانی کہ این حزن از چہ باشد مگر از ان بزرگ نشنیدہ کہ گفت ہمہ مریدان در آرزوے ۱۴۶

این را بایں تطبیق داد اہل معرفت و اہل محبت را سوختگی ضرورت حال ایشان است آنچنان باشد کہ بر ظاہر قالب ہم افتد و آن از غلبہ قرآن در و سوزاوست عمر رضی اللہ عنہ از ہمین آرزو کرد رسول اللہ فرمود کہ این آتش بقلب رسد این بہر کسے نہ دہند ہم ازین گفت ابو بکر رضی اللہ عنہ یا دلیل المتحیرین زدنی تحیرا این تحیر سوختگی را زیادت ترکند دیگر ابو بکر ہمین سوختن جگر را آرزو می کرد مردمان پرسیدند چہ می خواہی گفت جگر سوختہ بریان کردہ مرا دہند قاضی این عنایت کرد و ہمین را شاہد آنکہ در نماز مصطفٰے بوے از جوش او چہ آواز خواستے کہ بدورے می شنیدند مردمان می گویند تا یک میل واللہ اعلم قولہ ان اللہ یحب کل قلب حزین ۱۴۵ یعنے این حدیث ترا ظاہر گردد قولہ دانی کہ این حزن چہ باشد و ہر از تے و ذوقے کہ در ایشان دہند جزانیت و دوئی نباشد یکے او را عبارت از فرد حقیقی کند او را از کہ لذت و از چہ لذت یا بد نفسے ما را از ما برند تا بہ و برخوردار گردیم و پیران بر ان باشند کہ ساعتے ما را بما دہند و خود و با ما باشند و ما را بما دہند این میسر نیست اگر ایشانند او نیست و اگر اوست ایشان نہ اند و جمع بینہما میسر نیست و ہر یکے را حزنے باد شد قاضی میگوید

Marfat.com

در آرزوے مقام حیران باشند جملہ حیران در تمنائے مقام مریدان باشند زیرا کہ حیران از مقام خود بیرون آمدہ باشد آنکس کہ بنحو دیگر باشد حظ و لذت چون یابد نگر کہ آن بزرگ از ین جا گفت کہ ہمہ عالم در آرزوے ایں اند کہ یک لحظہ ایشان را از خود بستانند و من در آرزوے آنم کہ مرا یک لحظہ گویند ایں کہ با خود باشد از بیگانگی و بنحودی او را نصیبے ندہند الغوث من خود کیم و با تو کی ایں سخن در حقیقت نمی گنجد و تو خود ہنوز جمال شریعت ندیدہ جمال حقیقت چون بینی اگر خواہی کہ ایں را مثالے بگویم گوش دار از پروانہ کہ عاشق آتش است او را ہیچ حظے از آتش نیست کہ او در آرزوے آنست کہ او چون خود را بر آتش زند بے خود شود از ہیچ پروانگی نیاید جملہ آتش شود چہ می گوئی آتش از آتش ہیچ بہرہ برگیرد و چون آتش نباشد پروانہ غیر آتش باشد

پیران ایں تمنا دارند کہ ساعتے ما را بما دہند تا ما ذوق و درد و طلب گیریم اکنون آن قابل نیست زیرا چہ رسیدہ نارسیدہ نخواہد شد و اگرچہ ایشان را بدیشان دہند آن طلبے و ذوقے کہ بود آن نماند این طلبے دیگر است و ران طلب چندان احتراق و اشتیاق کم است چشیدہ را می طلبد دیدہ را بازی خواہد اگرچہ طالب سخت باشد و لیکن آن سودا زودگی و آن عشقی مزاج کجا قولہ این سخن در حقیقت نمی گنجد و اگر این مراد دارد از حقیقت سخن نیست خود آرے این سخن در حقیقت نمی گنجد و اگر این مراد دارد و بدان علیم خطر است کہ در طریق حقیقت نمی گنجد این سخن از گفت و شنید خالی باشد قولہ جمال شریعت ندیدہ جمال حقیقت چون بینی اگر خواہی کہ ایں را مثالے بگویم گوش دار از پروانہ کہ عاشق آتش است او را ہیچ حظے از آتش نیست کہ او در آرزوے آنست کہ او چون خود را بر آتش زند بے خود شود از ہیچ پروانگی نیاید جملہ آتش شود چہ می گوئی آتش از آتش ہیچ بہرہ برگیرد و چون آتش نباشد پروانہ غیر آتش باشد

نسرود

یعنی این کامل است زود تر بنا شد و مرید را وقتے باشد نیکو مثال است اما این چنین بایستے پروانہ از دور حظ از روشنائی از نور شمع میگرفت و ہر چہ نزدیک تر می شد آتش شوق بروے غالب تر می شد و سوختہ تر میگردانید چون بہ آتش رسید ہمہ نار گور گشتہ او با خود دید نہ با آتش چہ ذوق اگر آن جرم پروانہ را تصور کنیم او دیگر گشتہ ہیچ ہست او آرزو برد کہ باز ازین دو طلب آید اندک سوختہ با کمال و تمام ہیں باشم این مثال بریں نمط درست تر افتد۔

Marfat.com

چہ بہرہ یابد از آتش این سخن نہ درخور تو باشد تو ہمہ روز سیگوئی۔

رباعی

عشق تو بسوخت اے صنم خانۂ دل — بشکست غم فراق پیمانۂ دل
در دانہ ز دیدہ زان روان کردستم — زیرا کہ ز من جدا ست در دانۂ دل

العزیز گر آن بزرگ از ینجا گفت کہ اگر سینۂ کمترین مورچہ بشگافی پندار ان حزن و عشق خدا از سینۂ او بدر آید کہ جہان را بر گرداند شیخ ما گفت شیخ عبد اللہ انصاری در مناجات خود این کلمات بسے گفتے کہ خداوندا با خودیم و خودی ما در خور تو نیست و تو بے مائی و بے ہای[150] و یاری تو در خور ما نیست البلاء موکل بالانبیاء ثم بالاولیاء این باشد یعنی تو کہ[151] با بلائی و بلاے تو در خود ما نیست و ما با ہوائیم و ہوے ما در خور تو نیست اما ہر چہ بر تن آید[152] آن عذاب باشد و ہر چہ بر دل آید بلا باشد تو پنداری کہ بلا ہر کسے را دہند تو از بلا چہ خبر داری باش تا بجاے رسی کہ بلاے خدا بجان بگیری گر کہ شبلی از ینجا گفت کہ بار خدایا ہمہ کس ترا از بہر لطف و راحت میجویند و من ترا از بہر بلا میجویم باش تا جذبہ من جذبات[153] الحق

---

۱۵۰ قولہ ما با خودیم و خودے ما در خور تو نیست و تو بے مائی تو در خور ما نیست و ہر دو کلام باعتبار است اگر خودی و مائی در میان نباشد تو خود خود باشی و انتہاے کار ہمیں باشد ۱۵۱ قولہ یعنی کہ تو با بلائی کہ ہیچ کسے را خود رہ ندہی و ممکن نیست کہ کسے بتو راہ یابد و با مبتلا بہواے خود از دو در گذشتن تو انیم و تو با این ہواکسے را بخود رہ ندہی تو خود یکی خود چنانکہ گفتیم بلاے سخت بر انبیا باشد بعد از ان بر اولیا مانند ایشان باشد ۱۵۲ قولہ ہر چہ بر تن آید عذاب باشد و ہر چہ بر دل آید بلا باشد عنایت من عند نفسہا ۱۵۳ قولہ از بہر بلا میجوئیم چون بلا عبادت است از نیست شدن طالب باشد ہر آئینہ طالب بلا باشد۔

Marfat.com

با تو کیمیا گری کند آنگاہ بدانی کہ بلا چہ باشد مگر کہ مصطفیٰ از ینجا گفت اِنَّ اللّٰہ یحبّ المؤمنین بالبلاء کما یحبّ احدکم الذھب بالنار می گویند ہمچنانکہ زر را آزمایش کنند با تش پیوستہ مومن را ہمچنان آزمایش کنند بہ بلا باید کہ مومن بداند کہ چندان بلا کشد کہ عین بلا شود و بلا عین او شود آنگاہ از بلا خبر ماند و دینا اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَۃً اَفْسَدُوْھَا این معنی باجماعتے است کہ عذاب را بلا خوانند و یا بلا داند این نا میگویند کہ اے بیچارہ بلا نشان ولادار و قربت با وے سرایت دارد و عذاب بعد است از بعد تا بقرب ببین کہ چند مسافت باشد این تبہا بشنو۔

نظم

ما بلا را بکس عطا نکنیم — تا ورا نام اولیا نکنیم
این بلا گوہر خزانۂ ماست — ما گہر را بکس عطا نکنیم

ت تا کز نماش زادیا
ما بہر کس گہر

قولہ باتو کیمیا گری کند آنچہ تو ئی ترا بداں نگذارند چیزے دیگر سازند تو خود را مس پنداشتی زر گر عشق حقیقت کیمیا گری کرد ترا از زر خالص ساخت و ہم مس کہ در تو بود آن را بدر کرد تو زر خالص بخلوص خود باز گشت این چنین کیمیائے ہست **قولہ** از را با آتش آزمایش کنند مقصود آن باشد آن ناریے کہ بر وے افتادہ بود بسوختہ گردد و مومن را ہمارہ بلا دہند تا خلوص بروید آید چیزے صبر کند رضائے دہند شکرے بجا آرد **قولہ** افسدوھا یعنی از انچہ بود گردانند چیزے دیگر کرد **قولہ** بلا نشان ولادارد اگر بلا نشان ولادار ذازین دو دست ہماں فہم شود حکایت گویند حسن بصری و ابراہیم ادہم و ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہم بر رابعہ بعیادت آمدند رابعہ پرسید علاقہ محبت چیست حسن گفت یس بصادق فی دعواہ لم یصبر علی ضرب مولاہ رابعہ گفت این سخن چیزے نیست نشان دوئی دہد ذوالنون گفت لیس بصادق فی دعواہ من لم یتلذذ بضرب مولاہ رابعہ گفت نیکو سخنی است اما از دوئی بیرون نیست سلطان ابراہیم گفت لیس بصادق فی دعواہ من لم یتلذذ بضرب مولاہ رابعہ گفت نیکو سخنے است اما از دوئی بیرون نیست گفتند اے خواہر تو چہ گو گفت لیس بصادق فی دعواہ من لم یشعر فی ضرب مولاہ ہر یکے حکایت

Marfat.com

از آن بزرگ شنیدہ کہ گفت لیس بصادق فی دعوی العشق من لم یتلذذ بضرب المعشوق ہر کہ جفاے معشوق نکشد قدر وفاے معشوق نداند ہر کہ فراق معشوق نچشد لذت[۱۵۸] وصال معشوق نداند ہر کہ دشنام معشوق نکشد لذت لطف[۱۵۹] او ندانداز معشوق دور باشد معشوق[۱۶۰] از بہر ناز باید نہ از براے راز۔

بیت

گر دوست مرا بلا فرستد شاید کین دوست نخود ز بہر بلا می آید

از فنا ے و بقائے کرد ما را بعد حکایت از فنا دنیتی کرد و گفت **قولہ** لذت وصال معشوق نیابد امر اضافی است فراق مقابلہ وصال است و فا مقابلہ جفا بے آنکہ فراق باشد در وصال لذت ہست اما کمال لذت وقدر شناس وصال آنگہ شود کہ بعد فراق باشد چنانکہ گفتہ اند۔ **بیت**

دو دوست باز شناسند قدر صحبت را کہ مدتے بجریدند و باز پیوستند

قولہ ہر کہ دشنام را لطف نداند دشنام معشوق تخصیصے کند عاشق را از مراد نزدیک میاند و عاشق را چہ ے دو ضعے نہادن کہ او را در ورطہ بدشنام آوردہ است اگر این معرفت در عاشق نباشد علے ہذا آن عاشق معشوق نیست از حکایت معشوق دور باشد **قولہ** معشوق از بہر ناز باید معشوق ناز کند عاشق ذوق ناز گیرد ناز منع وصال را بصورتے و مئیتے کہ حکایت از صد وصال خالصہ کند در اثنا ے وصال تازہ نماید کہ عاشق را ہیچ لذتے در وصال ازاں بیشتر نباشد این دریا ے عظیم الغور است دو مثال نمودہ ام تو بدین قیاس کن عشق بازان و ناز کشان دانند کہ ناز چہ لذت و چہ ذوق دارد این دو مثالے گفتم اگر این را نہم کنی دانستم ہر جا کہ ناز بازی است تو نہم آن داری اما راز با ہر کس نتوان گفت ہمان شخص کہ از وامن باشد مردہ ماندہ است از درماندگی میخواہد اندوہ دل خود یا کسے بگوید یا ذوق اندوہ چنان پر شدہ است کہ تا بہ لذت ندارد می خواہد یا کسے بگوید بلاے دوست

Marfat.com

ایغوبز اول حرفے کہ در لوح محفوظ پیدا آمد نقطہ محبت بود پس نقطہ با با نقطہ نون متصل شد محنت گشت مگر کہ آن بزرگ از بیجا گفت کہ در ہر لطف صد ہزار قہر تعبیہ کردہ اند و در ہر راحت[۱۶۲] صد ہزار شربت زہر آمیختہ اند **ایغوبز** او چندان عربدہ کند با بندگان خود کہ بیم باشد کہ دوستان او پست و نیست شوند و با این ہمہ جزایشان خطاب نباشد یا ایہا الذین اٰمنوا[۱۶۳] اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون این صبر آنگاہ توان کردن کہ صابر تخلق یابد بصفت صبر خدا کہ یک نام او این است الصبور مگر کہ این کلمہ نشنیدہ کہ با او گفت تخلقوا[۱۶۴] باخلاقی وان من اخلاقی الصبور

از ین بالاتر نیست کہ وصل او دست بر ادنیا نہند و این صفت را نازی نامند **قولہ**[۱۶۱] نقطہ با نقطہ نون متصل شد ہر دو تصحیف اند محبت و محنت کاتھا اخوان توامان ہر جا کہ یکے خیمہ سازد دوم را پیش از ان گوئی مقرر و متقرر بود محبت بے محنت ہرگز بنا نشد اما محنت بے محبت بسیار باشد **قولہ**[۱۶۲] در ہر راحتے ہزار شربت زہر است لطف او قہر او قہر او لطف او ازین جا ست آید کہ راحت زہر است و در زہر راحت آرا ضافت گیرند یک صفت واحد بر یکے قہر باشد و بر یکے لطف آفتاب را حساب کن و ابر باران را و ان دگر شخص را چہ شربت شیرین خوش کام کند و او بدان خوش شود کہ ہے لطفے در باب من شد و ندانند کہ شربتے خشنود کردنہ چنانکہ او را شکر دہند از وجود حقیقت محرومش گردانند در قہر لطف ہم بدان چنانکہ در لطف پیدا شدہ است بجاے ہزار قہر گشتہ است زیرا چہ از مطلوب باز ماندہ است انیکہ عربدہ می کند ہمیں عربدہ می نماید کہ تمام شمارا دادہ ام و در واقعہ ذرہ از خود بکسے ندادہ است **قولہ**[۱۶۳] اصبروا وصابروا آوے با دوستان ہمین است کہ ہر چہ کنم کنم

رسید فسمارا رہ آن است کہ ہمہ بکشید و درین کوشش رہ بمن نرسید **قولہ**[۱۶۴] تخلقوا باخلاقی باخلاق اللہ و رسول اللہ علیہ السلام فرمودہ است یکے از تماہاے او صبور است پس صبر ما و متوان کردن جز بہ تخلق بصبر او و دوہم ہمیں است کہ متعلق باخلاق من شود یکے از اخلاق من صبور است و تو صبوری باش

وَاصْبِرْ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا زیرا چہ تو بفیض اعین ما صبر میکنی۔

Marfat.com

الیعز یعنی از صبر و صبور چہ تواں گفت فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا باجہانیان
این ہمہ بگزرد ۱۶۵ است اے دوست دانی کہ شکر این مقام چہ شد سالک چون بنیابت
این خلعت شود چندان شکر بر خود واجب بیند کہ خود را قاصر بیند از شکر این نعمت
وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا شرح این شکر میکند کہ چون خود را محو بیند در بیان
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ندا در دہند از عالم الہیت کہ
باخود اکنون بدیابت ۱۶۶ تو از تو شکر کنیم و شکر خود بجائے شکر تو محسوب داریم بگریکے از ناحیہ
او شکور دیگے حمید بجز او نہ یعنی جز نفسہ بنفسہ شکور است کہ ترا شکر کند بنیابت تو العزیز
مگر کہ آن بزرگ از اینجا گفت شکرت الرب بالرب و تو قدر این کلمہ چہ دانی قدر
این کلمہ کسے داند کہ حرفت دلبری او را روئے نمودہ باشد در عالم غیب یا دوستے
از دوستان خود گفتہ از تو بحقیقت ثنا گراوست پس شکر الرب بنفسہ بنفسہ ۱۶۷ هو الشکور
این شکر روح باشد شکر قالب او عبارت این باشد کہ مصطفیٰ عرض میکرد اذا قال العبد ۱۶۸
الحمد للہ ملأ نورہ الارض و اذا قال ثانیا ملأ نورہ السموٰت و الارض از شکر زبان و
قالب آسمان و زمین پر از نور می شود این چہ شکر نعمت است

قولہ ۱۶۴ مقام چہ باشد شکر و بیان او از کجا افتاد او ما در ضمن صبر شکر ہم گفت **قولہ** بنیابت ۱۶۶ تو تا
تو شکر خود کنیم ہر کہ شکر میکند بیقین او ہم شکور میگردد پس او در تخلق بخلق او شدہ است علی ہذا صبر ہم
و قاضی این را بنیابت تمام نہادہ است **قولہ** ۱۶۷ الحمد لنفسہ بنفسہ چنانکہ شکر خود خود گفت حمد خود ہم خود گفتہ است عرفت
ربی بربی و شکرت الرب بالرب شکر بنفسہ بنفسہ معنی باشد **قولہ** ۱۶۸ اذا قال العبد الحمد للہ الحدیث این
شکر را بگذار و دلیل شکر قالب تا اللہ اعلم بحقیقت بران دلیل کند کہ این بگوید بندہ حمد گوید آن کہ
حمد خدا است پس حمد نفسہ بنفسہ باشد بنچہ ارض تالب منور گردد دوبدوم حمد سموات و ارضین را شامل بشوند و آنچہ
میان سموات و ارضین سیوم باشد آنہم راست و گفتہ است چنان است
اما چون شکر خدا باشد ہر آئینہ بہمہ جہان با نور و صفا بود۔

Marfat.com

خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ بباشد دانی کہ این ہمہ سالک
را بکجا روے نماید کہ بدان مقام رسد کہ حسین منصور گفتہ اذا اراد اللہ ان یوالی
عبدا من عبیدہ فتح علیہ باب الذکر ثم فتح علیہ باب القرب ثم اجلسہ علی
کرسی التوحید ثم یرفع منہ الحجب فیراہ بالمشاهدة ثم ادخلہ دار الفردانیة
ثم یکشف عنہ رداء الکبریاء ویری الجمال فاذا رفع بصرہ علی الجمال بقی بلاهو
فحینئذ صار العبد فانیا بالحق باقیا بوقوع فی حفظہ سبحانہ وتعالی ویری
من دعا وحی لنفسہ ہرگز ندانی کہ چہ میگویم باش تا رسی وبینی تو خود ہنوز در خانۂ
بشریت مقیم شدۂ در دست ہوا و نفس گرفتاری این مقام را چہ باشی اینجا تر اور
خاطر آید کہ تو ہیز در بشریت مقیم شدۂ اگر خواہی کہ بدانی از ناصر الدین باز پرس وقت
بود کہ در آمدے یا جماعت از محبان و درین حالت کہ مرا بودے وقت بودے کہ

قولہ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ مَا فِي الْاَرْضِ ہم بدین معنی ربطی یابد حسین منصور می گوید و قاضی بر گفتار او این کلام را
می دہد ختم ہم بر بن معنی باز می گردد کہ بندہ بحق فانی شدہ بحق باقی گشت پس مراد و مرید مقبول باشد و مردود بود و بر این
جملہ در ہمہ حالات در حضرت خدائے بود چوں خواہد خدا را با بندہ عقد مقالات کند رہ حضور او را نماید پس آن
در قرب بروے گشاید و آنگہ در مقام توحید او را قرار دہند کہ آن عبارت از نشاندن بر کرسی است حجب را برگیرد ہوائے
بندہ را نیست گرداند و قرار بر کرسی توحید آنگہ میسر است چوں ہوا ہا رفت جمال خدا مشاہدہ کند پس آن در مقر
فردانیت در آید کبریاء او پردۂ جمال از میان بر کند چون نظر بر جمال ذات افتد او بہمہ خود بماند باقی باشد بر بن صفت
کہ بندہ بر بن نمط او این او نہ او و این نہ بندہ فانی گشت بحق باقی شد در ہر حالتے کہ بود در حفظ خدا باشد قولہ از ناصر
نصیر الدین باز پرس قاضی بر آن بودن شدن در بشریت این حکایت او در معنی من از بشریت برون شدہ ام ما این را از بشریت برون شدن
نمی گوئیم از بن ہا با ساکنان افتد و ہنوز سالک را از بشریت برون شدن دیر باشد اما قاضی بر آن میگوید کہ من چنان غائب بنودم و مرا
غائب می دانستند و کذلک بشریت ندارم و شمارا اگرچہ بشریت دران نماید عیسیٰ را انگشتند بردار نکردند لیکن ایشا

Marfat.com

مرا با خود نداد ندے مرا از چشم ایشان بپوشانید ندے کہ در آمد ندے وقت بود ندے
کہ بکماہ درین مقام بماندے چنانکہ مرا ہیچکس در نیافتے باش تا این آیت نزار دے
نماید کہ در حق عیسیٰ گفت وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ این ہمہ کہ یافت
بدان یافت کہ رفعت داده بود ندا و اَلْ[۱۷۱] بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ این معنی بود دریغا نمی یارم
گفت کہ عالمہا زیر و زبر شود سہل عبد اللہ را بینی کہ چہ می گوید گفت مصطفےٰ[۱۷۲] را علیہ افضل
من الصلوٰت واکمل من التحیات بقالب در کسوت بشریت بطریق تشبیہ و تمثیل
بخلق نمودند و گرنہ قالب مصطفےٰ علیہ السلام نور بود و نور با قالب چہ نسبت دارد لَقَدْ جَآءَكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ پس گیرم او نہ نور بودے قالب بودے تَرَاهُمْ يَنْظُرُوْنَ
اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ خود این بیان با خود نداشتے و اگر قالب بودے چنانکہ از آن
من و تو باشد چرا سایہ[۱۷۳] نداشتے چنانکہ ما داریم کان یمشی و لا ظل لہ ایدوست دانی کہ او را
چرا سایہ نبود ہرگز آفتاب را سایہ دیدی سایہ صورت ندارد اما حقیقت دارد چون آفتاب
عزت از عالم عدم طلوع کرد بعالم وجود سایہ این آیت آمد کہ سِرَاجًا مُّنِيْرًا دانستی کہ

چنین نمود کہ نگرکشتیم بردار کردیم قولہ[۱۷۱] بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ بلکہ او را بر آسمان بردند ہم چنین مراد ابرده
بود ایشان ہم چنین می دانستند گر ہم اینجاست ز آنکہ انتقال مکان نبود اما استتار اعین بوده است عیسیٰ را ہمین
صورت است عیسےٰ را از نظر غایب کردند و شخصے دیگر بجاے عیسےٰ بردار نہادند قولہ[۱۷۲] رسول علیہ السلام
یعنے او عین نور است صلوات و تحیات از وصاد است پس اکمل از صلوات و تحیات باشد محمد قالب نمود
و در حقیقت نور بود پس چون از نور بودے قالب بود تَرَاهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ
ہمین معنی دارد قولہ[۱۷۳] سایہ نداشتے کثیف و لطیف کثیف ظل لطیف یعنی از اثر اوست محمد چون نور بود
و نور را سایہ نباشد و آنکہ او قالب نمود بمثال بود از عالم عزت آمدہ سایہ صورت ندارد حقیقت
دارد آن ہم گفتم او را اثر لطیف است۔

Marfat.com

محمدؐ سایۂ حق آمد و ہرگز ندانستی کہ سایۂ آفتاب محمدؐ چہ آمد دریغا گرکہ نور سیاہ را بیرون از نقطۂ لا ندیدہ تا بدانی کہ سایۂ محمدؐ چہ باشد بوالحسن بستی ہمیں گوید۔

رُباعی

دیدیم نہان گیتی و اصل دوجہان ۔ واز علت و عار برگذشتیم آسان
وان نور سیہ ز لا بہ نقطہ برتر دان ۔ زان نیز گذشتیم نہ این ماند نہ آن

این سخن در خور تو نیست در خور تو آن باشد کہ بدانی کہ سایۂ محمدؐ دنیا آمد چون اصل آفتاب غائب شود چگونہ سایہ ماند ہرگز نماند یَوْمَ نَطْوِی السَّمَاءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ اے عزیز چون قالب با حقیقت شود رنگ حقیقت گیرد و عبارت ازان انقراض دنیا باشد چون آفتاب حقیقت با عدم شود انقراض نورش باشد کافرم اگر میدانم کہ چہ میگویم اے عزیز چون گویندہ نداند کہ چہ میگوید شنوندہ چہ داند کہ چہ می شنود این خود رفتہ اگر قالب مصطفےؐ چنان بودے کہ ازان من و تو پس چرا چشمہائے آب از انگشتان او روان بودے و ازان آب دہن و خوے کہ بیفگندے مروارید و لولو شدے اگر یک تنہ را طعام نہادہ بودے بوصول دست او زیادت چندتنہ را شدے و ہرکس نصیب بیافتندے و خلق را این عجب آمدے شیخ بوعمر دکلوان سیزدہ سال ہیچ طعام نخوردہ ف بوعمرو علوان

قولہ کہ محمد از سایۂ حق دانستہ کہ السلطان ظل اللہ فی الارض پس محمدؐ سایہ خدا باشد و محمد را سایہ نیست زیرا چہ سایہ را سایہ نباشد قولہ سایۂ محمدؐ دنیا آمد چون محمد تمثال کلی باشد چوا بتمثلے بتمثلے گردد ہر آئینہ قیامت قایم شود طی سما کطی کتب باشد قولہ چون آفتاب حقیقت با عدم شود چون عالم بیگانگی باز گردد و آنچہ صورت او معنی بود حقیقی باز آمد تفصیل با جمال پیوست قیامت ہمیں باشد قاضی خود میگوید من کافرم اگر دانم چہ میگویم دیوانگان مائیم کہ در شرح سخن او درشتہ ایم قولہ ازان ما و دانیست میگوئی در ہر قالب این شریعت آنا جائے اجائے نہان بیدا نیز ہی است و آن را معجزہ نامند و در بعض اولیاء آن را کرامت کنند و در دیگران چنان مخفی است چنان کہ درسے در مزبلہ دفن کردہ باشند۔

Marfat.com

آنکس[۱۷۸] را کہ طعام بہشت دہند قالب او را بدین طعام دنیا چہ حاجت باشد اگر خورند
از برائے موافقت خلق خورند این بر طریق[۱۷۹] کیمیاگری باشد اما مردمان از من چہ می شنوند
و مرا ساحری[۱۸۰] می خوانند ہمچنان کہ عیسیٰ را معجزہ دادہ بودند کہ نفخہ بکردے از گل مرغہا پدید
آمدے و نابینا بینائی یافتے و مردہ زندہ گشتے وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ
فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ این معنی باشد ولی خدا را کرامت
باشد و این[۱۸۱] بیچارہ را ہمچنین باشد العزیز مگر کیمیا گرے ندیدہ کہ مس را زر خالص[۱۸۲] چون
گرداند مگر کہ سہل تستری ازین جا گفت ما من نبی الا اوتی[۱۸۳] نظیر فی امتہ دانم کہ شنیدہ باشی
این حکایت کہ من دیدم و جماعتے از ایمہ شہر حاضر بودند در خانۂ مقدم صوفی پس مارقص
میکردیم ابو سعید ترمذی بینیتے می گفت پدرم در نگریست پس گفت کہ خواجہ احمد غزالی را دیدم
با مارقص می کرد و لباس او چنین و چنین بود و نشان میداد شیخ ابو سعید گفت نمی یارم گفت کہ
مرگم آرزو میکند گفتم بمر ابو سعید در ساعت بیہوش شد و بمرد مفتی وقت دانی کہ خود کہ باشد
گفت چون زندہ را مردہ می کنی مردہ را نیز زندہ کن گفتم مردہ کیست گفت فقیہ محمود گفتم خداوندا
فقیہ محمود را زندہ کن در ساعت زندہ شد کامل الدولہ نوشتہ بود کہ در شہر میگویند

قولہ[۱۷۸] آنرا کہ طعام بہشت دہند یا جز آن قومی دیگر باشد کہ بجائے طعام شنیدہ و بتدریج و اعتیاد ہمیتوانند قولہ[۱۷۹] بر طریق
کیمیاگری یعنی چنین نماید و خود در میان نباشد یا طعام دنیا را بر صفت طعام بہشت ہی گرداند می خورد۔
قولہ[۱۸۰] مرا ساحری می خوانند علی را ہم ساحر گفتند اگر در قاضی از ان خوارق چیزے باشد از ان جنس باتباع باشد
کرامت خوانند و اگر نہ سحر و شعبدہ باشد قولہ[۱۸۱] این بیچارہ را نہ نیز ہمیں باشد دعوے چند چارہ می کنی بیچارہ
چہ میگوئی بدیں بیچارہ گفتن رہائش نخواہد بود قولہ[۱۸۲] زر خالص کند یعنی فیض او را در مظہر بندہ بصفت ظہور
بروز پیدا می آید تمام وجود او را عین وجود خود می سازد ہماں می باشد کہ مس عین زر خالص
گردد قولہ[۱۸۳] الا اوتی نظیر فی امتہ چون نظیر او باشد ہر آئینہ در اعمال
و اقوال نسبتے برد۔

Marfat.com

عین القضات دعوی خدائی میکند و بقتل من فتوی دادند اید دست اگر از تو نیز فتوی خواهند تو نیز فتوی بده همه را این وصیت می کنم که فتوی این آیت نویسند وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ خود این قتل بدها میخواهم دریغا هنوز دور است که باشد ما ذلک علی الله بعزیز دانم که گوئی دعا کدام است که در سمع گفته شود که این بیچاره با کر حسین منصور بنیز پیوسته گفتے۔

قوله عین القضاه دعوے خدائی میکند میگویند نه بلکه انم و مرده را زنده کنم اما تحفه این است خود مرده را زنده می کند خود را زنده کردن نمی تواند بطریقه عیسیٰ نیز همین بوده است مرده را زنده کردے و از گل پرنده ساختے نفس زدن پراندے با این همه قصد کشتن او میکردند و او می گریخت این همه بوالعجبهائے وقت است و الفاعل واحد الا در مظهرے چیزے او پدید کند و چیزے اظهار قدرت خویش کند و مردمان را بحساب صورة اضافت بدو کنند چه می گوئی از کوه ماده شتر بیرون آمد و شتر بچه زاد کوه خالق اولی و یا صالح پیغمبر خالق خدا بود در مظهر اظهار و قدرت خویش کرده است قاضی و دیگران هم بر آن ماند۔ قوله من خود این دعای خواهم چندین معارف و حقائق گفتی این کشتن و آرزو آن کردن در حقیقت چه معنی دارد چه زیاده و چه کم هنوز قاضی ما از بچه بازی بیرون نیامده است قوله دانم که گوئی دعا کدام است قاضی این بیان می کند که سماع ما ازین عالم است که در بیت با حسین منصور اشارت کرده است

ن گمان ها انت اما یعنے یکے در یکے است گمان رود که من و تو دوئی این گمان حقیقی ندارد واقعه این است

ن همین عین مبتلاست که همین عین مبتلا است نیست که با عین تو می خوانند حاشا حاشا هرگز نباشد که دو چیز جمع شود این عالم خدائی است جز یکے را وجود نباشد هویتی لک من الهیتی ابدا بودن بود او است یعنی یعنی همه بر همه بودن او دو تلبیس کرده اند بعنده او در وهم است و در وهم این میگوید این عین که بوده است آن کجا و من کجا پیدا شدم از جائے که آنجا جائے نباشد و آن او که می دیدم آن کجا که منحصر نظر من بود در باطن من رفت و یا در باطن عین من یعنے چشم من گم شد این همه گفتار مزاحمت انیست

Marfat.com

شعر

ہا انا ام انت ہذا الہین — حاشاک حاشاک عن اثبات اثنین
ہویتی لک فی ہیئتی ابدا — کل علی الکل تلبیس بوجہین
فاین ذاتک عنی حیث کنت اری — فقد تبین ذاتی حیث لا عین
واین وجہک مفقود وبناظرتی — فی ناظر القلب اوناظر العین ن ونور
بینی وبینک انی یزاحمنی — فارفع بلطفک انی من البین

ہر کسے معنی این بیتہا نداند وخود فہم نکند این معنی از کجا وفہم وادراک از کجا اما این ہمہ اگر شمہ بپارسی گفتہ شود گوشدار۔

نظم

جانان منے ناہم وہ وجانم بستان — مستم کن واز ہر دو جہانم بستان
تاہشیارم سود وزیان میطلبم — از دست غم سود وزیانم بستان
باکفر وباسلام بدن ناچاراست — خودرا ابنما ازین دوانم بستان

ازین جا ترا در خاطر می آید کہ مصطفےٰ ؐ گفت۔

من است اگر این میسر آید کہ رفع انیت شود تو بہ کرم خویش ولطف خویش این را ازمیان برگیرد دوئی ازمیان رخت برگیرد ومقعد شہود قرار یابد واین عبارت از بود تا بود شد این جا باقاضی این قدر سخن آید چو یگانگی محقق بود رقص وجنبش چیست وشوق وذوق چہ باشد آرے ازین چنین ہا مردمان را ہر چہ کنند کنند تا وقت چہ تقاضا کند اما با این ہمہ اثنینیت چو باقی باشد شوق را نہایتے نباشد ودعا ہم این است وبیتہاے فارسی وبیتہاے حسین منصور حلاج نسبتے ندارد وبا او یکے شود قاضی ہم می گوید شمہ نسبت باشد۔

Marfat.com

الناس سویة کاسنان المشط اے دوست این سویت دندان ہائے شانہ بقالب باشد کہ جملہ قالب ہا از جہت خاکیت و بشریت یکے باشد اما حقیقت ہائے آن مختلف باشد مگر نخواندہ کہ الناس معادن کمعادن الذہب والفضة معدن زر و سیم و یا معدن مس و آہن ہر یکے ازین جوہر ہا معدنے دارد اکنون بدانکہ معدن کافر چوں معدن مسلمان نباشد و معدن قلب چون معدن نفس نباشد اگر تمام ترخواہی از مصطفیٰ بشنو آنجا کہ گفت لیس شیء خیر من مثله بالف الا المؤمن ہیچ چیز نباشد کہ از مانند خود بہتر از ہزار قیمت دارد مگر آدمی زیرا کہ مرد باشد کہ فضیلت دارد بر دیگر مرد بہزار درجہ بلکہ بہفتاد ہزار درجہ قیمت دارد و باشد کہ بے نہایت او باشد کہ قیمت بینجاست خود است مگر جنید از بینجا گفت قیمة المرء همته من کان همته ما بید خلد قیمته ما یخرج منه چنانکہ ہمت باشد قیمت باشد و ہر کہ ہمت او خوردن باشد قیمت او فارغ شدن از بنجاست باشد دریغا

آغاز باید کرد کہ مقصود ما خود جملہ در وست تمع باش اے شنوندہ دانی کہ شنوندہ باشی شمہ آن باشد کہ اگر نیز آن مقام نداری چون بشنوی دل در ومنت گواہی

قولہ الناس کاسنان المشط یعنی حدیث این است ہم چو ندانہ شانہ انسان اند در اصل خلقت برابر اند و استعداد ہمہ است آنکہ قاضی میگوید تحقیق مختلف است حقیقت مختلف نیست اما حقیقت بصورت مختلف ظاہر شود و معنی الناس معادن ہم ہمین معنی دارد۔

Marfat.com

میدہا بصدق آن زیرا که اگر در باطن تو شکل این کلمات چیزے نبودے و خطے نداشتے این سخنہا خود در کتاب صادر نشدے اگر صادر شدے جلوہ گری ازان دعوے کردند که خود ترا در مطالعہ آن جز ضلالت و کفر حاصل نیامدے پس چون باطن تو این کلمات را قبول کرد۔ این کلمات نیز باطن ترا قبول کردہ بود قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔

تمہید اصل عاشر

وهو المشتمل على الغرض والمقصود وبيانه في هذه التماهيد ای دوست دین وطالب حق الیقین بدانکه از سوالات تو جواب خواہم داد یکے آنکه اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ و دیگر اول ما خلق الله نوری و سیوم المومن مرآت المومن جواب اول سوالے بقرآن آغاز شاید کرد که اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ العزیز ہرگز تفسیر این آیت کسے گفتہ است که کسے را توقع باشد که من نیز بگویم من در ہیچ کتاب تفسیر وبیان این ندیدہ ام اما ندانم که تو دیدہ یا نہ اما در کتاب وَعِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ بے حرف وصوت اما ندانم که چون با حرف وصوت آرم چون باشد اکنون گوش از سکتان و علما

تمہید اصل عاشر

قوله اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ اگر نور عبارت ازان است ہر چہ لمعانے دارد اوسا نور گویند این نور عرض آن باشد که او لامع است آفتاب و گوہر و ماہتاب چنانکه قاضی گفتہ است آن سخن آنکه نور الله این سخن می گوید این ادعائے است واگر ازین نور آن مراد دارد النور ہو الظاہر المظہر اطلاق آن جز باری بحقیقت روا نباشد که بحقیقت ظاہر و مظہر او ست خواجہ محمد یکطرف می گیرد النور عبارة عما یظہر به الاشیاء چند معنی احتمال دارد یکے ازین معنی که ایشان عرض گفتہ اند ہولے مظلم بود تو چراغ افروختی روشنای شد بدان روشنای ہر چیزے را دیدی عما یظہر به درست شد دیگر او تعالیٰ مظہر اشیا است ظہور اشیا بدولت عما یظہر به الاشیاء درست آمد و دیگر اشیا موجود اند بوجود خود ظاہر اند قاضی این احتمال را بدان احتمال برد که

Marfat.com

ف نقاوۃ جاہل گویند کہ خدایتعالیٰ را نور نشاید خواندن وگویند کہ النور عبارت عما لایقادن ذہ زمانین پس محدث باشد این سخن راست باشد اما اگر گویند کہ نور او این نور باشد و بدین صفت باشد کہ یکے از تا مہاے او نور است واین نور منور جملہ نور است برین معنی اطلاق نور بر خدا روا باشد العزیز نور ہا بر اقسام است نور آفتاب نور ماہتاب نور آتش و نور گوہر آت و نور زر باشد و نور لعل و فیروزہ چون باشد و نور دیگر کہ نام آدمی باشد چنان کہ نور الدین و یا نور شے آنکس کہ جز آفتاب ندیدہ باشد چون پیش او نام و شرح نور ہاے دیگر کنند قبول نکند و منکر باشد العزیز محمد غزالی قدس اللہ روحہ چہ بیان خوب کردہ است دشمن ازان نور بیان کردہ و گفتہ النور عبارت عما یظہر بہ الاشیا یعنی کہ نور آن باشد کہ چیز ہاے کہ بجز از نور است بے وے نتوان دید و ظلمت بنور ظاہر شود اگر نور بمعنی این دارد اطلاق نور حقیقی جز بر خدایتعالیٰ نباید کرد و بر دیگر نور ہا باسم مجاز افتد ہمہ موجودات عالم خود معدوم بود پس بنور او بقدرت و ارادت او موجود شدند پس چو آن وجود آسمان و زمین از قدرت و ارادت او باشد پس اللہ نور السمٰوٰت والارض جز این نباشد ہرگز چیزے ذرہ را در ظلمت نتوان دید و ظہور و کشف ذرات بوجود طلوع آفتاب باشد اگر طلوع آفتاب نباشد وجود ذرات نتوان دید و معدوم نمایند اگر طلوع آفتاب اللہ نور السمٰوٰت بنورے وجود ذرات و اذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریاتہم ہرگز نبودے پس این خبر کہ مصطفیٰ ع گفت

اشیا بظہور باری ظاہر اند احتمال سخن ہست با منکر درست نیاید قولہ ظلمت بہ نور ہا ظاہر شود ظلمت نور ہا ظاہر نشود اما بضد معلوم گردد قولہ اگر نور بمعنی این دارد اگر بمعنی ظاہر شود و مظہر باشد اطلاق بحقیقت ہم بر وے راست آید و بدیگر آن مجاز فعلے ہذا بمعنی قدرت و ارادت آید اللہ نور السموات والارض یعنی وجود ایشان بخدا است و ظہور ایشان بخدا است۔

Marfat.com

ان اللہ تعالیٰ خلق الخلق من ظلمۃ ثم رش علیھم من نورہ از بہر این معنی گفت
کہ وجود خلق نعمت ظلمت داشت آن را بنور الٰہی موصول کردیم تا ہمہ وجود ایشان نور باشد ن الہیت
وظلمت ایشان بنور مبدل شود این جا بدانی کہ شبلی رح چرا گوید ما فی الجنۃ الا اللہ سوی
سخن شیخ معروف کرخی رح ترا متصور گردد اینجا کہ گفت لیس فی الوجود احد
الا اللہ سخن ابو العباس قصاب روشن نماید کہ لیس فی الدارین الا ربی وان
الموجودات کلھا معدومۃ الا وجودہ تبارک وتعالیٰ اینجا بدانی علی این
ابی طالب کرم اللہ وجہ چرا گوید لا اعبد ربا لم ار سخن مصطفیٰ ع ازینجا جلوہ گری کند
لا راحۃ للمومنین من دون لقاء اللہ العزیز نگوییم کہ نور چہ باشد احتمال نکند
عالمہا بر ہم افتد ما رمز بگوییم و دریغ ندارم شوا اللہ نور السموٰت والارض یعنی اللہ

قولہ ان اللہ خلق الخلق حاصل کلام قاضی با ہمہ عبارت ہمہ موجودات موجود بوجود او ست بنور او ست
واین نور عبارت قدرت وارادت اگر آن ارادت وآن وجود نبودے وجودے را ظہور نبودے در ظلمت زدہ
ننمایید چو آفتاب برآید ظہور زدہ پیدا شود وخلق الخلق فی ظلمۃ ارادت خلق کردو آن ہم در عالم یکے بودہ اند
ظہور نور او شد ہمہ او جود شد قولہ وما فی الجنۃ سوی اللہ چون ہمہ از نور او باشند وظاہر بنور او
بودند ہر آئینہ سوے اللہ نباشد کرخی بر خے ہم ازین است وقصاب نیز ہمین خون ریزی کردہ است
بر مرتضیٰ کرم اللہ وجہ ازین او وجہے روشن تر بیان می کند می گوید لم اعبد ربا لم ار اللہ آن محی الدین ہمہ او را
می بیند جزا ورا می پرستد جزا او با او نمی باشد میگوید این اعرابی فصاحش بسے راز الحق محسوس الخلق حاصل
میگوید لا راحۃ للمومن من دون لقاء اللہ آرے راحت مومن جز بارادت نباشد وارادت ہمان ظہور نور
حق است ولا راحۃ للمومن دون لقاء اللہ درست آمدہ قولہ عالمہا بر ہم افتد بیانے کہ قاضی میکند
ہمی آید اما بیان شرع را تقدم سازی واین را بدین ربطے وہی وہیچ کے احتمال نکند وعالمہا بر ہم
افتد وایم اللہ کہ شریعت با حقیقت ہیچ مباین ومضاد نیست واما اگر کسے بیان تمطے بر نہ گیرد
کند آن کارے دیگر است۔

Marfat.com

اصل السموت والارض اصل وجود آسمان وزمین نور وجود او آمد مگر کہ حسین منصور باتو
این سخن نگفتہ است کہ اللہ مصدر الموجودات وجود او مصدر مایۂ جملہ موجودات
بود یعنی اللہ ونورہ مصدر الانوار العزیز نگویند نور السموت والارض وجود ذات
او بود کہ جوہر عزت باشد ونور صفت ذات الہیت کہ آن عرض باشد آخر نشنیدہ
کہ جوہر آن باشد کہ مایقوم بہ العرض جوہر عبارت از اصل وجود باشد وعرض
یعنی قایم بجوہر این جوہر وعرض عالم محسوس نمی گوییم جوہر وعرض حقیقی میگوییم
اگر فہم توانی کرد ان العزیز خدا یتعالیٰ موجود است پس جوہر باشد وجوہر بے عرض
نباشد وجود اللہ جوہر باشد ونور عرض آن جوہر باشد این حدیث را اندک مشمر از کعب

قولہ یعنی اصل السموات والارض معنی بود اصل نیست اما چون نور من اسماء اللہ باشد واللہ را مصدر
الموجودات گوید یعنی اصل موجودات پس نور را مجازاً اصل گوید قولہ مگر کہ حسین منصور باتو نگفتہ
است کہ اللہ مصدر الموجودات مصدر را معنی دارد بموضع رجوع وبازگشت ہمہ وجود وصدور
شئ از وے ودر باری ہر دو میآید اگر منتہی مرجع راست می آید کہ انا للہ وانا الیہ راجعون و
کذلک قولہ اللہ یحیی ویمیت ویعید وآنکہ می گوید مایۂ وجودات آن بود یعنی ہمہ وجودات
بقیض او قایم اند وظاہر ہم بدو اند پس او بطریقہ مجاز مایۂ موجودات باشد قولہ اللہ نورہ مصدر الانوار
اے اللہ وصفتہ مصدر الموجودات وجزوے وجودات را انوار خواندہ از بہ آنچہ وجودات صفت ظہور اند قولہ
جوہر ما یقوم بہ العرض جوہر این است کہ مایقوم بذاتہ عرض از بہر خویش وجودے نیست ہر آئینہ او را گویند قایم بجوہر یا در معقولات
جوہر را این گفتہ ایم موجود نمائی موضع اے عزیز تر مردم جملہ وجودات عرض گویند بقائے انسان تجدد امثال نماند جز یکذات
را کہ منزہ ومقدس وبابتدا وانتہا است وجود دیگر نمی نماند قولہ جوہر وعرض حقیقی میگوییم جوہر حقیقی باری را میگویند
عرض حقیقی مقولات تسعہ را عرض خوانند قاضی گوید ما نگوییم چوں صفات او یا عین ذات اند یا لا عین ولا غیر یا اعتبار بہ ہمہ
باغراض او نسبتے نباشد قولہ جوہر بے عرض نباشد اگر تصور کند یا تحقق اگر تصور کنند ذات کہ وجود ہم برین عرض گونی است اگر
تحقیق گونی گونی محقق است۔

Marfat.com

الاخبار بشنو گفت لفظ اللہ[۱۳] عبارۃ عن بیان وجودہ ونور السموٰت والارض عبارۃ
عن نور وجودہ ولوازمہ حاصل این سخن باشد کہ اللہ[۱۴] جوہر باشد ونور عرض وجوہر ہرگز بے
عرض نباشد پس سموٰت والارض برین گفتہ ام کہ این دو نور او باشد کہ اصل آسمان ن برین گفتہ اند
وزمین وحقیقت ایشان از دو[۱۵] نور است یکے نور محمدؐ ویکے نور ابلیس وشرح این
سموٰت والارض خود گفتہ شود در مواضع مختلف بجا بگاہ ہا باز یابی پس این نور کہ عرض
الٰہیت است چیست وکدام است انشاء اللہ تعالیٰ برمز دیگان بیگان گفتہ شود اما
نگر این بیتہا از خواجہ احمد نشنیدہ نظم ن احمد جمویہ

آن گوہر اصل را عرض خود دل ماست — آن دل کہ برون ز کون ومکان منزل ماست
این طرفہ نگر این سخن مشکل ماست — پیش از کن ومکان چہ بود آن حاصل ماست

اما از نوعے دیگر وعبارتے دیگر کہ در توان یافتن آنست کہ شیخ ما رح گفت اللہ
نور السموٰت والارض یعنی نور[۱۶] وجہہ نور السموات والارض ہرگز ندانستہ باشی کہ

قولہ[۱۳] لفظ اللہ عبارۃ عن بیان وجودہ ما گفتہ ایم دنبشتہ ایم مجتمع بجمیع الصفات آنکہ کعبہ را عبارۃ
میگوید عبارۃ عن وجود ولوازمہ معنی ہمیں باشد قولہ[۱۴] اللہ جوہر باشد ازین سخن کہ لفظ اللہ عبارت
عن بیان کہ لوازمہ از کجا آمد واین نور عرض باشد از کجا آید وآن جوہر بے عرض نباشد این از کجا
خیزد قولہ[۱۵] از دو نور است آسمان وزمین ہر سرے وہر ظلمتے وتاریکے کہ آفریدہ ہم نسبت بخدا ابلیس
بود وآن نور سیاہ تاریک وظلم باشد ومحل باشد وہر چہ صفا وجلا است وہر چہ قرب است وقرار است
آن نور محمدؐ باشد وجہان ازین دو خالی نیست واز ین دو ضد چیزے دیگر نیست
قولہ[۱۶] نور وجہہ نور السموات والارض اللہ تعالیٰ چون ہمہ بدو قایم باشند
ورلے ہمہ تجلی جمال وجہ خویش کردہ است ونور وجہ نور السموٰت والارض درست
باشد۔

Marfat.com

این[۱۷] سموات والارض چیست گر آیت یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ بر تو کشف کنند تا امر با تو بگوید کہ سما وارض چہ باشد اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ[۱۸] فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بر خلق جلوہ میکند و عذر این جملہ نخواستہ است اے دوست[۱۹] اگر ممکن

ف ندیدہ است کہ در جہان کسے این آیت را بے آنکہ ندیدہ باشد حقیقت آن در تواند یافت ممکن باشد کہ تو نیز بے آنکہ بہ بینی و دیدہ باشی دریابی از خدا یتعالی بشنو کہ گفت وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ بیان این میکند ای ما عرف اللہ حق معرفتہ العزیز مگر جمال قلب[۲۰] المومنین بین اصبعین من اصابع الرحمٰن ندیدہ این اصبعین در عالم دیگر سما وارض باشد آخر نشنیدہ کہ اَلسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ گواہ این سموات والارض شدہ است مگر از مصطفٰے این حدیث نشنیدہ کہ

قولہ[۱۷] این سموات وارض چیست ہمان کہ در پردۂ سما وارض جمال خویش می نماید و تدبیر آسمان و زمین می کند قولہ[۱۸] الذی فطر السموٰت والارض آنکہ فیض او با سموات وارض و با کواکب و آنکہ ناظر ایشان است و ظاہر بر ایشان نور وجہ ابراہیم ہم بدین وجہ است بر ہمہ جلوہ می کند صور اے آن پردہ جمال خودی نماید قولہ[۱۹] اے دوست الی آخرہ اگر این معانے از آنہا است کہ جزا و کس دیگر اطلاع یافتے تو ہم می یافتی قاضی خود میگوید و تو خود را ہم میگوئی و انیم میاندیذر وسع و امکان خود نمیدانند نہایت او و حقیقت او قولہ حق معرفت ہمانکہ ما گفتیم دید ولے با نہائے دید نرسید و شناخت ولے بنہایت انتہائے او در نیافت قولہ[۲۰] قلب المومن بین اصبعین

ف ہم بہمین او چون دل آنجا است پس او در مقر او ست و سموات مطویات ہم غیر او این دل در میان اصابع او این سرے عظیم است کہ دل ساعتہ فساعتہ ہم در وغرق این ہمہ در تقلبات اوست ہمہ در تحولات است قاضی گفتہ بود کہ جوہر سموات وارض مختلف خود ہم تو دریاب از ین جا ہوش داشتہ باش دل را آنجا جمالے است اگر جمال بر تو آشکارا شود تو نیز ہم چو قاضی دعویدار

Marfat.com

ید اللہ علی الجماعۃ اگر باورت نیست از خدا یتعالی بشنو کہ بیان خلقت آدم ۲۱
میکند کہ خَلَقْتُ بِیَدَیَّ و این یدین دو نور است کہ نشنیدۂ العزیز مثل ۲۲
نُورِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ
دُرِّیٌّ العزیز چون بندہ خدائے را بیند نور وجہ خدا یتعالی بینندہ را چنان نماید کہ
نور چراغ از پس آبگینہ و آبگینہ در مشکات باشد این مشکات جان بیندہ باشد و
زجاجہ نور محمدؐ باشد کہ نشنیدۂ اگر خواہی ۲۳ کہ مصباح را بدانی ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ برخوان تا این معنی بتوانی دانستن زیرا کہ فہم و معرفت ہر کسے بدین نرسد
العزیز مثل نورہ ۲۴ کمشکات ابن عباس می گوید یعنی مثل نور محمدؐ این جا دل مشکات
باشد و جان زجاجہ باشد و نور احمد مصباح باشد و دلیل بر آن کلمہ قول حسین منصور است

باشی کہ از جان خود آرے تو انی خاست **قولہ** ۲۱ ید اللہ علی الجماعۃ ہمانجا کہ قلب است واصبع
است و تحول است و ہمانجا ید اللہ چون او را شناختی این را نیز شناختی خلقت بیدے از کہ آید
کہ اللہ بر جماعت باشد **قولہ** ۲۲ مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح در طاقے چراغ باشد و چراغ در
شیشہ باشد ہم چنین نماید گوئی ستارہ روشن است اصبعین مشکواتے تصور کنی و دل را در ان اصبعین
بدان مثال ہم چنین باشد گوئی آن چراغ در زجاجہ است زیرا کہ مشکوۃ نور او را تصور کردۂ این مجتمع
کہ گفتہ ام ہم چوں کوکبے روشن باشد این معنے میگوید ہم چنین بیند چنانکہ چراغے از پس آبگینہ نماید **قولہ** ۲۳
اگر خواہی کہ مصباح بدانی آن مصباح را بدین ربط دادہ است کہ ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو برخوان این را
بیانے نیست ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو کلمہ است ہر جملہ را بدو ربط آن نتوان داد و ہر یکے را بدان ف ربط توان
توان داشت۔ بیان مخصوص ندارد با ہم اصطحاب بے درستے است زیرا چہ فہم معرفت ہر کسے بدین نرسد از انجہ
با ہر کسے نسبت دارد و نسبت خاصہ در ہر چیزے اشکالے تمامے است **قولہ** ۲۴ مثل نورہ یعنی نور محمدؐ
مرجع ضمیر اشکالے دارد مگر آنکہ در اللہ نور السموٰت والارض عنایت محمد کنی یعنی محمدؐ نور آسمان و

Marfat.com

آنجا کہ گفت قلب المومن کالمراۃ اذا نظر فیھا تجلی دبدہ ۲۵ دریغا سالک را ۲۶ مقامے باشد کہ نور مصباح زجاجہ باشد بمیان مرد و میان خدا تعالیٰ پس آتشے از زیتونہ مبارکہ تابد کہ این آتش در شراب کافوری تعبیہ کردہ اند شراب کافوری تابش مصباح باشد کہ از دور تابد پروانہ گوید قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ چون پروانہ دل از احرامگاہ وجود نور بعالم نور رسد آتش علی نور با او بگوید کہ وجود او چیست الیعزینی میگویم پروانہ در عین آتش سوختہ گردد و با آتش یکے شود پس درین مقام نار نور شود و نور علے نور گردد الیعزینی شیخ ۲۷ مایک روز بعبارتے دیگر گفت وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ گفت نور علے نور قلب سالک اظہار

زین است آنگہ درست آید از اللہ محمد ۳ عنایت کنی برین مجاز کہ از خاصۂ اوست متصف بصفات او و متحد بدو برین بیان نور محمد ۳ عنایت کردن درست آید قولہ ۲۵ تجلی ربہ دل جو صاف شفاف عکس پذیر شود و چون مومن طالب مومن کامل در دل نظر کند خدا را تجلی یابد یعنے دیگر مرد مومن دلش ہمچو آئینہ است وقتے کہ در آن نظر کند کہ ربہ او در او تجلی کردہ است معنے دیگر یعنے ہر چہ در دل یابد و بدل بیند ہماں تجلی خدا بیند میان این دو بیان تفرقہ ہست و لیکن فارقے باید قولہ ۲۶ دریغا سالک را مقامے باشد نور مصباح صفتے از صفات او بود چون او تعالیٰ نور صفات تجلی کند این نور بمثابہ زجاجہ شود و نور نور بمثابۂ آن نور کہ نور بودہ است چون آن نور با این نور مجتمع شود ذات با صفات و با افعال یکجا جمع گردد تعبیہ شود ازان تعبیہ پرتوے خیزد کہ آن پرتو با طالب این در میان نہد پروانہ سوختہ شد نور با نور یکے گشت اکنون این نور با نور یکے شدن و سوختن پروانہ آتشی باشد آن مصباح و آن زجاجہ و آن نور و آن پروانہ ہمہ یکے شدند و ہمہ نور علے نور گشتند حاصل بیان قاضی ہمیں است با این استعارتہا کہ او انگیختہ است ذکرے کنی تطبیق بدہ قولہ شیخ ۲۷ بعبارتے دیگر گفت وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ کیفیت این نور بیان کردہ یعنے از این شیخ برکہ مراد باشد کہ آن بزرگوار مثل ازین بیان ہا دانست روے ہا تازہ سوے پروردگار خویش

Marfat.com

دہد پس این بیاض زجاجہ و شعاع مصباح و حجاب کردند میان بندہ و خدائے چون آتش و لو لم تمسسہ نار روے بسالک آرد این حجاب ہا تیز بردا شتہ شود اگر مصباح و نور او معشوق بیننده باشد درین حالت پروانہ معشوق نور شود و بر عکس این دست امیر القلوب ابو الحسن نوری کہ گفت ہر کہ خدائے را دوست دارد خدا عیش و خدائے او باشد و ہر کس کہ خدا او را دوست دارد او عیش و مراد خدا یتعالیٰ باشد العزیز گر او لیس قرنی ازین جا گفت اذا تمت العبودیۃ یکون العبد عیشہ کعیش اللہ تعالیٰ العزیز ہرگز دانستہ کہ عبودیت چہ باشد بزرگے را پرسیدند کہ ما العبودیۃ فقال اذا صرت حرا فانت عبد اللہ گفت اے سالک اگر آزاد شوی بندہ باشی چہ دانی کہ آزادی چیست این حریت را لطیفہ میدان در بیند و قت

بینند یک نو رتازگی نو دانشان دوم نور نظر بر تسبیان نور دل سالک اصاف لطیف کہ در این نظارہ رود آنکہ الی بہا ناظرۃ شعاع از مصباح نور این ہر دو حجاب براہ سالک شدند چون بعنایت باری اگر چہ مسبا کہ باری بود و است اگر چہ کارے نکردہ باشد او برآید آن دو حجاب سوختہ شود نور در نور باشد ہم یکیست باز گشت و اگر چنین افتد مصباح و نور مطلوب طالب شود کہ آنجا منتہائے وجودے و آنجا نہ تجلی و کشفے در پروانہ معشوق نور شود امیر القلوب ابو الحسن را جاسوس القلوب گفتہ اند و امیر القلوب ہم گویند قولہ ہر کہ خدا را دوست دارد یعنی ہر چہ خدا بر و کند ہمان چیز مراد او باشد چون او سوختہ شدہ است ہر چہ میکند خدا یتعالیٰ میکند و چون ہر چہ میکند خدا می کند مفعول فاعل مراد فاعل است قولہ گر گفت او لیس قرنی ازین جا گفت العبد عیشہ کعیش اللہ چند معنی دارد یفعل ما یشاء و دیگر من کان عیشہ کعیش اللہ لا یکون فی عیشہ حزونۃ و لا فی صفاتہ کدورت عیشہ کعیش اللہ یعنی باقی بہ بقائے خدا باشد یکون عیشہ کعیش اللہ ہر چہ بر و گذرد او بدان راضی و خوش باشد و احتمالات دیگر ہم ہست اما حاصل ہم بدین باز میگردد کہ گفتم قولہ اذا صرت حرا فانت عبد یعنی از بند ہوا بندگی ازان آزاد گردی بندہ خدا باشی دگر چون حر اصل گردی دریاے عبودیت تو ہیچ بندے نماند پس اگر بندہ باشی

Marfat.com

عبودیت تعبیہ کردہ اند در عالمے کہ آنرا انسان و انسانیت خوانند چہ می شنوی اِنَّا عَرَضْنَا
الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا
الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا گوہر امانت صمدیت را محل و حامل انسان آمد این
انسان چہ صفات باشد بر ذات احدیت الیعنی چیز امروز در جہان کسے با بیتے
با لوے سخن بگفتے استاد ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ گفت لیس بینی و بینہ
فرق الا انی قدامت بالعبودیت گفت عبودیت مرا پیش سبق برداشتہ
است یعنی عبودیت سبق بردہ است بر چہ سبق بردہ است بر وجود عشق الہیت
اگر با ورت نیست سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا بتو کہ بیان این ہمہ کردہ است
شیخ ابوسعید خراز رح این جملہ در چند کلمہ بیان کردہ است گفت

بدانکہ اصل توحیدے است عبودیت بر تو طاری شدہ است پس حرف بندہ و بندگی انگاہ شناختہ باشی قولہ انسانیت
خوانند خلاصۂ انسان این است دانستن انسان کہ با انسانیت رسد ہم بدین سر است چنانکہ من گفتم کہ
عبودیت بہ حریت طاری است امانتے کہ آسمان و زمین و آسمانیان و زمینیان برنداشتند آن را بر داشت
ہم از ان بود کہ ان سر باوے بود قولہ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ظلوما جہولا بود چون آن حریت با او بود پس
بعبودیت ظلوم و جہول باشد نہ بر اچہ او بر داشت و آن حریت با خود داشت تحصیل حاصل کردن نہ آنکہ از ظلومی
و جہولی است قولہ الا انی تقدمت بالعبودیت ہمان کہ ما گفتیم کہ عبودیت طاری است بر حریت و وراق ہم با تفاق
ما ہمین سخن گفتہ است اگر تفحص و تتبع کنی بر ین مزید نیابی تقدمت بالعبودیت این دلیل می کند کہ این بندگی اختیاری او ست
او ہمان حر است کہ باختیار خود بہ بندگی پیش آمد این عجب روزگارے کہ ما را است ما را در خاطر می آید کہ مرد ما نرا
مقابل قاضی دشوار است سخن کہ ما می گوئیم ہم چنین دانیم ازان مشکل تر است اما این بیان حقیقت است ہر چہ
گشادہ تر کنم مشکل تر شود قاضی کلام وراق را این بیان می کند کہ عبودیت سبق بردہ است بر وجود عشق الہیت
یعنی او خود خواست با خود عشق باز در صورت طلب بندگی آورد خود بخدائی و خالقی موصوف شد قولہ
سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ چون بر زند صبح آئینہ ازان سبق آمد بر وے۔

Marfat.com

علامۃ[۳۶] المرید فی الفناء ذھاب حظہ من الدنیا والآخرۃ الا من اللہ تعالیٰ ثم یبدءلہ بادمن ذات اللہ فیری ذھاب حظہ من قدرۃ اللہ تعالیٰ ثم یبدءلہ بادالیضا فیریہ ذھاب وجود نفسہ وحظہ ویبقیہ من اللہ یبقی رویت کان اللہ من اللہ فینفرد العبد من فردیۃ فاذا کان کذلک فلا یکون مع اللہ تعالیٰ ف فردانیۃ فیبقی الواحد الصمد فی الابدیۃ کما کان فی الازلیۃ **العزیز** اگر اسرار وجمال این کلمات بر صحرا نہاد ندے ہمہ جہاں را تمام بودے اے دوست ابوہریرہ[۳۷] رضؓ گفت المشکات ھو الصدر والزجاجۃ ھو القلب المصباح ھو الروح این کلمہ دریافتن سہل باشد اکنون گوش دار یُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ **العزیز** محجوبان روزگار این درخت را در دنیا دانند خود

قولہ علامۃ[۳۶] المرید فی الفناء علامت فنا آن است کہ حظ دنیاوی واخراوی نماند مگر آنکہ او را حظ از خدا باشد خدا ماند یعنی اگر او را حظ از دنیا خدائے دہد از دنیا بگیرد واگر از آخرت دہد از آخرت بگیرد وچون ازین تفرد شود حظ جز از خدای برائے خدا نماندہ بود تفرد شود حال او چہ باشد تا باشد با خدائے غیر خدا واحد وصمد نماند چنانچہ در ازلیت جز او نبود در ابدیت ہم چنیں باشد این دو سخن کہ گفتیم اگر شرح چنانکہ باید کردہ کنیم ہمہ احتیاج بیانے در حقائق نماند قاضی ہم بریں سخن اشارت کردہ است کہ اگر اسرار وبیان این کلمات در صحرا نہاد ندے جہاں را تمام بودے قولہ[۳۷] ابوہریرہ گفت المشکات ھو الصدر والزجاجۃ ھو القلب والمصباح ھو الروح این روح چون بصدر ف بر صدر زجاجہ پرتو خویش انداز دقلب را وصدر را برنگ خود کند اینکہ ایشان را برنگ خود گرداند زور کند او از درخت است نہ از شرقی نہ غربی زیرا چہ زیتونہ ازین قبیل است مصباح وزجاجہ وقلب ہمہ صفت ازان قبیل است لا شرقیۃ ولا غربیۃ قاضی میگوید کہ محجوبان چنین میگویند کہ آن درخت ہم در دنیا است اما ہم در دنیا وہم در آخرت ولیکن نہ از دنیا ونہ از آخرت درین ہر دو مکان است ولیکن از ہر دو بیرون است چہ باشد یعنی نہ منفصل نہ متصل نہ داخل ونہ خارج۔

Marfat.com

نہ دانند کہ این درخت در بہشت نیز نباشد از امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہ گفت لو کانت
ھذہ الشجرۃ لکانت الشرقیۃ والغربیۃ ولکن واللہ ما ھی فی الدنیا ولا
فی الجنۃ انما ھی مثل ضرب اللہ للنور کہ ایدوست آب را چند نام است تازی ما
خوانند و پارسی آب و چیزے باشد کہ بدہ زبان نام دارد اسما بسیار باشد اما عین مسمی
یکے باشد دریغا باش تا درخت طوبی را بینی آنگاہ بدانی کہ درخت سدرۃ المنتہی کدام است
و زیتون بارکہ کدام درخت باشد اصل این ہمہ یکے باشد تا ہا بسیار دارد گاہے شجر
خوانند و طور سینا خوانند و گاہے زیتون وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ برخوان
از شجرہ نودی من الشجرۃ یا موسیٰ کلام مسمع باش وَشَجَرَۃً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَیْنَاءَ وترا
خود شربت زیتونی پیوستہ رساند دانی کہ این کوہ طور کدام است وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ
این گوہ با ابن عباس رضی اللہ عنہ گفت یعنی انظر الی نور محمد کہ میخوانند کہ کان وطن جملہ از و خواست ق والقرآن المجید

قولہ تا ہا ہو مثل ضربہ اللہ للنور حسن بصری ہمان گفت کہ ما گفتیم این درخت ہم در دنیا و ہم در آخرت یعنی
اگر درخت شجرے گوئی مثال این است اما ضرب ہست بدان معنی کہ گفتیم قولہ آب را چند نام باشد بدین عبارت کہ قاضی
گفت و دریغا چیزے کہ چندگان نام ندارد و بہ تحقیق باختلاف اسامی مسمی یکے است باتفاق ہم درخت طوبی و شجرہ
و سدرۃ المنتہی و طور سینا و زیتون خوانند حاصل ہمان یک چیز کہ آن نہ در دنیا و نہ در آخرت حاصل ہم ہمین کہ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا قولہ وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ موسیٰ گفت رب ارنی یا موسیٰ گفتند لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان
اسْتَقَرَّ مَکَانَہٗ فسوف ترانی یعنی کوہ وجود تو کہ ستر خودی تو شدہ است تجلی کنیم آن وجود تو کہ سد راہ تو شدہ
است معدوم شود پس این چنین میسر شد کہ تو نیستی و من باشم و تو مرا ببینی چون تو نمانی کوہ وجود تو نماند تو آنگہ مرا ببینی
کہ جز من کسے نباشد کہ دید و کہ بیند و کہ خواہد دید فَخُذْ مَا اٰتَیْتُکَ وَکُنْ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ ترا فہم دادیم ہم بدان
باش و مر یاران را انتظار کن و دیدار من ترا و مرا نباشد دیدار من ہمیں مرا بشد بس و بس قولہ نور محمد قاضی کوہ موسیٰ
نور محمد عنایت کند باقی کلام را بدین معنے تطبیق داد و مشکل باشد اما بیانے کہ ما کردیم بیان ہمان است میگوید
کہ کان وطن جملہ از نور محمد خاست یعنی او اول مخلوقات است او اصل موجودات است لولاک لما

Marfat.com

نیز شاہد این کوہ باشد یُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ شنیدی کہ این نہ زیتون
و کوہ شرقی و غربی نباشد زیرا کہ نور را در عالم الٰہی مشرق خوانند و نار را مغرب
خوانند چہ می شنوی یعنے لا نارية ولا نوريه بل علی نُورٍ مِنْ نُورٍ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ
نار نُورٌ علے نُورٍ تو خود ہنوز در باغ نارندیدہ جمال نور کجا بینی پس علی نور خود
کہ دید آنگاہ تو نیز ہمی زیتون خود کہ چشد تا تو نیز چشی باش تا يَهْدِي اللّٰهُ لِنُورِهِ
مَنْ يَّشَاءُ تُرا کیمیا گری کند آنگاہ بدانی کہ چہ میگویم تو نیز با مصطفیٰ موافقت
کن و ہمہ روز از خدا یتعالیٰ میخواہ اللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي بنور وجهك الكريم شیخ ما
گفت لا شرقية ولا غربية یعنی لا ازلية ولا ابدية ہر کہ این درخت صفت
را بدید و از وے روغن زیت چشید او را از وے چنان بستانند کہ ازل نزد او
ابد باشد و ابد نزد او ازل نماید از ازل او را خبرے نباشد نہ از ابد او را اثرے
العزیز دنیاوية ولا اخرویة چون معلوم شد نہ دنیاوی باشد و نہ آخرتی
ہمہ خدائی باشد اگر بیان ازل و ابد خواہی شنیدن گوش بدو سوال
دیگر را جواب فرا پیش باید گرفتن قال اول ما خلق اللّٰهُ نوری

خلقت الافلاک یعنی جملہ وجودات را از میان برگیر جز یک وجود نماند و القرآن المجید
نیز شاہد آن کوہ باشد قولہ و نار را مغرب زیرا چہ نور از نار خاست آن غروب نور در نار است
و برآمدن نور از نار است و جمال نار نور نور است قولہ آنگاہ بدانی کہ چہ میگویم دانستم بیانے
بالا کردہ ایم ہمہ ان تطبیق بدہ کہ میان ایشان تفاوتے نیست قولہ شیخ ما گفت لا ازلية ولا
ابدية از امور نسبی یک وجود را چہ از لیت و چہ ابدیت عراقی گفتہ است بیت ازل آنجا
ابد یعنی ابد آنجا ازل یا بی + بنیابی ہیچ را فانی بیابی جملہ را باقی قولہ ہمہ خدا باشد و ہمان گفتیم یعنی است
باعتبار مختلف ناہائے نبی قاضی ہم ہمان گفت چون نہ دنیاوی باشد و نہ اخروی چہ باشد خدا باشد

Marfat.com

الیعنی یہ خلقت بزبان عربی بر چند معنی حمل کنند بمعنی آفریدن باشد چنانکہ خَلَقَ لَکُمْ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ بمعنی تقدیر باشد و بمعنی ظہور و بروں آمدن باشد بدیں حدیث ظہور وجود میخواہد اکنون محمدؐ در کدام عالم مخفی بود کہ آنگاہ ظہور او را خلقت آمد در عالم کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف مخفی بود پس او را بعالم لولاک لما خلقت افلاک آوردند اے دوست دانی کہ زیتون در شجر چون کامن و مندرج باشد و آنرا ادانی کہ چہ خوانند علما آنرا عدم خوانند چون ظاہر شود بود و ظہور خوانند و چون بار درخت شود ناپدید گردد و در رجوع خوانند گوئی زیتون محمدی کہ از بیخ درخت صمدی با ثمرہ نوری پدید آمد

قولہ الیعنی خلق بزبان عربیت خلق را چند معنی است چنانکہ قاضی گفت و یکے از ان ظہور است و این جا بدین معنی باشد اول ما خلق اللہ نوری اول ما اظہر اللہ من مکان الامکان الی وجود الظہور نور نوری اول وجود محمدؐ بود چنانکہ تخمے و شجرہ باشد و از و فرع شد و جودات ہمہ از وے بوجود آمد گفت کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف مخفی بود او خواست آن مخفی را ظہور کند لولاک لما خلقت الافلاک ازان حکایت کرد ازین وجود ازین شہود جہانے موجود گشت و قاضی ہمیں را کنایتہ می کند کہ اے دوست دانی زیتون در شجرہ چون کامن و مندرج باشد قولہ آنرا دانی چہ خوانند یعنی آنرا امکان بود علما آنرا عدم خوانند و قاضی میگوید وجودے بود وجود مخفی ذاتی آن ذات اقتضائے وجودات داشت با قتضائے او ہر یکے بوقت خویش ظاہر گشت ظہور نور محمدؐ بود با قتضائے او این کل ظاہر گشت و ہم این اقتضائے وجودات آمد این را قاضی مثال درختے و تخمے کردہ او را اصلے داشت و شاخہ و دیگر ان فرع او باشد قولہ آنرا از درخت ہیچ صمدیت ثمرہ درخت صمدے: یا ان است نور صمدیت اشارت بفنائے ہمہ موجودات است اینجا موحدے بایستے گفت یا رحمٰن یا رحیم کہ نسبت بہ رحمت و ظہور دارد قولہ رجوع خوانند این ظہور و این بود باز بدرخت نمی گردد و بدو نمی پیوندد و ناپدید نمی گردد الا بدان ماند کہ این تخم و این بار باز آن درخت می گردد اینجا مثال دریا بادیہ و بخار کہ ہم از وے برآید

Marfat.com

چہ گوئی ۔ قطعہ

ممکن ز تنگنائے عدم تاکشیدہ رخت — واجب بجلوہ گاہ عیان تا نہادہ گام
درحیرتم کہ این ہمہ نقش عجیب چیست — بر لوح صورتے ہمہ مشہود خاص و عام

این ازل نباشد چون این ثمرہ باز بشجرہ رجوع کند و از مقام ترقی با مقام تو تراجع شود چہ گوئی این ابد نباشد پس ازل آمدن محمدؐ باشد از خدائے تعالیٰ بخلق و ابد عبارت باشد از شدن محمدؐ از خلق باحق تعالیٰ پس آنگاہ بودن ثمرہ در شجرہ[۵۱] عبارت عدم آمد مگر آن بزرگ ازین جا گفت الاختلاف و الانقسام فی العدم والناس یظنون انہما فی الوجود ایضاً یعنی[۵۲] چون ازین عدم مصطفیٰؐ را بیرون آوردند کہ اول ما خلق اللہ نور منست این نور او را مبدا و منتہائے ہمہ اختلافہا و قسمت ہا کردند کہ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ[۵۳] این باشد و ہم کہ ترا اور خاطر آید گوئی محمدؐ را ثمرہ شجرہ الٰہی میخوانند و جائے دیگر دیگر میخوانند این چہ گونہ

متراکم شود بچکد باز روان شود بدریا پیوندد **قولہ**[۵۰] چہ گوئی کہ ازل نباشد ازل عبارت از آمدن محمد باشد ما آمدن محمد از ازل شد و ہم چنین آید باز گشت محمدؐ بخدا شد بے شبہہ از ازل آمدہ بود ہم بازل باز گشت این باز گشت با ازل این را ابدا منتہا **قولہ**[۵۱] در شجرہ عبارت عدم آمد کہ حقیقت ہمہ یکذات باز گشت **قولہ**[۵۲] اختلاف و الانقسام فی العدم در وجود اختلافے نیست زیرا کہ یک وجود است و یک وجود با یک شہود و بہر جا کہ وجودے است نابود پس اختلاف در وجود آمد یعنی در آمدن و رفتن آمد **قولہ**[۵۳] گوئی محمدؐ را ثمرہ نمیدانیم کہ قایل آن کلمہ را محمد ثمرہ شجرہ الٰہی است چہ او حق است او ہم طعن در وجود چونہ باشد بطریق انکارے است و دو معنی است استفسار باشد کہ محمدؐ چگونہ باشد کہ ثمرہ و شجرہ الٰہی تواند گفت تا قاضی بیان فرماید **قولہ**[۵۴] چون ازین عدم یعنی از ان عدم صوری کہ امکان وجود داشت از ان یکے بظہور آمد اول ما خلق اللہ نورے شد ابتدا او را و منتہا ہمہ را اختلاف با قسمتہا کردند و فطرۃ او ہمان و فطرۃ الناس ہم از دو دم معنی دیگر سوگند می خورد بر روز عاشق با معشوق بشب و بمالۂ ایشان بروز و ما خلق الذکر و الانثی کہ آن عاشق و معشوق خلق ذکر و انثی است یعنی سوگند عاشق و معشوق و معنی المسیح ابن اللہ این باشد۔

Marfat.com

باشد اگر خواہی کہ شک بر چیز نیک گوش دار اگرچہ برائے این سخن خونم بخواہند ریختن
اما در این ندارم بترک خود بگویم آنہا کہ در یابند خود بدانند و زہرہ و یارائے آن نداشتند کہ
این اسرار گویند در یغا او در کلام مجید خود بر مز گفتہ است آنجا کہ گفت وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ
وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ این ہمہ گواہ این ثمرہ و شجرہ ذکر و انثی آمدہ
است اگر خواہی کہ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ این ہمہ گواہ این شجرہ بدانی آیت المسیح
ابن اللہ بر خوان و بدان تا معلوم تو شود و اگر معلومت نشود از خبرلست کما حدکم بشنو اگر تمام
فہم نکنی اندیشہ تمام کن وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ چہ معنی دارد آنجا کہ عالم فنا باشد فرد باشد
جز فردیت نشاید کہ بود اما در عالم بقا و مشاہدہ زوجیت پدید آمد العزیز این آیت بر خوان
الْبَشَرُ تَهَدْنَا فَكَفَرُوا آیت دانی لا تجعلوا دعاء الرسول کدعاء بعضکم بعضا چہ معنی دارد

قول وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ سوگند است بموے محمد و النہار سوگند بروے محمد و ما خلق الذکر و الانثی بیمے
کہ حقیقت بہیچ خودی خود محمد را از دے سوگند روے و موے و خوے او و بیل کہ
حقیقت خود داشت درست نیاید محمد بہمہ وجود و خویش عین شہود او بود سوگند روے و موے و خوے او
بجہ درست اعتماد اینکہ المسیح ابن اللہ گفتند بکدام معنی نہ آنکہ جان او وجود او عین عیان محمد بود او را
سلم ابن اللہ گفتند مردان گفتند خدا میگوید مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ او را ابن اللہ
گوئید یا عین اللہ خوانید لاحول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادہ من ہم دیوانہ ہمچو قاضی ماضی شدم
قولہ کما حدکم و من ہمچو شما نمانیم بحقیقت از شما میان باشم و مِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا
زَوْجَيْنِ و ما خلق الذکر و الانثی ہمین معنی است زوجین یعنی صورت و معنی محمد ہم صورت
داشت ہم معنی صورت او بشریت بود معنی او ہم عالم الہیت البشر تَهَدْنَا ہم بر صورت
اختصار کردند از معنی خبر نداشتند انکار صوری بود کہ اکثر در ین انکار این معنی بود ے البشر
یہدیت انی کند یعنی او می کند خدا می کند ہیچ در ین انکار کافر شدند ے البشر یہدون ما
زوجیت بود ہ است و معنی زوجیت بیان کردہ ام کہ صورت و معنی داشت ہمین معنی

Marfat.com

اما اگر از ین مجمل تر خواہی ترا ہیچ حاصل و معلوم نشود از مفصل بشنو آنجا کہ گفت مصطفیٰ ﷺ
ان اللہ خلق نوری من نور عزتہ و خلق نور ابلیس من نار عزتہ گفت
نور من از نور عزت خدا پیدا باشد و اگر تمام تر خواہی از سہل عبد اللہ تستری و شیبان
راعی بشنو کہ از خضر علیہ السلام شنیدہ اند کہ ایشان را گفت خلق اللہ تعالیٰ نور
محمد ﷺ من نورہ و صورہ و صارت علی یدہ فبقی ذلک النور باذن اللہ تعالیٰ
مایۃ الف سنۃ و کان یلاحظہ فی کل یوم و لیلۃ سبعین الف لحظۃ و نظرۃ
و یکسوہ فی کل نظرۃ نورا جدیدا و کرامۃ جدیدۃ ثم خلق اللہ الموجودات کلہا
گفت اللہ تعالیٰ نور محمد را از نور خود پیدا کرد پس پیش دست خود آن نور را بداشت
صد ہزار سال پس ہر شبانروزے کہ ہزار سال دنیاوی باشد نظر در ین نور کردے
بہر نظرے نورے درین نور پوشیدے و کرامتے نو بلکہ ہر شبانروزے ہفتاد

مرتبط است لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا چوں ہمچو ایشان نباشد
ایشان را فرمان می شود نظر بر صورت او می کند آنجا معنی اوست بدان متعلق شوید قولہ اگر این
مجمل بر ہیچ حاصل معلوم نشود عالم اجمال است و عالم تفصیل است عالم اجمال عبارت از ذاتے کہ ہمہ
وجودات دران ذات بہ امکان موجود اند و تفصیل عبارت از جائے کہ آن ممکن از کمین امکان
در صحرائے وجود آمدہ است آنکہ گفت کہ ہمہ چیز را بوجود محمد ﷺ اضافت کردہ بود آن مجمل دو صفت
دارد صفت رحمت و صفت قہر ہر قہر را بنار نسبت کنند و رحمت را بنور از نور محمد ﷺ شد و از نار ابلیس
چون باز گشت شود ہر دو بیک صفت باز آیند آب بست ژالہ شد و از ان چیزے دیگر ہمہ ژالہ نیست
کہ آن ژالہ نیست چیزے زشتے و درشتے است آن ژالہ و آن چیزے دیگر بآب پیوندند و ہمان آب باشد
اکنون می گوید ابلیس نار عزت و محمد ﷺ نور عزت این نور عزت صفت احمد است و آن نار عزت صفت قہر
است قولہ خلق اللہ نور محمد من نورہ حاصل کلام قاضی بر ین باز می آید کہ نور محمد ﷺ آن نور

Marfat.com

ہزار نظر درین کردے این بحر نظرے ہفتاد ہزار نور دیگر یافتے پس ازین نور جملہ مخلوقات
و موجودات پدید کرد الیعز نیز گر ہرگز نخواندہ کہ خدائے تعالے را صفتے ہست کہ آن را
صفت احص[۵۹] خوانند کہ از بنی آدم پوشیدہ است مگر آن صفت اخص این نور محمدی است
کہ از ہمہ پوشیدہ داشتہ است دانی کہ چہ میگویم قل[۶۰] ھو اللہ احد اللہ الصمد بہ
خوان احد آن باشد کہ یکے باشد و صفت یکانگی دارد الیعز نیز چون ذات او یکے است
ہشت[۶۱] صفت با تعدد چیست باش تا این یک خاصیت را بینی اتصالے یافتہ بدین صفا
ہشتگانہ و این صفت چنان با خاصیت[۶۲] و کمال است کہ ہشت خاصیت در و درج شدہ

خدا است و مبدا ے جملہ موجودات نور محمدی و آنکہ نور بخشید و کرامت بخشید عبارت از کمنت و استعلاد
کونہ لمجا و معاد و قولہ صفت[۵۹] اخص خواند یعنی صفت خاصہ اوست و اگر از ان نور محمدی عنایت کنند
نسبت خصوصیتی کہ محمد با وے دارد مجازاً تواں کرد و اخص عبارت از ینکہ بر بسیار خفی است
خلق محمد را دگر دانند و نور را دگر شناسند محققان یکے دانند قولہ[۶۰] قل ھو اللہ احد
ہمین نور محمدی است کہ او را احد و صمد نامند بدین اعتبار کہ سر احد و صمد باوے است اگر در خریطہ
دینار ہاے زر باشد تو کنیزک خود را گوئی خریطہ بیار و یا خریطہ ہاے دینار و زر بیار و دینار ہا بیار
ہر سہ معنی یک عبارت باشد چون تعلق فیض احد با او آمد لا بد ہر سہ عبارت این جا نیز درست
باشد قولہ ہشت[۶۱] صفات کہ آنرا امہات الصفات و ائمہ صفات گویند قاضی می گوید چو او یکے
است آن ہشت چیست فعلے ہذا تعداد باشد و توحد اعتباری این ترا چنین نماید و الا ہشت با یکے
است پس توحد حقیقی و توحد اعتباری است چنانکہ در ریاضی گویند یکے دریکے ہمان یکے است
قولہ[۶۲] با خاصیت و کمال است این عبارت چیزے خیر است الا چنین گوئی کہ ہر صفتے با صفتے دیگر
مندرج است و صفتے با صفتے دیگر قہراً و لطفاً مندرج و ہم بدان بازگشتند و ذات او فرد حقیقی ہمچنان
گفتیم تعدد با عتبار و توحد بر قرار قاضی بیتے چند در حلیہ مدح خویش پوشانیدہ و ترتیب کلام آراستہ اگرچہ

Marfat.com

پس ہر نشان کہ آمد و ہر ادراک کہ کردند و ہر وصف کہ گفتہ اند بر صفات آمد از ذات
چیزے کے تواں گفتن و یا وصف کردن الصمد تمامی بیاں بے چونی ذات نکردہ است الیحن بتو بہ بینی کہ چند نامی و جا سوسی کردم و چندان اسرار
الٰہی بر صحرا نہادم اگرچہ گفتن این اسرار گفر آرد افتاے سر ربوبیت کفر است
اگرچہ غیرت او مستولی است برداشتن وجودہا اما دستے بزنم و بیتے چند کہ بر طریق
سجع وقتے صادر افتاد اگرچہ بسیارے عموض با خود دارد بتو سپارم بعد ہا کہ جز روان
مصطفیٰ ﷺ و محبان خدائے کسے دیگر بر معنی این بیتہا مطلع و واقف نشود اما دیگران را
ازین نصیب جز شنیدن نباشد و دانستن و یافتن دیگر باشد و دیدن دیگر زہے
حکمت اے دوست وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا درین باب چہ خوب
رخصتے شدہ است و مصطفیٰ ﷺ تمام تر بیان کرد آنجا کہ گفت اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً اکنوں
گوش دار و مستمع معنی شو

غزل

دل مرکب حق است کہ درین زندانست — در عالم خاک مدتے مہمان است
دل مرغ حقیقت است در عالم حق — نے خود باز است کہ زینت سلطانست
دل زندہ بجان بود و جان زندہ بحق — گر جان در دل نگاہ دل در جانست

از روے معنی ہمان است قولہ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً حکمت صوری دارد و معنوی و صوری اگر از
مصراع بمصراعے بیک حرکتے حقیقی زیادت و کم افتد ناموزون گیرند و کذا قافیہ و ردیف یعنی سایان
شارکان روی عن روی و آنچہ مانند این است و اما معنوی قصہ بد و نقطے تمام کردن و آسمان و
زمین را بیک جا برابر کردند قولہ دل مرکب حق است یعنی تجلے دوست کہ درین زندان است معنی ہم چنان
است کہ قاضی گفت اما درویش درویشان است ترکیب خام است حق می باید گفت دل مرکب حق است
یعنی تجلی دوست و تعلق او بادے است تا آنکہ گوید اقلب عرش اللہ بدین معنی قاضی مرکب تام نہاد

Marfat.com

از نور خدا روح فرا دید آمد — پس نور علیٰ نور کہ در قرآنست
آن نور سیہ زکان قہر و خشم است — سپر چشمۂ کفر و مسکن شیطانست
این سر حقیقت است کہ سرخش دادم — در عالم شرع این سخن پنہان است
مقصودش از ایجاد وجود کونین ؎ — یک چیز کہ آن یک ہمی برہانست
در آئینہ روح بہ بیند خود را — پس عاشق خود شود کہ بے نقصانست
من نیز درو ہمی بہ بینم خود را — پس شاہد و مشہود ہمی یکسانست
پس عاشق و معشوق بہم بہ نشینند — زیرا کہ ہمو جان و ہمو جانانست
پس عشق عبارت از تقاہت و کلام — پس اکل و شراب ما و او خود آنست
پس روح بود باقی در عالم حی — چہ جاے چنیں سخن کہ صد چندانست

ن یک چیز نبود کہ او ہمی برہانست

این خود رفت الیہ یصعد چون خواہند کہ مرد را بخود راہ دہند و بخودش بینا گردانند دید یا بدوان تطیعوہ تہتدوا این باشد کہ اشراق نور اللہ مرد را دیدہ دید و گوش دہد کہ گفت

در عالم خاک مدتے پنہان است او لطیفہ سر الٰہی است اما چنین گہے در عالم خاکی نہان شدہ است و سر انجام آشکارا ہم شود مرغ حقیقت یعنی مطلع بر حقیقت و تجلے حقیقت باری حقیقت شناختہ جز او را نہ این خود چہ بلکہ او خصوصیت دارد کہ نیت سلطان بدو پیدا است سلطان چون خواہد قدر رغبت و کرمت خود شناسد تصویرے فرماید یا در آئینہ نظر فرماید دل بدین مناسب باشد دل فیض از جان می گیرد و جان فیض از حق کہ چنین باشد جان در دل آید و گاہ در دل جان باشد در آئینہ شخص خود را بیند بدین او جمال پیدا آید و از بہر دیدن او بکار آید بلکہ بے آئینہ میسر نشود ہم ازین جا علما گفتہ اند البتہ صفت خلقت بے خالق نباشد درین ابیات نظر در مناسبت شاعری و قوانین ایشان نباید کرد کہ عذر آن قاضی خود خواست بر طریق سجع گفتہ شدہ است قولہ چون خواہند بخود راہ دہند راہ خود نمایند و او را بصفت خود متصف گردانند تا ازین راست رود و آنچہ تو او را دید بینند جملہ آفتاب را بینند و لیکن چشم فیض از آفتاب گیرد و بفیض نور آفتاب نور آفتاب بینند اینجا نیز ہم چنین بود کہ بندہ را مستفیض بفیض خود کند چشم او خود باشد و گوش او خود باشد

Marfat.com

کنت له سمعا و بصرا و لسانا فبی یسمع و بی یبصر و بی ینطق بیان این صفات شده است
که تخلق سالک باشد و درین مقام ملک و ملکوت واپس گذاشته باشد و از پوست خود
و بشریت خود برون آمده باشد و اذا شئنا بدلنا امثالهم تبدیلا او ده باشد یوم
تبدل الارض غیر الارض رسیده باشد و بوے من عرف نفسه بوئیده باشد و
شراب عرف ربه چشیده باشد ان الله خلق ادم علی صورته بروے ظاهر گشته باشد
الرحمن علی العرش استوی او را مکشوف شده باشد یدبر الامر من السماء الی
الارض او را محقق گشته باشد ینزل الله تعالی بروے تجلی کرده باشد پاکے همت
در عالم تخلقوا باخلاق الله نهاده باشد کونوا ربانیین او را نقد شده باشد المومن
مرات المومن باوے برابری کرده باشد العزیز چه می شنوی السلام المومن المهیمن
نام خدا است تبارک و تعالی چون او مومن باشد و مصطفے مومن باشد و سالک مومن باشد

جمال او چشمے که فیض او گرفته است تواند دید آنجا گویند بی سمع و بی بصر بجز بدین صفت دیدن قابل
نیست هم بدین معنی شبلی گفته است لا یری الله غیر الله و متصف بصفات او شدن همین است مگر آنکه ملک
و ملکوت واپس گذاشته باشد و از و هم بشریت بیرون آمده بود یوم تبدل الارض غیر الارض
صوفیان این را نامند و اذا شئنا بدلنا امثالهم تبدیلا این عنایت کنند و آنکه عرف نفسه
دانسته باشد عرف ربه شناخته بود درین قصد ان الله خلق آدم علی صورته بروے تجلی کنند ان الله
خلق آدم علی صورته بروے کشف شود و گفته ایم دل در عالم الهی باعتبار او منجلی و محل و ظهور اوست
الرحمن علی العرش استوی باشد قوله علیه السلام المومن اسم از اسمائے باری است تعالی یعنی گرونده
و امان دهنده مصطفے را مومن گویند بدین معنی مصدق و گرونده است و مومنان را هم بدین گویند اشتراک
لفظی باشد نه معنوی المومن مرآة المومن یکدیگر چون درست آید ایشان گفته اند خدا خواست
جمال خود را بیند خود را دیدن جز بدین صورت نباشد که آئینه سازند و آئینه را خواهی آرند عکس جمال خود
خود بینند و آن عکس غیر خود نیست خداوند جمال خود را خواست نظاره کند دل عالم را آئینه جمال خود ساخت

Marfat.com

ہمہ آئینہ یک دیگر باشند المومن مرات المومن بیان این ہمہ کردہ است نخست اخوانیت
درست شود اتحاد آنگاہ حاصل آید المومن اخ المومن آنگاہ خود را در آئینہ اخوانیت بیند
شیخ ما شیخ ابوبکر در مناجات با خدا گفت الٰہی ما الحکمۃ فی الخلق خداوندا در آفریدن
ما چہ حکمت است جواب آمد الحکمۃ فی خلقک رویتی[۶۷] فی مرات روحک ومحبتی فی قلبک
گفت حکمت آنست کہ تا جمال خود را در آئینہ روح تو بہ بینم ومحبت خود در دل تو افگنیم
ایدوست چون خواہد کہ خود را بیند در آئینہ روح ما نگرد خود را بیند کہ بے چون شارہ
از ادراک حسن وجمال بے چون با او برابر در آید المومنون[۶۸] کنفس واحدۃ درین عالم
با سالک نشانہا دہد ان اللہ تعالیٰ فی کل یوم ولیلۃ ثلثمایۃ وستین[۶۹] نظرۃ الی قلب المومن
ہمین معنی باشد سی صد وشصت بار بہ آئینہ خود نگران شود تا مقصود خود بیابد بدان اللہ
لا ینظر الی صوبکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم پس مزبیان این مرات می کند
اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی این باشد وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ احاطت جملہ دلہا بیان
می کند این آن مقام باشد کہ او خود را در روح ما بیند اما چون خواہد کہ ما خود را در نور او
بہ بینیم نورا او تا ختن آرد بجان سالک کہ اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَۃً اَفْسَدُوْھَا جان سالک
دستے بر تختہ وجود او زند کہ اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ اَلَا اِنَّھُمْ فِیْ مِرْیَۃٍ
مِّنْ لِّقَاءِ رَبِّھِمْ اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ پس احاطت نورا و جملگی وکلی وجود ما انجور د

عکس جمال خود در رویت سالک ہمیں معاملہ است **قولہ** رویتی[۶۷] فی مرات روحک ہمین معنی دارد کہ ما گفتیم **قولہ** المومنون[۶۸] کنفس واحدۃ چون گفتیم کہ عالم ہمہ آئینہ جمال اوست مومن بلکہ ہمہ موجودات درین معنی کنفس واحدۃ آمد بہر صفتے
کہ خواست صورت مناسب آن آفرید خود را در وید **قولہ** ثلثمایۃ وستین[۶۹] نظرۃ تعین تعداد عبارت از اکثریت است
اکثر احوال بلکہ علی الدوام او را نظر بر دل است وآئینہ جمال اوست **قولہ** وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ[۷۰] چون ہمہ
خلقت برائے دیدن جمال خود شدہ ہمہ عالم را بدین معنی محیط آمدہ است **قولہ** نورا تا ختن آرد اطلاق را بالتقیید
مقابلہ شود اذا جاء النہر بطل التیمم[۷۱] یعنی اثبات باید چون آن نور کہ عبارت از نور مطلق است بدین

Marfat.com

لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ این معنی دارد پس درین مقام مرید بداند کہ وجود خود و دیگران در آئینہ نور صمد چون و چگونہ بود کافرم اگر ندیدہ ام تو چہ دانی کہ چہ میگویم رای قلعی بنی این معنی باشد کہ ماخود را در نور او نہ بینیم اَوَلَمْ یَنْظُرُوا فِی مَلَکُوتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیان این شدہ است اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ بگلگی آئینہ ما آمدہ است درین مقام جاے سالک را روے نماید کہ مصطفٰے از ان چنین بیان کردہ است مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ الحق الیقین ہیچ فرقے ہست میان این فقد رای الحق و میان آنکہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ مگر انا الحق حسین منصور و سبحانی بایزید ہمین معنی بود اے دوست آنہا کہ درین مقام

مقید ہوا زنہ کند عبارت از تاختن سازندہ گوید اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا کہ آنچہ او بود نماند از تقیید باطلاق ہویت نیستی باوے اثبات شد اَنَّهٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ و شہید ہم بدین سخن مرتبط اند لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ و محیط ابصار محاط محاط چون ادراک تواند کرد و جز این او را ادراک نتوان کرد کہ گوید او محیط است من محاط قولہ کافرم اگر ندیدم سوگند چہ می خوری خاطر جمع دار چون این جا رسیدیم بگویم کافری قولہ اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہم بدین اشارت کہ ہمہ او محیط بملکوت کل شئ باطنہ گفتہ اند پس چون باطن اشیاء او باشد اشارت بنظر بملکوت سموت و الارض ہم برای این معنی است قولہ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ سخت گفت سوے پروردگار خود بنی غیرۃ علی الاغیار و سرّا عن الاجانب ازان التفات کرد گفت کیف مد الظل و در آن معنی اشارت فرمود کہ در امتداد ظل را نظارہ شود قولہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ چون در آئینہ خدا و عکس جمال او در و پدید آمد آن سالک درین جا است این سخن گوید من رانی فقد رای الحق مجاز آ عبارت از حقیقت کردن درست تر باشد قولہ اَنَا الْحَقّ اگر حسین منصور را این معنی محقق بود چرا بیان نکرد چرا خود را بیان نکرد خود را چرا کشتید بایزید را ازان چرا استغفار کرد چو حسین منصور و بایزید قطرہ از یم نبوت در کام ایشان چکید و از ایشان نیز ہم ازان جنس سخن چکید برین تقدیر ایشان را مرد محقق معذور دار ند این قطرہ با آن

Marfat.com

در زمرہ واستوفا ان لقاء اخوانی باشند حسین منصور را و بایزید را معذور دارند العزیز المومن حرات المومن یعنی کہ خود را و بایزید و دمامی بینند المومن اخ المومن یعنی کہ ما خود را در نور او می بینیم ایدوست او ہو من است بعبودیت ما و ما مومنیم بربوبیت او پس ہر دو مومن باشیم کافری اگر این کلمات را نباشی درین عالم محبان او را در ادب خانۂ ت والقلم وطہ تعلم علم خود حاصل کند و زنگار را از قلب خود جلا دہند ادبنی ربی فاحسن تادیبی بیان کند کہ این متعلم درین کتاب موصوف بربوبیت و عبودیت باشد یت

ن مکتب

خصم اتحادے و نسبتے تمامے دارد بدین نسبت بایزید و حسین برادران مصطفٰے باشند یعنی چیزے بدو مانند قولہ او مومن است بعبودیت ما او در عبودیت ما خود را بیند و ما در ربوبیت او او را بینیم قولہ ت والقلم

ن از عبارت از کاتب عجیب است این قسم بدوات و قلم آن کاتب است و آن عجیب کہ می نویسد بر صحیفہ دل آن کسے می نویسد کہ طہ کنایت از وست طہ او را گفتہ است کہ بساط ہویت او طے کردہ است طہ او را گفتہ است کہ روے او ہم چو ماہ چہاردہ است استعارۃ قاضی ہم بدین تمام است چہ دانم طہ را عبارت از طیب بارا از ہویت کردن در خزانۂ خیال قاضی قرارے داشت یا نہ علمے کہ غیر واسطہ گیرد یعنی ملک درمیان نباشد و رسولے ہم نہ بغیر واسطہ کسے از حضرت سبحانہ علمے گیرد از ان عبارت کہ علمنی ربی فاحسن تادیبی و ادبنی ربی فاحسن تادیبی و آنکہ گفت کافری اگر این کلمات را نباشی و شتام نمی کند تشنیعے نمی کند اما غرض این دارد کہ ہر کہ این کلمات را نباشد در حکم حقیقت کافر است یعنی و یکرن والقلم ادب خانہ است کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنجا تعلیم یافت عبارت از ذات محمد میگوید ہر کہ او نجانہ کہ محمد را آنجا تعلیم کردہ اند یافتہ است او چنین و چنین قولہ موصوف بربوبیت و عبودیت باشد آنکہ نسبت بدو دارد آنرا عبودیت نامند و آنکہ نسبت بحق دارد ملتزم ربوبیت خوانند درین مرد کہ صفت او ادبنی و علمنی آمد او ہر دو را متصف شد بربوبیت از بنکہ علمے از رب بلا واسطہ حاصل کرد عبودیت خود ظاہر است بصورت است قولہ صوفیان در دے دو عید کنند یعنی صوفیان را عبودیت و ربوبیت

Marfat.com

صوفیان ردے دو عیب کنند عنکبوتان مگس قدید کنند

تا کہ از دست روح قوت خوریم کے تہ سودہ عنکبوت خوریم

شربتے[۸۱] از وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ خورند و شربتے از حَمَلَھَا الْاِنْسَانُ نوشند

درین عالم ہیچ بالاتر و فیح تر از عبودیت نیست و عبودیت[۸۲] خالے است بالاگرفتہ

بر چہرۂ جمال ربوبیت اینجا بدانی کہ آن بزرگ چرا گفت لیس بینی و بینہ فرق الا

انی تقدمت بالعبودیت جمال چہرہ ربوبیت بے خال عبودیت نعت کمال

نداند و خال عبودیت بے چہرہ ربوبیت خود وجود ندارد وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ

اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ہر دو طرف را گواہی میدہد ہم ربوبیت و ہم عبودیت را گفت کنزا

بجمع است و آنکہ ساعتے دیگر چیزے دیگر و ساعتے دیگر چیزے دیگر این کار است ہمان است

بدان ماند کہ عنکبوتان مگس قدید کنند این را معنی دیگر گویند یعنی صوفی منقد وقت خوش باشد و آنکہ

بصوف ولیت اقتدا صوفی بود و قولہ شربتے[۸۱] از وَنَفَخْتُ فِیْہِ. فیہ قاضی علیہ الرحمۃ بسیار سخن ماضی را

استقبال می کند و در حال بیان تقریرے می فرماید یعنی سر آنکہ بغیر واسطہ روح خود را خود در

مظہر انسان نفخ کرد این شربت چشید بر سر مطلع و واقف کرد و روح اسم من اسماء اللہ تعالیٰ و

ماثور است یا روح یا روح المروح آن فیض او کہ روح بدان فیض قایم است در نفخ آن روح

آن فیض یا آن روح بود پس نفخ فیض او در روشد و امانتے کہ در انسان بحسب طاقت خویش

پذیرفت آن طاقت ہم بدان نفخ روح بلا واسطہ بود اگر نہ کجا او و کجا حمل امانت قولہ[۸۲]

عبودیت خالے است بالاگرفتہ آن بزرگ چنین می گوید وجود دو است واجب و ممکن

میان او و من ہمیں فرق است کہ او واجب الوجود است و ما ممکن الوجودیم و این اطلاق

و تقیید کہ محی الدین ابن العربی گوید ہم ازین جا استخراج توان کرد و این سخن را بدان معنی

درست توان برد و گفت کہ نفس جزوی و کلی گوید آن نیز قسمے ہم ازین بیان است اما سخن محققانہ

Marfat.com

مخفیا فاجبت ان اعرف بیان اتصال عبودیت می کند بار بوبیت اگرچہ تمام تر
خواہی از ابی فرح زنجانی رحمۃ اللہ گوش دار و آنجا کہ گفت العبودیت بغیر
الربوبیت نقصان و زوال و الربوبیت بغیر العبودیت محال گفت عبودیت
بے ربوبیت نقصان و زوال باشد و ربوبیت بے عبودیت محال باشد نزدیک
ہمہ کان و الزمہم کلمۃ التقوی و کانوا احق بہا و اہلہا این باشد کہ عبودیت و ربوبیت
لازم یکدیگر اند ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان
لہم الجنۃ نفسہا و مالہا مومنان را بہشت خریدہ است دل خود از ان اوست
و تبشر عانہ آن است کہ ما گفتیم قولہ عبودیت حالے است نعت ربوبیت از ان او کہ ربوبیت
است نعت نقصان در پیرامن او گشتن نتوان و بکمال گفتن چہ معنی دارد اما اگر گوئی بیقین صفتے و
اظہار سرے شاید قولہ بیان اتصال عبودیت می کند و بار بوبیت یعنی بندگی با خدائی چہ تعلق دارد تعلق
الجزو الی الکل و تعلق المطلق الی المقید او تعلق الفعل بالقوۃ او تعلق الاثر بالموثر تمام این بہر عبارتے
و بیان کہ صوفیان گفتہ اند قولہ فاجبت ان اعرف صفتے بالقوۃ بر داشتم خواستم بالفعل پیدا آید خود را
خود شناسیم و قدر خود خود بینیم اعرف اعرف ہر دو معنی درست می آید قولہ نقصان اے عدم و زوال
در ربوبیت بغیر عبودیت محال یعنی اگر بندگی و بندہ نباشد فدائی بچہ ظاہر شود و بر کہ بود ہر آئینہ ربوبیت
بے عبودیت محال باشد قولہ و کلمۃ التقوی کلمہ نفی غیر بہ وجود حقیقت ایشان اثبات و الزام شد
ملازم حال ایشان گشت و ایشان بدان کلمہ لایق اند و اہل آن کلمہ اند قولہ انفسہم و اموالہم
خود اند خرید یعنی ہر کہ بذل نفس خویش در راہ خدا کرد و یا بذل مال کرد بمقابلہ او آن را بہشت
شد پس آن شرا بدیں ثمن نسبتے خاصے پیدا آورد قاضی بیان می کند کہ نفس و مالہا بہشت خرید و دل خود
از ان اوست خریدن حاجت نباشد و قاضی نیز بیان نفس تخصیص می کند یعنی قلو بہم نگفت نفوسہم
گفت زیرا چہ دل خود آن اوست و اما نفس از ان او نبود آن نفس را خرید ابو علی دقاق می گوید

Marfat.com

خریدن حاجت نباشد چنانکہ ربوبیت بہا ندارد عبودیت ہم بہا ندارد ایدوست[88]
ہرگز این کلمات نشنیدہ کہ اگر مبیع مقابل ثمن نباشد آن بیع غبن وظلم باشد
اگر دل مقابل[89] آئینہ الوہیت نبودے ما للتراب ورب الارباب درست نبودے
ظلوماً جہولاً[90] پے گم می کند اگر توانی جوابے دیگر شنیدن گوش دار حق تعالیٰ نقطۂ
عبودیت را بجہت فروخت چون خریدن حاصل آمد عبودیت اصل ربوبیت
شد تا این وقت گفتند ظلوماً جہولاً اکنون گویند وکانوا احق بہا واہلہا
ایدوست[91] اذ یغشی السدرۃ ما یغشیٰ درخت ربوبیت است کہ عبودیت ثمرہ
آن آمدہ است مصطفیٰ گفت شب معراج او را نوانستم دیدن کہ نورا و غلبہ می کرد
افرایت فراش الذہب حال بینہ وبینی این پروانہ کہ حایل رویت
آمد انسانیت بود پوشیدہ نیست کہ شمع الہیت را پروانہ دل انسانیت و

زیرا چہ قلوب وقف است برائے محبت ہذا والوقف لا یباع ولا یشتری وقتے من گفتہ ام
کہ انفس گفت قلوب نگفت زیرا چہ رسول علیہ السلام گفتہ است قلب المومن عربی والعرب
لا تسترق ولا تباع ولا تشتری قولہ[88] چنانکہ ربوبیت بہا ندارد عبودیت قسمے انور ربوبیت آورد
ہر آئینہ او را ہم بہا نشد قولہ[89] اگر در مقابلہ آئینہ او را ہم آئینہ الٰہی نبودے اگر نقیض با این نفس
نبودے این بیع درست نبودے وغبنے فاحش بودے اثبات این سخن دلیل کرد کہ بینہما
نسبتے خاصے ہست نہ خرند جز آنکہ چیزے بکار آید بسبب من الاسباب وجہ من الوجوہ قولہ[90] ظلوماً جہولاً
پے گم کند یعنی بود چون حمل امانت کرد نماند عارف شد لا بد ظلوم جہول نماند پے گم شد قولہ[91] اذ
یغشی السدرۃ ما یغشیٰ ہر رخت کہ تصور کنی استعارۃ آن ربوبیت وثمرہ آن عبودیت گوئی درست باشد
اختیار سدرہ شرفہ وفضلہ است اذ یغشی السدرۃ ما یغشیٰ ہم او نور ربوبیت گرفت عبودیت را
پوشید عبودیت دوئی نمود ربوبیت او پوشید از طرفین یغشی السدرۃ ما یغشیٰ درست می شنید قولہ[92] کہ نورا و غلبہ میکرد

Marfat.com

وعبودیت آمده است در یعنی والنجم اذا هوی ۹۳ ما ضل صاحبکم وما غوی وما ینطق
عن الهوی ان هو الا وحی یوحی بیان این کلمات با خود دارد ۹۴ ثم دنی فکان قاب
قوسین او ادنی فاوحی الی عبده ما اوحی چه دانی که چه گفته است العزیز ۹۵ عاشق
که معشوق را در کنار گیرد چه گوئی بیخود نشود و موسی صعقا این باشد و این حدیث نیز که
مصطفی گفت شب معراج چون بحضرت عزت بمقام قربت رسیدم ۹۶ فاوحی الی عبده ما او

چه باشد یعنی محیط او شدن نتوانستیم دیدم ولیکن محیط به بیدار بودم انکه می گوید پروانه حائل هیچو دیدان پروا
محمدی است و اثنینیت احمدی احد از احد آمد چون بانذر و دهر آئینه اکتسابی با خود کند
موجب حجاب باشد تاروییتی و نوری و غلبه گفت آن پروانه بودی تمثل پیش آمد از آنرمی که او
غلبه اولی اوست نتوان دید چه بینیم که اولی او اوست پس همو خود را خود بیند و دیگر نتوانند دید
اما تمثل نظری کرده اند حکایتی و سخنی گفت شنیده هم از جهان تمثال آمد قوله ۹۳ والنجم اذا هوی ن تمثل
سوگند بجان آن پروانه آمد حایل شد و ما ینطق عن الهوی عبودیت با ربوبیت شد ان هو الا وحی
یوحی حکایت از ربوبیت شد مقصود گفتیم هر چیست باشد لیکن ادنی باشد باهو باشد اما جائی مکشوف
باشد بی حجاب قوله ۹۴ ثم دنی فتدلی این عبارت آن یگانگی و نیستی و بندگی است توام و ثبات و بقای
خدا اسیرا محبت نزدیکتر شد آنجا رسید که قیاس دو کمان در میان ماند یا ازین نزدیکتر شد یک کمان گشت چو
نزدیکتر شد حکایت از زهی دگرشی شد این مجموعه حکایتی از تقرب سالک است که بعد من الله ثم ثم
آن مرتبه که مقصود است فایز و ظافر گردد و قوله ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی این کلی
است که همه سالک اهیش آمدن و برین صورت او قرار داوفی اند قوله ۹۵ عاشق معشوق را کنار گیرد چه گوئی بیخود نشود هم
نشود هم بیخود شود او بس سستی طبیعت خویش آن را تحمل کردن نتواند بیخود شود از بس قوت لذت بیخود از ن شود نشود
قلت محبت یا از اعتبار بران قوت تحمل آن فخر موسی صعقا تحمل از لذت بود و تحمل که آن هیبت بود اما قاصی
متقابله لذت آورد است قوله ۹۶ چون بمقام قرب رسیدم لامحاله بی هوش حکایت کرد فاوحی الی عبده
ما اوحی حکایت از آن است که آن راهها دو کس اند ظاهر دیده باشی چون یکی خواهد بگوش او و شانه

Marfat.com

یصنع بدہ علی کتفی فوجدت بردا انا ملہ دبیا آمیخے بدین صریحی بر دلالت عشق
الہی مرجان قدسی را وکس نمی داند شیخ ما گفت کہ شب معراج با او گفت کہ ہمہ ایام
دا وقات ناظر و مستمع تو بودی امشب سامع و ناظر منم وقایل و منظور تو پس دَنٰی
فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی این قرب خدا را باشد یا محمد من ترا می گویم کہ حق تعالی
می گوید گر کہ تا رازی نمی دا فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی بیان این معنی نکردہ است
دانی کہ ما اوحی الی عبدہ ما اوحی چہ نشان با خود دارد

نظم

در انجمنے نشستہ دیدم دوشش | نتوانستم گرفت در آغوشش
صد بوسہ زدم بزلف عنبر بویش | یعنی کہ حدیث می کنم در گوشش

عاشق چون خواہد کہ معشوق را بوسہ دہد با وے رازے وسرے گوید اگر کسے
جز از معشوق حاضر باشد لبے گم کند یعنے کہ حدیث من کنم در گوشش شب معراج
او را برائے خود برد کہ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا برد و بداد او از بہر دیگران کہ او را
بدان آوردیم تا عجائب آسمان و زمین بیند لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی

سخنے گوید لیکن از بے گوشے ہر دو دست را بہر دو کتف نہد لب بسے نزدیک بگوش آورد و خفیہ کارسے بکند ہما از ہو
میگوید وضع یدہ علی کتفی فوجدت بردا انا ملہ یعنی خطی وحکایت صدری این است بحقیقت آن فہم کرد عبارت
اطلاع بر اسرار حقی اوست اگر در ظاہر این را مثلے کنی کہ پیش الشیخ یعنی چیزے حکایت کنند و اطلاع دہند خبر بدین یعنی آنہا
قولہ شیخ ما گفت چون شیخ او با او این حکایت گفت کہ ہر شب ناظر و مستمع بود یعنی محمد را بر خدا و را در بقا امری است
و خود را مامور داشتہ است فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی از طرف خدا آمدہ محمد قولہ در انجمنے نشستہ دیدم
دوشش قائل این دو بیت این ہمہ بہانہ بود مقصود پیوستن آن و یکے شدن حالتے بجائے از حاضران شرم آمد
سرے بدین بہانہ کہ من حکایتے میگویم رخ برخ نزدیک کرد ہر چند بندہ با بندگی خویش است از انطرف تمنی
مائی نصیب می شود و بیان عبودیت ربوبیت الوہیت چنانچہ توان کرد مثل قید حکایت توان قولہ او را از برائے خود
بر داین رنگ آمیزی و شیوہ بازی دایم است با ہمہ ہست او را برائے خود برد میگوید برائے آن بردہ ام
کہ تا عجائب آسمان و زمین بیند قولہ لقد رای من آیات ربہ الکبری آنچہ بالمعیت نسبت دارد کبری است و آنچہ

Marfat.com

نشان بزرگ آمده است وصغری ما دون الله است وکبری کبریاء الله است
الیعنی سلطان محمود ایاز را دوست وارد او را بر تخت مملکت بنشاند و دیگران را
بے گم کند که شما اہلیت آن ندارید که مملکت را لایق باشید خود دانی که این کلمات
چیست آخر این شنیده که عشق سلطانست آنجا که فرود آید که خواهد عشق لایزالی
با جان قدسی عقد آمیزش بسته بود که جز عشق دیگر کسے را از ان خبر نبود الیعزیز در
عشق مقامے باشد که عاشق ومعشوق را از ان خبر نباشد واز ان مقام جز عشق خبر ندارد
جنک[۱۰۲] الشی یعمی ویصم آن باشد چه گوئی عشق از عاشق است ویا از معشوق نے
از عاشق است ونه از معشوق پس عشق الٰہی[۱۰۳] از که باشد ضرورت او از جان قدسی
باشد عشق جان قدسی از که باشد از نور الٰہی باشد چه دانی که چه میگویم الیعزیز گفتم چون
مارا بخود قربت دهد در نور او خود را بینیم عبارت این باشد که رای قلبی ربی علی ما

بالنسبت دارد آیت صغری است وہر جا که صغری است بے کبری نیست وہر جا که کبری است
بے صغری نه قوله[۱۰۱] سلطان محمود ایاز را دوست دارد یعنی عشق برین آرد که عاشق ہم بذل خود کند وہمه جمال
وکمال معشوق پندارد وہمه را از بے او گذارد وہیچ کس را برابر ومقابله نکند بیت

سلطان عشق خیمه بصحرا اگر زند — ملک وجود را همه زیر وزبر زند

عاشق ومعشوق را از آن خبر نباشد بے شبهه معشوق را جز از حال دل عاشق چه اما این بگوید که عاشق را خبر نباشد
که عاشق گاه باشد خود را بقوت وغلبه نماید وہمان وقت سستی او ست گاه باشد که سست ضعیف نماید وہمان ساعت
قوت بعد طاقت معلوم شود عاشق از عشق آنچنان بیگانه است چنانکه معشوق از عاشق وعشق از ہر دو بیگانه
است ہیچ وقت عشق از ان کسے فرشده است نخواهد شد یعز من یشاء ویذل صفت اوست اگر او را کسے
مقاومت تواند کرد من یشاء درست نباشد قوله[۱۰۲] جنک الشی یعمی ویصم حل معنی کرده است کور وکر کند یعنی جز
حسن معشوق چیزے دیگر نه بیند ونخواهد که سخن جز حکایت معشوق بود اگر کسے جز این حکایت کند گوش
آنرا نخواهد که بشنود قوله[۱۰۳] عشق الٰہی از که باشد از جان قدسی وعشق جان قدسی از که آمد از نور الٰہی بواسطه همان

Marfat.com

ابن ابی طالب این چنین بیان می کند کہ ما نظرت فی شئ الا ورایت اللہ فیہ الم تر الی ربک کیف مد الظل این باشد و چون او خود را در آئینہ ما بیند عبارت این باشد الم تر ان اللہ یری العزیز اگرچہ این کلمہ خود جان تو نیست پنداری کہ دنیا را نمی گویم این کلمات در بہشت نیز نگنجد جز در بہشت دل تو نگنجد کہ فراخی تمام دارد و یعنی قلب عبدی المومن اگر خواہی چنین و لے را بدست آری کہ مرج البحرین یلتقیان او را قبول کردہ باشد چند ہزار ہستند کہ این نعمت دارند لیکن مقصود ما بعضے علما اند کہ والراسخون فی العلم کمال درجۂ ایشانست ایدوست مدتہا بود کہ نہ تن از علماء را سخ معلوم بود نہ لیکن امشب کہ شب آدینہ بود کہ ایام کتابت بود یکے را معلوم من کردند و آن خواجہ امام محمد غزالی بود رحمۃ اللہ علیہ

شئ است کہ آینده باشد خواست واسطہ اعتبار کن خواہند مکن تو دانی قولہ ما نظرت فی شئ الا ورایت اللہ فیہ این سخن را در کتب بمحمد واسع نسبت کردہ اند و اما قاضی نسبت بمرتضی می کند سخن محمد واسع چنین گویند ما رایت شیئا الا ورایت اللہ فیہ نکرہ در موضع نفی مقتضی عموم شد علے ہذا ہیچ شئ نباشد کہ در و نظارۂ جمال خدا نبود بحصۂ نسبت جمال بقدرہ و خطرہ الم تر الی ربک کیف مد الظل چون در او باشد در ظل و مد ظل ہمیں تقاضا می کند قولہ و چون او خود را در آئینہ دل ما بیند از نیکہ او خود را در آئینہ دل ما بیند این اشارت لازم آید الم یعلم بان اللہ یری بر اے انسان این قدر نمی داند کہ خدا در دل او می بیند این معنی عنایت قاضی ما رست حاصل این بیان این است کہ کلمات الہیہ از دنیا و آخرت بیرون است اما دل را فہمے است و معنی قلب عبدی المومن ہمیں معنی است. قولہ مرج البحرین یلتقیان عبارت از علما می کند کہ این دو دنیا با ایشان علم این جہان و آنجہان دارند امر قاضی علماء یا اند کہ والراسخون فی العلم عنایت از ایشان کند قولہ نہ من از علما کہ را سخ سخن قاضی دیوانہ است من عند نفسہ می گوید یا بیاتے کہ از امام محمد غزالی قاضی آوردہ ہر کہ شرح ہم ہمہ گفتہ باز مکرری شود اما چون تو تمام معلوم کردہ باشی ہم خود بدانی از روے شاعری در بسیار ابیات گفتارے

Marfat.com

احمد را امید الستم محمد را امید الستم محمد نیز از آن ماست اگر خواہی آنچہ گفتم تمامتر بدانی از خواجہ احمد غزالی بشنو کہ چہ می گوید در شان مرات المومن۔

غزل

ای خدا آینۂ روے جمالت این منست جان ما برگ گل است و عشق او چون بلبل است

در جمال روی تو خود را بدیدم سٹنے زخود پس بدیدم معنی مراد ہر یکے تو خود حاصل است

در ازل موجود بودم سایہ من نور بود در ابد ہم من شوم یکتا کہ ما را منزل است

عاشقان را فرق حروف ن و ط ہمنشینان خدا را این مقام اول است

گر تہی خواہی کہ دانی کین چہ جا بیست و کجا درون این جہان آنجا کہ شہر بابل است

از مراد خود بیرون آے و مراد دوست گیر کین چنین کس پیش محبوبان نجیب و عاقل است

در نہاد تو ہمی محبوب ماند زین ہمہ خاک باد و ابر و بحر است کین کار تو بس مشکل است

ای دوست اگر کسے را این مقام شود آخر محبوبان را گفتن این مقام تیز رسد شیخ ما مودود بسیار گفتے این بیت را بیت

گر ز ما ہر را جمال آن روئے رسد ما را ز سر کوے تو یک موئے رسد

ای دوست ترا آفتاب آفتاب دانا تما عیب رفت الفضل لاہل الفضل رخست سلطان ہم اسپان سلطان کشند لا یحمل عطایا الملوک الامطایا الملوک اگر چنانکہ تازی ترا آن چنین می گویم بیت

روشن ترا ز آفتاب باید رای تا بشناسد مزاج ہر سودائی

ہست گفتار بزرگان ہست محض گفتار ایشان بر کسے تمامے دارد شاعری دیگر است حقایق معلوم کردہ ہم خود بدانی و از روے شاعری بیان دیگر اگر ہر دو را بہم طلبی در بوستان گفتار سنائی نظارہ شو قولہ ن و طا و تا قاف از قربت نون زنود طا و طا ہر است قولہ وقد را آفتاب آفتاب تد حاصل این است کہ خدا را خدا شناسد و جمال اتقال تجلیات اوجز آنکہ مید بفیض اوست نتوان کشید لا یحمل عطایا الملوک الا مطایا الملوک۔

اگرچنانکہ گوئی در آفتاب چیزے دیگر بجز از آفتاب آفتابی گنند نکند جاے آفتاب خود آفتاب گیرد آنکس کہ ذوق این کلمات چشیدہ باشد خزن وخوف او را از خود بستدہ باشد مگر کہ از جملہ واصلان از یکے تشنیدہ کہ گفت من عرف اللہ طالت مصیبتہ ہر کہ خدا را شناخت مصیبت او دراز شد و یقینا از بہر آن شیخ گفتے لا یعرف الحق الا الحق گفت خدا را کس نشناخت مگر خدا او را خود او خدا شناسد و او را چون بہ آتش شود از آتش چہ بہرہ گیرد و چہ حظ و نصیب یابد و چون از آتش دور باشد حظ چگونہ گیرد و باغیر چگونہ سازد و عقل این جا نمی رسد۔

قولہ در آفتاب چیزے دیگر در آفتاب آفتابے دیگر مقابلہ باشد و اگر فرض کنیم چیزے را مقابل عین آفتاب است و باغیر او اگر عین اوست او خود را خود مقابل شدہ است و این مقابلہ ہیچ معنی ندارد و اگر غیر اوست خود آفتاب بمقابلہ آفتاب نیست و این کہ تو یکے بر گیری آفتاب نام نہی این حکایت دیگر است چنین چنین باشد او را جزاوند بیند و جزا او دراک نکند طالب سالک اجزا ندوہ و غم نباشد از انچہ دل طالب حصول مطلوب لا مکان است قولہ ہر کہ خدا سے را شناخت ازین شناخت این شد کہ دل مبتلا و طالب پیر گشت و عاشق پیر شد و مطلوب را در پردۂ غیرے دید کہ بر افتاد آن پردہ صورت نمی نماید این چیزے از غم و اندوہ چہ کم آید قولہ لا یعرف الحق الا الحق اگر این کلی باشد تسلی شود کہ اصل این است و این چنین نیست بلکہ رویتے ہست ولیکن ادراک نیست اگر ادراکی چشاند و امید وار کردہ در پس آن می دواند این چنین بلائے ہست سوختیم سوختیم گرفتارے ام جا کلمہ نیست قولہ پروانہ چون آتش شود اینجا این خطر امنت از دور تماشائے کردہ آن روشنائی او را تبل کردہ درین طلب و ذوق او را لذتے شود ہر چہ قریب تر ذوق بیشتر راحت و خوشی بے اندازہ چون کلی باتصال احتراق رسید ہر بار کہ نزدیک می شود سوختگی احساس می کند و گرفتاری زیادہ تر تا نیست دنا بود گردد و در حالت سوختن گوید کہ عین شمع شدم زیرا چہ آن ہمہ می سوزد اما چون تمام شد او نماند

Marfat.com

قولہ ۱۱۴ اگر در سرائے عقل چیزے داری خود دانی کہ چہ می گویم بیت

از وصف تو اید دست خرد گمرہ شد مانندۂ تو توئی سخن کوتہ شد

آن سوال دیگر کردہ بودی کہ کار طالب دار دیا مطلوب بر صدر کتاب ثبت نہ شنیدی اما اینجا

قولہ ۱۱۵ نکتہ دیگر بشنو بگویم گوش دار اول سرمایہ کہ طالب سالک را باید عشق باشد کہ شیخ ما گفت لا شیخ

ابلغ من العشق ہیچ پیر کامل تر سالک را از عشق نیست وقتے شیخ را پرسیدم ما الدلیل علی اللہ

فقال والدلیل ھو اللہ این کلمہ بیان بلیغ با خود دارد یعنی آفتاب چراغ نتوان شناخت

بحرفت ربی بربی این باشد اما من میگویم کہ دلیل معرفت خدا تعالی مبتدی را عشق باشد ہر کرا

پیر عشق نباشد او رونده راہ نباشد عاشق بمعشوق بعشق تواند رسیدن و معشوق را بر قدر عشق

بیند ہر چند کہ عشق بکمال تر دارد معشوق را کمال تر بیند در بغا بیم آنست کہ عشق پوشیدہ در آید

ن بجمال

ہمان شمع ماند پس آن ادوار و اطوار نماند کہ گفتم و گرفتاری پروانہ موجب ابتلا ہمین است و بعد ہستی

ن معاش و عالم

خود چہ قولہ ۱۱۴ اگر در سرائے عقل چیزے داری عقل معاش عالم است عقل عشق است و عقل عالم و عقل معاش ندارد اما فرمانبردہ

و مدبر کار کن ہمین عقل عشق است قولہ ۱۱۵ اول سرمایہ کہ طالب را باید اول کار با جماع مشائخ کار طلب و عشق است

پس ہر کہ بجائے رسید تا آنجا کہ رسید بر قدر ہمت عشق رسید آنکہ آن بزرگ گفت لا شیخ ابلغ من العشق ہمین آید

یعنی کار تصور توجہ سر بکیفیت بیک شرط و کارش جز این نیست کہ ہمہ چیز را بیکبار کند و بیارد دل را بر یک چیز

استقامت دہد اہم مہام و مطالب و مقاصد ہمین است و بعضے گفتہ اند اگر بمقصود نرسد ہمین

عشق آمد ہر جا کہ دولتے است خود تو رسد عاشق و محبوب ہرگز نہ اما اعتبارے کردہ اند تو این سخن از محققان

پرس حکایت لیلی و مجنون بارہا گفتم آنکہ پرسید آنکہ لیلی بمراد تو نباشد تو چہ کنی گفت من بمراد او باشم الخ

شنیدہ باشی آنکہ پرسیدہ است کہ کار طالب دار دیا مطلوب کار طالب دار کہ درد و سوز و رنج و محنت و غم

کشیدہ و کار مطلوب دار کہ ناز و کرشمہ و سر افراز ہ دارد ہم بریں قیاس کن و در حال بیکے باز گرد چون این ہمہ

شیوہ بازیہا از میان برخیزد قولہ ۱۱۶ کہ عشق پوشیدہ در آید پوشیدہ برون رود عشق اصل با من و تو بیگانہ است

جنسیت با کسے ندارد اما وہب بہ رمزے کند چون چنین باشد ہم پوشیدہ در آید و نہانی برون رود او آمد

Marfat.com

و پوشیدہ بیرون رود کسے خبر ندارد عشق حقیقی نمی گوئیم آن عشق می گوئیم کہ ازان درد
در دنیا آمد و پیم آنست کہ ہم چنین پوشیدہ بجلے خود رود و عشق الٰہی[۱۱۷] را بر دو طرف قسمت
کرد فریقے جوانمردے برگرفت و فریقے جوانمردے دیگر اینجا حسین منصور چنین بیان می کند
ماصحت[۱۱۸] الفتوت لاحد الا لاحمد و ابلیس احمد ذرہ عشق بموحدان بخشش کرد کہ مومن

ترا بلود ازان خود کرد تو ندانستی جائے باشد کہ آنرا عشق مجاز نامند و دران صورت پرتوے از عشق
حقیقت لائح شدہ باشد این را ہوا پرستی و مجاز نامند اما آن حقیقت چنان آمد و چنان رفت
کہ کسے ادراک نکرد و آن مردے کہ نظر بازی و بچہ بازی میکند ہم بدین کارسازی است ہمیں
وہم ایشان را در بلا انداختہ گفتم جائے چنین باشد او حکیم است واللہ حکیم علیم بسیار طالبان را بر دن
و باشد اما ہمہ عمرے در احتراق و اضطراب باشند و مقصود ندانند کہ آن اضطراب آن احتراق
برائے چیست و آن حرقۂ الٰہی و صدمۂ خدائی است او را ازان شعورے نیست بسیار در الہیا
رود و حکایت ازان کند ہیچ یکے واردے آن ندانند بلکہ تشخیص مرض ہم ندانند کردن و بر زاہدان
و بر عابدان ہم رود ایشان فاتحہ خواند اما خدائی است چندان اثر نکند الا المحققون المرشدون
الذین بعثوا اطبار النفوس لطلاب و الناقصین فی الدین و یحتمل ایشان ندانند و مرد بدرد جا
رسیدہ کہ قابل دوا نماند او را ہمچنان گذارند تا سوختہ و دردمند میرد قولہ[۱۱۷] ہم عشق الٰہی ہمیں
قاضی بر دو قسم آورد ہیچ نسبتے بیانے بنیاد نہادہ است قولہ[۱۱۸] ماصحت الفتوۃ الا لاحمد
و ابلیس فتوت عبارت ازان است کہ خود را از میان بدر کنی و دوست را بجائے خود جاوہی
اینجا قاضی فتوت را از جوانمردی عنایت می کند کہ از تو کسے را چیزے رسد مومنان را از محمد بخشش
توحید شد موحد آمدند و کافر انرا از ابلیس بت پرستی و این کہ تو کافر انرا و بت پرستی را عشق
نامی این چیزے خیر است زیرا چہ عشق ہمہ را نیست کند و یکے بجا دارد و این سخن اتقیا و جملہ دیگر
عاقلان است و ہمہ عاشقان برین اند و کفر بت پرستی و شرک با عشق چون جمع شود اما
احمد علیہ السلام اقبال ابلیس او بار او گفت رو بخدا آر یدا و گفت پشت بخدا و ہیدا و گفت

Marfat.com

آمد ہمہ ابلیس ذرہ بر مغان بخش کردکہ کافر و بت پرست آمدند آزان بزرگ
نشنیدہ کہ گفت الجادۃ کثیرۃ ولکن الطریق واحد گفت جادۂ منازل ربوبیت
بسیار است اما راہ یکے آمد ایدوست اگر آنچہ نصاری و عیسیٰ دیدند تو نیز ببینی ۱۱۹ ۱۲۰
ترسا شوی و اگر آنچہ جہودان در موسیٰ دیدند تو نیز ببینی جہود شوی بلکہ آنچہ بت پرستان
می دیدند در بت تو نیز ببینی بت پرست شوی و ہفتاد و دو مذہب جملہ منازل راہ
خدا اند مگر کہ این کلمہ نشنیدہ شیخ ابو سعید ابو الخیر رح روزے پیش گبرے آمد از مغان
گفت در دین ۱۲۱ شما امروز ہیچ چیزے ہست کہ در دین ما امروز آن ہیچ چیزے نیست
العزیز مقصود آنست کہ عشق الٰہی منقسم شد بدو قسم ہر قسمے جوانمردے برگرفت
اما ہیچ دانی عشق عبودیت تمام کہ برگرفتہ است دریغا ہر دو قسم عشق تمامی خود او
برگرفتہ است واللہ ۱۲۲ علی کل شیٍ قدیر این باشد اے دوست عشق پیدا و عیان
در عالم ملک آمد اما در عالم دنیا کہ دید آنگاہ سالک را پیر شود و او را راہ نماید اگر عشق

این سو کہ شما پشت دادہ اید خدا را تواں دید و این بگفت آن سوے رو آوردی خدا را تواں
دید اما یکے غلط و یکے بر صواب ۱۱۹ قولہ اما راہ یکے آمد یعنی راہے مستقیم است و در دکثرے و غلطے فرد د
آفتادنی نیست آن رہ یکے است ۱۲۰ قولہ تو نیز ببینی جہود شوی واللہ آنچہ در موسیٰ ع بود اگر جہودان می دیدند
ہرگز جہود نمی شدند اما این بگو مغان آنچہ در بت می بینند اگر تو می بینی تو ہم مغ شوی در ردے موسیٰ ع
جمال احدیت بر صورت شریعت تجلی کردہ است ہر کہ او را بہ بیند جہود نشود مسعود و محمود شود اما
در بت صولت و صدمت جمال روے نمودہ است ہر کہ بیند از دست شود و از پاے در آید از سر
فرو افتد ہر آئینہ چون گمراہ شد مغ و ترسا شود آہ کجا مغ و کجا او ۱۲۱ قولہ گفت در دین شما امروز ہیچ
چیزے ہست بو سعید بدین معنی گفت تجلی دارم کہ بر مراد من نیست آنچہ بر شما ہست ہم مراد شما ہست این سخن در ماندگی
۱۲۲ اوست البتہ می خواہد قرارے باشد و این جا قرار است نہ جاے قرار و جز اضطراب چیزے دیگر نباشد قولہ واللہ
علی کل شیٍ قدیر یعنی این ہا نفع واقع نیست ولیکن ممکن ہست زیرا کہ خداے بر ہمہ قادر است باشد کسے کہ
ہمہ صفت قہر باوے زند و ہمہ جمال لطف نماید

Marfat.com

شیخ احمد ن ہمہ شدے جما مرید آمدند ن۲ نظم ن۱ ما ن۲ غذندے

عشق پوشیدہ است ہرگز کس ندید ش عیان لافہائے بیہدہ تا کے زنند این عاشقان

ہر کسے در قدر خود لافے و وصفے می کند عشق او پاکست و صافی از چنین و از چنان

ایدوست عاشقان را دین و مذہب عشق باشد کہ دین ایشان جمال معشوق باشد

ے آنکہ تو مجازی ادر اشاہد خوانی ہر کہ عاشق خدا باشد جمال لقاء اللہ مذہب او باشد

واو شاہد باشد در حقیقت کافر باشد با دیگران مگر این بیتہا نشنیدہ و بسمع تو غمزہ نزدہ است

رُباعی

آنکس کہ بہ عشق را شریعت دارد کافر باشد کہ دین طبیعت دارد

ہر کس کہ شریعت و حقیقت دارد شاہد بازی و دین طریقت دارد

ایدوست جواب دیگر نشنیدہ بشنو طلب راہ کردن واجب است اما راہ خدا تعالے

در زمین نیست و در آسمان نیست بلکہ در بہشت و عرش نیست طریق اللہ در باطن تست

وَفِی اَنفُسِکُم اَفَلَا تُبصِرُونَ این باشد طالبان خدا او را در خود جویند زیرا کہ او در دل

باشد و دل در باطن ایشان باشد ترا این عجب آمد ہر چہ در آسمان و زمین است ہمہ

خدا در دل تو آفریدہ است و ہر چہ در لوح و قلم و بہشت آفریدہ است مانند آن

قولہ عشق پوشیدہ است آرے آنکہ بہمہ وجہات و اعتبارات فرد حقیقی باشد از ہمہ پنہان بود قولہ آنکہ

مجازی تو او را شاہد خوانی ہر کہ را عشق خدا باشد جمال لقاء اللہ مذہب او باشد یعنی آن عشق با عشق حقیقی

اتحاد دارد اگر مرد عاشق حقیقی است او را مجاز و حقیقت یکے است قولہ طالبان خدا او را در خود

جویند خدا با ہمہ است و با ہر ذرات است و ذرات اینجہانی فدات آنجہانی اما جنت او از باطن

خود آن است کہ تمام و کمال و بوصف ظہور و جلال و با مذک استتارے پوشیدہ در مظہر انسان است ن جلد

ہمانجا طلبند و در باطن طلبند ہمانجا بیابند آن قدر است کہ تواند یافت وَفِی اَنفُسِکُم اَفَلَا

تُبصِرُونَ یعنی راہ شما در شماست قولہ در باطن ایشان باشد یعنی بدل یابند و بدل بینند و بدل

Marfat.com

در نہاد باطن تو آفریدہ است و ہر چہ در عالم الٰہی است عکس[۱۲۷] آن در باطن تو پدید کردہ است تو این ندانی باش تا ترا بنمایند عالم تمثل کند آنگہ بدانی کہ کار چون است و چیست بنمایند عالم آخرت و عالم ملکوت جملہ بر تمثل است مطلع شدن نہ اندک کار است ہر یکی[۱۲۸] را بجایگاہ ہا شنیدی کہ چہ باشد من اراد ان ینظر الی میت یمشی علی وجہ الارض فلینظر الی ابن ابی قحافہ بیان این مرگ شدہ است ہر کہ این مرگ ندارد زندگانی نیابد آخر دانی کہ مرگ نہ حقیقی باشد بلکہ فنا باشد دانی کہ چہ می گویم میگویم چون تو باشی و با خود باشی تو تو نباشی چون تو تو نباشی ہمہ خود تو باشی الیعزیز چہ خواہی شنیدن نزد ما مرگ این باشد کہ ہر چہ جز معشوق باشد از ان ہمہ مردہ شود تا[۱۲۹] ہم از معشوق زندگی یابد بمعشوق زندہ شود مرگ را دانستی کہ در خود چون باشد گور را نیز در خود طلب میکن کہ مصطفیٰ ہمہ روز این دعا کردے اللھم انی اعوذ بک

شناسد او را ہمہ ذرات وجودات است اما شناخت او در دل است قولہ[۱۲۷] عکس او در جان تو پدید کردہ است جہان وجودات عکس اوست و دل و جان تو عکس پذیر عالم الٰہیت و وجودات ہم در جان تو پدید است چون حکایت بہ تمثل افتد ہمہ تو باشی ہمہ در خود بینی ہمہ جہان را ہم بہ تمثل او نہادہ است اما سخن ہمین است تو بجوان بہ بین بسیار بار این سخن گفتم قاضی مکروہی کند مارا نیز لابدی مکروہ گفتہ می شود قولہ[۱۲۸] مرگ را بجایگاہہا این بلا یکایک از کجا پیدا شد ہمہ مردہ افتادہ اند ہمہ وجودات تمثل اوست این کلی را در جزوی ابو بکرؓ بیان کرد ہر کہ خواہد کہ کسے را بیند نہ خود می داند کہ او نیست ابو بکر را بیند کہ او ہست و گمان نبرد کہ او او نیست و آن دیگر است بنا دیگر ظاہر شدہ است قولہ[۱۲۹] تا ہم او معشوق زندگی یابد ہمان سخن کہ گفت بعبارتے دیگر می گوید ہوشیار باش در غلط نیفتی عاشق را زندگانی نہ با معشوق است یعنے زندگی اوست این را کہ عاشق نام نہادی کہ این ہمہ معشوق است کہ خود را عاشق خواندہ است زندگانی ازان است کہ بے آن او را زندہ نیابی۔

Marfat.com

من عذاب القبر بشریت[۱۳۰] آدمی خود ہمہ گور است ازان بزرگ نشنیدہ کہ او را گفتند
ھل فی القبر عذاب فقال[۱۳۱] القبر کلہ عذاب گفتند آدمی را در گور عذاب باشد گفت
گور ہمہ عذاب است[۱۳۲] یعنی وجود بشریت آدمی ہم خود عذاب است گور طالبان
قالب باشد بعد ما کہ گور قالب خواہد بودن اول چیزے کہ سالک را از عالم آخرت
معلوم شود[ن] احوال گور باشد اول تمثل کہ بیند گور باشد مثلاً چون مار و کژدم و سنگ و ن کنند
آتش کہ وعدہ کردہ اند اہل عذاب را در گور تمثل بوے نمایند[۱۳۳] این نیز ہمہ در باطن
مرد باشد کہ از و باشد لاجرم پیوستہ با او باشد العزیز چہ می شنوی

---

[۱۳۰] قولہ بشریت ہمہ خود گور است موجب ضیق قبر و طالب او و آن عذابے کہ در گور است گفتہ اند
و بہ تحقیق ہم چنان است آن ہم از مواجب بشریت است اگر تنگ آمدن و آن بر صفتے ناساز
بودن در مضیق بشریت گرفتار ماندن گور نام نہی می شاید و اگر موجب عذاب گور اند صفات
ذمیمۂ او می باشد یونانیان خود ہمین عذاب گفتند[ن] و ہمی گور گفتند بسیار سخن قاضی بوہم اینشان ن گفتہ اند
می افتد اما معنی آن است کہ من گفتم قولہ[۱۳۱] القبر کلہ عذاب چون بشریت باشد ہمہ عذاب
باشد تحفۂ دیگر ہر لطیفۂ کہ نظارہ شد و در نصیبہ کہ در دام افتد ہم ازین بشریت شد قولہ[۱۳۲] گور طالبان
قالب باشد یعنی از جہان حس و از عالم وہم خیال درست باشد دگر فتاری طالب ہم بدان بودن چیزے
طلبد ہم برین تمام قالب گور او ہمان محبس او ہمان قدر بالاے او ہمان قولہ[۱۳۳] آن نیز ہم در باطن
مرد باشد صفت بشریت تو تمثل بکند بانواع مختلف کہ او دارد و در نسبت بصورتے کہ منا
اوست ظاہر می گردد چنانکہ سالک در واقعہ ابتداے حال بیند کہ مارے قصد او کردہ است
یا زغالہ بیند و یا کژدمے بیند و یا ستورے بیند و یا دیگے بیند یا موشے و یا سگے بیند سگ را
تعبیر کند از شح مور را تغیر بجمع و دیگ و زغالہ را بافراط شہوت ستور را بحرص مختصر و ستور را بجہد و ن
جمیع این تمثلات سالک را در پیش آید ہمہ تعبیر کن۔ و دوا ے آن فرا میہ کہ با این اوصاف

Marfat.com

سوال منکر و نکیر ہم در خود باشد همه محجوبان[۱۳۳] روزگار را این اشکال آمده است
که دو فرشته و در یک لحظه بهزار شخص چون تواند رسیدن بدین اعتقاد
باید داشتن اما ابوعلی سینا این معنی را عالی تر بیان کرده است در رد و
کلمه آنجا که گفت المنکر هو العمل السیئ والنکیر هو العمل الصالح گفت
منکر گناه باشد و نکیر طاعت در دنیا از دست این کلمه که چه خوب گفته است
یعنی که نفس آئینه خصال ذمیمه باشد و عقل و دل آئینه خصال حمیده
مرد در نگرد چون در نگر و صفات خود بیند که تمثل گری کنند و وجود او عذاب
او آمده باشد نپندارد که آن غیرے باشد آن خود او باشد و از و باشد اگر خواهی
از مصطفی[۱۳۴] بشنو آنجا که شرح عذاب گور کرد فقال

ازین جهان رفت از گور همین تمثلات پیش آیند او را بدهند و بخورند و بگیرند **قوله**[۱۳۴] سوال منکر و نکیر هم
در خود باشد چون گوا و صفات ذمیمه عذاب گورند آدمی ثابت باشد پس منکر و نکیر نیز هم ازان نوع
باشند صفات ذمیمه او متمثل شوند بصورت دو شخص منکر الوجه قبیح الهیئت کریه الشکل
او را بسوالے و به عذابے پیش آیند هم ازان او باشد که با او پیش آمده است **قوله**[۱۳۵] محجوبان
روزگار را این اشکال آمده است یکساعت چند هزار مردم میرند و دو فرشته دران بکیا
بچندین هزار چونه رسند قاضی این اشکال را جواب که منکر و نکیر دو صفت حمیده و ذمیمه او
که تمثل به دو صورت کرده است هر یکے را ازان وے باوے است اشکالے درمیان نیست
اما تحقیق سخن این است هر طاعتے که او کرده فرشته بصورت طاعت او می شود هر سیئه
که او کرده است فرشته بر صورت سیئه او می شود درین بیان جمع بین القولین می کند
درین هر دو قول درست آید ما صورت منکر و نکیر گفته ایم بوعلی خلاف این میگوید قاضی عین
اقتضات موافق او هم در نفس آن معنی است که آن فرشتگان صفات بشری اند نه اینکه

Marfat.com

انما ھی اعمالکم ترد علیکم ایدوست ہر ادا مستقیم نیز در خود باید جستن و ذات
ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ابن عباس رض گفت

منکر بمعنی معصیت و بکیر بمعنی طاعت این خلاف احادیث و عقیدہ و اتفاق اجماع است لاخبر فیہ ولا دلیل علیہ مگر آنکہ گوید عمل صالح یکے مردود یکے حق آن نیز صورت نگیرد اگر محتمل است و درست باشد

قولہ انما ھی اعمالکم ترد الیکم یعنی بر حسب اعمال شما را با شما معاملہ کنند اگر نیک کردہ اید نیک کنند و اگر بد کردہ اید بد کنند اما قاضی بدین معنی نمیدارد کہ ہمیں صفات شما باشد کہ در گور متمثل شود بمثال عذاب و راحت سخنے می گویم تو انم بدین سخن سوگند خورم مردہ را در گور فرود می آرند او میداند مرا در گور فرود مے آرند چون سنگے بر سینہ اش نہادند و اقارب و عشایر بر یکبار باز گشتند او میداند کہ اقارب و دوستان من مرا در گور داشتہ خود باز گشتند ان حالتے است این قدر وقت بر ہمہ شوار باشد نیمی و ولی در تنگچہ و تاریکی افتاد و از ہمہ احباب جدا ماندہ روح بر موافق است و دوستی او خلق او از و دور می کنند انا فیض خود بدو رسانیدن نمی تو انند ہم درین میان می بینند درین تنگچہ تاریکی صورتے در غایت دقاحت گندہ ترین گندگیہا و مہیب ترین ہیئتہا و ندانے کشیدہ بدبخت ترین دندانہا چیزے مہیب تر بینی سر افراشتہ این مرد میگوید درین تاریکی و تنگی بجان تو درم تو گر بدین ہیئت و مہیب و کریہ ترین گندگی گرفتگی از کجا آمدی بر من و آن تمام کردار سیئہ پیش او عرض کنند و گوید کہ مرا مثال اعمال قبیحہ تو ساختہ اند بر تو فرستادہ اند و مصاحب تو کردہ اند او گوید ہان اکنون بر و یکبارے از پیش من این گوید من بگارو تا تو درین گوری من با تو ام اگر نیک بختے باشد در ان تنگچہ و تاریکی صورتے پیدا آید در غایت حسن و جمال و در نہایت خوش بوئی چنانکہ عود و گلاب و عنبر باشد و با آمدنش گوید صفت و حالات صفت گرد او خندہ کنان بر دوستی پیش آید آن مسکین گوید کہ درین تاریکی و تنہائی تو کہ اد مشفقی از کجا آمدہ او گوید من آن طاعتے عمل نیکے کہ دی من مثال آن اعمال تو ام او گوید یکیا عت دیگر با من باش گوید یکیا عت چہ باشد تا تو درین گوری من با تو ام این ہمہ صفات مردم است کہ پیش می آید تا ما نیز ہم بدین اشارت کردہ است قولہ وان ھذا صراطی

Marfat.com

صراط دوزخ جادہ شرع است در دنیا ہر کہ بر صراط شرع مستقیم آمد بر صراط حقیقت خود مستقیم آمد ہر کہ راہ خطا کرد حقیقت گم کرد و خود را در خطا افگند صراط باطن مرد باشد ایدوست دانی کہ میزان چہ باشد میزان عقل باشد حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا الیعزیز برخوان لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ این میزان عقل باشد کہ وزن جملہ بدان حاصل آید آن قسطاس مستقیم در باطن باشد مصطفیٰ او را وزے گفتن مثل الصلوٰۃ المکتوبۃ کالمیزان من اوفیٰ استوفی در حدیث اشارت است بدانکہ این میزان وکفہ دارد یکے کفۂ ازل ویکے کفۂ ابد ہر چہ در ازل دادہ باشد در آید ہمان بازستاند این کلمہ در خور فہم مستقیماً گفتہ اند صراط از تیغ تیز و از موے باریکتر و از شب تاریکتر و در معنی عبارت از اتباع رسول اللہ است بکلی و جزوی ہر کہ بر اتباع او مستقیم باشد بر صراط جحیم مستقیم بگذرد و محاسب ہموست امیان ہموست آنرا مردمان ادب خوانند آن ہیں است ہر کہ بر اتباع او مستقیم باشد براست بگذرد و اگر کثر باشد درست نتواند گذشت **قولہ** صراط دوزخ شرع است یعنی نقش بر اتباع مصطفیٰ نامذا

دوزخ نعدادست در دنیا **قولہ** میزان چہ باشد چنانکہ میزان عروض شناختہ ہم چنان میزانے ہست کہ اعمال را بران سنجیدہ کنند و کژے و راستی بدان معلوم شود این مفہوم معقول را صورتے متمثل کردہ اند چوب زر در میان ریسمان از ابریشم کسے زرد بیند کسے سرخ و کسے سبز و پلاویختہ و دران پلہ سکان ریسمانے بستہ و کفہ ہم ازان زر و ریسمانہا ہمہ زر عمل را صورتے نمی کنند برائے وزن را و قبول را نیز صورتے کردہ اند اگر برابر آمد مقبول و اگرنہ مردود آن معقول بدین محسوس پیدا می شود **قولہ** حاسبوا قبل ان تحاسبوا مرد خود را بروزے دارید کہ بمیزان قبول برابر گردید امروز خود را محاسبہ کنید یعنی بران وضع بدارید کہ ہر جزوے را با شما حسابے میکنند **قولہ** مثل الصلوٰۃ الخ ہم بر بیان ما درست است۔ **قولہ** ہر چہ در ازل دادہ باشد ہمان در آید باز ستاند این سخن درست است اما در حدیث

Marfat.com

هر کسے نباشد الیعنی بهشت و دوزخ نیز با تست در باطن خود باید جستن و هر کسے را در قدر مرتبهٔ او باشد چنانکه در دنیا جمله خلائق از اول تا آخر خورند و خواهند خوردن در بهشت یکے بهشتی بیک ساعت بخورد چنانکه ذرهٔ ملالت نباشد و در اندرون او پدید نیاید پس چه باشد یک طعام در بهشت بیک طعم و ذوق هفتاد طعام باشد و هفتاد گونه حلاوت یابد از یک طعام این در بهشت عموم باشد و بیان درجه و مأکولات و شجرها و حوران و انواع کرامتها و عجائب خود در کتب بسیار است اما عیان خدا تعالی را نصیبه دیگر باشد بجز این بهشت که مصطفی از این بهشت چنین خبر می دهد که شب معراج خدا تعالی با من گفت اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر

بدین سخن اشارتے نیست هر چه در ازل است همان در آخر کار یعنی در آید همان پیش آید و کذالک ابد است که پیش آمده است همان است که در ازل باوے نهاده بوده قوله در باطن خود باید جستن و اگر حسد و کینه و بغض گرفتاری در دوزخ و اگر حلمی و بردباری و کرمی و لطفی در بهشتی و کذا اعمال سیئه و صالحه کما جزای این دوزخ و بهشت می گویند فقیهان مردان دین و اسلام این اعمال را نشان بهشت و دوزخ گویند صوفیان گویند خدا را دو دوزخ است و دو بهشت هر که درین دنیا با وصاف ذمیمه موصوف است گرفتار در دوزخ دنیا است و همو ست که فردا در دوزخ افتد و آنکه موصوف با وصاف حمیده است او در بهشت دنیا است همو ست که در بهشت آخر باشد گفتند دنیا نمونهٔ آخرت است قوله چنانکه در دنیا جمله خلائق گفتند دنیا نمونهٔ آخرت است امروز کسے هست که برادرش خود و رنجی روزگار گرفتار است و یکے در فراغت عیش و صحت و خوشی وقت است میان آن هر دو یکے دوزخی و یکے بهشتی و هر دو از خدا محروم و یکے باشد نه ذوق خوردن و آشامیدن و نه گرفتار بدرد و اندوه بے او بحد استغراق است یکے دیگر باشد با همه خوردن و آشامیدن و جماع و لذت آن از خدا محروم نیست و درین جهان فرماکذ لک اما صد تنا در بهشت باشد طعام بخورد و لذت جماع گیرد و یکے لحظه از خدا محروم نماند دیگے اینچنان باشد که قاضی می گوید قوله ولا خطر علی قلب بشر آنچه در کدام خطره گذرد با همه ذوق و لذت از خدائے محجوب نیست و آن دو معنی نیز مفهوم و محقق شود و ظاهر هم بران می نماید۔

Marfat.com

دوستان او چون اورا بہ بینند در بہشت باشند و چون بے او باشد خود را در دوزخ دانند
وربینا فصل بینہ و بین ما یکون دوزخ تمام است مر اہل بصیرت را اولئک
ینادون من مکان بعید این بعد از حضرت عزت دوزخ است و کسے خود نمیداند
امروز مجوبان میدانند کہ عذاب آتش دنیا چون باشد باش تا بعد الیقین برسند
بعد از بعد الیقین کہ دوزخ و آتش معنوی و نعیم و بہشت معنوی چہ باشد لو تعلمون
علم الیقین لترون الجحیم این آیت تمامی شرح این دوزخ کردہ است ایدوست
چون سالک رخت در شہر عبودیت کشد کہ دل او باشد در بہشت شود فادخلی فی عبادی
وادخلی جنتی در ین جنت با ایشان خطاب آید کہ از من چیزے بخواہید گویند خداوندا
ما از تو فنا و بیخودی میخواہیم شربتے از شراب وصلت و قربت بر نہاد ایشان چکانند ہر چند کہ
می آید کیمیا گری می کند شرابا طہورا این باشد آب کہ چون حدثہا از اعضاے محدث برگیرد
و اورا از بعد حدث بقرب طہارت رساند علما آنرا آب طہور خوانند کہ وانزلنا من ۱۴۶
السماء ماء طہورا پس این شربت کہ در بہشت و مندیل احداث بشریت وجود بشری جنابت
انسانیت آید ہمہ را بر نگ خود کند و سقیہم ربہم شرابا طہورا اینجا معلوم سالک
شود کہ بہشت چیست و دوزخ کدام است آن پیر گراز ین جا گفت کہ العشق ہو الطریق

---

۱۴۶ قولہ اورا از بعد حدث بقرب طہارت رساند آب طاہر از حدث پاک کند محدث متوضی شود جنب پاک
گردد و انزلنا من السماء ماء طہورا از عالم قدس شرابے در دلہا می چکانیم و جملہ حوادث
و اوہام و خیلیات پاک می گرداند آن بزرگے کہ گفتہ العشق ہو الطریق یعنے سلوک ہمین عشق است
طلب در دل افتاد زور و قہر آورد عشق تمام یافت بر حسب آن معاملہ شد این سلوک شد پس عشق
ہمین طریق آمد و مقصود دیدار معشوق بہشت او ہمان آمد بہر چہ دل قرار گیرد و نفس آرام گیرد ہمہ
در اندوہ و در غم و ہر چہ در سوز و فراق دارد آن آتش است -

Marfat.com

در رویۃ المعشوق ھو الجنۃ والفراق ھو النار والعذاب گفت عشق خدا دین مذہب
عاشق است و معشوق را دیدن بہشت او ست و از معشوق دور بودن دوزخ
باشد این جملہ نیز در خود باشد اگر خواہی این کلمہ تمامی بدانی مثالے بشنو آفتاب دیگر است
و شعاعش دیگر آفتاب را بشعاع تو ان دیدن و آفتاب شعاع نیست و این سخن مشکل
است مثالے دیگر گوش دار ماہ را در آب دیدن دیگر باشد و معائنہ دیگر آنکس کہ
ماہ را در آب بیند او ہم دیدہ باشد لیکن در حجاب دیدہ باشد آنکس کہ معائنہ بیند بدیدہ
دیدہ باشد بے حجاب این ہمہ نیز در خود باشد سخن این کلمہ است گفتند مثل القلب
کالمراۃ اذا نظر فیھا تجلی دیدہ ببین کہ سخن مرا از کجا بکجا میکشد این خود رفت مقصود
آنست کہ گفتم بناے وجود آخرت بر تمثل است تمثل نشناختن نہ اندک کارا ست بلکہ معظم اسرار

قولہ آن جملہ نیز در خود باشد یعنی اگر اعمال حسنہ کند دیا سیئہ بواسطہ حسنہ بہشت پیش آید و بواسطہ
سیئہ چیزے دیگر و آن سلوک باشد و آنہم خود باشد دیگر قول حکما و صوفیان من قبل
گفتم آن معنی این جا درست است قولہ مثالے بشنو شعاع دیدن و آفتاب را بشعاع دیدن
یکے دیدن است ہم بشعاع آفتاب آفتاب دیدہم شعاع را دیدن ہمان آفتاب را دیدن
و اگر آنچہ عکس در صافے بیند چنانکہ ماہ در آب دو چیزے دیگر در آئینہ این عکس دیدن دیدہ
است دلعمرے با تو سخن گویم ہیچ مرئیے عین او مرعی نیست ہر چہ می بینی عکس او را می بینی چشم
تو بر مثال آئینہ است شخصے کہ محاذی آن آئینہ می شود عکس آن شخص در ان آئینہ پیدا می آید
دل بوجود قبح و حسن او بصفت او حکمے می کند دل چیزے را دید بواسطہ چشم دیدہ و در چشم نیست
جز این کہ عکس بر آمد پس ہیچ چیزے مرئی نیست مگر عکس آن چیز ہوش دار این سخن در گوش دل
بگوش دل بشنو و چشم بصیرت را بفکر بگمار عین او را کسے ندید ہر کہ دید عکس دید اگر تمثل است عکس
است و اگر انعکاس بوجہ ات و قدسیات است ہم عکس است قولہ ماہ را در آب دیدن دیگر ماہ
را در آب دیدن عکس عکس آن است او در آب آمد و عکس آن عکس در چشم تو پرتو عکس عکس آن دیدی
قولہ تمثل شناختن نہ اندک کارے است کار آن است کہ از تمثل گذرند۔

Marfat.com

الٰہی دانستن تمثل است و بینا شدن بدان دریغا فتمثل لها بشرا سویا جوابے
تمام است تمثل را یکے از سائلان[۱۵۱] گفت جبرئیل خود را از عالم روحانیت در کسوت
بشریت بر طریق تمثل بریکم نمود او جبرئیل را بصورت مردے دید بر صورت آدمی و
وقت بود ے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم او را بصورت اعرابی دیدندے و وقت بود ے کہ خود را
بمصطفیٰ بر صورت دحیہ کلبی نمود ے اگر جبرئیل است روحانی باشد بہ صورت
اعرابی در کسوت بشریت و بدان چون صورت بندد و اگر جبرئیل نیست کرا دیدند
تمثل خشک[۱۵۲] میدان ایدوست این خبر را نیز گوش میدار کہ خواص امت را آگاہ
می کند کہ ایاکم[۱۵۳] والنظر الی المرد فان لهم لمحات کلون اللہ و جائے دیگر گفت
رایت ربی لیلة المعراج علی صورة شاب امرد قطط این نیز ہم در عالم تمثل ہیچ ے دریغا کن حق
میداند کہ این تمثل چہ حال دارد در تمثل مقامها و حالتها است مقامے از آن تمثل این باشد

---

[۱۵۱] قولہ یکے از سائلان گفت مقصود: این وارد بمثل واقع ہست یعنی علوی بہ سفلی متمثل می شود آنکہ جبرئیل علیہ السلام بر مریم بصورت مرد ے شدو گاہے بود ے کہ صحابہ او را بصورت اعرابی می دیدند و رسول علیہ السلام بصورت دحیہ کلبی دیدند علی ہذا علوی بصورت سفلی ظاہر می شود برین مرئی این

[۱۵۲] می گوید کہ عالم تمام تمثل آنجہان است قولہ ایاکم والنظر الی الامرد آن تمثلے خاصے است او را در گیرد تعالی جلال او صفت او تمثل گویند بصورت امرد ے شاب کہ با جعد و قطط باشد و ہیا انبوہ گردد آورده باشد محققان گویند ہمہ عالم ہمین است اما قاضی صورتے مخصوص می آرد تخصیص باعتبار آن باشد کہ این صورت اصفی و اجلی بود پس مرات حق علی وجہ احسن و اکمل باشد

[۱۵۳] قولہ خشک بود یعنی مجرد ارادت بود نہ اینکہ جبرئیل از صورت خود بر صورت دحیہ می آید نہ این بود کہ جبرئیل آن صورت دحیہ صورت جبرئیل است نہ بود حزا رضی اللہ محمد رسول اللہ علیہ السلام و صحابہ رضی اللہ عنہم بر صورت دحیہ اعرابی دید این است مجرد ارادت و تمثل خشک نباشد۔

Marfat.com

که هر که ذره از آن مقام بدید چون در آن مقام باشد آن مقام او را از دیست تا نه و حیوان بی این مقام باشد یک لحظه از فراق و حزن با خود نباشد تا آن مقام او را آرزوست تفکر از این مقام خیزد و از مقامهای مصطفی یکی ذکر بوده و یکی حزن عائشه صدیقه رض گفت کان رسول الله دایم الفکر طویل الحزن گفت پیغامبر پیوسته با فکر بوده و پیوسته حزن تمام داشتی چه دانی که این مقام با هر کسی چه می کند کاقرم الرکبن هر چه می رسد نه از بهر این مقام است باش تا ذره از این مقام بر تو مقام صورت تو نماید آنگاه بدانی که این بیچاره ره در حقیقت دانی که این مقام چه مقام است شاهد بازی است چه نی شوی در تجا مگر ترا

قوله تفکر و حزن درین مقام خیزد از تمثل تفکر و حزن از کجا خیزد تفکر در کمالات قدرت و استغنا او ست و گر در نهایت شیوه بازی او ست تفکر چه شد چون نه شد و بازیچه بدان حالت شد آن ذات همچنان باقی است که بود و بازان گشت این همه اگر ذات هم چنان است باز این چه شد و اگر آن ذات بر آن ذات محیط باهمه عالم کجا نه او را عین او بهتران گفت و نه آن را غیر او و نه جزو او و نه کل او و نه عکس او و الله اعلم

رباعی

هرگز دل من ز علم محروم نشد — کم ماند ز اسرار که مفهوم نشد
چون نیک نگه کردم از روی خرد — معلومم شد که هیچ معلوم نشد

و حزن لابدی است تا آخر عمر با من چه بازند و چه تجلی میکند. **بیت**

نر د عشقت راست می بازم دلی نر هم از آنکه — کعبتین چشم غمزه‌ها لی مرا بازی دهد

قیل کان حسن بن علی حزین یحود بنفسه یبکی کثیراً قیل فقال ما اقدم علی سید لم اراه حتی جدید است تا چه پیش آید کان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم دایم الحزن طویل الفکر هم از موجب این است که گفتیم **قوله** شاهد بازی است یعنی غایبی را حاضر می بینم و با او عشق می بازم صورت پرستان بچه بازان این معنی را بسیار با خود گویند و این را چیزی ندانند ایشان را با خدمت قاضی گوشمالی بباید داد چرا که دانایان از جمال عین عیان و از توحید بی شرک و گمان بد در مانند و

Marfat.com

ہرگز شاہدے نبودہ است و آنگاہ جگرست از دست عشق و غیرت آن شاہد پارہ[۱۵۶] پارہ نشدہ است۔ ایدوست درین مقام شاہدیکے باشد[۱۵۷] ومشہود بے عدد با تو چنین گفتن نتواں کہ تو آن ندانی کہ اعداد یکے در یکے باخود یکے باشد این مقام حسین منصور را مسلم بود آنجا کہ گفت افراد الاعداد[۱۵۸] فی الواحدۃ واحد فقد وہ از یکے دیکے خاست

تمثلے کہ عین شرک است وحرف دوئی است وگمان گرفتار گشتند بیت

نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ — نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس

عجب تحفہ است این جہاں تمثل وبرآں گرفتاری ہمیں دا او گفتہ کہ ازین تمثل بگذری آنگہ بعین رہی تحفہ عارفانند چوں این تمثل او دست مارا ہمیں بس است واگر کسے از شہود بے حجاب بے قناعت کند واگر آن حجاب آنجہانی است کہ ورائے آن حجاب عکس پرتو جمال بحقیقت تواں دید این نادان رامی باید دانست کہ این ہم حجاب است قولہ[۱۵۶] پارہ پارہ نشدہ بود یا نبود در حجاب ولی بود

و اگر غیر از تحقق واین وصلتے و قربتے تصور کنی واگر نبود بر چہ باشد و اگر خود جان معشوق خود است قولہ[۱۵۷] شاہد جان خود است یکے ومشہود بے عدد این سخن بر زبان مران کہ مشہود بے عدد است واگر میدانیم کہ بصورت نظری کنی بحقیقت یکے یکے است یکے را ضرب کنی در یکے تا باشد جز یکے بے شک بزن دستے

ن جز یکے کہ جز یک بیک ندارد در جہان ثانی شبلی اول محاسب بود شخصے بر حسب حساب محاسبی آواز دے ضرب چند ہزارے سوال پیوست چند یرا گفت دہ دہ بیست دسی کہ شبلی عقدی گرفت او گفت چند شد گفت یکے گفت دیوانۂ ہزار ہا را یکے میگوئی گفت دیوانہ توئی یکے را ہزار ساختی قولہ[۱۵۸] افراد الاعداد فی الواحد واحد افراد اعداد ہر یکے خاستہ را با یکے دیگر گیر ہمان یکے آید عقدہ از یکے خاست مکرر کردی دو شد چون باصل باز گردانی ہمان یکے باشد۔

Marfat.com

دران[۱۵۹] مجموع داخل است این مقام گفتن حوصلہ ہر کسے برنتابد شاہد و مشہود خود یکے باشد درحقیقت اما درعبارت و اشارت تعدد نماید ایدوست شاہد[۱۶۰] مشہود مقام سوگند است اگر نیک اندیشہ کنی گاہے ما شاہد او باشیم و گاہے او شاہد ما باشد درحالتے دیگر ما شاہد و او مشہود جہانے از دست این شاہدبان درباختہ است و بے جان شدہ و ہرگز کسے درمان نیافت و نیابد شیخ ما یک روز این بیتہا می گفت از و یادگار است۔ **رباعی**

از دست بت شاہد جان بیجان شد دل در طلب وصلش بے درمان شد
او خود بخودی ز ما ہمی پنہان شد کفر و اسلام بنزد ما یکسان شد

العزیز رایت ربی فی لیلۃ المعراج فی احسن صورت این احسن صورت تمثل است و اگر تمثل نیست پس چیست کہ اِنَّ اللّٰہ خلق آدم علی صورتہٖ ہم نوعے آمدہ است از تمثل العزیز از ناہاے او یکے مصور است کہ صورت کنندہ باشد اما من می گویم صورت نمایندہ است این صورتہا در کدام بازار

قولہ[۱۵۹] و یکے در مجموع داخل است بلکہ نہ داخل نہ خارج او را وجودے است با ہمہ است و بے ہمہ است بریں اعتبار گفتند شاہد و مشہود یکے است یکے یا دہ یکے است یکے شاہد و یکے مشہود این شاہد و مشہود ہر دو یکے است قولہ[۱۶۰] شاہد و مشہود مقام سوگند است کہ در کتاب اللہ گفتہ است و شاہد و مشہود شاہد خدا را اعتبار کن و یا بندہ و ہر دو را در عبارت یک معنی است و کذلک العکس **بیت**

بوالعجب کارے است بس طرفہ رہے گاہ من او یا شم و او من گہے

گہے گہے می شود تحولے و تبدیلے نیست اعتبار است بریں سر کہ زمد آنچہ من با تو بآسانی میگویم جانہا پاختہ اند عمرہا ضایع کردہ اند و جانہا خراب ساختہ اند بریں سر نرسیدہ اند۔

Marfat.com

نمایند و فروشند در بازار خواص باشد از مصطفیؐ بشنو آنجا کہ گفت ان فی الجنۃ
سوقا یباع فیھا الصور گفت در بہشت بازارے باشد کہ در آن بازار صورتہا
فروشند فی احسن صورۃ این باشد امام ابوبکر قحطبیؒ را بہ بین کہ از تمثل
چہ خبر میدہد گفت رایت ربی علی صورۃ احمد یعنی خدا یتعالی را دیدم بر صورت
محمد خویش و آنی کہ این ام کدام است النبی الامی میدان وعندہ ام
الکتاب میخوان العزیز از مقام شہود کہ خبر دارد کہ خبر تو اندر دادن تو خود
ہنوز این قدر ندانی کہ شاہد از برائے چہ محبوب می باشد بر دلہا نصیبے از شاہد
بازی حقیقت درین شاہد مجازی کہ نیکو روے باشد درج است آن حقیقت
تمثل برین صورت نیکو توان کردن جانم فدائے آن کسے باد کہ پرستندۂ
شاہد مجازی باشد کہ پرستندۂ شاہد حقیقی خود نادر است ما گمان مبر کہ محبت
نفس را می گوییم کہ آن شہوت باشد بلکہ محبت دل می گوییم و این محبت دل
نادر باشد باش تا بدان مقام رسی کہ ہفتاد ہزار صورت بر تو عرض کنند و ہر
صورتے بر شکل خود بینی گوئی کہ من خود ازین صورتہا یکے ام ہفتاد ہزار صورت
از یک صورت چون ممکن باشد و این آن باشد کہ ہفتاد ہزار صفت در ہر
موصوفے درج و مندرج است و ممکن است ہر خاصیتے و صفتے تمثل کند بصورتے
و شخصے شود مرد چون این صفتہا بیند پندارد کہ خود اوست او نیست و لیکن
از وست در یغا معذوریم کہ از شناخت حقیقت دوریم و از دیدۂ دل
کوریم و از جادۂ بشریت در گوریم

رباعی

نادیدہ رخان تیرۂ ایام ترا نادیدۂ ز دور دوزخ آشام ترا
دعوے چہ کنی عشق دل آرام ترا با عشق چہ کار است تکو نام ترا

وقتے پیرم گفت قدس اللہ روحہ اے محمد ہفت صد بار مصطفیؐ را دیدم و

Marfat.com

وپنداشتہ بودم کہ اورا می بینم امروز معلوم شد کہ خود را دیدہ بودم
این ہفصد بار را این حدیث گواہی میدہد کانی انظر الی عرش ربی بارز اً
قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ہمین معنی دارد و دریغا کہ
بشریت نمی گذارد کہ اسرار ربوبیت رخت بر صحرائے صورت نہد از شیخ
بایزید رحمۃ اللہ علیہ بشنو از بشریت چون شکایت می کند آنجا کہ گفت البشریۃ ضد
الربوبیۃ فمن احتجب بالبشریۃ فاتتہ الربوبیۃ یعنی کہ ربوبیت با بشریت
ہرگز جمع نشود و چون از یکے غیبت است از دیگر حضور باشد خود دانی
کہ در بہشت شکر از چہ کنند از خلاص بشریت کنند کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ
عَنَّا الْحَزَنَ ابن عباس رضی اللہ عنہ گفت حزن البشریۃ الحزین لبشریۃ نہ مختصر
حجاب است خلق را از عالم الٰہی باز میدارد در حق عموم گفت مصطفیٰ ان القلوب
تصدی کما یصدی الحدید زدودن این زنگ و خلاص و درمان
این رنج این آمد ذکر الموت و تلاوت القرآن و این صدی و زنگ و غیرتہ
درین و غین و غیم ہمہ کدورات بشریت است چون جذبۃ من جذبات
الحق تا ختن آرد و کیمیا گری کند دست بر تختۂ بشریت زند این غین را بردارد
سرای قلبی ربی برزند کُوْنُوْا رَبَّانِیِّیْنَ حاصل آید پس غین قلب با بشریت
باشد و جلا و کشف این غین نور الٰہیت باشد دریغا ہرگز دانستہ غین دل
مصطفیٰ ﷺ چہ بود معذور باشی اگر ندانی انہ لیغان علی قلبی حتی استغفر اللہ
فی یوم ولیلۃ سبعین مرۃ این غین جز خدا دیگر کسے ندانست ایضاً حلول
اینجا روے خواہد نمود لن ایدوست اگر خواہی کہ ترا سعادت ابد میسر و یک ساعت
صحبت یک حلول را دریاب تا بدانی کہ حلولی کیست صلولی صوفی باشد ن حلولی
مگر کہ آن شیخ ازین جا گفت الصوفی ھو اللہ شیخ عبد اللہ انصاری می گوید کہ

Marfat.com

عالم بعلم نازد و زاہد بزہد از صوفی چہ گویم کہ صوفی خود اوست چون صوفی او
باشد حلولے نباشد ہر چہ خدا زا باشد این حلولے موحد را نیز باشد درین مقام ہر چہ
از دشنوی از خدا شنیدہ باشی ایعزیز ہر کہ خواہد کہ بے واسطہ اسرار الہیت بشنود
گو از عین القضات ہمدانی بشنود الحق ینطق علی لسان عمر این باشد اگر ممکن
باشد کہ از سمع و بصر و علم حق تعالیٰ چیزے از موجودات و مکونات برون باشد
ن ہر چہ موجود است ممکن بود کہ از سمع و بصر و علم چنین رونده تعالیٰ و برون باشد ہر چہ در موجودات بود
ن حلولی از و پوشیدہ نباشد اینجا حلول روے نماید نیز حدیث تخلقوا باخلاق اللہ باشد
و این از آن تمامتر است کہ ہر کسے دریابد کہ بعضے سالکان محقق این گفتند کہ
راہ بحق تعالیٰ نامتناہی است لاجرم ہر روز نہتاد بار رخت عبودیت بمنازل
صحراے ربوبیت باید نہادن از ین کلمہ ترا عجب می آید امامی ترسم کہ
کہ عین القضات از خزاین گنج وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا پارہ برگیرد و بہ
قلب محبان خود زند اے عزیز خلق از اسرار کلمہ طٰہٰ محتجب اند یعنی
اے جوانمرد طٰہٰ چون ماہ شب چہاردہ است و درین عالم اگر میخواہی کہ
دریابی کہ چہ می گویم گوش دار کہ ہمہ سالکان از خدا یتعالیٰ این توفیق یافتند
کہ از خود بیخبر رفتند اما مصطفیٰ از خدا بخلق آمد یا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ می گوید آنچہ
گفتنی است حالات متفاوت است تو ہر حالتے فہم نتوانی کردن و ہمہ حالات
را بیکے دانستن خطا باشد در حالتے او را مرد خوانند و این حالت در عالمے باشد
کہ در آن عالم جز محمدؐ و خدا کس نباشد چون خواہد کہ او را درین عالم تشریف ہد
او را یتیم خواند کہ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی خود دانی کہ این عالم را چہ خوانند جنت
قدس خوانند و کافل الیتیم کھاتین فی الجنۃ چہ گوئی محمدؐ یتیم نسبت چون محمدؐ یتیم
باشد او جل جلالہ پرورندہ یتیم است پس ہر دو ہم در بہشت باشند آنچہ دیگران

Marfat.com

گفتند کہ او از خلق بخدا می رفت درین مقام محمدؐ از خدا بخلق آمد قَدْ جَاءَكُمْ
مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ ارحنا یا بلال دلیل این سخن آمدہ است کلمینی
یا حمیرا خود نشان می دہد کہ این مقام چیست وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
بیان این ہمہ شدہ است کرا بیان است آنکس را بیان است کہ بَلْ هُوَ اٰيَاتٌ
بَيِّنَاتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مقام دیگر و تمثل آنست کہ عایشہ صدیقہ رضؓ
در حق مصطفیٰؐ خبر باز می دہد کہ من در عمران محمدؐ را ای ربہ بعین سر راسد فقد
افتری علی اللّٰہ الکذب با عایشہ گفت شب معراج او را ندیدم بہ ذاتیت و
حقیقت او و با ابن عباس گفت من دیدم بر صورت تمثل العزیز از ذات
حق تعالیٰ تلذذ یافتن و خبر گرفتن و کیفیت و ادراک و احاطت محال
است کہ ذات تعالیٰ بندہ را از بیندگی بستاند چون بندہ نماند کرا بیند کہ بیند
اما آنچہ خوانی کہ اول ما خلق اللّٰہ نوری از آن نشان باشد چون جل جلالہ خود را
جلوہ گری کند بدان صورت بیند خواہد تمثل بوے نماید درین مقام من کہ عین القضات
ام نورے دیدم کہ از وے جدا شد و نورے از خود دیدم کہ برآمد ہر دو نور بہم در شدند
و صورتے زیبا شد چنانکہ چند وقت درین متحیر ماندہ بودم ان فی الجنۃ سوقا یباع
فیہا الصور این باشد رایت ربی فی احسن صورتٍ خود نشان میدہد العزیز
این کلمہ را گوش دار انتہا و اتصال جملہ سالکان بنور مصطفیٰؐ است اما ندانم
انتہا و اتصال مصطفیٰؐ بہ کیست من را نی فقد رای الحق بیان این کلمہ کردہ است
العزیز ازین حدیث چہ فہم کردہ کہ مصطفیٰؐ گفت تفکروا فی آلاء اللّٰہ ولا تفکروا
فی ذات اللّٰہ گفت تفکر کنید در صفات خدا یتعالیٰ اما در ذات تفکر نکنید این جا
این عالم شرع زیر زبر شود دانی کہ چہ می گویم نور حق تعالیٰ را بحق تواں دید بخود
نتواں دیدن کہ درین مقام مرورا از مرو بستانند لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ این

Marfat.com

باشد وچون سالک را از سالک بستانند وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ این باشد
که همیشه خدا باشد درین مقام عائشہ رضؓ را گفت ندیدم و با دیگران گفت بدیدم یعنی
نور او نه ذات او شعاع آفتاب توان دیدن که نور آنرده است اما عین او
نتوان دیدن که سوزنده است اینجا مثاله معظم بدان صفات حق تعالیٰ عین ذات
او نیست که اگر جمله صفات خود ذات بودے اتحاد بودے وغیر ذات نیست
که غیریت تعدد الهیت بودے صفات قایم نداته توان گفتن دریغا جگرم پاره
پاره می شود از دست آنکه در جهان کسے بایستے که این کلمه را گوش داشتے که
خواجه امام ابوبکر باقلانی چه می گوید آنجا که گفت الباری تعالیٰ باق بالبقاء واحد بالواحدیت
وموجود بالوجود گفت باقی دیگر است وبقا دیگر وموجود وواحد دیگر است و
وجود و وحدانیت دیگر وحدت دیگر است اگرچه این معنی قایم بنفس او باشد
اما انفکاک صفات از ذات نتوان گفتن دریغا این معنی جلوه بر کسے کند که هفتاد
وچند مذهب مختلف را واپس گذاشته بود آنکس که هنوز یک مذهب تمام ندیده
باشد او را کجا واین سخن از کجا باش تا ازین کلمه نزار وے نماید که یهود ونصاریٰ
گفتند ان الانوار قطرة من ذات الرب می گویند جمله نورها از وآمد الله مصدر
الموجودات این باشد ومجوس گفتند الله دو است یکے یزدان وآن نور است
ودیگر اهرمن وآن ظلمت است نور فرمایندهٔ طاعات وظلمت فرمایندهٔ سیات
نور معاد روز است وظلمت معاد شب گفتند کفر از یکے وایمان از آن دیگر و
علاحده واهل طبایع گفتند که صانع عالم افلاک است وعناصر را قدیم دانند صورت
این شبهتها ایشان را از حقیقت محروم کرده است دریغا عالمے از خود در حجاب
دور عمرے یک لحظه هم از شناخت خود قاصر از ایشان چه توقع توان داشت اے
دوست عرفت دلیل بر بی این جا این باشد چنانکه خدا را بخدا توان شناخت

Marfat.com

وخدا را ہم بخدا توان دیدن اَرِنِی اَنْظُرْ اِلَیْکَ غیرت داشت لَنْ تَرَانِیْ گفت
اے موسیٰ تو تمنی مبنی بجہد و کوشش مرا بخودی خود نتوانی دیدن ذوالنون مصری رح
ازین مقام بیان چنین میکند کہ رابت ربی بربی ولا ربی لما قدرت علی رویت
ربی سخن ابو الحسن نوری رض اینجا رسید نماید مارای ربی احد سوی ربی گفت او را بجزا و
کسے ندید او خود را خود دید و دیدنی از دست این کلمہ ترا این عجب آید از قرآن بشنو
کہ با بندگان چہ می گوید مَا لَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا وَقَدْ خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا
ہمیں معنی باشد کہ لا یعرفون قدرہ ولا یدرکون رویتہ ہمیں معنی بود وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ
حَقَّ قَدْرِہٖ جہان او جملہ اسرار درین آیت باز یابند اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ ابن عباس رض گفت کہ اگر این آیت
را تفسیر کنم خلق مرا بجز کافر نخوانند آیت دوم اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی اللَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ
الْعٰلَمِیْنَ تا آنجا کہ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ است ابو ہریرہ رض گفت اگر این آیت را تفسیر کنم مرا
سنگسار کنند اے دوست ازین آیت فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ
تُرْجَعُوْنَ چہ فہم کردی ملکوت سایہ و عکس جبروت و ملک سایہ ملکوت اگر باور نمیکنی
از مصطفیٰ بشنو آنجا کہ گفت مثلی ومثل الدنیا الا کراکب سایر فی یوم صائف ترفعت
لہ شجرۃ ثم نزل وقال فی ظلہا ساعۃ ثم راح وترکہا دنیا را سایہ درخت میخوانند
آن کدام درخت است مِنَ الشَّجَرَۃِ اَنْ یَّا مُوْسٰی اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ اید دوست عالم
ملک دیدی وعجائب آن باش تا عالم ملکوت نیز بینی وعجائب او تو کہ عالم ملکوت
ندیدہ باشی از عالم الٰہی چہ خبر داری اے دوست ہرگز این کلمہ نشنیدہ کہ قیمت المرء
علی قدر ہمتہ پس بدانکہ قیمت تو تا کجا است تا آنجا کہ ہمت تست خود چہ قدر دارد

Marfat.com

پس ببین کہ چون قیمت وقدر شخص در مقابلہ وضمن ہمت است در حیات چگونہ متفاوت
نباشد العزیز ان اللہ یتجلی للناس عامۃ ولابی بکر خاصۃ چرا تجلی خاص در قیامت
نصیب او آمد از بھر آنکہ جرعہ از پیر ستدہ بود وآن جرعہ نیست مگر کہ مازاغ البصر وما
طغی پس چون کار بر قدر ہمت خواہد بود تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض
درست باشد شیخ ما گفت حق تعالیٰ وقتیکہ فتنیت؟ بہ پذیرد با محبان خود گفت شما و آنند
کہ من چرا سہ تن را از میان ہمہ بندگان برگزیدم دریغا چون سائل او بود مجیب ہم
او بود ابراہیم خلیل را بہ خلت از بھر آن مزین کردم کہ در میان ارواح ہیچ ارواح
چنان با سخا و بخشش ندیدم کہ روح ابراہیمؑ را پس چون سخا و عطا حلہ ماست
ما نیز حلۂ خلت در وے پوشانیدیم واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا پس بموسیٰ نگاہ کردم
کہ در میان ارواح ہیچ روحے متواضع تر و گردن نہادہ تر از روح موسیٰ نبود پس اورا
بکلام خود مخصوص کردیم وکلم اللہ موسیٰ تکلیما پس نظر بروح مصطفیٰؐ کردیم در میان
ارواح ہیچ روحے مشتاق تر و محب تر از روح او ندیدیم پس اورا برویت خود مخصوص
کردیم برگزیدیم الم تر الی ربک کیف مد الظل چہ می شنوی این ہمہ بیان ہمت
می کند ہمت بالا گرفتہ است بر ہمہ چیز ہا کہ ان اللہ یحب معالی الامور ویکرہ
سفا فتھا آنست کہ ہر کہ عالی ہمت تر رفیع تر اید دست اگر در کتاب زبدہ ہیچ کلمہ
نیستے جز این کلمات کہ زبدہ علوم ہر دو جہاں آمدہ است پس این کلمات کدام است
گوش دار و این کلمات را شیخ ما گفتہ است وانی کہ مقصود چیست در مدح
این کلمات آنست تا تو ہمگی خود را بین کلمات دہی آخر دانی کہ در ین عبارت
و مقال ازین بہین تر نتوان گفت از دو عالم گذر می باید کرد آنگاہ این کلمات
را عد و بیان میتوان کرد از دو عالم ملکوتی و جبروتی بدین عالم ملکی بیش ازین نتوان
آورون العزیز چہ وانی کہ درین تمہید چند ہزار مقامہای مختلف واپس گذاشتیم

Marfat.com

واز ہر عالمے نبذہ در کسوت رموز بعالم کرامت آوردیم بدیہی باشد کہ از ان عالم
بدین عالم چہ توان آوردن جرعہ از کاسہ لایل ھذا اکثر قطرۃ من بحر یحی لایل
شعاع من الشمس الخ یعنی اگرچہ خونم بجوشند ریختن اما دریغ ندارم آخر نشنیدہ کہ
شر الناس من اکل واحدہ ارچہ کہ از ادبار خود برہم ہنوزہ راست اما دانم کہ
گوئی این کلمات خود نگفت این کلمات بربیان مراتب عالی ہمت گفتہ می شود
گوش دار ہرگز نشنیدہ کہ ابراہیمؑ صاحب ذوق بود و موسیٰؑ صاحب لذت بود و
مصطفیٰ صاحب حلاوت بود چہ دانم کہ چہ می گویم نہ با تو گفتم کہ عسل و بیان دیگر باشد
و عسل خوردن دیگر باشد و عسل بودن دیگر اما این کلمات گوش دار کہ مصطفیٰ گفت من
رکن الی الدنیا ومال الیہا احرقہ اللہ بنار فصار رمادا تذروہ الریاح وکان اللہ علی کل شیء مقتدرا
این کلمات بیان منزلت ارباب عالم ملک است وصفت ابنا و محبان عالم دنیا اما ارباب
عالم آخرت وملکوت را گفت من رکن الی العقبی ومال الیہا احرقہ اللہ بنارہ
فصار ذہبا ینتفع بہ این کلمات محبان اہل ملکوت را بیان درجت است
اما ارباب عالم الٰہی وجبروت را نشان این داد من رکت الی اللہ ومال الیہا احرقہ
اللہ بنورہ فصار جوہرا لا قیمۃ لہ کس چہ داند این کلمات از سر چہ حالت
گفتہ آمدہ است واین کلمہ ہمت سہ عالم را شرح ونشان داد واہل این سہ عالم
را ظاہر و مبین کردہ اما جوانمردے دیگر این سخن را مبین تر چنانکہ در خور ہمہ کس باشد
گفتہ است آنجا کہ گفت المسافرون ثلثۃ اصناف صنف یسافر فی الدنیا
وراس مالہ الدنیا ورنجہ المعصیۃ والندامۃ وصنف یسافر فی الآخرۃ
وراس مالہ الطاعۃ والعبادۃ ورنجہ الجنۃ وصنف یسافر فی اللہ وراس
مالہ المعرفۃ ورنجہ لقاء اللہ تعالیٰ چہ می شنوی دانم کہ گوئی این مقام زہد و
بیان زہد است ونزد محققان زہد و زاہد خود نیست ونباشد از بہر آنکہ دنیا

Marfat.com

خود این قدر ندارد کہ ترک کنندۂ آن زاہد باشد اگر خواہی از مصطفیٰ بشنو کہ درجۂ دنیا بچہ حد میرساند در حقارت وندامت گفت لو کانت الدنیا تزن عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منھا شربۃ ماء دینار ا پریشہ میخوانند نسبت بعالم خود قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ این باشد حیات دنیا بہ نسبت با عمر آخرت ذرہ نماید کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰھَا این بیان باخود دارد از مصطفیٰ بشنو کہ گفت ما الدنیا فی الاخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بما فیہ ترجع ترک این قلیل واجب است این ترک زہد نباشد پس در آخرت مقامے عالی تر از آن باشد وَالْاٰخِرَۃُ اَکْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَکْبَرُ تَفْضِیْلًا پس آنکسے کہ خواہد کبریاء اللہ او را نصیب اکبر دہد و خود را بوے نماید اللہ اکبر این باشد درین مقام معلوم شود کہ بزرگواری و کبریائی حق تعالیٰ چگونہ باشد پس چون این بزرگی بہ بیند عالم آخرت را جز ترک واجب نہ بیند اگر ترک کند این زہد نباشد چون ازین دو عالم او را زہد افتادہ شد مقام کبریائی رو نماید اکبر باشد پس روے از کبریا گردانیدن و از ان اعراض کردن کفر باشد آخر دنیا و آخرت از انِ زاہد نیست تا ترک کند از انِ خدا ست پس چہ ترک کند چیزے کہ از آن او نباشد پس زہد ہیچ معنی ندارد و آنچہ بہ از ان اوست خود ترک نتوان کردن ہر چہ توقع و مقصود سالک باشد آن معبود او باشد ترک آن خود صورت نبندد ہرگز خود نہ زاہد باشد و نہ زہد الیعزین بہ بین کہ آن بزرگ نعت صوفی و زاہد چگونہ کردہ است گفت زاہد دران کوشند کہ نخورد و مرید دران کوشند تا چہ خورد و صوفی دران کوشد کہ باکہ خورد و محبان حق دراں کوشند کہ از و خورند بلکہ با او خورند پس چون زاہد و زہد ہرگز نبودہ باشد پس این حدیث مصطفیٰ

ن ۱ یربح ۲ چہ معنی دارد الزاھد فی الدنیا یربح البدن ن ۱ والزاھد فی الآخرۃ یربح ن ۲ القلب

Marfat.com

والاقبال الی اللہ یرجح الرجوح این زہد بہ از تقاوت شود این زہد آن
باشد کہ مرد بمقامے رسد کہ آن را مقام تصوف خوانند کہ شیخ بایزید ازان نشان
میدہد کہ ان اللہ تعالی اصفی الصوفیۃ من صفاتھم فاذا صافاھم فسموھم اصفیا
مقام تصوف اول زہد باشد و اعراض از جملہ موجودات پس صفات حق تعالی صوفی را از جملہ صفات ذمیمہ
و بشریت صفا دہد و صوفی حقیقی شود آنگاہ فقر روے نماید کہ اذا تم الفقر
فھو اللہ مگر کہ آن بزرگ ازینجا گفت کہ او را پرسیدند کہ صوفی کیست و کدام است
گفت الصوفی ھو اللہ تعالی گفت صوفی خدا است اذا تم الفقر فھو اللہ
این باشد الفقر فخری پیشہ این صوفی و زاہد شود و دریغا کہ یار و گفتن اما گوش
دار وقتے بایزید را پرسیدند کہ من الزاھد فقال ھو الفقیر و ھو الفقیر ھو الصوفی و الصوفی
ھو اللہ تعالی مرتدی اگر ہمہ عمر در فہم این کلمات صرف نکنی کہ نا دانستن این
کلمات غشے و ضرر ے عظیم ہست و این ضرر را ہرگز تدارک و عوض نباشد۔
از شیخ جنید رح بشنو کہ چہ می گوید گفت لیس شے اعز من ادراک الوقت فاذا
فات لا یتدارک ہفتاد ہزار سالک درین مقام راسخ باشد کہ فقیر و صوفی
زاہد و عارف نعت اوست و کنیت ایشان باشد کہ با عائشہ رض مصطفی صلعم
نشان این داد یدخل من امتی فی الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب و وجوھھم
واحد منھم کالقمر لیلۃ البدر و ھم فی الجنۃ کالنجوم فی السماء تو این حدیث
را چگونہ خواہی شنیدن مگر کہ ہرگز چنین ستارہ در بہشت ندیدہ آنگاہ چنین پیرے
ترا قبول کردے وَبِالنَّجْمِ ھُمْ یَھْتَدُوْنَ و با تو این حدیث را گفتے و شرح
آن معلوم کردے اگر خواہی کہ حدیث دیگر در نعت آن سیارگان بہشت
بر نوعے دیگر بشنوی کہ ما را در خدمت پیر از خضر ع بطریق سماع حاصل شدہ است
کہ او را بطریق مشافہ از خدمت مصطفی ص حاصل آمدہ بود چون راوی خضر باشد

Marfat.com

حدیث چنیں جامع و کامل بود گوش دار قال خلق اللہ تعالی من نور بھاتہ
سبعین الف رجلا من امتی واقامھم فوق العرش والکرسی فی حظیرۃ القد
لباسھم الصوف الاخضر ووجوھھم کالقمر لیلۃ النصف من الھلال
صورھم کصور المرد والشباب الحسن وعلی رؤسھم شعر کشعر النساء
فقاموا متواجدین والھین منذ خلقھم اللہ تعالی وان انیسھم واذیز
قلوبھم یسمع اھل السموات والارض وان اسرافیل قلیلھم ومنشدھم
رجبرئیل مادحھم ومتکلمھم واللہ انیسھم ومثلیکھم وھم اخواننا
فی النسب نشربکی واطرق راسہ ملیا ثم قال آہ واشوقا الی لقاء اخوانی
اگرچہ آنکہ این حدیث را فہم نکنی معذوری کہ مشائخ کبار این حدیث را عذر نہادہ
اند آنجا کہ گویند ان اللہ یعطی العبد من حیث اللہ لا من حیث العبد
فی زندگانی العبد یستاح رک من حیث العبد شنیدی کہ چہ گفتہ شد اگر زندگی داری ہم
کنی واگر مردہ ہیچ تواند شنید و فہم نکند ایہا من کان حیا بیان این ہمہ
بکردہ است ایدوست از غیرت چہ یافتہ چہ دانی کہ غیرت خدا یتعالی کدام
حجاب فراپیش می نہد لذا قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا
یؤمنون بالآخرۃ حجابا مستورا ابوبکر وقاق گفت الحجاب ھو الغیرت ولا
مانع من طریق اللہ الی اللہ من الغیرت غیرت او حمایت اوست ومن غیرتہ
حرم الفواحش بیان غیرت الہی میکند جای دیگر گفت ما احد اغیر من اللہ
تعالی اگر خواہی کہ غیرت تمام بشناسی خلقتنی من نار وخلقتہ من طین تو
نیز تمام حاصل کن تا بدانی کہ غیرت چہ باشد کہ من می گویم الغیرت غیرتان
غیرۃ العبد وھو ان یکون بالکلیۃ للہ تعالی پس آن بزرگ ازینجا
گفت الحق عبوس من غیرتہ انہ لم یجعل الیہ طریقا سواہ واین غیرت

Marfat.com

او باشد با بنده اما چه دانی که غیرت بنده با او از بهر چه باشد اگر توانی
شمهٔ از شیخ شبلی رح بشنو آن وقت که موذن بانگ نماز می کرد چون اینجا رسید
اشهد ان محمد رسول الله، درین مقام غیرت بروے جلوه کرد پس او را
غیرت نشان این داد لولا انک امرتنی بهذه الکلمة ما ذکرت معک غیرک
وان اذکره مرة اخری فاکون کافرا احقا با تو یا د نتوان کردن دیگرے
را اما تو چنین فرموده که نام محمد قرین نام تو باشد چه دانی تو که این مقام کدام باشد
که محمد دران مقام نگنجد غیرت باشد چنانکه او را نیز بود آنجا که گفت لا یسعنی فیه
ملک مقرب ولا نبی مرسل یعنی مرا مقامے بود با او که غیر درو نمی گنجد از غیرت
اینجا سالک نهایتے از مقام سلوک بیابد که دران تمام بود این بگوید تثبل نقولا
ثم ذکر شمهٔ درین حالت محمد نیز بنگنجد و شیخ را پرسیدند ما الفریضة
فقال الفریضة عندنا تعظیم العبودیة فی تعظیم الربوبیة والسنة عندنا
النظر الی الرسول المقبول و ترک اسوئها شنیدی که چه گفت فریضه با خدا
بودن است وسنت با رسول بودن است و پس ازین جمله را ترک کردن
ابوالحسن خرقانی اینجا گوید لا اله الا الله من داخل القلب محمد رسول من
قرط الاذن معذور باید داشتن اے جوانمرد معالجت و دوا سے بعضے
درد ها و مرضها صبر باشد فاصبر لحکم ربک فانک باعیننا از نیز بگوید اما صبر
منقسم است الصبر فی الله دیگر است الصبر لله دیگر باشد الصبر مع الله
سخت ترین از همه صبر باشد این صبر و درد را معالجت و دوا هم صبر است
ازان بزرگ شنیده که گفت

شعر

صابر الصبر فاستغاث به الصبر — فنادی الصبر یا صبر ابه الصبر

ف بپرسیدم

ف دور باشد

ــــــ در هر نسخهاے منقول عنه این شعر بالفاظ مختلف غلط نوشته اند و در شرح تمهیدات این شعر موجود نیست ر ع ؟

Marfat.com

میگوید صبر کن در دنیا کلمات مقلوبات آنجہانی را بالوح وکاغذ کودکان آورده
ام آنکس که هنوز حرف نشناسد خط مقلوب را خواندن جہل باشد وطمع
داشتن خط مقلوب از وے تمنائے محال باشد اگر گفتم که صبر ناچار باشد روح
ماموراست به صبر وقلب ماموراست به صبر دقالب ماموراست به صبر اگر خواہی
که تمام صبر بدانی مومن شو آنگه این آیت برخوان یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ
صَابِرُوْا وَرَابِطُوْا یعنی اصبروا بالجد علی طاعت الله وصابروا القلوبکم
علی بلاء الله فی الله تعالی ورابطوا باسرارکم علی الشوق الی الله تعالی
این همه با او توان یافتن وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ این باشد اما تو با خودی چون
چیزے یابی مانند خود یابی طالبان حق تعالیٰ اورا به وے جویند لاجرم اورا
بدو یابند محجوبان اورا بخود جویند لاجرم خود را بینند وخدا را گم کرده چه می شنوی
این سخن را اندک مشمر اگر خواہی از مصطفیٰ صلی الله علیه وآله وسلم بشنو که چه گونه
بیان این می کند وچگونه می نماید گفت اِنَّ الْمُؤْمِنَ مَنْ اَخَذَ دِیْنَهٗ عَنِ اللّٰهِ
تعالی وان المنافق نصب رایا فاخذ دینه منه گفت مومن دین وایمان
از خدا تعالیٰ فراگیرد ومنافق از هوا فراگیرد اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ

اے دوست ان عالم همه حیات درحیات است

واین عالم همه موت درموت تا از موت نگذری بحیات نرسی اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
لَهِیَ الْحَیَوَانُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ جاے دیگر گفت لایدخل ملکوت السموات من لم
یولد مرتین گفت سالک باید که دو بار نزاید یکبار از ما درنزاید وخود را واین جهان
را فانی بیند وبشناسد ویکبار از خود نزاید که آن جهان را وخدا را بیند اگر تمام تر
خواہی از خدا بشنو که چون خبر میدہد اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ اما یک مرگ

Marfat.com

وراے این مرگ قالب میدان وحیاتے دیگر بجز این حیات قالب می شناس
اگر تمام ترخواہی از مرگ وحیات معنوی فہم کنی از مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
بشنو کہ در دعا چہ میگوید اللھم بک احیا وبک اموت گفت خداوندا بتو زندہ
ام واز تو میرم ہیچ دانی کہ از و مردن چگونہ باشد وبدو زندہ بودن چگونہ باشد
ایعزیز این حالت شاہد باز ان دانند کہ حیات باشاہد چون بود وبے شاہد
موت چون باشد وشاہد ومشہود بیان میکند تا شاہد باز ان حقیقی دانند کہ حیات
وموت چیست دانم کہ این کلمات در عالم عادت پرستی تو نباشد عالم عادت
پرستی شریعت است وشریعت در زی عادت پرستی باشد تا از عادت پرستی بدر
نیائی دوست پرست نباشی وتا دست از ان باز نداری حقیقت در زنشوی
واین کلمات دانستن در شریعت حقیقت باشد نہ شریعت عادت اگر تو مردی
خودرا باین بیتہا دہ کہ چون گفتہ می شود بشنو **نظم**

اے دریغا کین شریعت ملت رعنا یست ملت ما کافری وملت ترسا یست
کفر وایمان زلف وروے آن بت زیبا یست کفر وایمان ہر دو اندر راہ ما یکتا یست

اے دوست روایت ربی لیلۃ المعراج علی صورۃ شاب امرد قطط واقع حالا[۱۶۱]

---

[۱۶۱] قولہ روایت ربی لیلۃ المعراج واقعہ پیر است بامرید یعنی پیر مرید را بواقع خود راہنماید و مراد در شخص ہیکل پیر باشد آن نمودار خدا باشد خدا یتعالی چون خواہد طالبے را از عالم الہیت نصیبہ کند صفت رحمت متمثل کند بر صورتے خوبے ونازکے لطیف زیبائے دل آویزے جان فریبے این چنین کہ این طالب را عاشق ومشتاق خود گرداند واین صفت یارے کہ متمثل بدین مثال شدہ است اگر بدین دعوے کند کہ عین موصوفم شاید زیرا چہ خاصہ ومختص اوست واین سخن را معنے دیگر است خداوند تعالی از عالم انوار قدسی

Marfat.com

پیر است بامرید ایاکم والنظر الی الاماس دقان لهم یون کلون الله تعالے
ترتیب ۱۶۲ است بخبر دادن پیر مرید را بدین مقام مشهود چونکه گفتم که شاهدان
وشاهد بازان این را موت وحیات خوانند موت فراق وهجران باشد ۱۶۳
وحیات لقا وشوق از وصلت چه توان گفتن العزیز لیس الخبر کالمعاینة

ن مستد سبوجی نصیبهٔ سالک را کند و او نظارهٔ عین او را مستور نشده خداوند سبحانه صورتے
بیافریند هم بر آن مثالے که گفته ام انوار قدسی سبوجی بران صورت تجلی کند و آن صورت
شفاف عکس پذیر است انوار قدوسی سبوجی بران صورت ظاهر گردد و عکس عکس
آن طالب را نظاره شود اینجا نیز گوید روایت لیلة المعراج فی احسن صورة
فی صورة امرد شاب قطط واین جا چنین میفرماید این که پیر را دیدازین وصفت بیرون
نیست یا صفت رحمت که بر صورت پیر متمثل شده است ویا صورتے از عالم قدس
بر پیر تجلی کرده و عکس آن پیر دیده و عکس عکس در مظهر پیر این مرید معاینه کرده آن سخن
ما را قاضی بدین عبارت بیان کرده قوله ۱۶۲ تربیت است هیچ صورتے در قدس نیست که
مثال آن درین جهان نیست قدسی باشد که ارضی وسفلی مثالی او پیدا آید بیننده گوید
ایاکم والامرد آن چو پیر مثال او آمد در شکل او ظاهر آمد هر آئینه جاے ابتلا و
گرفتاری شد دیگرے را ازان فرمود ایاکم والامرد ان تحذیر میفرماید زیرا چه گرفتاری
است هر که دران نیفتاد خلاص نیافت بسیار بزرگان را شنیدیم ودیدیم که درین بلا افتادند خود
من شر هذا القید العزیز ابتلا همین است ابتلا مثال آنجهان ممونه او ساخت وگفت ودین تقید
کرد و جز این نباشد وهر که ازین مثال وازین انموذج گذرد بدان مقصود عین رسد اگر نه هم
درین مثال و درین عین بماند پس هر چه صورت آنجهان است نزانیز ازان می باید گذشت
واگر نه هجران است حرمان است ودوزخ وعذاب نیران است قوله ۱۶۳ شاهد بازان این معنی

Marfat.com

فارغان[۱۶۴] از عشق و از شاہد بازی چہ خبر دارند اگر خواہی کہ ازین روشن
تر ندائی گوش دار موت[۱۶۵] نزد ما کفر باشد و حیات اسلام و توحید باشد و آنکہ
سر شاہد بازان[۱۶۶] محمد رسول اللہ است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشان کفر و اسلام
چنین داد اللھم[۱۶۷] بک احیا و بک اموت در بیخا قابلے بایستے و شاہد خوبروے
تا این بیتہا بگفتے تا بودے کہ این معانی ذرہ روے نمودے **نظم**

آن بت شاہد کہ عشقش جان ماست ہجر و وصلش درد و ہم درمان ماست
روے او دین است و زلفش کفر و شرک پس خدا او ہم کفر و ہم ایمان ماست

آن جمال غایب کہ صورتے شاہد بکسے دیا بمثالے دیا با نموذجے ظاہر شدہ
است ایشان بران نظارہ ماندند غیب را حاضر دیدند اما بدین صفتے کہ گفتیم
رسیدن بدین دولت و مشغول بدین بودن و ازین برخوردن حیات باشد
و محروم و محجوب ازین ماندن موت عنایت کند قولہ[۱۶۴] فارغان از عشق و شاہد
بازی چہ خبر دارند آرے متعلم بے سوز فقیر بے درد تاجر بے ساز ازین گرفتاری ایشان
را چہ خبر قاضی این عشق و شاہد بازی را بار نامہ می نہد اما ما ایم کہ این بار نامہ را شکست
ایم سخن در اعلے وادے نمیرود و طعن قاضی بر محجوبان و بر واماندگان است
قولہ[۱۶۵] موت نزد ما کفر باشد بالا موت ہجران و فراق گفت و بدو و بودن از مقصود
و اگر موت خوانی ہم درست است و اگر تحفہ گوئی ہم خوب باشد کفر از روے لغت ستر است
ہر چہ از محجوب مستور شد کافر شد از روے لغت و بر اصطلاح صوفیان و عکس این نیز
است قولہ[۱۶۶] سر شاہد بازان مصطفیٰ است آرے ہر آئینہ سر عاشقان او ست و اطلاع
بر سر دنیا و آخرت او راست رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ او را
و وحدت بر وا ناطہ گفتہ است ہر چہ با مردمان وعدہ است با او نقد ہر آئینہ سر شاہد بازان
او باشد۔ قولہ[۱۶۷] بک احیا اسلام و بک اموت کفر ہر دو از وخلق الموت والحیوۃ

Marfat.com

ایھا عزیز تو ورد دعا این نتوانی خواستن کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خواست
تو بپوستہ ورد دعا این میخوان اللھم احینی ما علمت الحیوۃ خیراً لی وتوفنی
اذا علمت الوفات خیراً لی اول مقام مرد این باشد کہ اورا موت معنوی حاصل
آید چون این موت حاصل آید فقد قامت قیامتہ بروے جلوہ گری کند دانی
کہ اول چیزے کہ درین قیامت بینی چہ باشد اے عزیز درین قیامت انبیارا
علیہم السلام برمن عرضہ کردند با استان ایشان ہر پیغمبرے دو نور داشت وامت
او یک نور اما محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم دیدم کہ سرتا پاے او نور بود کہ وَاتَّبَعُوا النُّورَ
الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَهٗ واستان اورا دیدم دو نور داشتند اگر خواہی کہ بدانی کہ

زندہ تواند یعنی اگر میرم بسبب تو قاضی ہمین معنی رعایت کردہ است قایلے وشاہدے کہ گفتہ است
یعنے تجلے باشد بر صورت او طالب این صورت مطلوب او رود ہمان صورت کہ تجلے کردہ است از جمال
خود باو قصہ افسانہ نیست ہر چہ زیباتر و نظرے ہر چہ نرم تر و حکایت از جمال وحسن خویش کند آمرزد شاہد
باز را آن شاہد شاید ذوقے چنانکہ مطلوب است بدست آمد قولہ اللھم احینی ما علمت الحیوۃ
الدنیا خیراً لی اگر زندگی با تجلے اوست این حیات خیر است مرا ورا مادام کہ باین تجلے زید کوکہ
زید واگر نہ مرگ بہ مرگ ہر چند متعرض طبایع است اما از بسیار غمہا خلاص ہم دہد حیات بے تجلے دوید ارد دوست
کراہیت دارد کہ عاشقان از دے چنان گریزند کہ مردمان از موت قولہ چون این موت حاصل
یعنی مردن آن است کہ بحیاتے زندہ شوند بعد آنحیات مرگے نباشد فقد قامت قیامتہ بروے جلوہ
کند ہم برین اشارت می کند قولہ عرض کردند سالک را قیامت نماید ہر کسے را چنانکہ آن چیز است ہمچنان
نماید برائے تبیقن وتحقق را واطلاع بر سر حقیقت وآنجا کہ میگوید انبیارا بر من عرض کردند در انحال
صورت این بود ہر یکے را دو نور بود وکسے باشد کہ اورا یک نور بود واز دو نور عبارت از ابیض وآسود
اما محمد صلعم از نور است چہ باشد ہمہ نور است یعنی ابیض او سواد او سواد او ابیض او بود او ہمہ نور بود تا سایہ اش
بر زمین نیفتاد قولہ واتبعوا النور الذی انزل معہ نورے کہ با او منزل است آن نور

Marfat.com

آن نورہا چیستند آنکہ عثمان بن عفان را رضی اللہ باز پرس تا او با تو بگوید کہ چرا
دو نور داشت کہ ذی النورین گفتند و عثمان سہ تن ہر یکے دو نور داشتند دریغا ۱۷۲
چہ خواہی شنیدن از جملہ پیران جہود ان یکے را دیدم از وے این واقعہ پرسیدم گفت ۱۷۳
من نیز در توریت این نعت مراتب انبیا علیہم السلام خواندہ ام و ایشان با اتمان
خود چنین گفتہ اند و خدا با موسیٰ چنین گفتہ است و من در توریت بدیدہ ام اما نورہم
یَسْعیٰ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ بِاَیْمَانِھِمْ این دو نور باشد کہ نور علی نور بیان محمد باشد

فیض قدسی است و نور سبوحی بدان جلا و غلبۂ قوت است کہ با نور مطلق صورت
اتحاد می نماید میگوید نوریست کہ با او منزل است اتباع آن نور کنید پس وے رویدا و را
دریابید قولہ ۱۷۲ ذو النورین خواندند قصہ بریں جملہ در حکم عثمان رضی اللہ عنہ دو دختر رسول علیہ السلام
بود ند بدان سبب ذو النورین بگفتند قاضی این جا عنایت از نورین می کند کہ بالا ذکر آن
رفت قولہ ۱۷۳ ذلک از متبع پیران جہود پیرے جہود سپیدے از وے پرسیدا و گفت در توریت
چنین دیدم لانزاع فیہ انتہا ن بر اختلاف انبیا کذلک و ہر یکے نورے دارد قولہ ۱۷۴
نُوْرُھُمْ یَسْعیٰ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ بِاَیْمَانِھِمْ قاضی عنایت می کند کہ این دو نور است
آن نور را اگر عنایت توحید و وحدت گویند وحدت و احدیت خوانند بر اعتبار و تحقیق
باشد دو نور است یک نور متصل بصفتین شد یک تمثل او و دوم عین او اینجا و آنجا ہر
کہ ہست با آن دو نور است و با آن دو نور باشد محمد نورے نور ہمان کہ آن نور مقید است
با مطلق یکے شدہ است نور علی نور گشتہ است رود نیل با دریا پیوستہ دو آب یکجا شدہ
بحر ان بینہما برزخ لا یبغیان بین اپدے و ایمان ہمی دو نور است یک نور را عنایت
از اوحد کن و دیگر میرا نور را حدیت گو و ہیچ یکے بے این دو نور ا ما ہر محمد یکی نور غالب از ان
نور علی نور شد من را فی فقد را ی اللہ چون فیض قدسی و نور احد و فیض مطلق با نور محمد

Marfat.com

لما تفصیلش ذوالنورین باشد ایضاً پیغمبر مصطفیٰ ﷺ با آنکہ نور بود اے دوست نور بود
نور علی نور دانستم کہ گوئی کہ فائدہ این سخن چیست آنست کہ من رانی فقد رای
الحق ہمین معنی باشد وخلق اللہ علی صورتہ ہمین معنی باشد وقالت النصاریٰ
المسیح ابن اللہ درحق عیسیٰ علیہ السلام این نشان داد ومن سعادت المرء ان
یشبہ اباہ راہ سالک است کہ نور انیتین ہمہ زیادت درجہ ایشان می نماید
پس چون نور است این آیت چیست ربنا اتمم لنا نورنا اگر این آیت بار
نداری این دعا چیست اللھم اعطنی نوراً فی وجھی ونورا فی جسدی ونورا
فی قلبی ونورا فی اعضائی ونورا فی عظامی ہرچند نور زیادہ تر
باشد زیادت باید خواست اما ربنا اتمم لنا نورنا نور خدا میخواہد نہ نور غیر او
در بقا ہرچند میخواہم کہ از عالم کتابت بگریزم کتابت مرا دست میگیرد ومی گذارد کہ

اتحاد یافت ہر آئینہ محمد ﷺ را دید خدا را دید نور قدسی با خود تمثلے داشت در عالم شہود وظہورے یافت
از عالم شہادت خلق آدم علے صورتہ ہمان صورتے کہ او فیض قدسی او متعلق بود در جہان سبوحی
وقدوسی آدم را ہمہ ان صورت آوردند ضمیر علی صورتہ را بعضے براللہ دانند وبعضے را بر آدم
دارند بدین معنی کہ گفتیم ہر دو درست وبیک معنی باشد قولہ المسیح ابن اللہ عین حکایت می کنند
کہ این را باآن نسبتے باید نسبت وہمانکہ گفتیم بدین معنی اورا نسبت این کنند غلطی کردند قولہ ان یشبہ
اباہ ہمین وہم بدین معنی میگوید کہ عیسیٰ مشابہ رب است تعالیٰ از آنی حاید قولہ کونوا ربانیین
خدائی باشید یعنی ہم از ان او گردید بموصوف شوید واز ان او باشید بدین معنی آن چنانکہ یکے را
ازین غلط افتد کہ من سعادت الابن ان یشبہ اباہ قولہ ربنا اتمم لنا نورنا چون
گفتیم کہ آن نور است ونور ایمان نقصانے ندارد جائے بصفتے تجلے کند وجائے بصفتے پس دعا
باتمام وہمہ خود نور خواستن درست باشد۔

Marfat.com

از کنایت با مکتوب آیم این دعا گر نخواندہ کہ یا نور النور از نور زیادتی میخواہد ۱۷۹ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا این معنی دانی کے میسر شود آنگہے کہ لباس غیبت بردارند داخل مدخول شود وَاِنَّ ۱۸۰ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَهٰی روے نماید نور ہاے مجازی جملہ در نور حقیقت حقیقی شود کافر ۱۸۲ اگر ہرگز دانستہ کہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ۱۸۳ چیست چون حاضر حضور عیانی شود ایمان ہر سالک عرض کند چہ خواہی شنیدن تو پنداری کہ ایمان بغیب باشد ایمان موحدان بعیان باشد از عیان باشد در لباس عزت باشد و در لباس غیرت ۱۸۴ ملایکہ و اولوا العلم برداشتہ شوند ہمہ شہد اللہ باشد یعنی حضر اللہ الموصن المهیمن ایخبارو ے نماید تا سالک معلوم شود کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خود میگوید کہ بجز این ایمان دیگرمی باید پس عکس این سخن چہ باشد

---

۱۷۹ قولہ داخل مدخول شود چون خارجی با نور داخلی منضم شود پس داخل مدخول یکے شدہم بدان معنی کہ گفتیم او کرمی کند ما نیز کرمی کنیم ۱۸۰ قولہ وَاِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَهٰی آن داخل و آن خارج بجاے رسید کہ دہم دوئی نماند لابدان الی ربک المنتهی درست آید سلوک الی اللہ تمام شد اما فی اللہ من اللہ باقی است

۱۸۱ قولہ نور ہاے مجازی در نور حقیقی شوند نور مجازی کہ بسبب ظاہر اعتبار کنند ہم از چنان برخیزد ہم بحقیقت یکے باشد ۱۸۲ قولہ کافری آرے بدین معنی کہ قاضی دانستہ است و ہر کہ بداند بدین فہم تو کافر باشد ۱۸۳ قولہ غیرت ملایکہ و اولوا العلم از میانہ برخیزند ہم دوئی برود جز یکے بہ یکے بوحدت حرف نماند شہد اللہ باشد بلکہ شہد اللہ نباشد اللہ باشد و شہد اللہ عبارت باشد چون این اعتبار آمد ف باعتبار اولوا العلم و ملایکہ ہم باشد اگر اعتبار کردی سخن را نہایتے نیست وگرنہ جملے سخن نیست کل لسانہ ۱۸۴ قولہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا ایمانے بعلم الیقین بود بعد ازان بعین الیقین تا بحق الیقین پس ہر ایمان از ایمانے کہ آمد لطیف تر و صافی تر و عالی تر و آنکہ قاضی میگوید برعکس این و اے کفر کفرے باشد علی ہذا آن معنی آید برعکس این معنی اول کفرے غلیظ تر و تاریک تر

Marfat.com

آں باشد کہ ورائے این کفر کفرے دیگر باشد وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَھْدِ قَلْبَہٗ ۱۸۵ این باشد کہ چون مرد بنور مرد با دل باشد مومن باشد بے ہدایت چون ۱۸۶ مرد بیخود شود ہدایت روے نماید یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ روے نماید چون ہدایت چنین حاصل آید بمقامے رسد

ن باشد کہ ہم شریک ہم مقام خدا باشد مشرک شود ۱۸۸ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ خود ہمین گوید تا کار بجائے رسد کہ ہمہ این شود وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ ۱۸۹ اگر خواہی کہ تمام این کلمات بدانی الایمان عریان

وآن کفرے کہ قاضی عنایت می کند آن کفر اعتباری است ایمانہا در اے آں کفر است مثلاً نزد خداوند عین الیقین مرد علم الیقین کافر باشد وکذلک مرد حق الیقین آن کفر غلیظ تر و بدبخت تر نسبت ۱۸۳ قولہ قولہ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَھْدِ قَلْبَہٗ ہر کہ ایمان بخدا آرد او کسے است کہ دل او ہادی شدہ است و ہر کہ ایمان بخدا آورد او را خدا یابد قولہ ۱۸۶ چون مرد بیخود باشد یعنی تا با خود است و ایمان مومن و مومن ہدایت نیافتہ است چون از خود رود ہدایت رو نماید یعنی ہمو باشد کہ رہ خود رود قولہ ۱۸۷ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ ہر کہ بے ہدایت است وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ہر کہ با ہدایت است بلفظ ہم شریک و ہم مقام خدا لے لفظے شنیع است اگرچہ این را معنی باشد ولکن با خدا این سخن تا بر کدام عاقل رود و دلش وقت گفتن گرفتہ نشد قولہ ۱۸۸ شرک باشد این گویند ہم شریک شرک این ہمہ شریک و ہم مقام شوند و عمل ہر دو حبط لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ این شد چون یگانگی بحقیقت میسر نیست البتہ دوئی درمیان باقی است شرک مرکوز نشدہ است و مجہول آمدہ است وَمَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ ہمین گواہی داوہ است این شرکے است کہ ہیچ نبی مرسل و ہیچ ولی مقرب و محقق نرستہ است ہم ازین جا است کہ غرا ہمہ شرمندہ اند قولہ ۱۸۹ الایمان عریان ہیچ لباس ایمان و شرکے با وے نباشد اعتبارات مجملہا را قطع کردہ ایمان برہنہ باشد آن

و لباسہ ایمان را اعتبار است و لباس التقوی و چون این برہنہ را لباس پوشاند لایق او جز حریر تقوی دیبائے توحید و حضور تمام نباشد حاصل سخن آن معلوم شود کہ ایمان ہمارہ برہنگی باشد تقوی احتراز است و احتشام است چون از ہمہ اتقا است لا بد لباس او ہمین برہنگی باشد

Marfat.com

دلباسہ التقوی نیک بدان آخر بدانی کہ نوراً فی جسدی لباس تن است ونوراً فی قلبی لباس دل باشد ونوراً فی وجہی لباس چشم باشد درین مقام سالک را ذی النورین خوانند این دو نور کدام باشد تو نیز بگو کہ یا نور النور چون خواہد کہ این مقام نیز برداشتہ شود ف بسر آید وایمان نیز عین مومن شود رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا لباس ایمان وتقوی نیز برداشتہ شود ومومن بناند لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ قہریت بامر نماید الیعزیز ف دوست

از ین آیت يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ چہ فہم کردہ آن روز کہ اسرار بصحرا نہند این روز باشد وآن روز کدام است روز قیامت خوانند قیامت عوام نباشد قیامت من مات فقد قامت قیامتہ باشد اگر خواہی کہ سوگند بدین قیامت بدانی برخوان لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ف برخوان

قولہ دانی کہ نوراً فی جسدی حاصل کلام قاضی ہم بہالا مرتبط است ہمان سخن است بعبارتے دیگر بالا نورے در دل ونورے در وجہ ونورے در چشم ونور بے در تن کل گفتہ ایم وآنرا معنی ہم بالا رفتہ است واگر تکرار میکنیم دشواری افتد ومثل آن در کلام قاضی بسیار است مومن نماند این ندا بحقیقت شود لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ چون کسے نباشد مومن غیر مومن ہمہ محو باشد بناہر وجہ درجہ محو باشد لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ او یکے ماند وجز او دیگرے نباشد تحفہ است اینجا کلام او را شناختہ ایم ازلاً وابداً متکلم بکلام واحد وسکوت بر دوام است تعالیٰ ان ھذا لمن الملک الیوم او امروز این سخن را می گوید ومدعی دعوئی ملک ندارد لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اثبات افتد علی ہذا ازلاً وابداً ہمین است فرد حقیقی موجود باشد دیگر نہ قولہ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ یعنی آنچہ در بنیۂ انسان سرے وفیضے کہ باو سے نہادہ اند آن بروے آشکارا شود فقد قامت قیامتہ این قیامت این طایفہ است اگر سوگند خورند بدین قیامت آن از آنہا است زیرا چہ عروس سر ایرا اینجا جلوہ کردہ است وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ حاصل ہمین معنی دارد اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ہر کہ درین رہ متقی تر درجہ او بلند تر۔

Marfat.com

ف روز درین قیامت یوم تبلی السرائر سر بر تو جلوہ گری کند و محصل ما فی الصدور دسیر پردہ از روے کار بر دارند تقوی روے نماید اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ پس ازین سوگند یاد کند وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ چون ہمگی نور منور شود خطاب ہمہ این باشد یٰٓاَیَّتُھَا[۱۹۲] النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ این جنت را در عالم یمن خوانند کدام یمن از مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشنوکہ گفت الایمان یمانی والحکمۃ یمانیۃ یمن عبارت از دست راست باشد پس ہر کہ نہ یمنی بود یساری باشد اصحاب الیمین این گروہ باشند واصحاب الشمال گروہ دیگر در عصر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قومے بودند چون خواجہ اویس قرنی[۱۹۳] بود نشان این رموز این دان کہ مصطفی علیہ السلام گفت انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن از چنین مردان نشان نتوان داد اما او این

قولہ[۱۹۲] یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ چنانکہ او دست او را بدان اطلاع شود و بدان قرار و آرام گیرد و دنیا و آخرت دنیاش گردد او را نفس مطمئنہ گویند این چنین نفسے آن نفس است کہ او بوے دارد کہ واجد آن ریاح قرب را نسیمے و خطے باشد قولہ[۱۹۳] رسول اللہ گفت انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن از سمت کسے است کہ از و بوے خوش برآمدہ

ن نمی نہد است بمشام نفس متبرکہ رسول اللہ رسیدہ او شان بدو می نہد نشان بہ نفس الرحمن

ن میدہد می گوید انی اجد نفس الرحمن من قبل الیمن چنین گویند این اویس رضؓ قرنی است و ہذا عنایۃ منہم چون خلق یمن بدو اطاعت و انقیاد کردند نزول رحمت طرف ایشان دید گفت انی اجد نفس الرحمن من قبل الیمن و یمن عبارت از دست راست باشد یمن و یمین ہر دو قریب الاشتقاق اند و یمین نسبت بہ شرف دارد و نسبت بہ رحمت دارد

Marfat.com

قدر روا ما المجالس بالامانت مگر کہ نخواندہ دانی کہ این کدام مقام باشد مرتدم اگر ۱۹۴
یارم گفتن کہ این چہ مقام است اما باید کہ دانی کہ این ساعت خود مرتدم دانی کہ چہ گفتیم
اگر باور نیست از مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشنو آنجا کہ گفت من بدل دینہ ۱۹۵
فاقتلوہ گفت ہر کہ دین خود را بگردانید این خطا بہ است یا در بابان ۱۹۶
عزت ومن ابتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وہو فی الاخرۃ من الخسرین
اگر خواہی ۱۹۷ زبان طلسمات و ہندسی و مقلوبات بدانی وجائے رہی کہ نہ مومن باشی و نہ
کافر و سر آن داری کہ با من موافقت کنی و حظ خود را بینداری دار خودی خود بیرون

فعلی ہذا الایمان یکان درست آید **قولہ** ۱۹۴ مرتدم اگر یارم گفتن نیز گویند ہم
کافرنشوی عشق خریدار تو نیست مرتدنشوی قلندری کار تو نیست
از خلاف رسم دین کردند و صورت دین کردند مالیس فیہ پیدا آوردن در حق خدا روا
نیست تا آنکہ گوید مرتدنشوی قلندری کار تو نیست از جائے بجائے باز دن و از خطی
بہ ادنی در طریق ارتداد باشد اکنون قاضی مسلمان مرتد میشود و جا بجا کافر ہم میگردند باز
باد ا مسکینان مسلمان شویم ما متابع مشایخ و علمائے دینیم قاضی امثال قاضی چنانکہ
محی الدین ابن اعرابی از دایرہ خارج شدہ اند اگرچہ از ضابطہ خارج نشدہ اند
قولہ ۱۹۵ من بدل دینہ فاقتلوہ قاضی برائے کشتن خود فتوی میدہد **قولہ** ۱۹۶ در بابان عزت
و علمائے دین دارالدین در بابان عزت اند یعنی عزت خدا نگاہ میدارند ہر کہ بر خلاف ایشان گوید
و بن ادمیشکنند و در آن باجر و ثواب میگردانند و ایشان ملام و بدنام این ہمہ در
و آن جہان **قولہ** ۱۹۷ اگر خواہی کہ زبان طلسمات و ہندسی مراد کش از این طلسمات ہندسی شکل
این است کہ من سخنے گردانیدہ بہ طریق طلسم خواہم گفت اگر آن نوع دانستہ گردانیدہ
باشی سخن را مدادی اینکہ کافر باشد نہ مومن نہ آنکہ طلسمے مقلوبے بیابی بیکند لائق باین

Marfat.com

توانی آمد ان ماآگاہ این راز شوی ولایق شنیدن این کلمات شوی دانم کہ گوئی
بلے اما با تو گفتہ ام کہ مخاطب توی ام مقصود مخاطبان غایب اند کہ خواہند آمد پس
از ماکہ فواید عجیب را در کتب من بدیشان خواہند نمود کہ الشاھد یری مالایری
ف این مقام باشد الغایب این باشد در این مقام تا غایب نشوی حاضر نباشی و تا حاضر نباشی
غایب نشوی اگرچہ آنکہ سر آن داری کہ کافر شوی گوشدار از ان نرنگ نشنیدہ کہ گفت
آنچہ محمد است نزد خلق نزد ما خدا است و آنچہ خدا است نزد خلق پیش ما محمد است

کلمات کہ باشد و فہم کہ کند آنکہ از خود برود از دید فقط خود را بدر کند این گفتہ موافقت با
مومن دمتقی باشد این چنین کسے مصدق باشد قولہ الشاھد یری مالایری الغایب ہر
آئینہ آنچہ حاضر بیند در مجلس خویش باشد غایب از ان مجلس برون مطلع نباشد قاضی را مراد
این است و آنکہ بحق حاضر شد بجائے رسید آنچہ بر اسرار حق اطلاع دارد دیگرے ندارد این
مقام شد این مقام نہادن چہ باشد سرے و دقیقہ را مقام تو ان گفت قولہ تا غایب نشوی
یعنی وجودے کہ داری از ین فانی نشوی وجودے دیگر پیش آید از ان نیز فانی شوی پس آن
اسرار خدائے فہم توانی کردن قولہ اگر سر آن داری کہ کافر شوی بر چہ کافر میشوی بگو اگر
سر آن داری کہ مومن شوی خلق بغلط چیزے تا چیزے را چیزے دانستند ہر آئینہ بدین وہم
ایشان کافر شدند اما بحقیقت ممنوع شد این مومن وہمی بوہم خود آن محقق را کافر خواند
قولہ آنچہ محمد است نزد خلق محمد از عبد اللہ و آمنہ زادہ جی او از پردہ شد این را محمد و احمد
نام کردند و اگر مجرد آمدن او از نسب عبد اللہ و آمنہ و تسمیہ او بہ محمد و احمد نام ہمین قدر او از
خدا نیاشد محمد بہ نفس خود باشد اما چون خداوند سبحانہ و تعالیٰ نورے متمثل بصورت
ایشان کرد و از رہے معنوی فرستاد و این را محمد و احمد مردم نام کردند آن محمد را دو
ن حق اعتبار آمد اہل حق بحق و نظر خلق بہ خلق متوہمان قریش چنین گفتند کہ محمد از عبد اللہ و آمنہ آمد

Marfat.com

مَاجَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ این مقام باشد پس آنچہ حاضر بود غایب نشود و آنچہ غایب بود حاضر نشود الشاہدیری مالایری الغایب این باشد اما این ہمہ زنہار نہ بینم کہ بے آنکہ سخن ترا بجوید کشد تو این کلمات را بجوید کشی کہ آنگاہ جان نبری دانی کہ چہ گفتہ می شود کہ مصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام میگوید من احدث فی امرنا ھذا الیس منا مردود این حدیث و ما را از روزگار رہبہ فیلسوفان بر آوردہ است من عشنا فلیس منا این باشد آخر شنیدہ باشی کہ ہر کہ با کافر نشیند کافر شود اگر صحبت من ترا ہیچ اثر نکردے جز این کہ اگر حلولی ہمنوی نباشی بارے حلولی مجازی باشی چہ گوئی آنہا مر ایشے دین میدانند تو در دین من باشی چہ گوئی تو نیز بے دین نباشی معذور دار ایشان را قاتلھم اللّٰہ انّٰی یؤفکون اگر خواہی کہ سوئے از جمال آنچہ گم کردہ باز یابی یک ساعت خود را با این حدیث دہ کہ مصطفی علیہ السلام

مادرش جنین نام کرد محققان گفتند از خدا بخدا آمد این معنی را قاضی میگوید محمد است ما آنرا احمد ایم گوئیم و آنچہ خدا است شما آنرا محمد گوئید این معلومات قاضی است مَاجَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ این چنین باشد کہ دو محمد است محمدے یکے دل محمدے یکے در محمدے یکے دبرین بیان قاضی کہ گفت ما آنرا شرح کردیم غایب حاضر یکے باشد قولہ جان نبری این چنین ہذیان گوید و عامہ سخن بگرداند آنچنان گویند کہ بر دے گیرند چو نہ جان سلامت ببرد قولہ من احدث امرًا چیزے منتفع نباشد مردود باشد و تو خود بیائے میکنی میگوئی سرّ است تو آنکہ میگوئی برچہ ہمین خود بدار تا مردمان درہم نیفتند نوکشتہ نشوی و نزدیک خدا ملام نباشی قولہ من عشنا فلیس منا آنکہ تو چراغش میکنی سخنے راست بیان کن در غلط میندار از قاضی آنچہ باید گفت تو بگوے ترا از مسلمانان خشمرند قولہ ہر کہ با کافر نشیند یعنی بر صفاے کفر و بکفر او نشیند کافر شود قولہ اگر حلولی ہمنوی باشی لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ و اگر دہم حلولی درین کلمات باشد اما معلوم نیست کہ البتہ ذکر حلولی کنند قولہ قاتلھم اللّٰہ ثُمَّ ذَرْھُمْ یعنی اے محمد خدا یکے است و جزا و ہیچ یکے نیست۔

Marfat.com

فرموده است مثل المومن کمثل النخلة المثمرة مثال مومن چون درخت باردار باشد که پیوسته[208] از ثمرۀ آن درخت خلق منتفع شوند این قدر اینجا کفایت باشد اما جماعتے که این صفت دارند که مثل العمی عمی القلب[209] با ایشان جز این حدیث نتوان گفت مثل المومن کمثل النحلة لا یاکل الاطیبا ولا یضع الاطیبا گفت مثل مومن چون ملخ انگبین باشد که جز پاک نخورد وجز پاک برون ندهد ملخ را طعام طیب میخوراند و فراغت از عسل باشد که فیه شفاء للناس[210] این همه از وحی یافت که اوحی ربک الی النحل در مقام دیگر گفت مثل المومن[211] مثل السنبلة مثل مومن چون مثال

قوله پیوسته[208] خلق از و منتفع شوند یعنی سخنے که ما گفتیم دران نفع هست قوله مثل العمی عمی القلب[209] آنکه دلش کور است آن چیز هرگز نفع گرفتنی نیست بر وا این گویند زنبور را عادتیه است جز چیزیکه ا و صاف و پاکیزه باشد نخورد و از وجز شهدے شیرین خالص بیرون نیاید گفت مثال مومن چون ملخ انگبین باشد یعنی هر جا که میوه النحل انگبین ساخت می کند و ممنوع قوی می سازد و پس از انکه لایق می باشد آنرا میخورد تحفۀ دیگر است از جهت بادشاه زنبوران که آن را یعسوب گویند یک زنبور بر رهگذرے می ایستد هر یکے از زنبوران میگذرد دهنش بوے میکند اگر چیزے خورده است که آن زنگار شهد است سر از تن او همانجا جدا می کند حقیقت چه دارد جز محرم با درون نتواند نهاد قوله فیه شفاء للناس[210] یعنی با وے این وحی کرده اند و یا با مصطفی خطاب کرده اند که در و شفا است قوله مثل المومن[211] مثل السنبلة تمثیل سنبله چند احتمال دارد یکے قاضی بیان کرده احتمال دیگر در سنبله هم نفع است هم لذت و ذوق است هم امید برخورداری است هم جمال و کمال است و هم برآوردن و برشدن و درخت کافر عکس آن بدان مانند درختے سوخته باشد خاکستر کرده باشد هیچ کار نیاید و آنکه قاضی میگوید مثل اصحابی فی امتی کالملح فی الطعام ملح در طعام مقصود است ملح برائے زیادت لذت را اصحاب رسول الله از صحبت رسول الله دقایق و حقایق که گرفته اند چنانکه نمک در طعام

Marfat.com

خوش باشد که ساعتے ساکن باشد و ساعتے متحرک و در ترقی و تراجع باشد و مثال کافر چون

درخت خشک باشد که ثمره ندارد و سخت باشد جز بریدن را نشاید ترا عجب می آید آنچه

گفته می شود که مقصود کاینات ایشانند و دیگران طفیل ایشان اگر خواہی از مصطفی علیہ السلام

بشنو که گفت مثل اصحابی کالملح فی الطعام لا یصلح الطعام الا بالملح ودریغا نمک[214] از خود

تبرا کرده است ہمه طعامہا را بدان احتیاج باشد اگر با خود بودے او را نیز بدیگرے

حاجت بودے اللھم اھد قومی فانھم[213] لایعلمون راہ نمودن وہم است بدین

مقامہا یا لیت قومی یعلمون بما غفر لی ربی وجعلنی من المکرمین اندوه آنست

که می خورد که چرا جملہ محروم باشند از صحبت الست ہر کسے لائق صحبت نباشد دیگر اینجا — ن واگر

غیرت باشد ہیچ نشائے نتوان دادن کالمجالس[214] بالامانت اینجا ہیچ رشک[215] و غیرت نباشد

باشد اگر مردین بر پیری ایشان رود رواجے و جمالے شد قوله[212] نمک از خود تبرا کرده است او را

بدیگرے حاجت نیست ولیکن این حاجت دارد که با دیگرے اتصال او نسبت نہد جمال او

وحسن او پیدا نیاید مکن در وجود اوست چنانچه این اعرابی مطلق و مقید گوید این را نیز بدان حساب

کن قوله[213] فانھم لایعلمون حقیقۃ شوق مرا ایشان محجوب است بوہم خویش با حقوق اں مکابره

ومعارضه پیش می آیند یا لیت قومی یعلمون بما غفر لی ربی این نیز ہم از آن خودنمائیہا ست — ن نیز این

نفس عادتے دارد البته خودنمائی کند و خودبینی نماید تا آنکه مردم در بہشت درآمد خودنمائی از سر

نرفت میگوید لیے کاشکے آن طایفه که مرا انکار و استہزا میکردند میدانستند که امروز چه شده ام و که ام

مقام بکجا رسیده اند اما فاضی برا ے آرامی آرد شفقة علیھم این سخن میگوید که یا لیت قومی یعلمون

قوله[214] المجالس بالامانت این آن امانت است که خیانت نتوان کردن و اگر کنند آن کالا

از مقامے وزویده نشد اما مرد گوینده کافر لایق در دیدن و بریدن گرد قوله[215] رشک غیرت

نباشد رشک و غیرت اینجا از آن نیست که یکے باید تے مشغول است که پرواے دیگر ندارد

Marfat.com

از حق تعالیٰ شنوا آنجا کہ گفت وَنَزَعْنَا مَا فِی صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ ۲۱۶
مُتَقَابِلِیْنَ چہ خوب بیانے شدہ است این جملہ را گفتہ شد دیدنا مگر نشنیدہ کہ عارفے
نزد عارفے بنشست گفت کیف حالک گفت اما کان فی حالک ما شغلک فی حالی ۲۱۷
فان کنت لابد سائلا عن حالی فانی عنک مشتغل این مقام بلندتر ازان است کہ کسے
توقع دارد کہ مطلع آن شود اگر خواہی کہ تمامتر بدانی بدانکہ با مصطفیٰ علیہ السلام چہ میگوید از ۲۱۸

ہیچ وقتے ندیدہ است و ندانستہ است ہر یکے را کہ دست اور اکفے و اصبعے نیست اور اقبضے و بسطے نیست

ن پیمان پیمودہ شرابے خاصہ بر و پیما پیمودہ است کہ دومی را اصلا ازان شعور نیست مصطفیٰ را این قدر
شعور باشد کہ او را شرابے پیمودہ اند کہ یک لک بست و چہار ہزار اند گونہ شراب و از ہر
خمے قطرہ در جام محمد چکانیدہ اند بریں کلی شراب ہر یکے شناسد اما آنچہ او دارد از لذت نقل

آن قولہ وَنَزَعْنَا مَا فِی صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ بردن کشیدیم آنچہ در سینہ ایشان از غلے و ۲۱۶
کدورتے و میخواہیم ہر یکے برادران باشند متماثل و موافق باشند بر تختہا در ذوق و خوشی قولہ ۲۱۷
اما کان فی حالک ہمانچہ گفتیم در بیان آن بزرگ ہمان ظاہر شد و ہر یکے را وقتے
ت گفتند است کہ ہیچ کس پروائے دیگرے ندارد قولہ با مصطفیٰ چہ می گوید قصہ اصحاب کہف گفتی ۲۱۸
در ان یک این بود کہ ایشان را صورتے است اگر تو بر آن مطلع شوی عجب نباشد کہ از بس

ن دہم تنوع خوف از ایشان روگردانی یعنی نتوان دیدن و نجوف ممتلی شوی رسول اللہ علیہ السلام تنوع
تجلیات قہریات لطفیات حیات و معنویات مخوفات و متانسات کہ ہر روز در ذیل
دامن متابعان او پیوستہ اند چہ باشد کہ از ایشان بترسد و بگریزد یعنی ازین رو کہ ایشانند
ن بشریت از ہمین جہت بشریت این صورت آید کہ دیدن ایشان کہ بشر با وصف بشری نتواند کرد و
دیگر گویم بسیار بار رسول اللہ فقرا و دیگرانند چون این چنین حکایتے ہست کہ مہابت غیب
ن ہیبت دارد پس مہیبت مردم از خود رود و در آن حالت عجب نباشد کہ غایبے ظاہر شود واللہ

Marfat.com

واقعۂ اصحاب کہف لَوِاطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ
شرعاً واگر من اینجا گویم بدان غارنشوی در دنیا اگر درین مقام جوانمردے گوید
کہ روایت بایں فید معذور باید داشت این نکتہ بگویم کہ مرا شیوش بیدار د عثمان
عفان رضی اللہ عنہ روزے کہ از دنیا مفارقت خواست کردن گفت مرا امروز ۲۱۹
حلال کنید واز ہر یک عذرے و استحلالے میخواست اورا گفتند سبب این چیست
گفت امشب مصطفیٰ را علیہ السلام دیدم کہ در عالم شہود بود یعنی مقام شہدا گفت ۲۲۰

یحتمل دراین چنین حالت کہ نشان از رویت ہم گویند قولہ مرا حلال کنند نقط حلال است ن احلال
و اگر بہاء غیر معجمہ است یعنی چون امروز حلال کنند برین وہم مرا بکشند و در واقع ہمیں
بود واست کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کفر عثمان و اگر بہ جیم باشد یعنی مرا نیز رگ کنند کہ بکشند تا
در مقام شہدا برہم اگر گویند تجلی میخواست و آنچہ ہر سہ از روے شریعت معنی درستے است
۲۲۰ قولہ یعنی مقام شہدا یعنی مقام شہدا عنایت از خود میکند شہود از خداوند سبحانہ بصفت
شہود بودہ است و قاضی میگوید کہ عنایت میکند یعنی بنا برین است شہید شہود است
و او را علی الدوام شہود است پس ازین شہود قاضی مقام شہدا مراد داشت ہم بدان
معنی کہ گفتیم و آنکہ گفت انطباعیش ماکنی یعنی از امساک وجود حسی بدر آئی با فنا
وجود حقیقی رسی واقع ان بود کہ چند روز محتضر بودہ چہل ہزار مرد بعضے صحابی و بعضے تابعین
عثمان رض را بریں آوردند کہ ترا از خلافت عزل کنیم و یا بکشیم او از خلافت عزل اختیار نکرد
گفت ہر چہ آید از خدا سے آید بریں بود کہ امروز و یا روز دیگر بکشند چون رسول علیہ السلام
را بخواب دید تحقیق کرد کہ امروز خواہند کشت عجب کارے مجمع طرق بر عثمان جمع شدند
و گفتند کہ اندک انحرافے در دے شدہ است از ظاہر شرع اے عارفان محققان
ازین انحراف باز آئید و اگر نہ بکشتے ازین جا فہم کن از انحراف جادہ چہ آید قاضی را ہم ن باز آید و گفتند اگر نہ
۵ دیگر نسخہائے منقول عنہم ہمیں الفاظ مرقوم اند و از آنہا ہیچ مفہوم واضح نمی شود۔ ع ح

Marfat.com

اے عثمان فردا این خواہی دیدن و افطار پیش ما کنی چون از خواب درآمدیم
از شادی این خواب قرارم برفت اکنون بیشک دانم آنچه او گفت صدق باشد
و بدان مقام نتوان رسیدن الا بقتل امروز مرا بخواهند کشتن روز تمیز رسیده بود که
شہید شد اے دوست اے اثنا ہماے [۲۲۱] او الشہید است آن جوانمرد [۲۲۲] که گفت
آن سگ را که کَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ نعت اوست او را دیدم که
ن او را — حقیقت برو جلوه می کرد یعنی حق تعالی را در آن حقیقت آدمیت آن کلب دیدم
ن از و — پس با او گویند که لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا آمن [۲۲۳] اینجا گویم که تا تو
بدان غار در نشوی و او دلیل او تو نشود آن راه هنوز تمام نباشد باید که مرا معذور
دارند گوش دار که چه میگویم مَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ غیرت الہی نمی گذارد که چنانکه هست
گفته شود اگر این اسرار بر ایشان منکشف گشتے همه اہل ہست [۲۲۵] شدگان روزگار
پست و نیست شوند تا ہستی و دم ایشان را لایق آن کنند که این اسرار بر ایشان

از اینجا گفتند که جاده انحراف کرده است قوله [۲۲۱] نامے اثنا ہماے او شہید است چون نام شہید باشد
هر که بدین صفت موصوف شد نسبتے بدین صفت او برد قوله [۲۲۲] آن جوانمرد گفت آن سگ آن
کلب صفتے از صفت آدمیان گرفت با اصحاب کہف موافقت کرد خدا را یکے اقرار کرد که
صفت آدمی و آدمیت در وے جلوه کرد سگے بصورت بود یعنی آدمی قوله [۲۲۳] اگر من اینجا گویم
یعنی اگر او تعالی دلیل راه نباشد ہیچ کسے بدو ره نبرد اگر چیزے نصیبے باشد تمامی کار نبود
قوله [۲۲۴] مَا يَعْلَمُهَا اِلَّا قَلِيْلٌ یعنی آن کلام نمی گذارد که گفته می شود آنچه هست زیرا چه علما
باشند اندک اند قوله [۲۲۵] تا ہست شده گان روزگار پست شوند و معنی است که یک ہستی
همین که مردم دارند ہستی و دم از این ہست گردند و ہستی دیگر ہست شوند چون از اول ہست
ن بود — را مقام ہستی و دم کردند تحقیق ہستی همین است آن را ائتے برد پس آنکه آن ارادت

Marfat.com

جلوہ کند اما با این ہمہ گویند ایمان را بدین کلمات معذور باید داشت اقبلوا[۲۲۶] الکرام عشر الھم عذر ہمہ شیفتگان روزگار نجواستہ است از شیخ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ بشنوا ز و پرسیدند کہ من العارف فقال[۲۲۷] المعرفت ماء ولون الماء لون انائہ گفت رنگ آب از رنگ انا باشد این در عالم تلوین باشد ازین مقام مصطفیٰ علیہ السلام عبارت چنین کردہ[۲۲۸] ان للہ عبادا خلقھم لحوائج الناس وآن شنیدہ کہ بزرگے را زرگے پرسید

---

[۲۲۶] قولہ اقبلوا الکرام عشر الھم قاضی رحمہ اللہ خود را از کرام داشت و با این لطف و کرم عتراتے بر خود اثبات کرد [۲۲۷] قولہ لون الماء لون الاناء ما العارف اینجا من مناسب است مگر ما بمعنی من باشد و دیگر سائل مگر از صفت عارف می پرسد بریں ہر دو بیان از صفت عارف می پرسد لون الماء لون الانا یعنی عارف متصف بصفت رب است یعنی شناخت بہ صفت او شدہ است و دیگر عارف کیست آنکہ درون و برون یک رنگ ببرد اگر در صافی و شفافی ہر دو یکے اند آرے درون و برون یکرنگ نمایند اینجا سخن داریم اگر آبے سفیدے اندازند و شیشہ ہم سفید باشد ہرگز احد من لشئ کہ در و چیزے ہست یا نیست العزیز بدانی این معنی وے کہ گفتیم اقل من کل قلیل و اعز من کل عزیز بسیار شیخ من بران صفت بودے کہ ہیچ یکے ظن نبردے کہ از معرفت بوئے در مشام او رسیدہ این شخص است این شیشہ و آنچہ در وست یکرنگ است معلوم نمی شود درین چیزے ہست یا نیست اما اگر او را جنبانند یا برگیرند معلوم شود کہ در وے غطیمے و عزیزے است [۲۲۸] قولہ خلقھم لحوائج الناس چون خود او از خود رفتہ بود خلقھم لحوائج الناس باشد از فنائے فنا رسید ببقائے بقا را بہ صفت ذہول دید خلقت او و داشتن او جزبہ اغراض الٰہی نباشد آنکہ از شبلیؒ ابو محمدؒ رویمؒ او را پرسید از توحید شبلیؒ گفت ہر کہ از توحید

Marfat.com

الی این اشارتک فقال الی العرش فقال الحمد للہ الذی اوقف الخلق مع المخلوق
اما علمت ان العرش مخلوق والی کہ این کدام مقام باشد آنست کہ وقتے رویم رضی اللہ عنہ
شیخ شبلیؒ را پرسید کہ ما التوحید فقال من اجاب عن التوحید فھو ملحد ومن عرف التوحید
فھو مشرک ومن لم یعرف ذلک فھو کافر ومن اومی علیہ فھو عابد وثن ومن سأل عنہ
فھو جاھل درین مقام من عرف اللہ کل لسانہ بکار باید داشت اما مبتدی سالک را

ن بجفنت سخن گوید مردم او را ملحد خوانند و در شرع عارفان نیز ملحد باشد زیرا چہ محقق است التوحید قطع الاضافات
ن با او بہم کردنی است و بدر بردنی شرایع با اوست ہمہ ذہب مع الذاہبین الی اللہ باشد ہر آئینہ نامش ملحد شد
ومن اعرض عن التوحید و ہر کہ از توحید اعراض کند جز مشرک نباشد و ہر کہ این ندانند جز کافر نبود و ہر کہ سخن
نگوید بہ اشارتے فرماید او جز بت پرست نباشد زیرا چہ اشارت بہ سمت مشار الیہ باشد چہ سمت
وجہت را رعایت کردی و آن سو اشارتے نمودی این صفت آمد گوئی بتے است کہ تو او را می پرستی
ومن سأل عنہ فھو جاھل و اگر پرسد بے شبہ جاہل باشد زیرا چہ او نمی داند کہ جواب از توحید الحاد است
وعروف از شرک ونکرہ در روے کفر و اشارت بت پرستی قولہ کل لسانہ این مقام او نیست مگر مقام
کسے است کہ آن ہمہ بیانہا بسر بردہ باشد پس کا بجائے کشد نطق را مساغ کل لسانہ باشد پس آنکہ
ن سیرے از وجودات در گذری وراے عرش سیر کنی وجودے باشد کہ آنجا جز کل لسانہ نبود اے محمد حسینی
سلمہ اللہ تعالیٰ این مقامے است و این سخن انست کہ عارفان روزگار ازیں حال چیزے ندانند تا آنکہ
انکار کردہ اند و گفتہ اند کہ وراے آن وجودے نیست تعالی اللہ تعالیٰ عن ذلک علوا کبیرا اے عزیز واجب الوجود
ہمہ را گویند چگوییم کیان عارفان باشد کہ ازین مقام خبر ندارند قولہ این اشارت کہ گفت الی العرش
بدین اشارت محیط وجودات عرش است وراے او وجودے نیست فعلی ہذا اشارت تا بعرش باشد و آنکہ او گفت
ن اوقف الحمد للہ الذی اوقف الخلق مع المخلوق اما علمت ان العرش مخلوق سخن آن بزرگ را
تسایل فہم کردہ نہ قاضی وقتے در زبان ما در اثنائے سماع و رقص این سخن رفت لوذا حمنی العرش

Marfat.com

خود نشانے داده است که فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۲۳۱
اگر خواہی از مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز بشنو کہ گفت اُطْلُبُوا الْفَضْلَ مِنَ الرُّحَمَاءِ ۲۳۲ ن عند
فی امتی وعیشوا فی اکنافهم اجازت است پیر را چندان باید آمدن تا کہ
تربیتے کند مرید را وتربیت آن است کہ مرید را مشغول گرداند بپرسیدن
وشنیدن احوال از شیخ مگر کہ آن بزرگ از اینجا گفت کہ ہر کہ با پیر احوال
نگفته باشد در قیامت ۲۳۳ اورا راه ندہند تا از حق تعالیٰ راز نپرسد وبادے ن بازرسد
سخن گوید ھدایت اللہ علی المومن السایل علی بابه این باشد اما مقصود ازین ہمہ آن است ن اما مقصود
مردم بسیارست
بہ برادر خویش این
ہم آنست

لاحرقته مردمان با ما درین باب گفت وشنودے کردند ومرا مسلم جواب نبود جز سکوت زیرا چه آن مردم عرش را
بینند وبعد ازاں سیرے کنند با ایشان سخن توان گفت قوله فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ ۲۳۱ معارف ما اگر تطبیق
نتوانی داد بحضرت استاد تلمذ کن فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ را در عمل آر قوله اُطْلُبُوا الْفَضْلَ ۲۳۲ ہم بدان معنی است
کہ گفتیم رُحَمَاءُ گفت زیرا چه نبی ما اسرار انتشار آن نکند بر ہیچ آفریدہ شخص مائی مگر آنکہ رحمت وشفقت
او او را دریابد سرے از اسرار پیر بر مریدیان نخند کہ در کنف حمایت ایشان علم حقیقت حقانی
را بسر برد وباشد میان عرفاے امت است کسیکہ صفت او این باشد اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ
البتہ نخواہند کہ رمزے از اسرار او بزبان رود قوله فِيْ قِيَامَتْ ۲۳۳ در قیامت او را راه ندہند زیرا کہ کیمیا گرے
را رنگ کند وزر سازد او باید با امتحانے کہ میان این قوم آمده است سلامت برون آید واگر
سلامت برون نیاید او را زر خالص نگیرند زود باشد بزنگ خود باز گردد ونه او زر بود ونه مس
ہمبرین قیاس احوال خود تا بہ پیر نگوید ومر آنرا مصدق نباشد وبیان آن بر تو نگوید آن دوا
نماید تو گمراه نگردی قوله ھدایت اللہ علی المومن تا ترا عیانے ۲۳۴ است بلکہ عیبش بر دامن ن عیان نیست
تو نیست بر تو سلیلے بیاید واز تو چیزے خواہد اگر تو عارف ومحقق نه از تو کہ پرسد وتو چه دانی
وبدامن او چه توانی داد کہ ھدایت اللہ علی المومن السایل علی بابه

Marfat.com

که کار ازان باید کرد که آنرا جواب صواب باشد تا پیر پرست نشوی خدا پرست ۲۳۵
نشوی تو نه پنداری که مصطفی صلی الله علیه وسلم از اینجا گفت که المرء کثیر باخیه این تر ۲۳۶
است پیر را امام مرید را مقید کرد بشرطے و آن آنست که مصطفی علیه السلام گفت المرء
علی دین خلیله مرد بر دین برادر و پیر است اے دوست مقامے باشد که آن
مقام را خلت خوانند که دران مقام عبودیت ۲۳۷ نباشد جمله خلت باشد درین مقام خلت ۲۳۸
المرء علی دین خلیله باشد اے دوست دانم که ذکر محبان این قدر که گفته شده
است کفایت باشد اما مقصود ما بیشتر ازان است که گفت ایشان درمیان امت

---

۲۳۹ قوله تا پیر پرست نشوی خدا پرست نیائی و پیر پرست چه معنی دارد یعنی هر چه می فرماید ترا بران
می باید رفت او جز بخدا از خدا نمی گوید چند پیر پرست باشی خدا پرست باشی و دیگر حق تعالی
در مظهر پیر تجلی کرده است چنانکه آفتاب در آب اگر تو متوجه پیر و پیر پرست باشی عکس عکس چنانکه در
دیوار محاذی می افتد اینجا سخنے دیگر هم می گویند بر مذهبے که محی الدین اعرابی مقید و مطلق میگوید بسیار
بار گفتیم شرح حاجت نیست این سخن بدان ماند اگر پیر پرستی خدا را پرستی قوله ۲۴۰ المرء کثیر باخیه
مرد مرشد و محقق چون ارشاد و تعلیم کند هر یکے بواقعی بتجلی مخصوص شود و همه پیش پیر گذارند پیر بر
چندین تجلیات و چندین اسرار مطلع شود و کثیراً باخیه باشد و دیگر معنی الوجود واحد و الکثرت بالاشال
فافهم و اغتنم ان انت من هولاء الرجال و اینجا با مرید شرطے کرده اند المرء علی دین خلیله قوله ۲۴۱ عبودیت
نباشد جمله خلت باشد عبودیت صفت لازمی است از هیچ یکے نرفت و نرود اما چون اثبات خلت شود
دوست مرد دوست را دوست دارد کما البته چنین خواهد که او همچو او باشد و محتاج کسے نگردد هر چند من حیث
هو هو او محتاج است اما چون ارخاے عنانش کرده اند بدین ماند که عبودیت نمانده است همین
میگوید در مقام خلت عبودیت نباشد یعنی مطلع عبودیت نیست قوله ۲۴۲ المرء علی دین خلیله
یعنی هر چه بین خلیلین این صفت باشد که هر یکے براه دیگرے باشد۔

Marfat.com

من چنان باشند کہ نمک و طعام بے نمک خوش نباشد امتان ۲۳۹ او نیز بے این بزرگان
خوش نباشند از جملۂ این طایفہ یکے ابو ذر غفاری بود رضی اللہ عنہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ف، نیک
یک روز او را دید کہ تنہا می رود گفت مسکین ۲۴۰ ابو ذر تنہا می رود و حدہ و هو فی السماء فرد و

---

۲۳۹ قولہ امتان او بے بزرگان کسے نباشد خواص امت او مثال نمک اند در طعام ہمیں عبارت تعاضا
کند کہ ایشان اندک باشند و در جملہ نفوس امتان برکت ایشان ساری باشد چنانکہ نمک در طعام و
چنانکہ می بینی اکثر مردم احمق و ابلہ اند و اصل و کامل و عاقل کمتر بود و لیکن باین ہمہ یکے از شریف او
خالی نیست اگر ایشان نباشند قوام این جہان نباشد ہیچ صورت بندگی و خدائی پدید نیاید و اگر
ایشان نباشند ہیچ فضلے و شرفے امت محمد را نبود و قاضی گفت ہمچو نمک در طعام است اللہ اعلم
بدو چیزے رسیدہ باشد اما ذکر آن نکردہ ہم ترجمہ نقل کرد ۲۴۰ قولہ مسکین ابو ذر رسول علیہ السلام ابو ذر رضؓ
را فرمود او تنہا میرفت ازین تنہا رفتن دو احتمال دارد یکے از روے ظاہر کہ او تنہا میرفت
و با او کسے دیگر نبودہ است و دیگر ان اباذر یضرب فی الارض السلوک بلغت الفرد فیہ
و وصف التوحید سلوک تنہا گانہ دارد کہ کسے کم آن سلوک کند چنانکہ او در زمین تنہا است
بہر دو معنی کہ گفتم در سماوات نیز ہمیں صفات یعنی صفاتے فرد ے کہ ہیچ کس با و ے شرکت نیست
در زمین سلوکے تنہا میکند در آسمان مقامے خاصہ می یابد و کن فرد الفرد حکایت با ابی ذر رضؓ
چنانکہ در زمین در کار و وصف خود فرد بود در آسمان نیز ہمچنیں ہمہ بن صفت با یکے یکے باشد
خدا یکے است و تو ہم با او یکے گردی پس آن فرمودہ اند ان اللہ جمیل و یحب الجمال بہ تحقیق
خدا با جمال است و با بہا است و جمال او بہا را دوست دارد این سخن را بدین مقام نسبت
تمام و کمال ہر چہ تو خود را بچیزے آرائی آن دلیل بر نقصان تو باشد زیبائی بدانچہ تو آرائی
ہر آینہ نفس او غنیے تہست آن را بر روے انداختہ بدان زیبائی باشد اما اگر تنہا روی باشی
بدان صفات باشی کہ ہیچ آرایش ترا احتیاج نباشد آن صفت چیست یکے بیکے گردی ترا ہیچ

Marfat.com

ن فرد الفرد فی الارض فرد فکن فردا للفرد ثم قال یا اباذر ان اللہ جمیل یحب الجمال یا اباذر تدری ما غمی و فکری والی ای شیء اشتیاقی فقال اصحابہ اخبرنا یا رسول اللہ بغمک و فکرک فقال اہ واشوقا الی لقاء اخوانی یکونون من بعد

شے احتیاج نباشد کمال جمال و جلال کمال ہمین است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ابو ذر رضؓ میفرماید کہ خدائے تعالیٰ تنہا را دوست دارد تو ہم با این تنہا تنہائی باش جمال تو آن باشد

قولہ واشوقا الی لقاء اخوانی چنین معلوم شود کہ حق اتباع و بذل مجہود من بعد قومے باشد کہ حق اتباع و حق دوستی او گذارند اگرچہ در وقت او نیز ہستند آنچنان کہ دم بدم و قدم بقدم او اند اما میان حضور و غیبت تفاوتے باشد حاضر چو صفت حضور دارد باشد کہ شوخی و گستاخی با او باشد حاضر چو صفت حضور دارد باشد کہ اگر عاشق و محب معشوق و محبوب ملازم و مصاحب بود از ندرتے خالی نباشد و این نوع منتظر او آید مردمے اند کہ ہمہ چیز گذاردہ اند و ہیچ چیز متعلق نہ اند و ہمہ روز در طلب رضائے محب اند محبت بحمل اشتیاق ایشانند و ایشان را خواہان تر باشد و دیگر گونی آن بدو اسلام دین قوت نگرفتہ است و او را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این کہ ہمہ را بر صورت ظاہر دارد و اگر تبعہ بخود فرماید اللہ اعلم تا چہ خیلات و خیالات در دل مردم متوجہ او آید! این متاخران اول و آخر او را محیط و عارف اند متوجہ او اند جمال اہلبیت را در دل او مطالعہ کنند ذات مطہر و نفس مقدس او آئینہ دل خود ساختہ اند ہر نفس نظر ایشان ہم بر دل او ست تو چہ میگوئی آئینہ کہ در و جمال محبوب بینند میتوان رو از آن آئینہ گرداندن و پشت بدو دادن و از ان بکارے دگر شدن لا و اللہ۔ آن خدائیکہ فرمودہ است مثل امتی مثل المطر لا ادری اولہ خیر ام آخرہ ہم بدین کوس می زند شنیدہ شبلیؒ گفتہ است مسکین حارثہ نظرش از عرش در نگذشت شبلیؒ میگوید برعرش نظر مکن در دل مصطفیؐ نظر کن کہ آئینہ جمال اللہ آمدہ است۔

Marfat.com

بعدی شانهم شان الانبیاء وهم عند الله بمنزلة الشهداء یفرقون من
الاباء والامهات والاخوات ابتغاءً لمرضات الله تعالی وهم یزکون المال لله

قولہ شانهم شان الانبیاء یعنی چنانکہ جز ایشان کارے نداشتند کہ ہر ساعت نظر بر خدا داشتند
ہر چہ از ان سوی آمدہ را اتباع میکردند و امت محمد قومے باشند ہر قرآنے کہ از خدائے بر ایشان
رسد ایشان ہم بر آن روند ولا یخافون لومة لائم قوله وهم عند الله بمنزلة الشهداء
بعد آنکہ میگوید شانہم شان اللہ گفتن وہم بمنزلۃ الشہداء چہ معنی داشت مگر ازین شہداء حضار
مراد دارد یعنی ایشان حاضران حضرت او باشند یک ساعت از حضرت او بدور نبودند وصفت
شہیدان گفتہ اند یاکلون ویتمتعون ویرتعون من ثمار الجنة ایشان آن قوم اند کہ
از دنیا رفتہ اند واز تمتعات دنیا بیکار نشدہ اند و نعمت دنیوی را فروی ایشان راجع
است و دیگر گویم دو چیز است یکے عظمت وعزت وجلالت دوم نسبت دو صلحت باشد
کسیکہ او را عظمت وجلالت بود کہ در وصف من تو نیاید و دیگر کسے فقیرے ذلیلے باشد
او را قریبے بود کہ آن جلیل وعظیم در خطر نگذشتہ بود مبدائی کہ مرد صادق وصالح او را دید
خویش را چہ قدر دوست میدارد وعزت وعظمت ایشان چہ اندازہ است تحمل کنی کہ خوارے
فرو افتادہ باشد کہ خونہ کارے را در خفا یا باوے چیزے بود کہ مادر وپدر او را خبر نبود۔

قولہ یفرون من الآباء یعنی برسم دین ایشان نمی روند تعلقے ومحبتے با ایشان ندارند
و بدآنچہ کنند ایشان آن سو نشوند جز مرضیات اللہ مطلوب ایشان نبود و آنکہ با مادر وپدر
نیکو رو باکسے اعانتے کنند ہم برائے رضائے او بود قوله وهم یزکون المال لله تعالی
مال برائے خدا دہند مال را نام مال شد لان میله الی الخسة والدناءة وہر کہ بدو میلے دارد
او نیز خسیس ودنی است کہ گفتند اسرع الاسرع مریع الحضیض للماء والمال للاختان گفتہ اند
والقضیب للنساء والغیب للعلماء چون ایشان صفت شرف دارند و دیگر ہر چیز

Marfat.com

ویبذلون انفسھم بالتواضع لایرغبون فی الشھوات وفضول الدنیا یجتمعون فی بیت من بیوت اللہ تعالی مغمومین محزونین من حب اللہ تعالی قلوبھم الی اللہ وروحھم من اللہ علمھم للہ

ویبذلون بدان تفس بشری وانسانی میل کند ایشان آنرا مال گویند احتراز آن واجب بیند قولہ ویزکون انفسھم بالتواضع درحضرت او برائے او تواضع کنند کہ خوار نمایند ونیز بین یدی الناس برآن صفت آمدہ است لایق رویت قولہ لایرغبون فی الشھوات ہرچہ شہوتہاے این جہانی وآن جہانی است مرغوب ایشان نبود وفضل الدین آنچہ ترا تجلی وکشف شود در توخود را دران حالت چیزے شماری این فضول دنیا است اندیشہ کن ہرچہ میگویم وظاہر معنی جملہ متعلمان میدانند قولہ ویجتمعون فی بیت من بیوت اللہ آنکہ کعبہ را ومسجد را گویند خود ظاہر است ودیگر بیت اللہ خلوت خانۂ عاشقان است زاویۂ دوستان خدا است محل شہود ومقام تجلی است ودران فقیر ودران بیت اللہ بہ صفت غم وحزن بوند زیرا چہ ہرکہ بچیزے محظوظ شود ومشاہدہ ومطلع او گردد البتہ آن کس خواہد بر غور او بہ نہایت او مدرک ودواقف گردد آن البتہ میسر نہ ہر آئینہ غم وحزن لازم حال ایشان باشد

من احب اللہ من اجلہ یعنی غم وحزن ایشان بموجب حب است واینکہ بر عورے مینخواہد مطلع شود از جملہ حب اوست قلوبھم الی اللہ انتہاے سیر وسلوک ایشان الی اللہ شدہ اند چنانکہ فرمود تعالی وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی دلہاے ایشان تا آنجا رسید کہ انتہاے سلوک است وروحھم من اللہ تعالی وروح ایشان از خدا است نگفتند خرج الروح من بین جمالہ وجلالہ پس ایشان من اللہ باشند محدثے فانے بالحظ اشارت مبتدا ے وجود یافتہ است وعلمھم للہ کار ایشان کار خدا است ہرچہ ایشان کنند خدائے آن کند وہرچہ خدا کند ایشان ہمان کنند واگر اللہ گوئی خود معنی ظاہر است دیگر

Marfat.com

اذا مرض واحد منهم افضل من عبادت سنة وان شئت ازيدك يا اباذر قلت بلى يا ن سنتين سنة
رسول الله قال الواحد منهم يموت وهو ليس آتى الى اسبابه الكراهم على الله وان شئت ازيدك يا اباذر قلت بلى يا
رسول الله قال الواحد يؤذيه القملة في ثيابه فله عند الله سبعين حجة وعمرة وكأنه اعتق اربعين رقبة من آل اسماعيل واحد منهم
باثني عشر الف وان شئت ازيدك يا اباذر قلت بلى يا رسول الله قال
الواحد منهم يذكر اهله ثم يغتم يكتب له بكل نفس الف الف درجة وان شئت
ازيدك يا اباذر قلت بلى يا رسول الله قال الواحد منهم يصلي ركعتين
في اصحابه افضل عند الله من رجل يعبد الله تعالى في جبل لبنان مثل
عمر نوح عليه السلام الف سنة وان شئت ازيدك يا اباذر قلت نعم

غرض کار بجائے کشد که عرض وجوهر یکے بود چون چنین باشد علم عند الله درست باشد اما نوکے
کن که این سخن مشکل است در فهم هر کس نگنجد **قوله فاذا مرض واحد منهم** یعنی چون یکے
از ایشان رنجور گردد وآن رنج او به از عبادت آنانکه بیست سال تمام اسحار را بصدق واخلاص
عبادت کرده باشند قلیل ایشان بهتر باشد **فاذا اجر غدت فهو یشفین** آن مرض که اشفاء
آن مرض الله باشد به از عبادت هفتاد سال اشارا باشد **قوله یوذیه نملة** می باید
دانست مومن را هر رنج ازو کفارت گناهان او باشد وترقی درجات بود
تعلیق تخصیص چه آنکه چنین گویم چون آن مرید ... ازان کمتر بی پیشوایان باشند
قوله کمن واحد منهم اثنی عشر الفا ... باشی او اشتری باثنی عشر الفا **قوله الواحد**
منهم یصلی رکعتین دو رکعت که نماز گذارد ونیز دیگر بحضور حضرت دنیا باشد مگر صحبت
قربت بی فضل او را نهایتے نیست اما چون ازان بیان کنند همچنین باشد جبل لبنان کوئی
مقر ابدال واوتاد وقطب است ایشان آنجا نماز گذارند گوئی این خبر که از ایشان آنست
تعبد وهم شغل تعبد ایشان است مقصود ازین بودن آن باشد که عزت حکایت اظهار کنند.

Marfat.com

یارسول اللہ قال الواحد منہم یسبح تسبیحۃ[۲۵۳] خیراً لہ من القیامۃ من ان یسیر معہ جبال الدنیا ذہباً وآن شئت انبئک یا اباذر قلت بلی یارسولُ اللہ قال نظرۃ[۲۵۴] تنظر الی احدھم احب الی اللہ من نظرتہ الی بیت اللہ ومن نظر الیہ فکانما ینظر الی اللہ تعالی ومن سرہ فکانما سر اللہ تعالی ومن اطعمہ فکانما اطعم اللہ تعالی وآن

---

[۲۵۳] قولہ الواحد منہم یسبح تسبیحۃ تنزیہ باری تعالیٰ است از جملہ عیوب ونقایص جبال دنیا ذہب وقصر شود یا چیز دیگر از ان بالاتر بود مقابلۂ آن تنزیہ کجا افتد لکن در مردم اہل دنیا کہ کوہہائے دنیا زر شود و وبال یکے بود زہے کار سبب آن برائے ارأت ایشان را فرمود است چنانکہ در حدیث آمدہ است لو سألت اللہ ان یصیر الجبال ذہباً لصیر معنا ولکن اخترت من الدنیا ان اجوع یوماً واشبع یوماً لفظ الحدیث او معناہ این چہ چیز است کہ او گوید کہ خواہم کوہہا ہمہ زر گردد زر را پیش او چہ اعتبار است اما بفہم مخاطبان میگوید قولہ[۲۵۴] نظرۃ تنظر الی احدھم احتمال دارد کہ فاعل ینظر اللہ باشد ویحتمل کہ ہمان نعت کسیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میکند فاعل ہماں باشد یعنی آن شناسندۂ حق نظر سوے کسے بکند آن نظر او بہتر باشد نزدیک خدائے تعالیٰ از کسیکہ نظر سوے بیت اللہ کند من نظر الیہ ضمیر الیہ راجع بہ بیت اللہ بود و یا راجع بدان مرد عارف ہر کہ سوے او بنید گوئی سوے خدا دیدہ باشد وہر کہ بیت اللہ را بنید گوئی خدا را دیدہ باشد وہر کہ آن مرد عارف را شناسد شاد کند خدا را شاد کردہ باشد وآن دلیل بریں بود کہ ضمیر الیہ بر عارف عاید است ہر آئینہ چو او مظہر و متجلی خداوند است تعالیٰ شادی او شادی وغم او غم خدا است وہر کہ او را طعام دہد خدا را طعام داد دہ باشد چوں خدا باو ے است واین قایم بخدا است واین مرد عارف

Marfat.com

شئت انزیدک یا ابا ذر قلت بلی یا رسول اللہ قال اجلس الیھم ۲۵۵
قوم مصرین متقلین من الذنوب مایقومون من عندھم حتی ینظر اللہ ن مضرین
الیھم ویغفر لھم ذنوبھم لکرامتھم علی اللہ یا ابا ذر ضحلھم عبادت ۲۵۶
ومزاحھم تسبیح ونومھم صدقۃ ینظر اللہ الیھم فی کل یوم سبعین مرۃ
یا ابا ذر انی مشتاق الیھم یشرا لطرق راسہ ملیا ثم رفع راسہ وبکی ن ۲ الطرف
حتی غدر عیناہ فقال آہ واشوقا الی لقاء اخوانی ویقول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اللھم احفظھم وانصرھم علی من خالفھم ۲۵۷
وآقر عینی بھم یوم القیامت ثم قرأ ھذہ الایت الا ان اولیاء اللہ

ن تعبیرات وعبارت اوست اطعام او اطعام اللہ باشد ومعنی دیگر کہ صوفی متالہ گفتہ اند آن
ن نظر عندہم ظاہر است **قولہ** ۲۵۵ اجلس الیھم قوم قویدا گناہگار باشند وبحمل ذنوب گرانبار
ن ۱ گشتند چون مجلس منتہی بمجلس آن عارف است ہنوز از وے جدا نشدہ بودند کہ خدائے تعالی ن ۲ بودند
سوے ایشان بنظر رحمت بیند وایشان را بیامرزد زیرا چہ ایشان نزدیک خدا
آن کرامت دارند ہر کہ با ایشان بنشیند نصیبہ صحبت از ایشان گیرد وھم المقوم
از نیشقی جلیسھم **قولہ** ۲۵۶ ضحلھم عبادت خندہ ایشان جز بتوسعہ معرفت نیست
ومزاح ایشان جز از صفت ونعت باری نہ وخواب ایشان جز برائے دادن حق
نفس نہ فعلی نداشتہ باشد وخدائے تعالی سوے ایشان ہر روز ہفتاد بار
نگرد وآن عبارت از کثرت است یعنی ہمارہ ایشان منظور حق باشند قولہ ما
ن مقامھم ۲۵۷ لایعنیہ بتثبت حالھم ومقالھم وانصر علی من خالفھم علی الصفت
البشریۃ والرہلۃ الشیطانیۃ حیث لم یکونوا الا خالفین للہ تعالی
وانھم خلصوا عنھما اصلا وراسا **قولہ** ۲۵۸ واقر عینی بھم یوم القیمۃ

Marfat.com

لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ این قدر ہنوز بر قدر حوصلۂ مختصر ایشان
گفت و آنچہ خواص دانند خود دانند اما با تو گفتہ ام کہ شوق از رویت و حضور
خیزد نہ از غیبت و ہجران اگر تمام باید زمانی از حق تعالیٰ بشنو کہ چہ میگوید
الاطال شوق الابرار الی لقائی وانی الی لقائھم لاشد شوقا مصطفیٰ
علیہ السلام نیز در دعا میخواہد اللھم انی اسئلک لذۃ النظر الی وجھک والشوق
الی لقائک تا بدانی کہ شوق از حضور باشد نہ از غیبت اما تمامی شرح کردن

معنی مرا با ایشان یکے دار و ایشان را با من مصاحبت کن کہ روشنی چشم من بدیشان است
آیت الا ان اولیاء اللہ دلیل برین کرد کہ ایشان را درین جہانے خوف و حزنے نیست خود
را استقبال باشد و حزن بہ نقد چنین میگویم در صدر حدیث این سخن آمد لکن مرد الفرد بین
آنچہ در ہر وقتے لایق باشد و ازین پیشتر شنودہ گویم قاضی را ہنوز مختصر بیان باید کرد
مرد الفرد اوصاف دیگر کہ بیان کرد مگر ایشم لاضرح حال ایشان در ذیل مقال ایشان
قولہ از رویت و حضور خیزد یعنی یکبارے آن دیدنی و بحضرت محبوب ما نرسیدنی چنان
بُود و ہجرانے کہ باشد آن طبعے کہ خیزد آن را شوق نامند اما اگر دیدار کلی نیابد شوق کوید
ہمہ وقتے باشد پس غیبت و ہجران می باید نہ آن حضور و رویت قولہ الاطال شوق
الابرار الی لقائک کہ ایشان در حضرت اند و با حضور حضرت پر شوقی توانند رسید ہر آئینہ
شوقے مطلق و طلبے مفرط باشد دانی ایہم لاشد شوقا یعنی تشویق دل ایشان و تحسیب
نفوس ایشان بسوے خویش من کردہ ام من خواستم کہ ایشان مرا مشتاق و طالب
تر بوند و انی الیہم لاشد شوقا درست آید قولہ واسئلک لذۃ النظر الی وجھک
شاید شے منظور گردد اما تو بدان نظر مقدس نگروی تا آنکہ او از آنہا است کہ شے طلبد و
محظوظ است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آن طلب میکند کہ نظر باشد بالذت آنچہ

Marfat.com

این گروه نتوان زیراکه ظاهرها برنتابد و حوصلها احتمال نکند و غیرت الهی نگذارد و بعد
ما که چون محرمان خود را از دیدهٔ اغیار چنان پوشاند که کسے ایشان را در حساب نیاورد
وایشان را بر [۲۶۲] گمراه و دیوانه ندانند اما راه خود ایشان دانند اما گوش دار. شرح
این کلمات درین ابیات حاصل چگونه خواهد آمد این رباعی را بشنو رباعی

آنها که بر آسمان همه صحبت ماه اند — بر تختهٔ شطرنج ملامت شاه اند (ن برآسمان همیم)
وآنها که زسر این سخن آگاه اند — گمراه خلایق اند و خود بر راه اند

[۲۶۳] وَوَجَدَکَ ضَآلاًّ فَهَدٰی این باشد دریغا [۲۶۴] اِنَّکَ لَفِی ضَلٰلِکَ الْقَدِیْمِ خود
بگمراهی ایشان گواهی میدهد اما باید که دانی که تابع متبوع باشد یعنی قطره
در دریا خود را دریا توان خواندن اگر گوئی قطره دیگر باشد راست باشد اگر

محبان بینند از ان البته لذت گیرند دریافته که حی اند این اسرار را در دیدار کرده اند ازان نظر
لذتے نیست این سخن حکما و عقلا و آن سخن محبان و عرفا است والشوق الی لقائه با وجود
یگانگی و با وجود همه اوست لقاء شوق و لذت نظر نادر کارے است سکین سعدی
نظم را چه طریق از عشق بازی مجاز خود خبرے داشته میدهد بیت

عجبے نیست که سرگشته بود طالب دوست — عجب این است که من واصل و سرگردانم

[۲۶۲] قوله جز گمراه و دیوانه ندانند هر آئینه چو از معتاد تجاوز شود و از معهود خلاف افتد مردم دیوانه گویند
اگر به وصف دیوانگان است و گمراه خوانند اگر معیشت و زندگانی بر حسب عاقلان است [۲۶۳] قوله
وَوَجَدَکَ ضَآلاًّ فَهَدٰی یعنی مردمان ترا ضال دانند بسبب آنکه تو خلاف دین ایشان
کرده و از ایشان بیگانه و با خدا یکے گشته و خدا انزاره نموده است قوله [۲۶۴] اِنَّکَ لَفِی ضَلٰلِکَ
الْقَدِیْمِ دو احتمال دارد یکے آنکه گمراهی از ره حق دوم محبتے مفرطے که از راه استقامت برده
آنچنان که آن را اضلال نام نهند لَفِی ضَلٰلِکَ الْقَدِیْمِ یعنی فی حبک القدیم که در ان

Marfat.com

گوئی از دریا است ہم راست باشد اما معین نتوان کردن کہ مقصود من چیست آنکس
کہ خواہد کہ نماند جان بکند تا بدست آرد این کلمات جز در کسوت مجمل نتوان گفت
و بیان مجمل و مفصل از امثلہ چند شود کہ مقلوب باشد بطلسمات ہندی اکنون تیک گوش دار
تا خود چہ فہم کنی اعلم ان الموجودات تنقسم علی ثلثۃ اقسام علی جوہر و عرض و جسم

بیت گفتہ او دہ است گمراہ خلائق اند و خود بر راہ اند این گمراہی ایشان است کہ از ازل باید
مستان شراب حضرت اند اگر آن سرمست خود را از راہ مستی گوید من شرابم من مستی ام شاید عیب یافت
بصفت مجاز چیزے بدین نسبت کہ او از ان اوست و باوے مداخل و امتزاج دارد اگر او خود
را عین او خواند شاید قاضی میگوید یعنی قطرہ خود را در دریا تواند خواند شاید یعنی بر اصطلاح آن بزرگوارے اطلاق
یعنی اگر آن قطرہ خود را در دریا تواند و خواند شاید یعنی بر اصطلاح آن بزرگوارے اطلاق
تقیید میگوید و اگر آن مقید خود را مطلق خواند با عتبارے شاید اگر خیض از عین وجود خود را شمرد و
یا بدان خواند روا باشد **قولہ** اما معین نتوانم کردن کہ مقصود من چیست آرے تو معین نمی کنی اما مردمان
دانند کہ چہ میگوئی **قولہ** بطلسمات ہندسی ازین این عطلسم مقلوب چہ مراد است یعنی طلسم عالم میدان
رقوم عالم جانی جز اشارت و رمز بیان نشود طلسم او را گویند کہ چیزے دیگر نباشد چنانکہ مقلوب
مردے در طاس کاغذی روغن ارزن و فروليش چیزے آتش کند و ران روغنے پر و ہمچنین نماید
کہ عجب کارے کہ روغن و کاغذ با آتش سوختہ نشود اما در ترکیب و ساز آن مردم غافل اند در حیرت
و تعجب باشند۔ **قولہ** اعلم ان الموجودات تنقسم بدلیل جوہر و عرض و جسم ما ہمچنین
میگوئیم موجودات بر دو قسم ممکن الوجود و واجب الوجود و ممکن الوجود بر دو قسم عین و عرض و قاضی
چنین میفرماید جسم تابع است مر عرض و جوہر را یعنی جسم ہمیں جوہر و عرض است زیرا کہ جسم
عبارت از جوہرین مرکب است ترکیب جوہر بہ جوہر عرض و لا واسطہ و را ہما یعنی جسم بے جوہر
و عرض نیست و کل واحد منہما حقیقۃ ہر آئینہ موجودے بے حقیقت نیست۔

ف جسم رقوم

Marfat.com

فالجسم تابع لهما ولا واسطة وامر عجيب لكل واحد منهما حقيقة و
مجاز فنقول الموجودات تنقسم الى واحد والى كثير اما الواحد فانه يطلق حقيقة ن الموجود تنقسم
ومجازا فالواحد بالحقيقة هو الجزء المتعين ولكن على ثلث مراتب
المرتبة الاولى وهي حقيقة الحقيقت هو الواحد الذي لا كثرة فيه لا بالقوة
ولا بالفعل وذلك كالنقطة وهذا ذات الباري تعالى وهو الذي سنبينا ن وذا لك ذات الباري
جوهراً فرداً فان هذه النقطة ليست منقسمة ولا قابلة له فهو منزه عن
الكثرت بالوجود والامكان والقوة والفعل فهو واحد وهو ذات الباري ن هذا
تعالى ۔ المرتبة الثانية الواحد بالاتصال وهو الذي لا كثرت فيه بالفعل اعني
في العالم الجسمانية ولكن فيه قوة الكثرة اعني كثرة بالقوة اعني القوة الربانية

قولہ الموجود ينقسم الى واحد آن كثرت بالفعل يا كثرت الوجود ہست در شاہد و يا خود از نہايت
كہ كثرت الوجود شود قولہ اما الواحد فانه يطلق اگر شئے باشئے فيضے از ان واحد گرفتہ آن واحد حقيقت
باشد و آن مستفيض از و حكم كثرت دارد قولہ الواحد الذي لا كثرت فيه كنقطة يعني نقطہ موہوم
كہ تصور وجود او حكما وعقلا را اختلافے بسيار است و بريں وضع كہ گفتيم واحدے كہ ہيچ نسبتے كثرت
تصور ندارد ذات خدا است تعالى كہ حقيقت كل موجودات است واحدے را گفتيم در اصطلاح
قاضي جوہرے فردے مي نمايد و ما در ابحاث معقول اثبات كردہ ايم كہ جوہر فرد حقيقي اگر غنائيت
از ذات باري كند بحسب معنى شايد و اما در اصطلاح اہل اسلام اين سخن ممنوع است قولہ
بالاتصال يعني كل را نسبت بہ واجب ميدہي و واحدے را باشئے اتصال ميكني اگر كثرت
او را است اما بالقوہ كثرت باشد بسبب اعتبار و اتصال و انتساب قولہ اعني القوة
الربانية فرد حقيقي اگر بفيض او نسبت دہند آن جز قوت رباني نيست ۔

Marfat.com

وهذه المرتبة هي الانوار[۲۷۳] المظهرة من ذات الله تعالى قاهرة تكشف و
تنقطع ويسمى جسمانيات كان فردا او متصلا يسمى جوهرا فردا المعني بالجوهر ها
لا يحتاج الى غيره في قيامه ويكون قايما بنفسه المرتبة الثانية من الموجودات
ما كانت عكسية اثرية من هذين الوجودين المذكورين وهو المحسوس المنسوب
بالعالم ثم هذا ينقسم الى قسمين الى ملكي والى ملكوتي هو العالم الروحانية وهو
ما يتعلق بعالم الآخرة ومنها ما يسمى هذا العالم وهو عالم الدنيا وجميع ما ذكرته
اعلم بمثال وهو[۲۷۴] نقطة لا والآخر نقطة ط والآخر نقطة لا والآخر على نقطة ن
والآخر على نقطة ي والآخر على نقطة د وبعضها على نقطة ح. ثم اعلم
ايضا ان الموجودات تنقسم على ثلثة اقسام على واجب الوجود وعلى جايز
الوجود وعلى مستحيل الوجود وعلى مستحيل العدم اما المعنى بواجب الوجود هو
القايم بذاته لا قايم بغيره وهو ذات الباري تعالى لا ابتداء لوجوده ن بنفسه

---

۲۷۳ قوله وهي الانوار المظهرة آنکه هر چیزے را ظاهر کنند و طاری بر ذات باری شود کہ گاہے کشف
شود و بار دیگر منقطع شود و این چیزے را جسم نامند و اگر نظر بہ فردانیت و اتصال او بدان
فرد حقیقی که جوهر فرد گفته است و مراد از جوهر آنچه قایم بنفس خویش باشد و محتاج غیر نه ما کان
عکسیه واثریه یعنی عکس آن وجودات و اثر آن وجودے هست کہ آنرا عالم محسوس خوانند
و آن منقسم بر دو قسم است ملکی و ملکوتی آنچه درین عالم است ملکی گویند و آنچه دران عالم است
ملکوتی خوانند آن عالم روحانی است قوله[۲۷۴] وهو نقطة صورت آن در وحدت مثال کثرت
آمده و هم نقطه ط و آن کثرت آمده سیوم نقطه لا آن جزو لا یتجزی از یک قسم واحد و چهارم
نقطه ن و آن را باتصال کثرت جسم نامیده است پنجم نقطه ی بجوهر فرد که با اتصال با جوهر
فرد حقیقی جوهر فرد اعتباری شود و این یا از نقیض که اعتبار قسم جسمیت ناقص گشت و یا از عکس ن از نقیض

Marfat.com

ولا افتتاح لثبوته وهذا هو القديم الحقيقي واما جايز الوجود فهو الذي يجوز ان لايكون فاذا كان عدمه غير جايز يكون هي الانوار والارواح العشر وما تحت ذلك فهو ما يجوز ان يكون ويجوز ان لايكون وما لايدخل في الموجود فهو العدم دير يغا هفتاد و دو مذهب كه اصحاب با يك ديگر خصومت مى كنند واز بهر ملت خود هر يكے خود را ضد ميدانند و يك ديگر را ميكشند اگر همه جمع آمدندے وسخن اين بيچاره شنيدندے ايشان را مصور شدے كه همه يك دين ويك ملت اند تشبيه و غلط خلق را از حقيقت دور كرده است انديشه خلق را از حقيقت خود گم كرده است

باشد وآن دو نوع است عالم شاهد كه دال آمد و عالم آخرت آن روح آمد وآن هم دو قسم جوهر فرد اعتبارى هم بجوهر فرد حقيقى الحاق كرد وآن نقطه لا است براے او نقطه گفتن اين كلمات بچه ماند چنانكه يكے مرد ديگرے را گويد ت او گويد تو گفتى فيم است او گفت فصلى وقتے عشق بازى كرده به عرفے بغمزے وبرمزے گفته شنيده وقتے اشارتے بغمزه وچشمكے هم بوديا نه اگر بود آن كلمات را بشناسى وبيانے كه ما كرديم بدانى ميان اين قوم ديده ام ازين دقيق تر است او دست بر چشم نهاد و دوم دست بر لب نهاد و گفت من مبتلاے چشم تو ام او گفت من مبتلاے لب تو ام مثل اين را بيان بسيار است اما مثالے براے تو بسنده باشد شاعر گويد

شعر

سر دالسلام بطرفه تبسما ... لما رانى بالجفون امسلما

واشرت فى سرى اليه بقبلة ... حذر الرقيب خفت ان تبالا ۲۷۵

قوله همه يك دين ويك ملت اند محمد حسينى ميگويد كه قاضى عين القضات بوهم دهم خويش هم اين چنين گمان برد كه همه دينها يك دين است وهمه ملتها يك ملت است لاحول ولا قوة الا بالله استغفر الله اينجا دو نظر است ازين روكه ما ميگوئيم مائيم وزان روكه او ميگويد او تعالى

Marfat.com

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا اسمائیست ۲۷۶ ازاست
اما معنی وسمی یکے است ترا ظہیر الدین خوانند و خواجہ خوانند و عالم و متقی خوانند بہر نامے

از وکہ مائیم مائیم عبودیت رد و قبول و حسن و قبح است و از ان رو کہ اوست اوست لیس
عند اللہ صباح و مساء غلط او این کرد کہ اصول را با این فروع خواست برابر کند غلطے فاحشے
والحادے و زندقہ درست باشد بجان سر خود در بیان معارف و حقائق دو نظر نکنی ہمہ
بیک نظر سخن گو نسبت ہمہ بدو مستقیم کن و خود را در مقام عجز و انکساری اثبات فرما نہ برگے و یگر کہ
محی الدین ابن اعرابی او نیز بر مقال اثباتے و استقامتے دارد ہم فہم او کہ مطلقے دارد و مقیدے
میگوید و آن مقید نہ آنکہ مقید است آن مطلق نہ آنکہ مطلق است چون مقید شد بحسبہ و
قسمتہ و نصیبہ نہ آنکہ ہم بر و استقامت یافت خواص است یکے و تضعیف در ہر حرکتے و سکنتے
و خاصیتے و فعلے خاصے درستے ہست فافہم و اغتنم اکنون در بیان کلمات قاضی شراع کنیم

قولہ ۲۷۶ اسما بسیار است مثلاً گویم زید زید نام شخصے است زیدز او یا و دال دیگر است و ان
ن باشد شخص دیگر است راست باشد فعلی ہذا اسم دیگر است و مسمی دیگر گویم مسمی بزید ہمان ذات زید است
فعلی ہذا اسم عین مسمی یا شد ہر اسمیکہ با مسمی خویش یکے است و با جمیع اسامی بیک مسمی می آید دیگر
ن می آید الکلام ہمہ اسامی بہ یک مسمی باز می آید و مثالے کہ می نماید آن مثال ہر یک مسمے بچند اسم ظہیر الدین و قاضی
یسمی و مثالے ومفتی و فیما نحن فیہ این مبحث ما نیست اگر گوئی باری تعالیٰ را یک ذات و نود و نہ نام اسم اوست
ن بحث ومفہوم ہر اسمے با این مسمی یکے است سلمنا اما او غرض این دارد کہ ہمہ بہ یکے باز میگردانند آنرا مردمان
ن مردمان آنکہ حق حق نام نہادہ اند آنانکہ آنرا کہ با حق این یکے یکست دہذا غلط فاحش قاضی میگوید عقول
ن بس یکے شد دانی میکند نقایض و اضداد او چگونہ در یک محلے جمع شوند و آنکہ او از اہل کشف و عیان اند
چنین گویند بہ یک فیض او بجمیع نقایض و اضداد و تباینے و تخالفے کہ ہست بدان فیض
باز می گردد این را مثال گوئیم آبے از چشمہ بیرون آمد بجمیع درختان رسید ہم از ان آب

Marfat.com

حقیقت تو نگردد تو بیست[۲] ظہیر باشی اما اسم تو یکے نباشد و مختلف باشد و مسمی یکے — ۲ پیوستہ
باشد لکم[۲۷۷] دینکم ولی دین این باشد دریغا از مصطفی علیہ السلام نشنیدہ کہ
گفت کل مجتہد[۲۷۸] مصیب اجتہاد مجتہد صواب می انکار دو ہر یکے بر اجتہاد
اعتبار کردہ است کلمات عربی را شنیدی کہ جہانے شرح با خود دارند
بشنو کہ گفت موجودات بر سہ قسم اند قسمے واجب الوجود آمد و واجب الوجود

گردے نیشکر است و در گردے دہاتورہ و حنظل است و در گردے جو بر آمد و دیگر جا
کشمش اگر گوئی ہمہ بہ یک آب رستہ اند آرے درست باشد و اینکہ خواہند ہمہ را
بہ یک رنگ و یک مزہ و یک خاصہ رستہ اند لاحول ولا قوۃ الا باللہ گندم و نیشکر و
ن۱ سم ن۲ تشکلے — کشمش بخورند بزیند و دہاتورہ و نیم[ن۱] از آنش بخورند بمیرند از یک آمدند تشکلے[ن۲] شدند فردا
امثال صد قہا ہم بسبب ایشان معاملہ است مومن و کافر از خدا آمدند و مومن در
اعلی علیین کافر در اسفل السافلین صالح در ترقی درجات فاسق در ہاویہ درکات چکنم
اگر قاضی پیش من بودے تعلیم حقایق میکردم ان مسکین بیچارہ راہ ما بودہ است کارش بکمال
نرسیدہ بود وگرنہ این چنین بیگیہا نکردے قولہ[۲۷۷] لکم دینکم ولی دین معنی آیت
این است کہ شمار ادینے باطل و مرا دینے حق شما بر دین باطل مختوم و من بر دین حق ثابت
ن سم — و راسخ و شما چو مختومے اندان و ین نگردید و من چو بر حقم از ان نگردم نیم[ن] و حنظل ہرگز از
نیشکر و کشمش نشوند و کشمش و نیشکر ہرگز حنظل نگردد قولہ[۲۷۸] کل مجتہد
مصیب یعنی در بذل مجہود خویش مصیب است و آنکہ بذل مجہود غلطے کند
بصواب برسد و آنکارے دگر است کافر بوہم و ظن خویش اجتہادے
کرد و رسم و دین خویش را حقے دانست جز این دگر نتوان گفت ہر دو
بر صواب و بر حق اند۔

Marfat.com

آن باشد کہ لایزید ولاینقص[۲۷۹] نہ زیادہ شود نہ نقصان پذیرد و آن ذات باری تعالیٰ است
قسم دوم نعت یزید دارد و از نقصان دور باشد و بر مزید باشد و در زیر نقصان نیاید این[۲۸۰]
صفت نورہا و روحہا و عالم آخرت است قسم سوم آنست کہ ہم زیادت پذیرد و ہم نقصان و آن
عالم جسمانی و قالب و نیوی بود پس اگر شیفتہ گوید کہ قطرہ خود را در دریا در دریا خواند چنان بود[۲۸۱]
کہ ان جوانمرد گفت انا الحق او را نیز معذور باید داشت کافر حقیقی بود اگر نہ از مقام
خود گوید یا شنود فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی رفت و من حاضر نبودم چہ من[۲۸۳] وچہ بولہب یعنی کافرم اگر آنجا[۲۸۴]

قولہ لایزید ولاینقص[۲۷۹] این تعریف واجب الوجود است تعریف واجب الوجود الذین وجودہ بذاتہ
بلا ابتداء ولا انتہاء اما لایزید ولاینقص از لوازم اوصاف است قولہ[۲۸۰] و این صفت نورہا و
روحہا است گوییم نورہا نہ مزید دارد نہ نقصان ولیکن مزرائی را بجہت مزید و نقصان نماید چراغ اگر
یک ساعت از قریب ببیند نورے بہ کمال باشد اگر از بعید ببیند البتہ از اضطلام خالی نباشد این
قریب و آن بعید گویند مزیدے و نقصانے دارد و لہٰذا نور چراغ نہ او را مزیدے نہ نقصانے
او بصفت خویش است قولہ قطرہ در دریا قطرہ در دریا انا البحر[۲۸۱] گوید مجازاً باشد نہ حقیقۃً
چو مجازاً باشد چرا خود را بدین و ہند و چرا حقیقت و مجاز بہ نعت حقیقت نماید آن محی الدین رح
ابن العربی میگوید مطلق و مقید و آن مطلق را کہ ہم کلی طبیعی میداند کہ او را در خارج وجودے نیست
وجود او در ذہن جزئیات اوست و قاضی بدان نہم میفرماید چون در ین جزوی آن مطلق کلی وجودے دارد
بدین وجہ کہ او در خارج جزو دین صورت نیست پس بدین طریق گویندہ انا الحق را معذور باید داشت و ایم اللہ
من راست میگویم محی الدین رح و عین الصفات دان گویندہ انا الحق اگر بدین معنی گفتہ باشند شرکان
بار خدا کین نہ شرک خفی بلکہ شرک جلی قولہ[۲۸۲] کافر حقیقی باشد یعنی کافر باشد کہ فہم حقیقت کافر شدہ است کافرے باشد
کہ از حقیقت محروم است قولہ[۲۸۳] چہ من و چہ بوجہل یعنی در اَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی آنچہ رفت و آن مفہوم من نیست
و من آن مقام را ندیدم و از آن چیزے ندارم پس من با بوجہل یکے مرتبہ ام اگر پیغام یا محمد یک جا ام قولہ[۲۸۴] یعنی کافرم معنی آن بود کہ ما گفتیم و آن عنایت

Marfat.com

حاضر نوم فتد لی این باشد در مجمل عبارت گفتہ شد چند ازین مثنوی تا از نماوت پرستی بدر نشوی اگر ہزار سال در مدرسہ بودہ کہ یک لحظہ بیخود نشدہ با سہ یکہ ماہ در خرابات شو تا بہ بینی کہ خرابا تیان با تو چہ کنند اے مست مجازی بیا تا ساعتے موافقت کنیم ۲۸۵ ن در عبارت مجمل گفتہ شد

رباعی

روتا بخرابات خروشے بزنیم — در میکدہ در شویم و نوشے بزنیم ن جوشے
دستار و کتاب را فرستیم گرو — بر مدرسہ بگذریم و دوشے بزنیم

نوش باد آن بزرگ را کہ گفت فقدت وجودی فی الخرابات مرۃ فروحی فداک فی الخرابات تا پیر خرابات فرمان ندہد کس را زہرہ نباشد کہ عروس خانہ قل الروح من امر ربی را تواند دید شمع و شاہد در خرابات خانہ کفر نہادہ اند تا آن کفر واپس نگذاری مومن ایمان احمدی نشوی

رباعی

اندر رہ عشق سر سری نتوان رفت — بے درد و بلا و بے سری نتوان رفت ن دبلا و بے سری
خواہی کہ پس از کفر بیابی اسلام — تا جان ندہی بکافری نتوان رفت

آن ندیدہ کہ بلبل عاشق گل است چون نزد گل رسید طاقت ندارد و چون خود را بر گل

قولہ یکماہ در خرابات شوی یکماہ چہ باشد یک ساعت فرما قولہ فقدت وجودی یعنی خرابی از آنجا است کہ آنجا فقدان وجود مراد است خرابات کہ سالک را گم کند از خودی خود آگاہ نباشد قولہ قل الروح من امر ربی چو روح از امر ربی است و تا با خود باشی امر رب بر تو تجلی نکند پس چون در خرابات شد خود بدر شوی مستانہ گرد دیوانہ شو از خود بیگانہ باش تا من امر ربی ترا محقق گردد قولہ شمع شاہد رادر خانہ خراب مے است و قدح است و ساقی و حریف است مستی است بیخودی است تعقل است شمع است کثرت در کثرت دوئی و بیگانگی و کفر در کفر است تا از ہمہ در نگذری با او یگانہ نباشی مومن ایمان دین احمد نگردی قولہ ندیدہ کہ بلبل عاشق گل است بلبل را با عشق گل فرض کنند

Marfat.com

ن بیجان زند خار درین گل مقام دارد بلبل را کشتہ کند دریغا صد ہزار رہرو درین مقام بیچارہ شود کہ ہرگز درد و جہان از ایشان ہیچ اثرے نبود و ایشان را از خود خبرے نباشد اگر گل بہ زحمت خار بودے ہمہ بلبلان عاشق گل گروندے اما با وجود خار از صد ہزار بلبل یکے دعوے عاشقی نکند دریغا ترسائے بایستے تا من این بتہا بگفتمے رباعی

ترسم کہ من از عشق تو شیدا گردم — وز زلف چلیپائے تو ترسا گردم
وآنگہ بجز ایمان بناگہ روزے — در دامنت آویزم در سوا گردم

ف ۲۹ وانی کہ من تشبہ بقوم فہو منہم چہ باشد قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

وآنکہ طاقت ندارد و خود را بر گل زند اللہ اعلم خار در سر گل مقام دارد ہمہ گلہا خار ندارد بعضے گل چنین باشند حاصل کلام او این است ہر کہ در رہ در آید او را بے طعنے و تشنیعے و قتل نگذارند

ف در ین قدم نمی نہند سبب آن ہر کسے درین مقام قدمے نمی نہند قاضی میگوید اگر بے خار بودے ہمہ بلبلان عاشق گل گروندے اعراض از گل بیخار زحمت خار نیست موجب این است کہ از مشام او و باصرۂ او طاقت بوئے گل رود و عاشق رنگ و بوئے او گردد اگر آن بوئے را نظارہ کند از زخم خار اندیشہ نبودے۔

رباعی

ترسم کہ من از عشق تو شیدا گردم — مصحف بنہم گر چلیپا گردم
گر تو ز بے رہی مسلمان نشوی — ناچار من از بہر تو ترسا گردم

ف ۲۹ این رباعی مانند رباعی قاضی است قولہ من تشبہ بقوم تشبہ دو است یکے تشبہ این است کہ یکے بہ صورت شخصے و لباس شخصے متشبہ گردد دوم آنکہ بمعنی و حقیقت او متشبہ گردد ہیچ او باشد اینجا این معنی رعایت کردہ است اگر خدائے را دوست میدارد محمد صلعم میگوید پیروی من کنید این اتباع را قاضی تشبہ میخواند درین آیت تلویح

Marfat.com

ہمین معنی باشد اما تا دربان این حضرت راہ ندہد این مقام نتوان رفت ۲۹۱
و نتوان یافت این دربان کیست فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ اگر بادشاہ
را دربان نبودے ہمہ را قربت سلطان یکسان بودے و ہیچ تفاوت نبودے
و نامردان نیز قدم در راہ نہادندے این دربان ممیز مدعیان است تا خود
مخلص کدام است و مدعی کدام تو نیز با من در گفتن این بیتہا موافقت کن کہ

گفتن این بیتہا از سلوک باشد ن نوعے از سلوک باشد

رُبَاعِی

اے شمع بہر جمع منت پروانہ ۔۔۔ وز عشق تو ام بجولیشتن پروانہ
ن پوسکے بر رفتست
بت
لعل تو مرا بوسہ کہ پذیرفتہ ۔۔۔ با زلف بگو تا بدہد پروانہ
ان با کسے
۲ن کہ اینجا در

نہایت کمال سالکان این مقام باشد اما این کسے را باشد کہ ازین حجاش در سلوک و ۲۹۲

معنی ہست میگوید اگر شما خدا را دوست میدارید دوست مرد دست را متابع و پیرو باشید
فَاتَّبِعُوْنِیْ پس مرا پیروی کنید فہم من فہم قولہ دربان آنحضرت ابلیس را دربان حضرت ۲۹۱
فرض کردہ است بدین معنی کہ بہ وسوسہ و اغوا مردمان را از طلب حقیقت باز دارد یا
قربت باز میدارد با خود چنین ہم گوید کہ عبادت چہارده ہزار سال ہبا دادم تا خال سیاہ
بر رخسارۂ وجود طاعت نہادم اے برادر درد نقد است و نتاج باد رد ساختن و رائے
نیست باز گرد کہ راہ کعبہ دراز است و رخرابات در آے نوش کن کہ این جا ذوق ہست

نقد است چنین ہم گویند۔

رُبَاعِی

من مست مئے عشقم بتیاره نخواہم شد ۔۔۔ خفتہ بر معشوقم بیدار نخواہم شد
در زہد چہ میکوشم و دین خرقہ چہ می پوشم ۔۔۔ جز باده چہ مینوشم دیندار نخواہم شد

قولہ ۲۹۲ نہایت کمال سالکان این کلام دو احتمال دارد یکے اینکہ او از خود بدر رفتہ دوم آنکہ
از دیگرے آمدہ از ہر دو حکایت نتوان کرد آنکہ او از خود بدر رفتہ است لایق سخن و گفتار

Marfat.com

ترقی باشد واز ین جا بدانجا شود یعنی از خود بدر شود اما کسیکه از آنجا بدینجا
آمد واز خود آید هیچ نمی یارم گفتن واز حالت او هیچ نمی یارم نمودن اما اے
دوست من چند جا لیگاه ترا معذور داشتم تو نیز بدین جا لیگاه معذور دار دیگا
از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم شنیده که گفت من اقال نادما بیعه ۳۹۳
اقال الله تعالی یوم القیمة عثرته اتبر این حدیث نیز از من عذر میخواهد این
بیتها نیز بشنو۔

رباعی

دل بسته آن دو زلف چون شست شده است جان در سر چشم کافرش مست شده است
اے جان جهان نه کفر و دین است مرا دریاب مرا که کارم از دست شده است

آن سوال که کرده که مصطفی علیه السلام از بهر چه میفرماید که النظر الی المرأة الحسناء ۲۹۴
تسکین فی البصر نگر که هنوز در بهشت ساکن نشده که حور عین را همثال اللؤلؤ
المکنون اکنون با حوریان در بهشت بودن گواهی میدهد اے دوست عیشے خوشتر
از بیش جوانی نیست از بهر آنکه هنوز ذره از ین عالم در و تمزیج نکرده اند بعد ما
که خود وانی که بدین حسن حسن معنوی میخواهد نه حسن قالبی وصورتی چون نظر بر معنی
آید نور بصر زیاده شود و بدین حضرت ملک میخواهد و بدین حسن جوان میخواهد

نیست دانکه از خود آمد در سخن نمی گنجد قوله من اقال نادما بیعه اگر خریده و فروشنده ۲۹۳
بعد خریدن پشیمان شد بعد دومی اقالت کرد برای خدا دشواریهای قیامت از وے
دور کند عوض این دار و هر آنچه گفتم از ان پشیمان ام تو مرا معذور دار قوله النظر الی ۲۹۴
المرأة الحسناء یزید فی البصر ازین مرات حسناء حور امراد یاشد ازین خضراوات
ملائکه وحسنے که در مرات حسناء است و تازگی که در خضراوات است که آن حسن
رب در جنت اوست یعنی حسنے که در شخص حسن است آن حسن ادنیت حسن خدای

Marfat.com

وبدین حسن حوران میخواہد کہ نظر کردن درین دو کس بصر باطن زیادت کند واما النظر الی الکعبۃ یزید فی البصر نظر در کعبۃ ۲۹۵ حقیقت کردن بصر را زیادت کند النظر الی وجہ الاخ یزید فی البصر نظر در روے برادران کردن روشنائی باطن زیادت کند بصر قلب آئینہ شاہدان

است وتازگی کہ در خضراوات است آن تازگی رحمت حق است پس نظر در چیزے کہ او بخداوند نسبت دارد ہر آئینہ موجب روشنائی باطن باشد وحوراکہ قاضی میگوید کہ حورا بہ حسن این عالم ممتزج است اگر ازین امتزاج این مراد است کہ صورت وشکل ہمچو عورات این جہان دارند و باخود چیزے ازین جہان مختلط است وترکیبے کہ درین جہان است آبی وبادی وخاکی است این خود نیست وآنکہ این صورت حسنا است با ایشان است آن مراد باشد علی ہذا درخت ہم صورتے دارد پس روشنائی بصیرت باطن باشد دعوت خلق ہمہ بین است ہر چہ لذ وذ ما است در جہان عین آن لذ لذ وذ ہست باشد ولیکن چیزے صافتر ولطیف تر من چہ گویم قاضی عنایتے من عند نفسہ میکند میدان خالی ہر چہ خوش می آید میگوید اگر این حدیث را صحتے تحقیق شود من بیانے کنم کہ فیض او تعالیٰ ہر چہ چیزے را حسن دادہ دہر تازہ را تازگی بخشیدہ است چون آن فیض اوست ونظر بدان محظوظ شود مزید بصر وبصیرت بود سخن بسیار است آخر کتاب دراز شود وحر وعاقل را ہمیں کفایت است قولہ ۲۹۵ نظر در کعبۂ حقیقت کعبۂ حقیقت آن است کہ دل متوجہ بخدا باشد ونظر منحصر ہمان جا گردد ہر آئینہ آن نظر موجب بینائی دل باشد کعبہ را بیت اللہ گویند بدین معنی کہ او را آنجا یابند بحق وحقیقت اگرچہ ہر جا کہ جویش یابی اما آن موضع متعین برائے اوست خانہ حکایت از خصم خانہ کند البتہ فیضے واثرے ونظرے بر خانۂ خویش باشد سالے خواجہ بایزید رحم کعبہ را زیارت کرد گفت این حج مرا صورت قبولے نبود بار دیگر خانہ کعبہ را زیارت کرد گفت این بار امید قبولے ہست سیوم بار گفت این حج مبرور شد پرسیدند از کجا دانستی کہ اول مقبول نبود وزم امید قبول داشت وسیوم قبول شد گفت اول کرت من جز سنگ وخشت را ندیدم کرت دوم خانہ را با خصم خانہ دیدم کرت سیوم خانہ نبود وہمہ خصم خانہ بود قولہ ۲۹۶ الی وجہ الاخ ازین برادر ہمشکل وہم مثل مراد است کہ ہر کہ

Marfat.com

لطف الهی باشد پس باطن را بصر بهشت و حور باشد و انواع آن اما دل وجان
را بصر خزانهٔ صورت رأیت ربی[ش ۲۹۷] لیلة المعراج فی احسن صورة باشد پس بدان
ای دوست اینجا[ش ۲۹۸] آئینه مخلوقات باشد آنجا آئینه خالق تعالی باشد اکنون ببین
از کجا است تا کجا دریغا این رباعی را گوش دار رباعی

جانا دلم از زلف تو آویخته است | وین جان بغم عشق در آمیخته است — ن آویخته ں آمیخته
تا در دلم این شور برانگیخته است | خون جگرم ز دیدگان ریخته است — ۳ ن انگیخته ں ریخته

ای عزیز باز سوالها باقی بیش ازین چه مانده است که مصطفی علیه السلام گفت
ان الله تسعة و تسعین اسماء من احصیها دخل الجنة اما بروایت ماثور خوانده — ن خوانده ام
که روزی مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم بر سر منبر گفت یا ابابکر گفت لبیک یا رسول الله

ترا مثال او را شکل است او همان باشد و اگر ازین برادر حقیقی مراد باشد آنجا انعطاف و انقطاع
از غیر است و شفقت و هجوم دل نظر برادر میشود و آنکه میگوید بصیرت قلب آئینه شاهدان الهی هر که
خواهد جمال حضرت را نظاره شود نظر بر دل شفاف خویش که آن عکس پذیر انوار قدسی و سبوحی است
آن جمال آنجا مشاهده است قوله رأیت[ش ۲۹۷] ربی لیلة المعراج فی احسن صورة علما این را متشابه — ن شود
گویند از ینجا که او صورت گفته است این قدر هم اندیشه نکنند که ان الله خلق آدم علی
صورته و این قدر هم اندیشه نمی کنند خلق آدم علی صورة الرحمن بعضی ربی بمعنی سیدی گویند چنانکه
ابوهریره رض وقتی گفت رأیت ربی فی السوق فقیل له کفر بعد الایمان فقال رأیت ربی
ای سیدی و هو حسن ع ابن علی ع رضی الله عنه و دیگر ربی بمعنی مربی باشد و ازین جبرئیل مراد باشد دیدم
جبرئیل را بهترین صورتها و آنکه محققان فرمایند حکایت عالم تشکل کنند چنانکه صحابی گفته است
رأیت ربی فی صورة امی و دیگر گوید رأیت الله بنعت ارحم و الطف و یکون بنعت الرحمة و اللطف
احسن الصور یعنی دیدم خدا را در ان حال که او با رحمت و لطف و رأفت بود قوله[ش ۲۹۸] که اینجا آئینه
مخلوق باشد یعنی کسی که او را در دل خویش بیند آن مخلوق باشد که خالق را در دیده بیند و آنجا

Marfat.com

فقال ان ۲۹۹ اللہ تسعۃ وتسعون خُلقا من تخلق بواحد منھا دخل الجنۃ فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ ھل فی شیٔ یا رسول اللہ قال کلھا فیک گفت اے ابوبکر خدائے را نود و نہ خُلق است ہر کہ بیکے ازان تخلق یافت در بہشت شد ابوبکر گفت یا رسول اللہ ازین خُلقہائے الٰہی ہیچ در من ہست گفت اے ابوبکر جملہ خُلقہا در تو موجود است دیگر بارہ سخن از سر می باید گرفت و راہ دیگر می باید آموخت و نیز ضرورت است درین راہ آلاتے و اسبابے کہ سالک را باید تا او را بمقصود رساند کہ محصل معرفت باشد و آن تحصیل باید کردن

کہ آئینہ خالق گفت یعنی آئینہ خالق ساختہ است از صورت صاف و شفاف و عکس پذیر و درین آئینہ طالب و محب جمال او را می بینید و آنجا کہ آئینہ مخلوق ستم گویم خداوند تعالیٰ محبے و طالبے را کہ ہنوز در ان مرتبہ نرسیدہ است کہ او را ظہورے و تجلّے باشد خداوند اسبحانہ و تعالیٰ بکرم و رحمت خود بیافریند صاف و عکس پذیر عکس انوار سبوحی و قدوسی و ان صورت ظاہر کردد و روندہ ہر چند کہ مستعد و مستحق آن نشدہ عکس عکس او دران صورت نظارہ کند او ہم گوید رایت ربی فی احسن صورت و نیز رحمت متمثل و متشکل بصورتے جمیلے کند چون رحمت اوست او را دعاے ربوبیت کند و بیندہ داند کہ او را دیدم اما صفت او متمثل بہ ین صورت شدہ اے مسکین بسیارے از اسرار کہ در خفایا بود بر صحرا نہادہ ام چہ دانم فہم کنی یا نکنی اگر ازین نصیبہ گرفتہ باشی قولہ ۲۹۹ ان اللہ تسعۃ وتسعین اسماً خدا را نود و نہ نام است ہر کہ آنرا بداند و اعتقاد کند و آنرا باعتقاد حق داند در بہشت در آید و دو بہشت است یکے بہشت این دنیا ہر کہ متخلق باخلاق اللہ شد بہشت نقد وقت او گشت آن بہشت کہ موعود است در ذیل وجودات حقایق بر بستہ اند و آنکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ را گفت کل آن حقائق در تو ہست یعنی مستعد بہ و قابل ہمہ یا خود ہمہ بنقد وقت با تو است بر معنی اول و غیر جا کہ انسان است برین صفت است پس بہ ابی بکر رضؓ مخصوص نباشد و بر معنی ثانی مخصوص بہ ابی بکر رضؓ است۔

Marfat.com

نیست مگر درین حدیث مجمل کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است وعلما ازین
حدیث حروف دیدہ اند[ا ن] اما ندانم کہ تو ازین حدیث چہ فہم کردہ[ا ن ۲] آن بیان کہ در ابتدا کردہ
شد از کیفیت سلوک سالکان وطلب کردن طالبان کہ ہمگی دران باشند اینجا معلوم تو
شود از کیفیت سلوک کہ طالبان[۳۰] بر دو قسم اند قسمے مطلوب باشند کہ ایشان را بخودی خود بخود رسانند
و ایشان این گروہ باشند کہ نعت ایشان شمہ شنیدی قسم دوم از طالبان آن طالب باشد
او را از خود بخود رسانند و فرق میان این دو طالب آن باشد کہ سلطان یکے را دوست
دارد بے خواست مقصود او را خلعت ہائے گوناگون ہر لحظہ می دہد و یک لحظہ او را
از انس و مشاہدہ خالی ندارد پس این غلام را در شکر مرتبۂ قربت در اے ہمہ کس باشد و دیگرے
چندان تقرب نماید و جد و جہد کند تا خود را نیز بقربت سلطان رساند و او را نیز خلعتہا دہد از
ہزار طالب یکے بدین مقصود برسد و اگر برسد خلعت و عطا دیگر باشد و عنایت و دوستی
سلطان دیگر بود اکنون طالبان را کہ مطلوب محب الٰہی باشند از حالات ایشان رمزے
شنیدی اما طالبے کہ بطلب جد و جہد خود را بدو رساند از خود بدو رسد شمہ نیز باید گفت
و این در حدیث درج است ان اللہ تسعۃ وتسعون خلقا من تخلق بواحد منھا دخل الجنۃ[۳۱] آنکس کہ

قولہ[۳۰] طالبان بر دو قسم اند گفتیم در سلوک مجذوب سالک سالک مجذوب شاید کہ قاضی گفت آن
ظاہر است اینجا سخنے ہست باید دانست آنکہ او بجد و جہد رسید او را دو راہ است یکے را ابتدا
از خود بر د بخود رساند و دیگرے چند گہے بخود دارد بر آن[ا] آنچہ با او باختہ بود ہمان باز دہد[ن ۲] لیکن
نمیدانم واقف تر بہ رفتن عالم تر بہ در رفتن میان ایشان کیست شاید آنکہ او را بطلب داشت پس آن بخود برد
واقف تر بہ رفتن باشد و آن مطلوب کہ من قبل گفتم اگرچہ او را گزیدہ اما چندان دیدہ ور
نشود اما دیگرے ہمیں را اعتبارے بعدم دہد و در آل بہ یک بساط در مہرۂ شطرنج بازی کردہ اند
قولہ[۳۰۱] دخل الجنۃ گفتہ ام ازین جنت فراغت و امن و امان مراد است و یا بہشت علی العموم
کہ دخول آن عامۂ خلق را است و دراں بہشت ہم بہشت خاص و عام است۔

Marfat.com

بے طلب اورا بمطلوب رساند چند تفاوت باشد با طالبے کہ بہ طلب اورا اگر توفیق
یابد بمطلوب رساند در یغا آن شب کہ شب آدینہ بود و این کلمات می نوشتم
بجائے رسیدم کہ ہر چہ در ازل و ابد بود و باشد و حرف ۳۰۲ الف دیدم در یغا کسے
با یستے کہ نہم کردے کہ چہ میگویم آن طالب کہ بمطلوب رسیدہ باشد جملہ اسرار و علوم در طی
الف الم بیند ابتدائے ایشان این اسم باشد اللہ ۳۰۴ مقلوب شود چنانکہ ہیچ نماند چنانکہ
از ابن عباس رض پرسیدند کہ اللہ چہ معنی دارد گفت اللہ عبارت عن الھویۃ طالبے دیگر
را مقلوب شود ابتدا الھادی ۳۰۵ بود ہدایت سر بر زند وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا این باشد
پس ازین صبر روے نماید وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا ۳۰۶ حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ این معنی

---

۳۰۲ قولہ در حرف الف بدیم ازین دیدار کہ قاضی تا آنجا رسد یا خود بذاتہ تا آنجا برد ۳۰۳ قولہ در طی الم بین الف
لام میم اول ا الف است و جملہ حروف در الف بصورت و معنی مندرج است از خطا طان پرسس
ایشان الف نویسند جملہ حروف را از الف استخراج کنند عنایت قاضی عبارت ازین است کہ مبدئے
ہمہ موجودات از ذاتے است کہ اورا ابتدائے نیست الف از مبدائے مخارج است لام از اوساط میم
از انتہا جملہ حروف از طی این مندرج آمد یکے کہ مبدائے ایشان چیست و دوم در اوساط کہ بین الازل
والابد و جواب حالت ایشان کدام است ہر ہمہ بر سر دو مثال کہ ہر یکے بہ یکجا باز گردد ۳۰۴ قولہ اللہ ما
مقلوب شود اگر از اللہ الف را سقط کنی للہ شود لام را بدر بری ہو شود و آن عبارت از ہویت اوست
ابن عباس رض معنی فرمودہ است ۳۰۵ قولہ الھادی بود ہادی اوست کشش او بر آید و کسیکہ مطیع او بود
تَھْتَدُوْا نتیجہ او بود وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا ہمین معنی قاضی گفت اکنون بعضے اسما را قاضی بحسب
کشف و تاویل مجاز سخنے میفرماید اما انصاف نزدیک بدین معنی نیست مینوشتے غیرت عشق دامن ارادت
نمی گذارد تا این اسرار در بیان آید اما گفتار قاضی ہم تواز آنہا نیست کہ محتاج بہ بیان باشد و ہم چیزے
چیزے گویم ۳۰۶ قولہ صبر روے نماید یعنی سالک جنس ارادت و مرادات را این قدر باید کردن کہ جمال مطلوب

ف ہر ہمہ بر سر دو مثال کہ یکجا باز گردد یکے باز گردد

Marfat.com

باشد پس البدیع روے نماید علامات نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر روے نماید او را
بجائے رساند کہ الباقی[۳۰۵] او را نیز نعت شود پس ازین او را خلعتے دہند کہ او بداند کہ الوارث[۳۰۸]
چہ باشد پس الرشید روے نماید پس الضار او را ضروری حاصل آید النافع او را مرہم
نہد المقسط درین مقام بداند کہ چہ بود الممیت او را منور گرداند المحی او را زندہ گرداند از نہا
تا چہ فہم میکنی این[۳۰۹] حجابہا اند کہ گفتہ میشود المبدی المعید درین مقام ابتدا و انتہا روبنمایدے
الظاهر[۳۱۰] الباطن او را ہم ظاہر شود و ہم باطن بکمال رساند السمیع البصیر او را شنوا و بینا ے

تراجلوہ کند ولو انہم صبروا حتی تخرج الیہم اگر ایشان صابر باشند تا آنکہ تو بیرون آئی ایشان را بہتر باشد
جنس مرادات تا آنجا باید کردن کہ مقصود بصبر تو آید بدیع روے نمود آنچہ مبدع و تحفہ است ہمان پیدا شود بدیع ہمیں
معنی آمد کہ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر نیکو خوند کارے است و نیکو یاری دہے کہ جمال خود بیارے فرستاد کہ او را
از مرادات صابر داشت تا بجمال خوبے رسید قولہ الباقی او را نعت بود یعنی بہ بقاے او گردد بقاے او ابدی
بقاے او نیز ابدی باشد قولہ الوارث چہ باشد او را نسبتے دہ صورت و معنی با مورث منہ و ہند پس آن ہر چہ
در صورت و معنی با موروث منہ ملوک مورث منہ ہست در ملک وارث در آید و آن اسرار و خزاین کہ مخزن
کمین اوست و این بندہ بدان مالک و متملک گردد دوستے گفتیم ہر چہ بعد ازین می آید آسان تر و ظاہر
تر است ہم خود بیان کن اکثر صفات باری مرادف اند ہمہ بین قیاس کن قولہ این[۳۰۹] حجابہا اند کہ گفتہ
میشود اگر سالک در اتصاف باشد حجاب پاے او باشد او را و در ذات مقصود محو و فانی باید شدن و جز او را
نمی باید دید قولہ الظاہر الباطن[۳۱۰] ہمو را شناسد و ظاہر ہمو را بیند این محی الدین رح ابن اعرابی مہار گسستہ چنین
میگوید الظاہر حق و الباطن خلق الحق محسوس و الخلق معقول او داند و بیان او ما را بر نسبت بیان قاضی سنجے
آوردن ضرورت بودہ است الصمد او را یکتا کند صمد یکتا نکند صمدیت یکتا کند صمد احد است بجملہ اعتبار
یکتا چہ باشد گفتم چو او را ظاہر و باطن یکسان شد ہر چہ پرسی ہمین گوید خدا کجا ی آنی خدا چہ میگوئی خدا
لیکن خدا من در تعلم ظاہر بسیار جہدی نمودم البتہ دلم بران مستقر بودے کہ اشتغال بہ تعلم صفاے وقت مزاحم

Marfat.com

حقیقت گرداند این ہر یکے مقامے است متحدن الجبار المتکبر اوراہست ونیست گرداند المومن
المھیمن اوراہست کند القدوس السلام اوراپیرے تربیت کند الصمد اورا یکتا کند
وآنگہ اوراقبول کند اوراہر تخت اللہ والہیت بنشاند دایرہ ھو اوراباشاہ عزت گیرد
وسخن آن بزرگ اینجا روے نماید کہ مریداورا سوال کرد کہ شیخ تو کیست گفت اللہ گفت تو
کیستی گفت اللہ گفت ازکجائی گفت اللہ آن دیگر نیز مگر کہ ازین جا گفت چون اورا پرسند
ازکجامی آئی گفت ھو گفتند کجامیروی گفت ھو گفتند چہ خواہی گفت ھو تو ازین عالم چہ
خبرداری ازین مقام تا بدانجا کہ مقام مصطفٰے علیہ السلام است چندان است کہ از سواد
تا بیاض ویا ازحرکت تا سکون جملہ روندگان بہ شخصے رسیدند کہ قیام دو عالم ملک ملکوت
بدوست بعضے نور احمدی دانند وبعضے نور صمدی ہمکنان عین القضات نباشند کہ در
عزت دایرۂ ھو مستغرق باشند کہ درجہان بحمایت صمدیت خلعتہا بخشند بعد ما کہ این
بیچارہ خود درحمایت عزت آن دیوانہ است کہ الصبیان یرمونہ بالحجارۃ در یغما

باشد شبے درواقعہ دیدم گوئی کتابے است بدستم پیش کسے کہ ورکودکی پیش اومیخواندم نخست درآغاز کتاب
کلمہ چند از جنس سخن ظاہر نبشتہ اند وبن میخوانم ورق گردانیدم ہمہ نقش اللہ نبشتہ اند باخود گفتم درپشت این
بار از سر گردانیدم آن نیز ہمیں اللہ اللہ است پیش خواجہ گذرانیدم تعبیر چنین فرمود کہ نگفتم تعلیم را
بغرابت کن آنگاہ ہمہ اللہ گردی اشارتے است درین کلام قاضی آنرا عبارتہاے لطیف کردہ گوید
قولہ بعضے نور احمدی دانند آرے باعتبار مختلف بعضے اورا نور احمد خوانند علیہ السلام وبعضے صمد بین اعتبار
احمد احمدیت بصمد قایم است وصمد خود معتمد الیہ است بدین دو وجہ ہر یکے تعلق باعتبار کردند **قولہ**
ہمکنان عین القضات نباشند آرے عین القضات ازکجا باشد کہ نہ کجا است ونبود ونبود بود است
ہمہ نابود درنابود است چیزیکہ جود راشہود نیست **قولہ** درحمایت عزت آن دیوانہ است ۔ ازین
دیوانہ عنایت ازادلیس قرنی میکند رضی اللہ عنہ ولیکن او دیوانہ است کہ ہمچو قاضی درعربدہ وشور
ونعرہ است ومالت اوبرین جملہ بود کہ چون از قرن نجدی برون آمد اورا خلق دیوانہ خوانند

Marfat.com

الی لاحد نفس الرحمٰن من قبل الیمن به تعریف او گواهی میدهد همانا که تا ازان جوانه
شد که هشیار آماده بود و دیوانگی او را از همه موجودات پوشیده گرداند انبیا علیهم السلام بر رسالت
و فایدهٔ غیرے مشغول شدند او را گفتند با ما موافقت کن و ما را باش همانا که عشق اویس قرنی رض

باصورت بینان میگوید

رباعی

در عشق ملامتی و رسوائی به — کافر شدن و گبری و ترسائی به
پیش همه کس عاقل و رعنائی به — اندر ره ما سواد و سودائی به

یادگار شیخ احمد ماست قدس الله روحه اما اے دوست در رساله اضحوی مگر که نخواند
که شیخ ابوسعید ابوالخیر پیش ابوعلی سینا نبشته دلنی علی الدلیل فقال الشیخ الرئیس فی الرسالة
علی طریق الجواب الدخول فی الکفر الحقیقی والخروج من الاسلام المجازی وان لا تلتفت
الا بما کان وراء الشخوص الثلاثة

او را بچگان سنگ میزدند گفتے مرا سنگ مزنید ترسم که مرا خون آید وضوے من بشکند و اگر خلق نجندید سے
او بگریستے عمر و علی رض بفرمان نبی ص بدیدن او رفتند و رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بدو نشان داده که انی
الاحد نفس الرحمن من قبل الیمن نجد از زمین یمن است و قرن دیهے از زمین نجد است **قوله** که
هشیار آمده بود نه مست آمده بود نه مست رفت دیوانه آمده بود دیوانه رفت **قوله** الدخول فی کفر الحقیقی
دو معنی دارد یکے مرد بحقیقت رسید و ازان حکایتے و بیانے کند و یا بدل خویش بخیال خود او را با شرع تطبیق
دادن تواند او را کفر نامند شرعاً یعنی کفرے است که منبع او حقیقت شد دیگر حقیقت همی هست است لاتعد
ولا تحصر والبعض والکل والاشارات والعبارات محو عند مولای السادات چون او دران حقیقت
درمی آید درآمدن او بودن او فهم او کفر است **قوله** والخروج عن الاسلام المجازی اسلام مجازی آنست ازدے
ظاهر ایمان درست بصدق نبوت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم و آنچه شرایع و احکام است از آداب
اسلام مجازی است زیرا چه همه با حکام ظاهر قرار گرفته است و از حقیقت دور مانده **قوله** الا بما
کان وراء الشخوص الثلاثة شخوص ثلاثه ملکوت و جبروت و لاهوت وراے آن شئے لا کان الا

Marfat.com

حتی تکون مسلما او کافرا وان کنت وراء هذا فلست مومنا ولا کافرا وان
کنت تحت هذا فانت مشرک مسلم وان کنت جاهلا من جمیع هذا فانک
تعلم ان لا قیمت لک ولا یعد لک من جمیع المخلوقات شیخ ابو سعید در مصائب ن تعرف
می آرد وصلنی هذا الکتاب الی ما وصلنی الیه عمر مایة الف سنة من ن ندا الکلمات
العبادة اما من میگویم ابو سعید هنوز این کلمات را نچشیده بود اگر چشیده بودے همچنانکه بو علی و
دیگران که مطعون بیگانگان آمدند او نیز آمدے و در میان خلق مطعون و ننگ بودے
اما صد هزاران جان مدعی فدائے آن شخص باد که چه پرده دری کرده است و چه
نشان داده است راه بے راهی را در دنم این ساعت ابیات انشاد میکند که
تقویت کرده بترجمه این سخن و مطعون آمدن بو علی - گوش دار این رباعی را

همین توان گفتن اما این چه نامے نهی ازین بیرون است آن ابو علی چیزے از فهم ما سخن گفته است نه آن
محی الدین رح ابن اعرابی که ورائے آن وجودات وجودے نگفته است قوله حتی یکون مسلما بدین
اعتبار که ورائے شخوص ثلثه رسید کافر بدین اعتبار که بحق حقیقت نرسیده است دیگر مسلما که
مسلم مجازی است وکافرا بدین اعتبار کفر حقیقی دارد قوله فان کنت وراء هذا فلست
مومنا ولا کافرا زیرا چه بهر دو اعتبار بالاتر برآمده است فعلی هذا لا کافرا ولا مومنا باشد
قوله وان کنت تحت هذا فانت مشرک مسلم مومن عامی باعتبار مشرک است که
افعال وحرکات وسکنات را اضافت بخود میکند و بدین اعتبار که اجتناب از عبادت اصنام
کرده وتوجه بخدا آورده مومن باشد قوله ان کنت جاهلا من جمیع هذا اگر نه لم و
نه مشرک و نه مومن و نه کافر قسمت انسانیت در تو نیست و ترا در حیز وجود نیارند و آنکه ابو سعید رح
گفت که این کلمات بجائے نرساند که عبادت چهار هزار ساله بدانجا نرساند و احتمال دارد یا
شهود بدین وجود در دین وجود منعقد شده به بود نا بود قرار شهود شد و با خود فهم این

Marfat.com

سہ بیتی اندرہ عشق کفر و زندیقی ست — در کوے خرابات تو رسوائی ست
زنار بجائے دل یکتائی ست — سودائی و سودائی و سودائی ست

ن مدعی نیکو بشنو کہ چہ گفتہ پیشوا ے فلسفی این کلمات فلسفہ است ہر چہ بخورد کلمات فلسفہ باشد مضمحل و باطل است دریغا اگر خواہی کہ اشکال تو تمام حل شود بدانکہ آن مذہب کہ ہست آنگاہ ثابت باشد و مقرر شود کہ غالب و بشریت بر جاے باشد کہ حکم خطاب تکلیف بر غالب است ہر دو بشریت در میان اما کسے

اسرار شد و فہم این اندک کارے ندانی کدام زہرہ بود کدام دل بود کہ در و این معنی محقق شود و بیالئے درست تواند کردن نباشد مگر کسیکہ او را ازین لجہ نصیب کند دیا خواہند کرد و آنکہ قاضی میگوید کہ این کلمات پسندیدہ بود از آنچہ بوعلی بدنام و فضیحت نیست و ہمچو قاضی عین القضات رسوا و ملام نیست بر اے شیخی مرشد است و حکمت سخن آن باشد ابدا ر چیزے گوینہ چنانکہ بوعلی و قاضی گفتہ

ن گیرد است کہ دلہا بکلا و تنفر کردن خداوند تعالی میگوید لترکبن طبقا عن طبق بتدریج انتظار کرد مہ نوز و بدر و باران در غرض تنفر نیست عرض النیام انتظام است قاضی و بوعلی ہر دو بزرگ افتادگان از دایرہ ما خارج انداے قاضی چشیدن این نیست کہ رسوا شوند چہ میگوئی آنکہ قدح شراب خورد و اینکہ سبو ہا غلطاند چند تفاوت باشد ذوالنون رح بر بایزید رح گفت کہ قدحے از لبن مے چشید مست شد بایزید رح گفت این کار کاران را بدنام کن اینجا کسے است کہ دریاے ازل داید فرو برد و ہنوز نعرہ ہل من مزید میزند مسکین با این ہمہ نالد کہ چکنم بوے شراب می آید و اگر نہ کسے نداند بیچارہ عاشق ہم ازین کاہد دمش سرد و لب خشک و رخسارہ زرد باشد دریغا اگر بطبیعت این نباشد او را ہیچ کس نداند حکایت سلمان رض و صہیب رض و بلال رض دابوبکر رض و عمر رض بارہا گفتہ باشم قولہ ۳۲۲ تکلیف بر قالب است ہر آئینہ تکلیف بر ذمہ قالب و بشریت است اگر خود قالب نباشد افعال جوارح کہ بجا آرد اما تو میگوئی کہ باوجود بشریت و قالب و ذمہ تکلیف نماند

Marfat.com

که قالب[۳۲۴] بازگذاشته باشد و بشریت افکنده و از خود بیرون آمده تکلیف
و حکم خطاب بر خیزد و حکم جان و دل قایم شود و کفر و ایمان بقالب تعلق دارد
آنکس که یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ او را کشف شده باشد قلم امر تکلیف
از وی برداشته و لیس[۳۲۵] علی الخراب خراج احوال باطن در زیر تکلیف امر و نهی
در نیاید در لقا از روشها سه احوال درون را چه نشان توان دادن اما خود
دانسته باشی که روشها بر یک وجه نیست یعنی هر رونده را روشی دیگر باشد احوال

ن قلم امر و تکلیف

اشکال عرفیه بدین اوهم که قالب در سه رفت باید که الله عنها عند ک اما اظهار
این سخن مسموع نباشد یعنی بشریت باشد یا نه باید که با وجود همه حقایق و
معارف رتبه سعتی دنا بر وی همه تکالیفات شرایع بر جا باشد گاه نسوالست قاضی و اسے
متبعان او اندیشه کنید که محمل تحقیقی چه میگوید تا قالب در سه رفته است خط و کتابت
میکن و سخن آن میگوید آنکه چرا نماز نمیگذاری تسبیح چرا نمی کنی و تلاوت چرا نمی کنی این چه
گنه کرد قوله[۳۲۴] قالب بازگذاشته بود اگر بدین معنی گیرید که از قید و بند او بیرون آمد مسلم و الا
هیچ معنی ندارد قوله[۳۲۴] تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ یعنی او نماند چیزی دیگر
گشته است و دست من این بیت شنیده و قصه بیت

تو او نشوی نگر شود معلوم است — آن روز که زنده شود او بودی

این تبدیل نیست همان بودی همان چه شد که خود را گر صد مجاز نامی نه آنکه از فهم حقیقت
ماند و در سنائی میگوید بیت

تو او نشوی ولیکن از جهد کنی — جائی برسی کز تو توئی برخیزد

قوله[۳۲۵] لیس علی الخراب خراج آن خراب نیست که تا ای آن نیا شود که بود سه خراج
نهند این خراب دیگر است که از دو خراج متوان استد شریعت او را نظاره شده فرا ایه است

سلوک و ترقی او از دیگر مغایر باشد مثلاً باشد کہ مرید بجائے رسد کہ احوال درونی
او در اے[۳۲۷] طریق پیر باشد و او را وجہے[۲] دیگر باشد پس اہل سلوک دانند چندان مقامات
روشن کہ ممکن باشد با حصر و عد آورون وَمَا یَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ[۳۲۸] و اینجا بیان
وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ[۳۲۹] میکند پس ممکن بود سلوک ہر یکے را توان اعداد کردن
وچون احوال ہر یکے مختلف آمد آنرا حدے معین نباشد آنرا در عالم امر و نہی نیاورند دیگر

---

[۳۲۶] قولہ از یک دیگر مغایر باشد از و توان خراج ستد اما آن خرابے است کہ از و خراج نتوان گرفت
این مغایر بمعنی متباین متضاد نیست نتوان گفت کہ شریعت دیگر و حقیقت دیگر و طریقت دیگر ہر کہ
گوید غلط گفتہ باشد ہر سہ یکے باشم پیچیدہ اند چنانکہ جزو پوست او و مغز مغز او این مثال
گفتہ ام تا مل تعرف [۳۲۷] قولہ در اے طریق پیر باشد یعنی غیر آن باشد کہ پیر مرید را بجائے برد مثالی
صورت او این است دربان بر در او ایستادہ ملک و جن دانش نیست کہ سرا پچہ زدہ اند آن سرا پچہ
از دیبائے حریر و جامۂ گلیم نیست طولے و عرضے و کمے و کیفے ندارد و اگر از و حکایت کنیم گوئیم مردے
بر در ایستادہ چوبے بدست او آن چوب از زر و نقرہ نیست اما آنرا چوب نامند دست او قبضے و بطنے
و انبوبہ ندارد اما دست گویند پیر مرید را تا آنجا رساند برد و درون آن سرا پچہ اندازد و خود بیرون
باشد معلومش نیست کہ خدا با آن مرید چہ معاملہ کرد و او را و اند و خدا داند مصراع

من دانم و دل داند دل داند و من دانم

چون باز گردد پیر او را پرسد بگو چہ بود غرضش اینست کہ علمے حاصل آنچہ با من است با دیگر
چیزے دیگر ہم ہست و مرید چیزے گوید و چیزے نگوید و آنکہ نگوید یا ضنت در کار است و یا در غایت
وقت است و چہ دانم در انجا چہ گوید و چہ نگوید یا از غیرت پیر ہم محترز باشد [۳۲۸] قولہ وَمَا یَعْلَمُ جُنُودَ
رَبِّکَ [۳۲۹] چہ روندگان و طالبان و سالکان جنود اللہ اند چنانچہ جنود سلطان قولہ آنرا حدے
تعین نباشد گفتہ اند الطریق الی اللہ بعدد انفاس الخلایق المقصود واحد۔

Marfat.com

در عالم شرع شخصے در ہمہ عمر بہ یک مقام کہ آن بشریت است قرار گرفتہ بود یا شخصے روی در ہر لحظہ باشد کہ چندین ہزار مقام مختلف و احوال متلونہ و انفاس گذارندہ این شخص کہ چنین باشد او را در یک مقام کہ شرع باشد چون توان یافتن شخص طالب را باجملہ یک حکم دادند ہمہ در حکم شرع برابر آمدند و در حکم شرع یکسان شدند از مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشنو کہ گفت

علم فرائض نیمۂ علم باشد علم بنفسہ تمام باشد اما نیمہ قسمت نیز باید آنرا حالت دوم است یکے حالت زندگی و دگر حالت مرگ آنچہ بزندگی معلوم شود نصفے باشد و آنچہ بمرگ حاصل آید نصفے دیگر اکنون گوش دار علم و معرفت تو بجملہ موجود است و بوجود خویشتن یک طرف آمد و علم تو بذات و صفات یک طرف پس علم فرائض علم ما و من اللہ آمد کہ نصف باشد چون این حاصل آید آن نصف علم الٰہی باشد کہ تعلموا مالم تکن تعلم و فنا کن از علوم و معلوماتت چہ خبر تو ان داد چہ سر مرے کہ لا یعلم الا اللہ علم پایان ندارد و ما بہ پایان نخواہیم رسید ن

قولہ علم فرائض نیمۂ علم باشد قاضی این را بدین معنی گفت کہ سالک را در حالت حیات علم حاصل شود بحقیقت و حقایق پس مرگ علم یکے است اما بدین قسمت یکے بدو می رسد حقایق ہمان است اما بعد مرگ چیزے ہست و بوصف کہ در حیات نبودہ است گفت علم تو نیمہ و علم باللہ نیمہ قولہ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ یعنی پس مرگ علم باشد در حیات نبود است قولہ لا یعلم الا اللہ منعہ بایستہ تا آنجا کہ ہست بگوید اما چون لا یتناہی است در گفتار درنمی آید قولہ علم پایان ندارد از آن چہ ہر تجلی موجب علمے و تجلیات ازلا و ابدا لا ینقطع چون تجلی را پایان نباشد علم بر موجب تجلیات ہر آئینہ علم را پایان نباشد و آنکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ہم بدین اشارت است کہ تجلیات زیادت طلب کن تا از کہ ما عنی ازان فارغ باشی قولہ نخواہیم رسید ن زیرا چہ رسیدن اعتباری است کہ حقیقت کسے بدو نرسیدہ

Marfat.com

نہ علم داریم نہ جہل و نہ طلب داریم و نہ ترک و نہ حاصل داریم و نہ بے حاصل نہ مستم نہ ہشیار
نہ با خود ایم نہ با او از ین سخن سخت ترچہ باشد گوئی کہ باشد کہ ازین قیل و قال
وازین قالب تنگ نجات یابیم شنود راست این دو بیت بشنو رباعی

نہ دست رسد بزلف یارے کہ مراست نہ گم شود از سرم خمارے کہ مراست
ہر چند بدین واقعہ در می نگرم در دل ہمہ غالست کارے کہ مراست

دیر بنجا خوب بیان این حدیث را خواستم کردن اما امشب کہ شب آدینہ
بود نہم ماہ رجب شیخ ابو علی آملی را اندر خواب دیدم کہ آمد و گفت کہ مصطفی را
علیہ السلام بخواب دیدم کہ من و تو کہ علی القضات باشی در خدمت او میرفتیم
و این کتاب با خود داشتی مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از تو پرسید کہ این کتاب
بمن نماے پوے نمود ی مصطفی علیہ السلام این کتاب را بگرفت و گفت ترا کہ تو
این کتاب را در آستین من نہ در آستین مبارکش نہادی گفت اے علی القضات
پیش ازین اسرار بر صحرا منہ جام خدا بے خاک پاے او باد چون گفت پیش ازین
اسرار بر صحرا منہ من نیز قبول کردم از گفتن این ساعت دست بر داشتم و ہنگامے بود
مشغول شدم تا خود چہ فرماید رباعی

ناگہ زدرم در آمدن دلبر مست جامے بعسل نوشش کردہ نشست
از دیدن و از گرفتن بوسۂ خوشش روئیم ہمہ چشم گشت و چشم ہمہ دست

چون بحقیقت نرسی آنکہ بچہ رسیدی دہمے است کہ با تو بر بستہ است قولہ نہ علم دانم بکمال و تمام و نہ
جہل زیرا چیزے مائی معلوم شدہ است و ہمچنین باقی کلمات قاضی قولہ با آستین من بنہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مرا این کتاب را در آستین خود نہاد تعبیر این باشد این ہمہ اسرار کہ گفتی در یک طرف
لباس ما است و این جملہ گفتار نوطرفے از بیان شرایع ما است و ہم دران مندرج است اما بیرون
پاکستہ و ناخوش ما باشد و بدانچہ ما ئیم ہم بران باشد۔

Marfat.com

باش تا بعالم من رسی که زحمت بشریت درمیان نباشد بے خود باتو بگویم آنچه گفتنی باشد که در عالم حروف بیش ازین عبارت نتوان آوردن مگر باشد که از او بار خود برہیم و ہوش دوراست وار جوا عنقریب میسر شود. فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ

ن کہ خود

ص ۳۳۷
قولہ منزہ دور است وار جوا کہ عنقریب میسر شود کلام متناقص است عجائب شخصے است قاضی مرگ و قتل را چہ مقصود و چہ مراد و چہ آرزو بدان علمے کہ او ست ہا نکہ او سر دسے دیوانہ است۔ وقتے رباعی گفتہ بودیم

رباعی

ہستیم ولیک نیست نابود | نابود و لیکے بود را بود
نابود چہ بود بود را بود | نابود چہ بود نیں مقصود

اللھم آنچہ گفتیم اگر سر غیم و حقایق و دانش ما بود بدیہا حرہ و دین کلام و فصاحت از ما بما نگیری واگر العیاذ باشد خطائے و خللے و سہوے از ارقت آنرا بحسن ہر درج تا آنانکہ درین راہ قدم زدہ اند فاتحہ در کار داریم الحمد للہ رب العالمین۔ الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ

قال ابو علی الفرمدی رایت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فسالتہ من اسماء الخلوت فقال سبعۃ اسماء وھی ھذہ یا اللہ یا حی یا قیوم یا ذو الجلال والاکرام یا نہایت النہایتہ یا نور النور یا مجلی عظایم الامور فقلت کیف اعمل بھذہ الاسماء یا رسول اللہ فقال صم اربعین یوما وکل من اللیل الی اللیل اقل القلیل واجعل اکثر ذکرک تری عجبا

ذا الجلال

تمت

غلط نامہ کتاب مسمّٰی بہ شرح تمہیدات قاضی عین القضات ہمدانی رحمۃ اللہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱	فضّار	فضّل
۳۱	۱	جھادہ	جھادہ
۵۳	۶	شنید چنانکہ	شنیدہ چنانکہ
۱۱۸	۲۰	قاھت	قاھت
۱۷۱	۱۹	فرد انیت فرمان	فردانیت فرمان
۱۷۴	۱۶	نمانکند	نمانند
۱۹۲	۳	الی	الیٰ
۲۰۱	۱	شرح عشق و عشق کبیر و میانہ	شرح عشق کبیر و میانہ
۲۰۶	۴-۵	لاُعوِلیبنّھم	لاُغوِیَنّھم
۲۲۱	۱۳	جہب می دزایل	جہت فانی زایل
۲۳۰	۷	لذا تہ	لذاتہ
۲۵۰	۷	من	مِن
۲۶۲	۶	لنحیبنّہ	لَنُحَیِّیَنَّہٗ
۲۶۸	۱۲	لاسمعھم	لَاَسْمَعَھُمْ
۲۷۰	۹	سمین	سین
۲۸۴	۱۹	باضد	باصد
۲۸۷	۱۵	فقلواھا	فَقَتَلُوْاھَا
۲۹۸	۱۹	رفت وللمجنون	رقت وللمجنون
۳۲۷	۹	ظلوما	ظَلُوْمًا
۴۱۹	حاشیہ	ہر نوشتہ	ہمہ نوشتہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۴	چسکن	چہ کن
۴۶	۳	ثبیت	غیبت
۷۳	۱۳	مریدین	مرید دین
۱۶۹	۱۹	مرے	سرّے
۱۷۱	۲۰	اور نوراو	او نوراو
۱۸۴	۱۷	اندنیجا	اندانیجا
۱۹۳	۱۰	بالمقشوق	بالمعشوق
۲۰۱	۱۳	قادر بلاء ما	نادر بلاے ما
۲۱۷	۱۷	تلکِ الاعلام	تلکَ الاعلام
۲۲۹	۲۰	بادشاہ زا	بادشاہ را
۲۳۰	۲	اِذآ ازاد	اِذآ اَرَادَ
۲۵۷	۱۹	نشنید	نشنید
۲۶۴	۳	الدواغ	الدواعُ
۲۶۹	۷	الدالادین	الدلالہ دین
۲۸۴	۶	یُضلّلہٗ	یُضِلُّہٗ
۲۸۶	۱۲	لِیُبلوکُم	لِیَبْلُوَکُمْ
۲۹۷	۹	سبت	سبّ
۳۰۹	۱۹	قولہ	قولہٖ سورۃ ۴۳
۳۴۹	۱۱	بمر	بمیر
۴۳۳	۷	عشراتھم	عشراتھم

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط
وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

کتاب مستطاب

شرح زبدۃ الحقایق

المعروف بہ

شرح تمہیدات

عارف ربانی قاضی عین القضات ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز

از افادات

امام العارفین قدوۃ الواصلین شہباز بلند پرواز لامکان غواص بحر لامتناہی
عشق و عرفان قطب الاقطاب فرد الاحباب جعفر ثانی حضرت خواجہ

صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی

رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ

بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ام اے نبیرہ ای

ناظم (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات ہر کار عالی

در معین پریس واقع بازار عیسیٰ میاں حیدرآباد دکن طبع شد

بسلسلۂ برکات عہد عثمانی ادامہ اللہ تبارک وتعالیٰ

از کتب خانۂ روضتین گلبرگہ شریف شایع شد

رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ

Marfat.com